سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسُدُ الغابۃ

فی

معرفۃ الصحابۃ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اسد الغابہ
فی
معرفۃ الصحابہ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمۃ اللہ

ترجمہ

مولانا محمد عبد الشکور فاروقی قدس سرہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور

طالب دعا۔ میاں اشرف

جلد ششم

نام کتاب ——— اُسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ

نام مولف ——— علامہ ابن اثیر جزری قدس سرہ م ۶۳۰ھ

ترجمہ ——— مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی۔

موضوع ——— سوانح واذکار صحابہ رسولؐ

نقش اول ——— ۷ رمضان المبارک ۱۳۲۵ھ

نقش ثانی ——— صفر المظفر ۱۴۰۸ھ

تذکرۂ صحابہ ——— چھ سو اڑتالیس

ناشر ——— مکتبہ نبویہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

طابع ——— کمبائن پرنٹرز لاہور

قیمت جلد ششم و ہفتم ———

فہرست

ترجمہ اُسُدالغابہ جلد ششم

نمبر شمار	نام	صفحہ	نمبر شمار	نام	صفحہ
۴۷۶	عتبہ بن ابی لہب (عتیبہ بن فرقد)	۲۰۲ ۲۰۳	۴۹۸	عثمان بن عبید غنم	۲۱۶
۴۷۷	عتبہ بن مسعود ہذلی	۲۰۴	۴۹۹	عثمان بن عبیداللہ بن عثمان	〃
۴۷۸	عتبہ بن ندر سلمی	〃	۵۰۰	عثمان بن عبیداللہ بن مدیبہ	〃
۴۷۹	عتبہ بن نیار	۲۰۶	۵۰۱	عثمان بن عثمان ثقفی	۲۱۷
۴۸۰	عتبہ بن ابی وقاص	〃	۵۰۲	عثمان بن عثمان بن سرید	〃
۴۸۱	عتبہ	۲۰۷	۵۰۳	عثمان بن عفان امیرالمومنین رض	〃
۴۸۲	عتیریس بن عرقوب	〃	۵۰۴	عثمان بن عمرو انصاری	۲۲۹
۴۸۳	عتیق بن قیس	۲۰۸	۵۰۵	عثمان بن عمرو	〃
۴۸۴	عتیقہ بن حارث	〃	۵۰۶	عثمان بن قیس	۲۳۰
۴۸۵	عتیک بن تیہان	〃	۵۰۷	عثمان بن محمد بن طلحہ	〃
۴۸۶	عتیک بن قیس	۲۰۹	۵۰۸	عثمان بن مظعون	۲۳۱
۴۸۷	عثام بن قیس	〃	۵۰۹	عثمان بن معاذ	۲۳۴
۴۸۸	عثیم بن ربیعہ	۲۱۰	۵۱۰	عثمہ	〃
۴۸۹	عثمان بن ارقم	〃	۵۱۱	عثیم بن کثیر	〃
۴۹۰	عثمان بن ارزق	〃	۵۱۲	عجری بن مانع	۲۳۵
۴۹۱	عثمان بن حنیف	۲۱۱	۵۱۳	عجز بن نمیر	〃
۴۹۲	عثمان بن ربیعہ	〃	۵۱۴	عجیر بن علی یزید	۲۳۶
۴۹۳	عثمان بن شماس	۲۱۲	۵۱۵	عدا بن خالد	〃
۴۹۴	عثمان بن طلحہ	〃	۵۱۶	عداس شیبہ بن ربیعہ	۲۳۷
۴۹۵	عثمان بن ابی عاص	۲۱۳	۵۱۷	عداس بن عاصم	۲۳۸
۴۹۶	عثمان بن عامر	۲۱۴	۵۱۸	عدی بن بداء	〃
۴۹۷	عثمان عبدالرحمن	۲۱۶	۵۱۹	عدی بن ابوالبداح	۲۳۹

ترجمۂ اسد الغابہ جلد ششم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب العین والیاء

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف قریشی مطلبی۔ کنیت انکی ابونبقہ۔ بذیم اور جنادہ کے والد ہین طبری نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر سے انھین پچاس وسق دیے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے کنیت کے باب مین لکھا یہان انکا تذکرہ کسی نے نہین لکھا

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمار انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے مگر انکی حدیث محدثین کے نزدیک مرسل ہے۔ انسے عبداللہ بن بریدہ نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر حرمی۔ بعض لوگ انکو صحابی کہتے ہین انسے مروی ہے کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک ظرف لے گئے تھے جسمین پانی تھا حضرت نے اسمین اپنا منھ دھویا تھا اور کلی کی تھی اور ہاتھ دھوئے تھے اور حضرت نے انھین حکم دیا تھا کہ راستے مین جہان کہین پانی لے تو اس ظرف کو بھر لیا کرنا اور جسقدر پانی اسمین موجود ہو اسکو بدستور باقی رہنے دینا پھر جسوقت اپنے شہر مین پہنچنا تو اس پانی کو اس مقام پر چھڑک دینا اور وہان مسجد بنا لینا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن (امیر المومنین) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

قریشی عدوی۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین انشاء اللہ تعالیٰ آئیگا انکی والدہ اور انکی بہن ام المومنین حفصہ کی والدہ زینب

بنت مظعون بن حبیب جمحیہ ہین - یہ اپنے والد کے ساتھ بچپن ہین مسلمان ہوگئے تھے سن بلوغ کو نہ پہونچے تھے - اور بعض لوگون نے
بیان کیا ہو کہ انکا اسلام انکے والد کے اسلام سے بھی پہلے تھا مگر یہ صحیح نہین - سب لوگون کا اس امر پر اجماع ہو کہ غزوۂ بدر مین شریک
نہ تھے انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کم سنی کے سبب سے واپس کر دیا تھا اور انکی شرکت احد مین لوگون کا اختلاف ہو بعض کا قول ہو
کہ احد مین شریک تھے اور بعض کا بیان ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسوقت بھی انکو نابالغون کے ساتھ واپس کر دیا تھا
ہمین عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے
کہا مجھسے نافع نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے جب حضرت عمر بن خطاب اسلام لائے
تو انھون نے دریافت کیا کہ مکہ مین کون شخص بات کو زیادہ مشہور کیا کرتا ہو لوگون نے بیان کیا کہ جمیل بن معمر جمحی پس حضرت عمر
چلے اور مین بھی انکے پیچھے چلا اسوقت مین بچہ تھا جو بات دیکھتا تھا سمجھ لیتا تھا پس حضرت عمر نے کہا کہ اے جمیل تمکو معلوم ہو
کہ مین مسلمان ہوگیا پس واللہ اسنے الٹ کے جواب بھی نہین دیا اور اپنی چادر کھینچتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا حضرت عمر بھی اسکے پیچھے
پیچھے چلے اور مین بھی انکے ساتھ تھا یہانتک کہ وہ کعبہ کے دروازہ پر کھڑا ہوا اور چلایا کہ اے گروہ قریش عمر بے دین ہو گئے
حضرت عمر نے کہا تو جھوٹ بولتا ہو مین بے دین نہین ہوا بلکہ مسلمان ہوگیا ہون اسکے بعد پوری حدیث ذکر کی - صحیح یہ ہو کہ حضرت
ابن عمر کا پہلا غزوہ خندق ہو اور غزوۂ موتہ مین بھی حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ شریک تھے رضی اللہ عنہم اجمعین - یرموک
مین بھی شریک تھے اور فتح مصر و افریقیہ مین بھی شریک تھے - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار کے نہایت متبع تھے
یہانتک کہ (سفر حج مین) انھین مقامات پر اترتے تھے جہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اترا کرتے تھے اور اسی مقام پر نماز
پڑھتے تھے جہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے حتی کہ ایک درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی تھی
حضرت ابن عمر اس درخت کی آبپاشی کیا کرتے تھے تاکہ وہ خشک نہو جائے - ہمین اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے
ابو عیسی یعنے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن منیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے
انھون نے نافع سے انھون نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے (ایک مرتبہ) خواب مین دیکھا
کہ میرے ہاتھ مین ایک ٹکڑا استبرق کا ہو مین جنت کے جس مقام کی طرف اشارہ کرتا ہون وہ ٹکڑا مجھے وہین اڑا لیجاتا ہو مینے اس
خواب کو حفصہ سے بیان کیا حفصہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپنے فرمایا کہ تمھارے بھائی ایک نیک آدمی ہین یا یہ فرمایا
کہ عبد اللہ ایک نیک آدمی ہین - ہمین حافظ ابو محمد یعنے قاسم بن ابی القاسم نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ناہر بن طاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بیہقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو نصر بن قتادہ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو احمد حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العباس ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خنیسی یعنی محمد بن یزید بن خنیس نے عبد العزیز بن ابی رواد سے انھون نے نافع سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت ابن عمر مدینہ کے بعض اطراف مین تشریف لے گئے اور انکے ہمراہ انکے اصحاب بھی تھے اُن لوگون نے دسترخوان بچھایا اتنے مین ایک بکریون کا چرواہا اس طرف سے گذرا اور اُسنے سلام کیا حضرت ابن عمر نے فرمایا کہ اے چرواہے آ اور تو بھی اس دسترخوان سے کھا اُسنے کہا مین روزہ دار ہون حضرت ابن عمر نے کہا کیا تو ایسی سخت گرمی کے دن مین بھی روزہ رکھتا ہے اور اسی حال مین ان بکریون کو بھی چراتا ہے اُسنے کہا واللہ مین ان خالی دنون مین ایسا ہی کرتا ہون پھر اس سے حضرت ابن عمر نے بغرض امتحان کہا کہ کیا تو اس بات کو منظور کریگا کہ اپنی ان بکریون مین سے ایک بکری ہمارے ہاتھ بیچ ڈالے ہم تجھے اسکی قیمت دینگے اور اسکا گوشت بھی اسقدر دینگے جس سے تو روزہ افطار کرے اس چرواہے نے کہا میری بکریان نہین ہین یہ بکریان تو میرے آقا کی ہین حضرت ابن عمر نے اس سے کہا اگر تیرا آقا ایک بکری نہ پائیگا تو تیرا کیا کریگا پس چرواہا وہان سے چلدیا اور اپنی انگلی آسمان کی طرف اُٹھائے ہوے تھا اور کہتا تھا کہ فاین اللہ[ؔ١] پس حضرت ابن عمر چرواہے کے اس قول کو بار بار کہتے تھے کہ چرواہے نے کہا فاین اللہ پھر جب مدینہ آئے تو اس چرواہے کے آقا کے پاس آدمی بھیجا اور اس سے بکریون اور چرواہے کو مول لے لیا پھر چرواہے کو آزاد کردیا اور بکریان بھی اُسی کو دیدین۔ نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے کہ مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے ابو المعالی محمد بن اسمعیل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بیہقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن سہل فقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن معقل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حرملہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ امام مالک فرماتے تھے کہ حضرت ابن عمر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساٹھ برس رہے موسم حج مین اور نیز اور اوقات مین برابر لوگون کو فتوی دیتے تھے امام مالک کہتے تھے کہ حضرت ابن عمر ائمہ سلف سے تھے۔ نیز حافظ ابو محمد کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن عبد الباقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن حیوۃ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن معروف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن فہم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے مجالد سے روایت کر کے خبر دی گئی وہ شعبی سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا حضرت ابن عمر کی حدیث بہت جید ہوتی تھی مگر فقہ جید نہ تھی حضرت ابن عمر فتوی دینے مین نہایت دیانت و احتیاط سے کام لیتے تھے اور خود اپنے عمل مین بھی نہایت متقی تھے یہانتک کہ انھون نے خلافت مین نزاع کرنا کبھی پسند نہین کیا باوجودیکہ اہل شام کا میلان انکی طرف بہت تھا اور اہل شام انسے محبت رکھتے تھے کبھی کسی فتنہ مین انھون نے جنگ نہین کی حضرت علی کے ساتھ بھی انکی کسی لڑائی مین شریک نہین ہوے مگر بعد مین حضرت علی کے ساتھ ہوکر نہ لڑنے پر .

[١] ترجمہ پس اللہ کہان ہے۔ یعنے اگر مین بے ایمانی کرون تو خدا کو اسکا علم ہو ہی جائیگا ١٢

نادم تھے - ہمین قاضی ابوغانم محمد بن ہبۃ اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے چچا ابوالمجد عبد اللہ بن
محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوالحسن یعنے علی بن عبد اللہ بن محمد بن ابی جرادہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالفتح یعنے
عبد اللہ بن اسمٰعیل بن احمد بن اسمٰعیل بن سعید نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالنمر یعنے حارث بن عبد السلام بن زغبان
حمصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن خالویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر یعنے عبد اللہ بن محمد بن ابی سعید بزاز
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حسن بن یحیی کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
عبد اللہ بن حبیب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی کہ جب حضرت ابن عمر کی وفات کا وقت آیا تو انھون نے
فرمایا کہ مین اپنے دل مین دنیا کی کسی بات کی آرزو نہین پاتا ہان اسکا مجھے افسوس ہو کہ مینے گروہ باغی سے قتال کیون نکیا
اس حدیث کو ابو عمر نے بھی لکھا ہو اور انھون نے اتنی بات زیادہ روایت کی ہو کہ علی کے ساتھ ہو کر مینے گروہ باغی سے قتال
کیون نکیا - حضرت جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ ہم مین سے کوئی شخص ایسا نہین ہو جسکی طرف دنیا نہ جھکی ہو اور وہ دنیا
کی طرف نہ جھکا ہو سوا عمر اور انکے بیٹے عبد اللہ بن عمر کے انکی نسبت مروان بن حکم نے کہا کہ انسے خلافت کے لیے بیعت کیجاے
اور انسے کہا کہ اہل شام آپ کو (خلیفہ بنانا) چاہتے ہین حضرت ابن عمر نے کہا پھر مین اہل عراق کے ساتھ کیا معاملہ کرونگا
مروان نے کہا اہل عراق سے ہم لڑینگے حضرت ابن عمر نے کہا واللہ اگر تمام لوگ میری مطیع ہو جائین صرف فدک کے لوگ رہجائین اور مجھے
انسے لڑنا پڑے اور لڑائی مین انکے ایک آدمی کے مارے جانیکا بھی خیال ہو تو مین ہرگز ۱؎ خلافت قبول نکرونگا پس انھون نے
ملتی ہوئی خلافت کو چھوڑ دیا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حج بہت کیا کرتے تھے اور صدقہ بہت دیتے تھے اور اکثر
ایک مجلس مین تیس ہزار روپیہ خیرات کر دیتے تھے - نافع کا بیان ہو کہ حضرت ابن عمر کی عادت تھی کہ جب اپنے مال مین سے
کوئی چیز انکو پسند آئی تو اسکو اللہ کی راہ مین دیدیتے انکے غلامون کو انکی یہ عادت معلوم ہو گئی تھی پس اکثر انمین سے کوئی
شخص مسجد مین آمد و رفت زیادہ کرنے لگتا پس ابن عمر جب اسکو اس اچھے حال مین دیکھتے تو اُسے آزاد کر دیتے انکے احباب
انسے کہتے کہ اے ابو عبد الرحمن واللہ یہ لوگ آپکو فریب دیتے ہین پس حضرت ابن عمر فرماتے کہ جو شخص ہمکو اللہ کے نام سے فریب
دیگا ہم اُسکے فریب مین آجائینگے - نافع کہتے تھے ایک مرتبہ دوپہر کے بعد حضرت ابن عمر اپنے ایک اونٹ پر سوار جا رہے
تھے اسکی رفتار انکو بہت پسند آئی تو انھون نے اسکو اُسی مقام پر بٹھلا دیا اور اس سے اتر پڑے اور فرمایا کہ اے نافع اس سے
مہار اور کجاوا اتار لو اور اسکا اشعار ۲؎ کر دو اور اسکو جھول پہنا دو اور قربانی کے اونٹون مین اسکو شامل کر دو - نافع کہتے تھے

۱؎ ذرا انصاف سے دیکھنا چاہیے ترک خلافت کوئی معمولی کام نہ تھا فی الواقع یہ اتنے بڑے حوصلہ اور ہمت کا کام تھا جسکی نظیر حضرت حسن بن علی کے سوا اور کسی مین نہین ملتی ۱۲ ۲؎ اونٹ کی کوہان پر بغرض شناخت قربانی کے لیے کچھ زخم لگا دیتے تھے اُسکو اشعار کہتے ہین ۱۲

حضرت ابن عمر کعبہ کے اندر ایک مرتبہ گئے ہینے انکو سنا وہ سجدہ مین یہ کہہ رہے تھے کہ اے میرے پروردگار تو جانتا ہے کہ دنیا یعنے خلافت کی بابت جو مینے قریش سے مزاحمت نہین کی اسکا سبب صرف تیرا خوف ہے نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر جب اس آیت کو پڑھتے الم یان للذین آمنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ[1] تو روتے یہانتک کہ روتے روتے بیخود ہو جاتے حضرت ابن عمر اکثر کہا کرتے تھے البر شئی ہین وجہ طلق و کلام لین[2] حضرت ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین روایت کی ہین اور حضرت ابوبکر وعمر وعثمان وابوذر ومعاذ بن جبل ورافع بن خدیج وابوہریرہ وعائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت کی ہے اور انسے ابن عباس اور جابر برادر اغر مزنی نے صحابہ مین سے اور تابعین مین سے انکے بیٹون سالم اور عبد اللہ اور حمزہ اور ابو سلمہ اور حمید فرزندان عبد الرحمن اور مصعب بن سعد اور سعید بن مسیب اسلم مولائے حضرت عمر اور نافع مولائے ابن عمر نے اور بہت سے لوگون نے روایت کی ہے ہمین عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن محمد بن یعقوب معروف بابن سفرجل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا محمد بن عبید اللہ بن فضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے نافع سے انہون نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ آپنے فرمایا ہر نشہ پیدا کرنیوالی چیز شراب (کے حکم مین) ہے اور ہر نشہ پیدا کرنیوالی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا مین شراب پی لیگا اور اس حال مین مریگا کہ شراب کا عادی ہوگا تو آخرت مین اسکو شراب نہ ملیگی ہمین ابو منصور مسلم بن علی بن محمد سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس جہنی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نصر یعنے احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو القاسم بن نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو یعلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سوید بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضیل بن عیاض نے لیث سے انھون نے مجاہد سے انھون نے حضرت عبد اللہ بن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ فرماتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن میرا جسم پکڑا اور فرمایا کہ اے عبد اللہ دنیا مین اس طرح رہو گویا تم مسافر ہو یا راہ چلنے والے ہو اور اپنے آپ کو مردون مین شمار کرو پھر مجھسے فرمایا کہ اے عبد اللہ بن عمر آخرت مین نہ درہم ہونگے نہ دینار وہان تو نیکیان اور بدیان ہونگی بس انھین نیکیون سے ہر ایک کا بدلہ دلوایا جائیگا (اے ابن عمر) تم دنیا مین اپنے لڑکے سے ایسی برات نہ کرو ورنہ خدا تمسے برات کریگا اور تم کو سب لوگون کے سامنے فضیحت کریگا اور جو شخص بوجہ تکبر کے اپنا کپڑا لٹکائیگا اللہ اسکی طرف قیامت کے دن نظر (عنایت) نہ فرمائیگا۔

---

[1] ترجمہ کیا ابھی ایمانداروں کے لیے وہ وقت نہین آیا کہ انکا دل یاد خدا سے ڈر جائے ۱۲

[2] نیکی آسان چیز ہے یعنے کشادہ پیشانی اور نرم کلام ۱۲

حضرت عبداللہ بن عمر کی وفات ۷۳ھ مین حضرت ابن زبیر کی شہادت کے تین ماہ بعد ہوئی حضرت ابن عمر کی وفات کا سبب یہ ہوا کہ حجاج نے ایک شخص کو حکم دیا تو اسنے اپنے نیزے کی نوک زہر مین بجھائی اور راستے مین حضرت ابن عمر سے بھڑ کر نکلا اور اُنکے پیر کی پشت پر وہ نیزہ مار دیا - حجاج نے یہ صرف اس سبب سے کیا کہ اُسنے ایک دن خطبہ پڑھنا شروع کیا نماز مین دیر ہونے لگی تو حضرت ابن عمر نے کہا کہ (نماز پڑھ لے ورنہ) آفتاب تیرا منتظر نرہیگا حجاج نے کہا میرا دل اسوقت یہ چاہتا ہو کہ مین تمھارا سر اڑا دون حضرت ابن عمر نے کہا اگر تو ایسا کرے (تو کیا بعید کیونکہ) تو بے وقوف حاکم ہو - اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہو کہ حجاج نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ساتھ حج کیا تھا عبدالملک بن مروان نے اُسے حکم دیا تھا کہ تو ابن عمر کی اقتدا کر پس حضرت ابن عمر تمام مقامات مین یعنے عرفہ وغیرہ مین حجاج سے آگے رہتے تھے یہ بات حجاج پر بہت شاق تھی پس حجاج نے ایک اپنے ساتھی کو حکم دیا کہ زہر کا بجھایا ہوا حربہ حضرت ابن عمر کو مار دے چنانچہ جب لوگ عرفہ سے چلنے لگے تو اُسی اژدحام مین اُسنے زہریلا حربہ حضرت ابن عمر کی پشت پا پر مار دیا اس زخم سے حضرت ابن عمر کئی روز بیمار رہے حجاج انکی عیادت کو گئے اور اپنے قاتل کا نام پوچھا حضرت ابن عمر نے کہا تم اسکو کیا کروگے حجاج نے کہا خدا مجھے غارت کردے اگر مین اُسے قتل نکردون حضرت ابن عمر نے کہا مین نہین جانتا کہ تم ایسا کروگے تمھین نے تو اس شخص کو حکم دیا تھا جسنے حربہ مجھے مارا حجاج نے کہا اے ابو عبدالرحمن آپ ایسا نہ کہیے پھر حجاج چلا گیا کئی روز کے بعد حضرت ابن عمر کی وفات ہوگئی حجاج نے انکی نماز جنازہ پڑھائی حضرت ابن عمر کی عمر چھیاسی سال کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین چوراسی سال اور بعض لوگ کہتے ہین ۷۴ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی - مقام محصب مین دفن کیے گئے اور بعض لوگ کہتے ہین ذی طُویٰ مین اور بعض لوگ کہتے ہین فخ مین اور بعض کا بیان ہو کہ سرف مین - بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکی ولادت بعثت سے ایک سال پہلے ہوئی مگر یہ انھین لوگون کے قول کے موافق صحیح ہو سکتا ہو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ مین بعد بعثت کے دس برس کہتے ہین کیونکہ انھون نے ۷۳ھ مین وفات پائی اور انکی عمر چوراسی برس کی تھی پس ہجرت کے وقت یہ گیارہ برس کے ہونگے ربعثت سے ایک سال پہلے پیدا ہوے ہونگے اِسکی تائید کرتا ہو اُن لوگون کا قول جو کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جنگ احد مین بھی نہین لیا کیونکہ اسوقت انکی عمر چودہ برس ہوگی اور غزوۂ احد ۳ھ ہجری مین ہوا ہو اس حساب سے ہجرت کے وقت انکی عمر گیارہ برس ہوگی مگر جو لوگ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام مکہ مین بعد بعثت کے تیرہ برس رہا اور حضرت عبداللہ بن عمر کی عمر چوراسی برس کی تھی اُنکے حساب سے انکی ولادت بعثت کے دو برس بعد ہوگی اور جو لوگ انکی عمر چھیاسی برس کی بیان کرتے ہین اُنکے نزدیک انکی ولادت مین بعثت کے وقت ہوگی - واللہ اعلم

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن احوص - ہمین عبداللہ بن احمد خطیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین طراد بن محمد زینبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

ہلالی حفار نے حسین بن یحییٰ بن عباس سے انھون نے حسن بن محمد بن صباح سے انھون نے عبیدہ بن حمید سے انھون نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انھون نے اپنی والدہ سے روایت کرکے خبر دی کہ وہ کہتی تھین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جمرۃ العقبہ کے پاس سواری پر دیکھا آپ فرما رہے تھے کہ اے لوگو جو شخص جمرہ کو کنکریان ملے تو اُسے چاہیے کہ خذف کی کنکریون سے مارے وہ کہتی تھین کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیون کے درمیان مین کنکریان دیکھین پھر آپنے کنکریان مارین اور سب لوگون نے مارین پھر آپ لوٹ گئے اسکی بعد ایک عورت اپنے لڑکے کو لیکر آئی اس لڑکے کو کچھ بیماری تھی پھر اس عورت نے کہا کہ اے نبی اللہ میرا بیٹا یہ ہے پس اُسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو وہ ایک خیمہ مین گئی اور وہان سے پتھر کی ایک لگن لے آئی اسمین پانی تھا حضرت نے اس پانی کو اپنے ہاتھ مین لیکر اُسی لگن مین کلی کی اور اسمین دعا پڑھ دی اور یہ پانی اس عورت کو دیدیا اور فرمایا کہ یہ پانی اس لڑکے کو پلانا اور اسی مین اسکو غسل دیدینا سلیمان کی ماں کہتی تھین کہ مین اُس عورت کے پیچھے پیچھے گئی اور مینے کہا کہ تھوڑا پانی اسمین سے مجھے بھی چاہیے اُسنے کہا لے لو تو مینے ایک چلو بھر کے لیلیا اور مینے وہ پانی اپنے بیٹے عبداللہ کو پلایا پس عبداللہ نے بڑی عمر پائی اور جسقدر اللہ نے چاہا اُنسے نیکیان ظہور مین آئین وہ یہ بھی کہتی تھین کہ مین اُس عورت سے پھر ملی تو اُسنے مجھسے بیان کیا کہ اسکا لڑکا صحت پا گیا اور وہ ایسا اچھا لڑکا ہے کہ اس سے بہتر کوئی اور لڑکا نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن بجرہ بن خلف بن صداد بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب قریشی عدوی۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے ہم انکی کوئی روایت نہین جانتے۔ انکا تذکرہ موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے ان لوگون مین کیا ہے جو خاندان بنی عدی بن کعب سے جنگ یمامہ مین شہید ہوے اور ابومعشر نے کہا ہے کہ انکا خاندان یمن مین ہے انکے گھر انکے بجرہ بن عبداللہ بن قرط نے قتیبی بنایا تھا۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو جمحی۔ مدنی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ اپنی مونچھین اور ناخن جمعہ کے دن ترشواتے تھے اسکی سند مین کچھ کلام ہے۔ انسے ابراہیم بن قدامہ نے روایت کی ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حرام بن ثعلبہ بن حرام بن کعب بن غنم بن سلمہ بن سعد بن علی بن اسد بن ساردہ بن یزید بن جشم بن خزرج انصاری خزرجی سلمی۔ انکی کنیت ابوجابر ہے بوجہ اسکے کہ جابر بن عبداللہ انکے بیٹے تھے۔ یہ عبداللہ بیعت عقبہ مین شریک تھے

اور غزوۂ بدر مین بھی شریک تھے اور بنی سلمہ کے نقیب تھے یہ بھی اور براء بن معرور بھی - انکو عروہ اور ابن شہاب اور موسیٰ بن عقبہ اور ابن اسحاق نے اُن لوگون مین ذکر کیا ہے جو بدر اور احد مین شریک تھے اور احد مین شہید ہوے ہمین محمد بن محمد بن سرایا بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد الاول بن عیسیٰ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور بن ابی عاصم یعنی فضیل ابن یحییٰ الفضیلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن ابی شریح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے محمد بن منکدر سے سنا وہ کہتے تھے مینے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے میرے والد احد کے دن شہید ہوے مین انکی نعش کے پاس گیا تو دیکھا کہ انکے اعضا کاٹ ڈالے گئے ہین اور انکا منھ چھپا ہوا ہے پس مین رونے لگا سب لوگ مجھے رونے سے منع کرتے تھے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے منع نکرتے تھے پھر فاطمہ بنت عمرو یعنے میری پھوپھی رونے لگین تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رو ؤ یا نہ رو ؤ انپر فرشتے اپنے پرون کا سایہ کیے ہوے تھے جب تک کہ تمنے اُٹھایا - ہمین ابو محمد یعنی عبد اللہ بن علی بن سویدہ تکریتی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن حسین بن فرخان نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنے علی بن احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے احمد واحدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر یعنے احمد بن محمد ابن حارث نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الشیخ حافظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن حسین حداء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین علی بن مدینی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسیٰ بن ابراہیم بن بشیر بن فاکہ انصاری نے بیان کیا کہ انھون نے طلحہ بن خراش انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مینے حضرت جابر بن عبد اللہ سے سنا وہ کہتے تھے (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا کہ کیا وجہ ہے مین تمکو اسوقت افسردہ اور غمگین دیکھتا ہون مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے والد شہید ہوگئے اور انھون نے قرض چھوڑا ہے اور اہل وعیال ہین حضرت نے فرمایا اچھا مین تمھین ایک خوشخبری سناتا ہون اللہ تعالیٰ جب کسی سے بات کرتا ہے تو پردہ کے پیچھے سے مگر اُسنے تمھارے والد سے بالمواجہہ باتین کین اور فرمایا کہ اے میرے بندے مجھسے کچھ مانگ مین تجھے دونگا تو تمھارے والد نے کہا کہ میرا سوال یہ ہے کہ مجھے دنیا مین پھر واپس بھیج تاکہ مین دوبارہ تیری راہ مین قتل کیا جاؤن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بات تو مین کہہ چکا ہون کہ لوگ دنیا مین دوبارہ نبھیجے جائینگے تو تمھارے والد نے کہا کہ اے میرے پروردگار میرے پیچھے والون کو اسکی خبر پہونچا دے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء[1] جب یہ غزوۂ احد مین جانے لگے تو انھون نے اپنے بیٹے جابر کو بلایا اور کہا کہ اے میرے بیٹے میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے جو لوگ شہید ہونگے انمین مین ہونگا اور خدا کی قسم مین اپنے بعد سوا ذات اقدس رسول خدا صلی اللہ

[1] ترجمہ جو لوگ خدا کی راہ مین قتل کیے جائین انکو مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہین ۱۲

علیہ وسلم کے تم سے زیادہ کسی کو عزیز نہین چھوڑتا مجھپر کچھ قرض ہے اسکو ادا کر دینا اور اپنی بہنون کا خیال رکھنا۔ حضرت جابر کہتے تھے کہ جب صبح ہوئی تو سب سے پہلے میرے والد شہید ہوے کافرون نے انکی ناک اور کان کاٹ ڈالے تھے میرے والد اور عمرو بن جموح ایک ہی قبر مین مدفون کیے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ ان دونون کو ایک ہی قبر مین دفن کرو کیونکہ یہ دونون دنیا مین باہم بہت خالص محبت رکھتے تھے عمرو (مذکور) ان عبد اللہ کے بہنوئی بھی تھے یعنی ہند بنت عمرو بن حرام کے شوہر تھے۔

حضرت جابر کہتے تھے مین نے چھ مہینے کے بعد اپنے والد کے لیے نئی قبر کھودی اور پرانی قبر سے انکو نئی قبر مین لایا مین نے انکے جسم مین کسی قسم کا تغیر نہین دیکھا سوا اسکے کہ انکی ڈاڑھی کے چند بالون مین مٹی لگ گئی تھی۔ ہمین ابو الحرم یعنی مکی بن زیان ابن شبیبہ مقری نحوی نے اپنی سند سے یحیی بن یحیی تک خبر دی وہ مالک سے وہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی صعصعہ سے روایت کرتے تھے کہ انکو یہ خبر ملی کہ عمرو بن جموح اور عبد اللہ بن عمرو بن حرام جو دونون انصاری سلمی تھے سیل نے ان دونون کی قبر کھولدی تھی یہ دونون ایک ہی قبر مین مدفون تھے اور دونون احد کے دن شہید ہوے تھے ان دونون کی نعشین انکی قبرون سے نکالی گئین تاکہ جگہ بدل دی جائے۔ پس دیکھا گیا کہ ذرا بھی تغیر ان کے جسم مین نہین آیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ان دونون کی وفات کل ہوئی ہے ان دونون مین سے کسی نے اپنا ہاتھ اپنے زخم پر رکھ لیا تھا اور اسی حالت مین وہ دفن کر دیے گئے تھے۔ پس انکا ہاتھ زخم سے ہٹایا گیا اور پھر چھوڑا گیا تو وہین پہونچ گیا جہان تھا۔ غزوۂ احد کو اُسوقت چھیالیس برس گذر چکے تھے۔ حضرت عبد اللہ کو اسامہ اعور بن عبید نے قتل کیا تھا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سفیان ابن عبد شمس نے انھین قتل کیا تھا جو ابو اعور سلمی کا باپ تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حزم انصاری۔ عمارہ بن عمرو بن حزم کے بھائی ہین انکا ذکر مغازی مین آتا ہے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو حضرمی۔ بنی امیہ کے حلیف تھے۔ واقدی نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے انھون نے حضرت عمر بن خطاب سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حلحلہ۔ انکا ذکر لوگون نے صحابہ مین کیا ہے مگر یہ غلطی ہے محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن حلحلہ نے اپنے والد سے اور رافع بن خدیج سے روایت کی ہو کہ یہ دونون کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کے دن غسل کرنا اور مسواک کرنا ہر بالغ پر واجب ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن زید بن عوف بن عوثیان بن عمرو بن مالک بن تیہان الہانی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے حضرت نے انکا نام پوچھا تو انھون نے کہا عبد العزیٰ حضرت نے فرمایا تمھارا نام عبد اللہ ہے۔ اسکو کلبی نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن طفیل (ملقب بہ) ذی النور۔ ازدی ہین اوسی ہین انکا نسب اوپر بیان ہو چکا ہو۔ حسن بن عثمان نے بیان کیا ہے کہ یہ مسلمانون کے شہسوارون مین سے تھے اور بہت جفاکش اور بزرگ تھے غزوۂ اجنادین مین ۱۳ھ ہجری مین شہید ہوے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عاص بن وائل بن ہاشم بن سعید بن سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوے قریشی سہمی۔ کنیت انکی ابو محمد ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ ابو عبد الرحمن ہے انکی والدہ ریطہ بنت منبہ بن حجاج سہمی ہن اپنے والد سے بارہ برس چھوٹے تھے اور اپنے والد سے پہلے اسلام لائے تھے بڑے فاضل و عالم تھے قرآن پڑھا تھا اور کتب سابقہ بھی پڑھی تھین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی تھی کہ مین آپکی حدیثین لکھا کرونگا حضرت نے انھین اجازت دی تھی۔ پھر انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین جو کچھ آپ سے سنون لکھ لیا کرون خواہ خوشی کی حالت مین آپ فرمائین یا ناخوشی کی حالت مین آپ نے فرمایا ہان مین جو کچھ کہتا ہون وہ حق ہی ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا مجھسے زیادہ حافظ کوئی نہ تھا سوا عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے مگر وہ لکھ لیا کرتے تھے اور مین لکھتا نہ تھا۔ حضرت عبد اللہ کہتے تھے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ہزار احکام حفظ کر لیے تھے۔ ہمین اسماعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابو عیسیٰ (ترمذی) تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبید بن اسباط بن محمد قریشی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے مطرف سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے ابو بردہ سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین نے (ایک مرتبہ) عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین کتنے دنون مین قرآن ختم کیا کرون حضرت نے فرمایا ایک مہینے مین نے عرض کیا کہ مین اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہون حضرت نے

فرمایا تو تم پندرہ دن مین ختم کیا کرو مین نے عرض کیا کہ مین اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہون حضرت نے فرمایا تو تم دس دن مین ختم کیا کرو مین نے عرض کیا کہ مین اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہون مگر اس سے آگے حضرت نے مجھے اجازت نہ دی مجاہد کہتے تھے مین (ایک دن) حضرت عبد اللہ بن عمرو کے پاس گیا مین نے انکے بستر کے نیچے سے ایک کتاب اوٹھائی تو انھون نے مجھے روکا مین نے کہا کہ آپ مجھسے کبھی کسی چیز کے دینے سے انکار نہ کرتے تھے (آج یہ کیا بات ہے) تو انھون نے کہا اس کا سبب یہ ہے کہ اس صحیفہ مین وہ حدیثین ہین جو مین نے بلا واسطہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہین (اسلیے یہ صحیفہ مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے) اگر میرے پاس یہ صحیفہ اور کتاب اللہ اور مقام وہط رہجائے تو مجھے کچھ پروا نہین چاہے دنیا کی جو حالت ہوجاے وہط انکی ایک زمین کا نام ہے یہ اسمین زراعت کیا کرتے تھے حضرت عبد اللہ کہا کرتے تھے کہ جو نیکی مین آج کرون وہ مجھے بہ نسبت اسکے زیادہ مرغوب ہی کہ اس سے دونی نیکی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کی ہو اس لیے کہ جب ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم کو صرف آخرت کا غم تھا دنیا کا غم بالکل نہ تھا اور آج دنیا ہماری طرف جھک پڑی ہی یہ عبد اللہ اپنے والد کے ہمراہ فتح شام مین شریک تھے اور غزوۂ یرموک مین انکے والد کا جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا اپنے والد کے ساتھ جنگ صفین مین بھی شریک تھے اور اس جنگ مین میمنہ لشکر کے سردار بھی تھے ان سے انکے والد نے کہا کہ اے عبد اللہ نکلو اور لڑو انھون نے کہا اے میرے باپ کیا آپ مجکو لڑنے کا حکم دیتے ہین حالانکہ مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ مجھسے اس بارے مین عہد لے چکے ہین انکے والد نے کہا اے عبد اللہ مین تمھین خدا کا واسطہ دلاتا ہون بتاؤ اخیر مین تم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عہد لیا تھا یا نہین کہ تمہارا ہاتھ پکڑکے آپ نے میرے ہاتھ مین دیا اور فرمایا کہ اپنے والد کی اطاعت کرو عبد اللہ نے کہا ہان یہ عہد لیا تھا تو انکے والد نے کہا اچھا مین تمھین حکم دیتا ہون کہ جاؤ اور لڑو پس یہ (مجبور ہوکر) صف سے باہر نکلے اور لڑے اسوقت انکے ہاتھ مین دو تلوارین تھین بعد اسکے یہ بہت نادم ہوے اور کہتے تھے مجھے صفین سے کیا مطلب تھا مین مسلمانون سے کیون لڑا کاش مین اس سے بیس برس پہلے مرچکا ہوتا بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ اپنے والد کے حکم سے جنگ صفین مین شریک ہوے تھے مگر لڑے نہین۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا ہی کہ عبد اللہ بن عمرو کہتے تھے آگاہ رہو خدا کی قسم مین نے نہ کوئی نیزہ چلایا نہ تلوار ماری نہ تیر مارا اور مجھسے زیادہ کوئی شخص اس لڑائی مین محنت کرنے والا نہ سمجھا جاتا تھا حالانکہ مین نے یہ باتین کچھ نہ بھی نہین کین بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ اس دن جھنڈا انھین کے ہاتھ مین تھا یہ کہتے تھے کہ مین لوگون کے ساتھ ایک منزل یا دو منزل تک گیا تھا ہمین قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر

[1] معلوم ہوتا ہے کہ مجاہد اس کتاب کو اپنے ساتھ لیجانا چاہتے ہونگے اسی سے منع کیا کہ مبادا ضایع نہ ہو جائے ۱۲

یعنی محمد بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن مہتدی نے خبر دی نیز قاسم کہتے تھے مجھے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی یہ دونون کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن عیسیٰ بن علی بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے داؤد بن رشید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن ہاشم نے اپنے والد سے انھون نے اسماعیل رجاء سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مین مسجد رسول صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک حلقہ کے اندر بیٹھا ہوا تھا جسمین ابو سعید خدری اور عبد اللہ بن عمرو بھی تھے اسی حالت مین حضرت حسین بن علی ہماری طرف سے ہوکر نکلے اور انھون نے سلام کیا لوگون نے سلام کا جواب دیا مگر عبد اللہ چپ رہے یہانتک کہ جب سب لوگ فارغ ہوے تو انھون نے بلند آواز سے کہا وعلیک السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ بعد اسکے ہم لوگون کی طرف متوجہ ہوے اور کہا کہ کیا مین تمھین بتاؤن کہ آسمان والون کے نزدیک روے زمین پر سب سے زیادہ محبوب کون ہے ہم لوگون نے کہا ہان بتائیے تو انھون نے کہا یہی شخص جو ابھی گیا (یعنی حسین بن علی) مگر افسوس (جنگ صفین کے بعد سے انھون نے مجھسے ترک کلام کردیا ہے اور یہ بات کہ وہ مجھسے راضی ہو جائین مجھے سُرخ اونٹون سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ حضرت ابو سعید نے کہا کہ آپ ان سے معذرت کیون نہین کرتے حضرت عبد اللہ نے کہا مین اسکے لیے تیار ہون پس دونون نے یہ صلاح کی کہ کل صبح کو ان کے پاس چلینگے چنانچہ مین بھی انکے ساتھ گیا حضرت ابو سعید نے اجازت مانگی حضرت حسین نے انکو اجازت دیدی پھر انھون نے حضرت عبد اللہ کے لیے اجازت طلب کی اور برابر اصرار کرتے رہے یہانتک کہ حضرت حسین نے انکو بھی اجازت دی پس جب وہ بھی اندر گئے تو حضرت ابو سعید نے کہا کہ اے فرزند رسول اللہ کل جب آپ ہماری طرف گئے تو عبد اللہ بن عمرو نے یہ بات کہی تھی۔ حضرت حسین نے کہا اے عبد اللہ کیا تم اس بات کو جانتے ہو کہ مین آسمان والون کے نزدیک روے زمین پر سب سے زیادہ محبوب ہون حضرت عبد اللہ نے کہا ہان قسم رب کعبہ کی حضرت حسین نے کہا پھر کیون تم مجھسے اور میرے والد سے صفین مین لڑے حالانکہ خدا کی قسم میرے والد مجھسے بہتر تھے حضرت عبد اللہ نے کہا ہان (بیشک مین لڑا اسکا سبب یہ ہے کہ ایک مرتبہ) عمرو نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے میری شکایت کی اور کہا یا رسول اللہ عبد اللہ رات بھر نماز پڑھتا ہے اور دن کو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد اللہ کچھ دیر نماز پڑھو اور کچھ دیر سو رہو کسی دن روزہ رکھو کسی دن نہ رکھو اور عمرو کی اطاعت کیا کرو پس جب صفین کا دن آیا تو عمرو نے مجھے قسم دلائی اس مجبوری مین مین لڑنے کے لیے آیا مگر خدا کی قسم مین نے نہ تلوار میان سے نکالی اور نہ نیزہ چلایا اور نہ تیر مارا حضرت حسین نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ حضرت عبد اللہ کی وفات سنہ ۶۳ھ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین سنہ ۶۵ھ مین بمقام مصر اور بعض لوگ کہتے ہین کہ سنہ ۶۸ھ مین بمقام مکہ اور بعض لوگون کا قول ہی کہ سنہ ۵۵ھ مین بمقام طائف اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ سنہ ۷۳ھ مین

اور بعض کہتے ہین سنہ ۲۰ھ مین۔ اور بعض کہتے ہین سنہ ۳۱ھ مین۔ انکی عمر بہتر سال کی تھی اور بعض کہتے ہین بانوے سال کی یہ شک ابن کثیر کو ہوگیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عوف۔ یہ اُن لوگون مین سے ہین جو قبیلۂ عرنیہ کے لوگون کو گرفتار کرنے گئے تھے جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے[1] کو قتل کیا تھا۔ یہ واقدی کا بیان ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن قیس بن زید بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ اُبی کے والد ہین اور ابن ام حرام کے ساتھ مشہور ہین حضرت انس بن مالک کے خالہ زاد بھائی ہین انکی والدہ ام حرام بنت ملحان ہین جو حضرت عبادہ بن صامت کی بی بی تھین لہس یہ حضرت عبادہ کے ربیب ہوئے۔ انھون نے بہت بڑی عمر پائی تھی یہانتک کہ ان سے ابراہیم ابن ابی عبلہ نے روایت کی ہے۔ ہمین ابو یاسر نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے کثیر بن مروان یعنے ابو محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابراہیم بن ابی عبلہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مین نے عبداللہ بن عمرو بن ام حرام انصاری کو دیکھا ہو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ دونون قبلون[2] کیطرف نماز پڑھی تھی انکے جسم پر ایک خاکی رنگ کا سوتی کپڑا تھا۔ کثیر کا خیال ہو کہ سوتی چادر مراد ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن لویم بعض لوگ انکو عبداللہ بن عامر کہتے ہین انکا شمار صحابہ مین ہو مسعر نے عبید بن حسن سے انھون نے عبداللہ بن معقل سے انھون نے دو آدمیون سے جنمین سے ایک شخص قبیلہ مزینہ کے تھے اور ایک دوسرے سے روایت کرتے تھے انمین سے ایک کا نام عبداللہ بن عمرو بن لویم تھا اور دوسرے کا غالب بن ابجر مسعر کہتے تھے مین سمجھتا ہون غالب وہی شخص ہین جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے اور انھون نے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ اب میرے پاس سوائے گدھون کے اور کوئی مال باقی نہین رہا آپ نے فرمایا انمین جو فربہ ہون وہ اپنے گھر والون کو کھلادو اسلیئے کہ مین نجاست کھانے والے جانورون کو مکروہ سمجھتا ہون انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن ملیل مزنی صحابی ہین ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ ابو احمد عسکری نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن ملیل مزنی ابن ابی خیثمہ نے کہا ہو کہ صحابی ہین ابو حاتم نے کہا ہو

---

[1] انکا قصہ یہ ہو کہ قبیلۂ عرنیہ کے کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ مین مقیم ہوئے آب و ہوا کی ناموافقت سے بیمار ہوگئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین کچھ اونٹ دیے کہ انکا دودھ اور پیشاب پیو چنانچہ وہ اچھے ہوگئے پھر انھون نے اسلام سے انحراف کیا اور چرواہے کو مار ڈالا اور اونٹون کو بھگا لیگئے ۱۲

[2] یعنی بیت المقدس اور کعبہ بیان مطلب یہ کہ اس وقت کے مسلمان ہین جب قبلہ نہ بدلا گیا تھا ۱۲

کہ مین انکو نہین پہچانتا اور عسکری نے وہ حدیث بھی روایت کی ہے جسکو مسعر نے عبید بن حسن سے روایت کیا ہے جو شروع تذکرہ مین بیان ہو چکی وہ ان دونون کو ایک سمجھتے ہین اور یہی صحیح ہے صرف داد انکے نام مین اختلاف ہے واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کنیت ابو ہریرہ واقدی نے انکا نام یہی بتایا ہے اور کہا ہے کہ ۵۹ھ مین بعمر اٹھاون سال وفات پائی مقام ذوالحلیفہ مین رہتے تھے انکا ایک گھر مدینہ مین تھا جسکو انھون نے اپنے غلامون پر خیرات کر دیا تھا کنیت کے بابون مین انکا حال پھر بیان کیا جائیگا انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے حضرت ابو ہریرہ کے نام مین قریب قریب بیس اختلاف ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ہلال۔ اور بعض لوگ انکو ابن شرحبیل کہتے ہین۔ مزنی ہین۔ یہ علقمہ اور ابو بکر کے والد ہین یہ بھی اُن رونے والون مین تھے جنکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی ہے ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملہم قلت لا اجد ما احملکم علیہ الآیہ[1]۔ یہ لوگ چھ آدمی تھے ان سے انکے بیٹے علقمہ نے اور ابن بریدہ نے روایت کی ہے صحابی ہین اور روایت حدیث بھی کرتے ہین انکے بیٹے اہل بصرہ کے بڑے لوگون مین تھے مشہور تھا کہ حسن بصری بوڑھون مین ہین اور بکر جوانون مین ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابو بکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے معتمر بن سلیمان نے محمد بن فضاء سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے علقمہ بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے مسلمانون کے رائج (یعنی) سکہ کے بے ضرورت توڑنے سے۔ انسے انکے بیٹے علقمہ نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی شخص گوشت خریدے تو اسمین شوربا زیادہ کرے (تاکہ بہت سے لوگ اسمین شریک ہوسکین) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن وہب بن ثعلبہ بن وقش بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ۔ انصاری خزرجی ثم الساعدی۔ ابن شہاب اور ابن اسحاق نے ان لوگون کے نام مین جو احد کے دن قبیلۂ بنی ساعدہ سے شہید ہوے عبداللہ بن عمرو کا نام بھی لکھا ہے اور ابن اسحاق نے طریف تک انکا نسب بھی بیان کیا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو عمر نے کہا ہے کہ طریف کی بسقدر اولاد ہے وہ سعد بن معاذ کے گروہ مین شامل ہے۔ مین کہتا ہون کہ اسکو ابن مندہ نے یونس بن بکیر سے انھون نے

---

[1] ترجمہ۔ ان لوگون پر کچھ الزام نہین جو (ایسے تھے) تمہارے پاس سواری مانگنے کو آئین اور تم کہدو کہ میرے پاس سواری نہین ہے۔

ابن اسحق سے نقل کیا ہے کہ یہ عبداللہ سعد بن معاذ کے گروہ سے تھے جو روایت ہم نے بواسطۂ یونس کے ابن اسحق سے نقل کی ہے۔ اسمیں بھی ایسا ہی ہے۔ مگر یہ غلط ہے صحیح یہ ہے کہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہیں اس وجہ سے کہ سعد بن معاذ تو قبیلۂ اوس سے ہیں اور بنی طریف قبیلۂ ساعدہ سے ہیں جو خزرج کی شاخ ہے اور بنی ساعدہ شاخ ہے قبیلۂ سعد بن عبادہ کی۔ ہمنے یہ عبارت ابن مندہ اور ابو عمر کے کئی صحیح نسخون مین دیکھی ہے پس یہ کاتب کی غلطی نہین ہے واللہ اعلم۔

تعجب ہے یونس سے کہ وہ باوجودیکہ انکو خزرج سے کہتے ہین پھر بنی ساعدہ مین بھی داخل کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بنی طریف سے عبداللہ بن وہب بن عمرو ہین جو سعد بن معاذ کے گروہ سے ہین۔ پس یہ درحالیکہ اوس سے ہین سعد بن معاذ کے گروہ سے جو قبیلۂ خزرج کی شاخ ہے کیونکر ہو سکتے ہین۔ یونس نے اس روایت مین عبدالملک بن ہشام اور سلمہ اور ابراہیم بن سعد کی مخالفت کی ہے ان سب لوگون نے ابن ہشام سے روایت کی ہے کہ یہ سعد بن عبادہ کے گروہ سے ہین یہی صحیح ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن وقدان بن عبد شمس بن عبد ود عامری معروف بہ ابن سعدی۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن سعدی کے نام مین لکھ چکا ہوں ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو یشکری۔ انکا نام اعوس تھا جیسا کہ ابن شاہین نے اسکو ذکر کیا ہے سنان حنفی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے سب سے پہلے جس قبیلہ نے اپنی زکوٰۃ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر کی وہ قبیلۂ یشکر ہے تھا اس قبیلہ کی زکوٰۃ لیکر) اعوس بن عمرو آئے تھے حضرت نے پوچھا کہ تم کون ہو انھون نے کہا مین اعوس بن عمرو ہون حضرت نے فرمایا نہین بلکہ تمھارا نام عبداللہ ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر شجعی صحابی ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم مین سے کوئی شخص باغی ہو جائے اور مسلمانون مین تفرقہ ڈالنا چاہے تو اسکو قتل کر دو۔ انمین آپ نے کسیکو مستثنی نہین کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر خطمی (قبیلۂ بنی خطمہ بن جشم بن مالک بن اوس انصاری اوسی خطمی انکا شمار اہل مدینہ مین ہے نابینا تھے مگر باوجود نابینا ہونے کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کرتے تھے۔ بنی خطمہ کی مسجد مین امامت انھی کے متعلق تھی۔ جریر نے ہشام بن عروہ

سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد اللہ بن عمیر سے روایت کی ہے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد
مین بنی خطمہ کا امام تھا اور ابو معاویہ نے ہشام سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور انھون نے عدی بن عمیرہ
سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر سدوسی۔ صحابی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے۔ عمرو بن سفیان بن عبد اللہ بن عمیر سدوسی نے
اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ وہ ایک ظرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لے آئے
تھے جسمین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنہ دھویا تھا اور اسی پانی مین کلی کی تھی اور دونون ہاتھ دھوئے تھے پھر آپ نے اس
ظرف کو بھر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ راستے مین جہان کہین تمکو پانی ملے اس ظرف کو بھر لیا کرنا پھر جب اپنے شہر مین پہونچنا تو ایک
مقام پر اس پانی کو چھڑک لینا اور اس مقام کو مسجد بنا لینا یہ کہتے تھے کہ ایسا ہی ہوا لوگون نے اس مقام کو مسجد بنا لیا اور مین نے
اس مسجد مین نماز پڑھائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن عدی بن امیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج انصاری بالاتفاق غزوۂ بدر مین شریک تھے ابو عمر نے
انکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو خدری قرار دیا ہے قبیلۂ بنی خدرہ بن عوف سے خدرہ اور خدارہ دونون
بھائی تھے اور ابن ماکولا نے کہا ہے کہ یہ عبد اللہ بیٹے ہین عمیر بن حارثہ بن ثعلبہ بن خلاص بن امیہ بن خدارہ کے عروہ اور ابن
شہاب اور ابن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عروہ نے انکو عبد اللہ بن
عرفطہ بیان کیا ہے۔ مگر ہمنے جو مغازی کی کتابون مین دیکھا تو معلوم ہوا کہ یہ قبیلۂ خدارہ سے ہین بزیادت الف نہ خدرہ سے
یہی صحیح ہے مگر ابن مندہ نے جو عروہ سے نقل کیا ہے کہ انھون نے دوسرے مقام پر انکو عبد اللہ بن عرفطہ لکھا ہو تو شک نہین
کہ ابن مندہ کا یہ خیال ہے کہ انھین عبد اللہ بن عدی کے والد کا نام بعض لوگون نے عرفطہ بیان کیا ہے حالانکہ یہ دو شخص
ہین دونون بدر مین شریک تھے۔ ہمین ابو جعفر نے اپنی سند سے یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام
مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے نقل کیا ہے کہ انھون نے کہا خاندان بنی خدارہ سے تمیم بن یعار بن قیس اور عبد اللہ بن عمیر
اور زید بن مزار بن قیس اور عبد اللہ بن عرفطہ کل چار آدمی تھے پس معلوم ہوا کہ یہ دونون دو شخص ہین واللہ اعلم اور لوگون نے
بھی ایسا ہی بیان کیا ہے پھر ابن اسحق نے بنی ابجر کے لوگون کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہ بھی بنی خدارہ کی شاخ ہے۔ انکا
تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن قتادہ لیثی۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ ہمیں ابو موسیٰ نے اجازۃً ابوبکر بن حارث کی کتاب سے خبردی وہ کہتے تھے ہمیں ابو حفص بن شاہین نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن عبدالحمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن عمیر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں بنی خطمہ کے امام تھے حالانکہ نابینا تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد بھی کرتے تھے باوجودیکہ نابینا تھے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ ابن شاہین نے انکا تذکرہ اسی طرح لکھا ہے ممکن ہے کہ یہ عبداللہ لیثی کے علاوہ کوئی دوسرے ہون کیونکہ بنی خطمہ انصار کا خاندان ہے اور انصار بنی لیث نہین ہین۔ مین کہتا ہون کہ یہ قول ابو موسیٰ کا تھا ان عبداللہ بن عمیر خطمی کو ابن مندہ نے بھی اسیطرح ذکر کیا ہے جس طرح ابو موسیٰ نے ذکر کیا جیساکہ اس تذکرے کے پہلے گذرچکا اور انھون نے اس حدیث کو بھی بواسطۂ جریر کے اپنی سند سے اسی طرح بیان کیا ہے پس ہم نہین سمجھے کہ ابو موسیٰ نے کیون استدراک کیا اگر اس وجہ سے استدراک کیا کہ انکو بعض لوگون نے لیثی کہدیا ہے تو یہ کہنے والے کی غلطی ہے اگر ہر غلطی کے سبب سے استدراک کیا جائے تو استدراک کی کوئی حد نہ رہیگی خصوصاً ہمارے اس زمانے مین جبکہ جہل غالب ہوگیا ہے خلاصہ یہ کہ استدراک کی کوئی وجہ نہین ہے۔ اور ابو موسیٰ کا یہ کہنا کہ ممکن ہے کہ یہ لیثی کے علاوہ کوئی دوسرے شخص ہون (نہایت تعجب انگیز بات ہے) اسمین کچھ شبہ نہین کہ یہ لیثی نہین ہین کیونکہ خطمہ انصار کا قبیلہ ہے اور انصار خاندان ازد سے ہین جو اہل یمن ہین اور لیث کنانہ کے خاندان سے ہین اور کنانہ مضر کی شاخ ہے شاید لیثی کا لفظ غلطی کاتب سے ہو یا کاتب سے لیثی کے بعد کچھ تذکرہ الانصاری کا چھوٹ گیا جس سے بعض لوگون کو یہ گمان ہوا کہ یہ حدیث لیثی کی ہے حالانکہ انکی نہین ہے واللہ اعلم اور حدیث مین جو یہ وارد ہوا ہے کہ یہی خطمہ کی امامت کرتے تھے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بھی خطمی ہین کیونکہ امام ہر قبیلہ کا اُسی قبیلہ سے ہوتا ہو کیونکہ عرب کی طبیعتین اس بات سے بہت متنفر تھین کہ قبیلہ کا امام ایسا شخص ہو جو اس قبیلہ سے نہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عُمیرہ۔ بزیادت ہا۔ زمانۂ جاہلیت کو پایا تھا۔ انکا صحابی ہونا صحیح نہین انکا شمار اہل کوفہ مین ہے روح نے شعبہ سے انھون نے سماک بن حرب سے انھون نے عبداللہ ابن عمیرہ سے روایت کی ہے جو زمانۂ جاہلیت مین اعشی (شاعر) کو پکڑا کے چلتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور امیر ابو نصر نے کہا ہے کہ انکا نام عبداللہ بن عمیرہ ہے بفتح عین انکی حدیث اہل کوفہ سے مروی ہے۔ انھون نے جریر وغیرہ سے روایت کی ہے اور انسے سماک بن حرب نے روایت کی ہے اور ابراہیم حربی نے کہا ہے کہ مین

عبداللہ بن عمیر انکو نہین جانتا مین صرف عمیرہ بن زیاد کندی کو جانتا ہون انھون نے عبداللہ سے روایت کی ہے یہ عبداللہ انکے بیٹے ہون تو خیر ورنہ مین انکو نہین جانتا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عنبہ۔ کنیت انکی ابو عنبہ خولانی۔ طبرانی نے معجم مین انکا نام ذکر کیا ہے۔ انکا شمار اہل شام مین ہے حمص مین رہتے تھے۔ انسے محمد بن زیاد الہانی نے اور بکر بن زرعہ وغیرہ نے روایت کی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین اسلام لے آئے تھے مگر آپ کو دیکھا نہ تھا اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے احادیث سُنی ہین اور دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہے۔ جراح بن ملیح بہرانی نے بکر بن زرعہ خولانی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین نے ابو عنبہ خولانی سے سُنا وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن اصحاب مین سے تھے جنھون نے دونون قبلونکی طرف نماز پڑھی ہے اور زمانہ جاہلیت مین خون کا بھی استعمال کیا ہو وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے کہ ہمیشہ اللہ تعالی نے دین (کے باغ) مین پودے لگائے اور انکو اپنی طاعت کے کام مین لگایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غنمہ مزنی صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے۔ محمد بن عمر واقدی نے انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ اسکندریہ کی دوسری فتح مین شریک تھے صحابہ مین انکا ذکر کیا جاتا ہے یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوسجہ بجلی۔ ثم العرنی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنا خط دیکر بنی حارثہ بن عمرو بن قریط کی طرف بھیجا تھا انکو آپ نے اسلام کی دعوت دی تھی انھون نے لوگون سے خط کو لے لیا اور اُسے دھو کر اپنے ڈول مین پیوند لگا لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انکا جواب بھیجنے سے بھی انکار کر دیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے انکی عقل سلب کر لی ہو چنانچہ اس قبیلہ کے لوگ ابتک بیوقوف اور مخبوط الحواس ہوتے ہین۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو انکا تذکرہ یونس بن شیرازی نے اپنی کتاب مین کیا ہو۔ ہمین ابو الفرج بن ابی رجا نے اپنی کتاب مین اپنی سند سے ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے انھون نے جبلہ بن عطیہ سے انھون نے عبداللہ بن عوف سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمن مین ہو محمود بن ابراہیم بن سمیع نے کہا ہے کہ یہ عبداللہ تابعی ہین شام کے

رہنے والے تیسرے طبقے سے ہین عمر بن عبدالعزیز کے عامل تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف اشجع دقور مین سے ہین۔ بصرہ مین رہتے تھے یہ ابن شاہین کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن حارث بن زہرہ۔ عبدالرحمن بن عوف کے بھائی ہین ابن شاہین نے کہا ہے کہ یہ اور انکے بھائی اسود فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے انکا ایک گھر بھی مدینہ مین تھا۔ زبیر نے کہا ہے کہ عبداللہ بن عوف نے ہجرت نہین کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عوف بن حولیفا بن مالک بن کیسان بن ثعلبہ بن عمرو بن لیشکر بن علی بن مالک بن سعد بن نذیر بن قسر بن ابعقر بن انمار بن اراشس بجلی۔ انکا نام عبد شمس تھا۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین جب یہ گئے تو آپنے انکا نام عبداللہ رکھا۔ یہ کلبی کا قول ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عویم بن ساعدہ انصاری۔ انکا نسب انکے والد کے نام مین ذکر کیا جائیگا انکا شمار اہل مدینہ مین ہے۔ انکے نام مین اختلاف ہے۔ محمد بن عبادہ نے عبدالرحمن بن سالم بن عبداللہ بن عویم بن ساعدہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے اپنی تمام مخلوق سے منتخب کیا اور میرے لیے اصحاب منتخب کیے انہین سے میرے وزیر و انصار بنائے پس جو شخص میرے اصحاب کو برا کہے اسپر اللہ کی اور فرشتون کی اور تمام آدمیون کی لعنت ہے۔ اس حدیث کو جماعت محدثین نے محمد بن طلحہ سے انھون نے عبدالرحمن بن سالم بن عبدالرحمن بن عویم بن ساعدہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاش بن ابی ربیعہ۔ ابو ربیعہ کا نام عمرو بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم ہے۔ قریشی مخزومی ہین۔ سرزمین حبش مین پیدا ہوئے تھے کنیت انکی ابوالحارث ہے انکی والدہ اسماء بنت مخرمہ بن جندل بن ابیر بن نہشل تمیمیہ ہین۔ انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ اور حضرت عمر وغیرہ صحابہ سے بھی روایت کی ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم

جو انکی روایتین ہین انمین سے ایک یہ ہے کہ جسکو انسے عبد اللہ بن حارث نے روایت کیا ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آل ابی ربیعہ کے کسی گھر مین تشریف لیگئے یا تو کسی مریض کی عیادت کے لیے یا اور کسی کام کے لیے تو آپ سے اسماء بنت مخرمہ تیمیہ نے جو عیاش بن ابی ربیعہ کی والدہ تھین کہا کہ یا رسول اللہ آپ ہمین کچھ نصیحت کیون نہین فرماتے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام جلاس اپنی بہن (مومنہ) کے ساتھ وہی معاملہ کرو جسکو تم اپنے ساتھ کیا جانا پسند کرتے ہو اسی حالت مین عیاش کا ایک بچہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لایا گیا ام جلاس پہلے سے اس بچہ کی بیماری کا حال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر چکی تھین۔ پس آپ نے اس بچہ کو لے لیا اور کچھ پڑھکر اسپر پھوکا اور کچھ لعاب دہن بھی اسپر ڈالا بچہ نے (جو یہ دیکھا تو ناسمجھی سے اسنے) بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تھوکنا شروع کیا گھر والے اس بچہ کو ڈانٹنے لگے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو ڈانٹنے سے منع کرتے تھے انسے ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے اور نافع مولائی ابن عمر وغیرہما نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ اس سند مین جس اسماء کا ذکر ہے یہ ابو جہل کی مان تھی اسلام نہین لائی اسکا ذکر اسکے بیٹے عیاش کے نام مین آئیگا اور ان اسماء بنت مخرمہ کا بھی ذکر ہوگا جو ان عبد اللہ کی مان تھین۔ ز اسماء بنت سلامہ بن مخرمہ کے نام مین کیونکہ عبد اللہ کی والدہ اسماء بنت مخرمہ کی والدہ ابو جہل کی بھتیجی تھین بعض لوگون نے انکو دادا کیطرف منسوب کیا ہے اسکی وجہ سے لوگون کو غلطی ہوئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غالب لیثی۔ کبار صحابہ سے ہین۔ انھین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۲ ہجری مین ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غسیل۔ مجہول شخص ہین۔ انسے عامر بن عبد الاسود نے روایت کی ہے انکا شمار بصرہ کے بدویون مین ہے۔ عبد الرحمن بن حکم بن براء بن قبیصہ ثقفی نے اپنے والد سے انھون نے عامر بن عبد الاسود عبقی سے انھون نے عبد اللہ بن غسیل سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا کہ آپکا گذر حضرت عباس پر ہوا آپ نے فرمایا کہ اے چچا اپنے لڑکون کو میرے پیچھے لئے ہوئے چلے آؤ چنانچہ وہ اپنے چھ لڑکون کو ساتھ لیکے چلے فضل اور عبد اللہ اور عبید اللہ اور قثم اور معبد اور عبد الرحمن۔ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین ایک گھر مین داخل کیا اور ایک سیاہ چادر جسمین سرخ دھاریان تھین ان لوگون پر ڈالدی اور فرمایا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل بیت اور میری عترت ہین تو انکو آگ مین سے چھپائے جسطرح مین نے انکو اس کملی سے چھپایا پس گھر مین جسقدر در و دیوار تھے سب سے آمین کی آواز آنے لگی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر انصاری کو ابن غسیل اسوجہ سے کہتے ہین کہ ان کے والد حنظلہ احد کے دن جب شہید ہوے تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے ان کو غسل دے رہے ہین۔ لہذا ان کے بیٹے کو ابن الغسیل کہتے ہین۔ یہ بھی صحابی ہین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

غفاری۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے مگر انھون نے صرف نام لکھکر چھوڑ دیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن غنام بن اوس بن مالک بن بیاضہ انصاری بیاضی صحابی ہین۔ انکا شمار اہل حجاز مین ہے ہمین ابو احمد عبدالوہاب بن علی امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن حسان نے اور اسماعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انھون نے عبداللہ بن عنبسہ سے انھون نے عبداللہ بن غنام سے روایت کرکے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ کہہ لیا کرے اللھم ما اصبح بی من نعمۃ فمنک وحدک لاشریک لک فلک الحمد ولک الشکر تو یقیناً اسنے اُس دن کا شکریہ ادا کر دیا اور جو شخص شام کو یہ کہہ لیا کرے تو یقیناً اُسنے رات کا شکر ادا کیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ بعض راویون نے انکے تذکرہ مین غلطی کی ہے چنانچہ ابن وہب سے انکا نام عبداللہ بن عباس مروی ہے اور بعض لوگون نے انکا نام ہی نہین ذکر کیا صرف ابن غنام ہی لکھدیا ہے چنانچہ حدیث مذکورہ بالا کو ابن مندہ نے بواسطہ یحییٰ بن صالح وحاظی اور عبداللہ بن مسلمہ نے سلیمان سے روایت کی ہے کہ وہ اسکو ابن غنام سے روایت کرتے تھے اور انکا نام ذکر نہین کیا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ لیثی۔ کنیت انکی ابو عائشہ ہے۔ ان سے روایت ہے کہ یہ کہتے تھے مین زمانۂ جاہلیت مین پیدا ہوا تھا۔ میرے والد نے میرے عقیقہ مین ایک گھوڑا ذبح کیا تھا۔ مگر سند اس حدیث کی صحیح نہین ہے۔ آمین اختلاف ہے کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے یا نہین مسلمہ بن علقمہ نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے ابو حرب بن ابی اسود سے انھون نے عبداللہ بن فضالہ سے روایت کی ہے کہ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے نیز اسکو خالد واسطی نے زہیر سے انھون نے ابن اسحاق سے انھون نے داؤد بن ابی حرب سے انھون نے عبداللہ بن فضالہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین انکا شمار تابعین مین ہے بعض لوگون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے

خلیفہ نے کہا ہے کہ عبداللہ بن فضالہ بصرہ کے قاضی تھے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ جسقدر حدیثین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہین وہ محدثین کے نزدیک مرسل ہین باوجودیکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے تھے انکے والد کے صحابی ہونے مین اختلاف نہین انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی فضالہ کے نام مین آئیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ مزنی۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ یہ لیثی کے علاوہ ہین۔ ابراہیم بن جعفر نے عبداللہ بن سلمہ جبیری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عمرو بن مرہ جہنی اور عبداللہ بن فضالہ مزنی سے جو دونون صحابی تھے اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت کی ہے کہ یہ سب لوگ کہتے تھے سب سے پہلے علی بن ابیطالب اسلام لائے تھے۔[1] انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت ابوقابوس انکا نسب نہین بیان کیا گیا شمار انکا اہل کوفہ مین ہے انکے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ کہتے ہین انکا نام مخارق ہے سماک نے قابوس بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عباس کی بی بی ام الفضل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اور کہا کہ یارسول اللہ مین نے (خواب) دیکھا ہے کہ آپ کے جسم کا ایک ٹکڑا میرے گھر مین ہے آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ سے ایک بچہ پیدا ہوگا کہ تم اسکو (اپنے بیٹے) قثم کے ساتھ دودھ پلاؤگی چنانچہ ایسا ہی (واقع ہوا) پھر وہ اس بچہ کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئین اس بچے نے حضرت کے اوپر پیشاب کر دیا ام فضل نے اُس بچہ کو (آہستہ سے) مارا تو حضرت نے فرمایا کہ اللہ تم پر رحم کرے تم نے میرے بیٹے کو تکلیف دی پھر فرمایا کہ لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے اور لڑکی کے پیشاب کو دھونا چاہیے۔ اس روایت مین یہ نہین ذکر ہوا کہ یہ لڑکا حضرت فاطمہؓ کا تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قارب کنیت ابووہب ثقفی۔ اور بعض لوگ انکو ابن مارب کہتے ہین انسے انکے بیٹے وہب نے روایت کی ہے کہ یہ کہتے تھے مین اپنے والد کے ہمراہ تھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ہاتھ اوٹھا کر دعا مانگ رہے تھے کہ اللہ پاک سر منڈوانے والون پر رحم کرے پس ایک شخص نے کہا کہ یارسول اللہ بال کتروانے والون کے لیے بھی دعا کیجیے پس آپنے دوسری یا تیسری مرتبہ بال کتروانے والون کے لیے بھی دعا کی[2] انکے بارے مین جو اختلافات ہین وہ انکے والد قارب کے نام مین انشاء اللہ تعالی ذکر کیے جائینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

[1] اسمین اختلاف ہے کہ ابوبکر صدیق پہلے اسلام لائے یا حضرت علی اکثر محققین حضرت صدیق ہی کو اول الاسلام کہتے ہین ۱۲ [2] یعنی بعد فراغ اعمال حج کے سر منڈوانا بنسبت کتروانے کے بہتر ہے

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قداذ حارثی۔ ابن اسحاق نے انکا ذکر ان لوگون مین کیا ہی جو قبیلۂ بنی حارث بن کعب سے خالد بن ولید کے ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے تھے۔ بعض لوگون نے انکو عبداللہ بن قریظ بھی کہا ہے انکا تذکرہ اپنے مقام پر کیا جائے گا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قدامہ سعدی۔ وقاص بن قدامہ کے بھائی ہین انکے والد کے نام مین اختلاف ہے بعض لوگ قدامہ کہتے ہین بعض لوگ کچھ اور کہتے ہین۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن سعدی کے نام مین جو خاندان بنی عامر بن لوے سے ہین گذر چکا ہے کنیت انکی ابو محمد ہے ان دونون کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے فرق یہ ہے کہ ابو عمر نے انکو خاندان عامر سے قرار دیا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکو سلمی قرار دیا ہے اور ابن مندہ نے انکے والد کا نام بجاے قدامہ کے قیامہ بیان کیا ہے۔ ہم انکا تذکرہ اپنے مقام پر کرینگے۔ یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرط ازدی ثمالی۔ زمانہ جاہلیت مین انکا نام شیطان تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا یہ اور انکے بھائی عبدالرحمن دونون صحابی ہین۔ یرموک مین اور فتح دمشق مین شریک تھے یزید بن ابی سفیان نے انکے ہاتھ اپنا خط حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن محمد بن ربیعہ نے اپنی کتاب فتوح الشام مین کیا ہے۔ ابو عبیدہ نے انکو دو مرتبہ حمص کا حاکم بنایا اور یہ حمص کے حاکم رہے یہانتک کہ حضرت ابو عبیدہ کی وفات ہوگئی بعد اسکے حضرت معاویہ نے بھی انکو حمص کا حاکم مقرر کیا انھون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیثین روایت کی ہین اور ان سے غضیف بن حارث اور عمرو بن محصن اور سلیم بن عامر جنائزی وغیرہم نے روایت کی ہے ہمین یحیی بن محمود بن سعد نے اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن مثنی نے یحیی قطان سے انھون نے ثور بن یزید سے انھون نے راشد بن سعد سے انھون نے عبداللہ بن یحیی سے انھون نے عبداللہ بن قرط سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام دنون سے افضل خدا کے نزدیک قربانی کا دن ہے اور وہ دن جسمین لوگ وتوف کرتے ہین پھر پانچ یا چھ قربانی کے اونٹ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیے گئے وہ اونٹ خود بخود آنحضرت کے قریب ہوتے جاتے تھے اور آپ انکو

ذبح کرتے تھے پس جب وہ گر گئے تو آپ نے آہستہ آواز سے ایک بات کہی جسکو مین نہین سمجھا مین نے بعض اُن لوگون سے جو آپ کے قریب تھے پوچھا کہ حضرت نے کیا فرمایا لوگون نے کہا کہ یہ فرمایا کہ جو شخص چاہے دنیا سے بے تعلقی پیدا کرے۔
یہ عبداللہ سرزمین روم مین ۵۶ھ مین شہید ہوے۔ یہ ابن یونس کا قول ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے اور انھون نے خطیب ابوبکر سے نقل کیا ہے اور بعض لوگون نے انکا نام عبداللہ بن قرظ بیان کیا ہے اور روایت ہے کہ انکا نام شیطان تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا۔ انکا تذکرہ عبداللہ بن قرظ کے نام مین ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قرہ بن نہیک ہلالی۔ انھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا دی تھی مین نے ابوعبداللہ بن مندہ کی کتاب کے بعض نسخون مین ایسا ہی دیکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قریط زیادی۔ حضرت خالد بن ولید کے ہمراہ بنی حارث بن کعب کے وفد مین آئے تھے یہ سب لوگ اسلام لائے یہ واقعہ سنہ ۱۰ھ کا ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہے ابن اسحاق سے سلمہ اور یونس نے روایت کی ہے کہ انکے والد کا نام قریط تھا اور عبدالملک بن ہشام نے بکائی سے انھون نے ابن اسحق سے قراد روایت کیا ہے قراد کا نام اوپر آچکا ہے یہ دونون ایک ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قمامہ سلمی۔ وقاص بن قمامہ کے بھائی ہین ان دونون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تحریر لکھدی تھی۔ ابن مندہ نے انکا تذکرہ اسیطرح لکھا ہے اور ابوعمر اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ انکا نام عبداللہ بن قدامہ ہے۔ انکا تذکرہ اوپر ہو چکا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قنیع بن اسان بن ثعلبہ بن ربیعہ۔ انکا نام عبدعمرو تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا۔ درید بن صمہ کے قاتل یہی ہین عسانی نے ابن ہشام سے اسکو نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس اسلمی۔ یزید بن عیاض نے اعرج سے انھون نے عبداللہ بن قیس سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص لعنت

ریا ظاہری کوئی کام کرے اُسپر اللہ عزوجل کا غضب ہوتا ہی یہانتک کہ وہ اس کام کو چھوڑ دے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہی ابونعیم نے اسنسے یہ حدیث روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی غفار کے ایک شخص سے اسکا حصہ جو خیبر مین تھا ایک اونٹ مے کے عوض مین مول لیا اس شخص سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز مینے تجھسے لی ہی وہ بہتر ہی اُس چیز سے جو مینے تجھے دی اب بھی تجھے اختیار ہی چاہے اپنا حصہ لے لے چاہے چھوڑ دے اُس شخص نے کہا مین لیے لیتا ہون انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی ابن مندہ نے پہلی حدیث کو اسی تذکرہ مین لکھا ہی۔ اور ابونعیم نے عبداللہ بن قیس خزاعی کے تذکرہ مین لکھا ہی جنکا ذکر عنقریب ہوگا اور انھوں نے دوسری حدیث اس تذکرہ مین لکھی ہی واللہ اعلم۔ مگر ابوعمر نے اس تذکرہ کو نہین لکھا صرف خزاعی کے تذکرہ کو لکھا ہی اور کہا ہی کہ بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین اور انکی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ آپنے قبیلۂ غفار کے ایک شخص سے اسکا حصہ مول لیا ہم بعد اس تذکرہ کے انشاء اللہ تعالیٰ انکا تذکرہ لکھینگے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انصاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو متفرق طور پر لشکر بھیجے تھے انمین کسی لشکر مین یہ شہید ہوے۔ حضرت ابن عباس نے روایت کی ہی کہ (ایک مرتبہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روے زمین پر جو شخص اس حال مین مریگا کہ اُسکے دل مین رائی کے برابر بھی غرور ہو اللہ اُسکو دوزخ مین ڈالیگا جب عبداللہ بن قیس نے اس حدیث کو سنا تو رونے لگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے پوچھا کہ اے عبداللہ بن قیس تم کیون روتے ہو انھون نے کہا آپکے اسی فرمانے سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم خوش ہو کہ تم جنت مین جاؤگے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لشکر بھیجا یہ اُسی لشکر مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن خالد بن خلدہ بن حارث بن سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار۔ انصاری ہین خزرجی ہین نجاری ہین۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ اسکو موسی بن عقبہ نے ابن شہاب سے نقل کیا ہی اور ابن اسحاق کا بھی یہی قول ہی اور محمد بن سعد نے محمد بن عبداللہ بن عمارہ انصاری سے نقل کیا ہی کہ وہ احد کے دن شہید ہوے مگر محمد بن عمر واقدی نے اسکا انکار کیا ہی اور کہا ہی کہ یہ عبداللہ احد کے بعد زندہ رہے اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت مین وفات پائی۔ بعض لوگون کا بیان ہی کہ انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر نے لکھا ہی اور ابوموسی نے کہا ہی کہ ابونعیم نے انکا تذکرہ اُن عبداللہ بن قیس سے علیحدہ کرکے لکھا ہی جنکا حال حضرت ابن عباس کی اس حدیث مین ہی جسمین غرور کا بیان ہی اور ممکن ہی کہ یہ وہی ہون یعنے جنکا تذکرہ اس سے اوپر ہو چکا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس خزاعی۔ ابو نعیم نے اپنی سند سے یزید بن عیاض سے انھون نے اعرج سے انھون نے عبد اللہ بن قیس خزاعی سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دکھانے سنانے کے لیے کوئی کام کرے وہ اللہ کے غضب مین رہتا ہو یہانتک کہ اس کام سے باز آئے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ خزاعی ہین مگر بعض لوگون نے انکو اسلمی لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو عبد اللہ بن قیس اسلمی کے تذکرہ مین لکھا ہو اور ہم بھی اسکو وہین لکھ چکے ہین مگر ابو نعیم نے اس حدیث کو وہان نہین لکھا کیونکہ یہ انکو دو شخص سمجھتے ہین۔ اسی لیے انھون نے عبد اللہ بن قیس اسلمی کے تذکرہ مین صرف یہ حدیث لکھی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی غفار کے کسی شخص سے اسکا حصہ جو خیبر کے مال غنیمت سے اسکو ملا تھا مول لیا اور ابو عمر ان دونون کو ایک سمجھتے ہین اسی واسطے انھون نے کہا ہو کہ عبد اللہ بن قیس خزاعی اور بعض لوگ انکو اسلمی کہتے ہین اور انھون نے انکے تذکرہ مین حصہ خیبر والی حدیث بھی لکھی ہو اور کہا ہو کہ انکے متعلق ایک حدیث اور بھی ہو۔ مین بھی ان دونون کو ایک سمجھتا ہون انھین کو بعض لوگ خزاعی کہتے ہین اور بعض لوگ اسلمی۔ ابو عمر کے کلام کی تائید میرے قول سے بھی ہوتی ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن زائدہ بن اصم بن ہرم بن رواحہ بن حجر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی۔ قریشی عامری معروف بہ **ابن ام مکتوم** انکے نام مین اختلاف ہو بعض لوگ عبد اللہ کہتے ہین اور بعض لوگ عمرو یہی آخری نام زیادہ مشہور ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن سلیم بن حضار بن حرب بن عامر بن عنز بن بکر بن عامر بن عذر بن وائل بن ناجیہ بن جماہر بن اشعر بن ادد بن یشجب۔ کنیت **ابو موسی اشعری**۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین۔ اشعر کا نام نبت تھا۔ انکی والدہ طیبہ بنت وہب تھین جو قبیلۂ عک کی ایک خاتون تھین۔ وہ بھی اسلام لائی تھین اور مدینہ مین انکی وفات ہو گئی تھی۔ واقدی نے بیان کیا ہو کہ ابو موسی مکہ گئے اور وہان ابو احیحہ یعنی سعید بن عاص بن امیہ سے حلف کی دوستی کی۔ مکہ مین اپنے اشعری بھائیون کی ایک جماعت کے ساتھ گئے تھے پھر اسکے بعد اسلام لائے اور حبش کی طرف ہجرت کی۔ اور بعض علمائے نسب وسیر نے بیان کیا ہو کہ ابو موسی جب مکہ گئے اور سعید بن عاص سے حلف کی دوستی کی اسکے بعد پھر اپنی قوم کے پاس

لوٹ آئے اور حبش کی طرف ہجرت نہین کی بعد اُسکے اپنے بھائیون کے ساتھ چلے اتفاقاً انکی کشتی انھین دونون کشتیون کے ساتھ آئی جو حبش سے آرہی تھین - اور ابوعمر نے کہا ہو کہ صحیح یہی ہو کہ ابوموسی مکہ سے بنی عبد شمس کے ساتھ حلف کرنیکے بعد لوٹ کر گئے اور وہان کچھ روز رہے بعد اسکے اشعریون کے پچاس آدمیون کے ہمراہ ایک کشتی مین سوار ہوے مگر ہوا کے ناموافق ہونے سے وہ کشتی حبش پہونچ گئی پھر جب حضرت جعفر طیار اور اُنکے ساتھی وہان سے چلے تو یہ بھی انھین کے ساتھ چلے پھر دونون کشتیان ایک کشتی حضرت جعفر طیار کی دوسری اشعریون کی ساتھ ہی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین پہونچین جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے یہ بھی بیان کیا گیا ہو کہ جب اشعریون کی کشتی ہوا کی ناموافقت سے حبش پہونچ گئی تو حضرت ابوموسی نے کچھ دنون حبش مین قیام کیا پھر جب حضرت جعفر وہان سے چلے تو یہ بھی وہان سے چلے اسی وجہ سے ابن اسحاق نے انکو مہاجرین حبش مین ذکر کیا ہو واللہ اعلم -

حضرت ابوموسی مقام زبید اور عدن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حاکم تھے - حضرت عمر نے انکو بصرہ کا حاکم بنایا تھا حضرت ابوعبیدہ بن جراح کی وفات کے وقت یہ وہان موجود تھے لمازہ بن زیاد نے بیان کیا ہو کہ ابوموسی کی ہر بات بیٹھا تیر ہوتی تھی - قتادہ نے بیان کیا ہو کہ جب حضرت ابوموسی کو یہ خبر پہونچی کہ کچھ لوگ نماز جمعہ مین اسوجہ سے نہین آتے کہ انکے پاس (عمدہ) کپڑے نہین ہین تو انھون نے صرف ایک عبا پہنکر باہر نکلنا شروع کیا - ابن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ سلہ ۱۹ ہجری مین حضرت سعد بن ابی وقاص نے عیاض بن غنم کو مقام جزیرہ کی طرف لڑنے کے لیے بھیجا اور اُنکے ساتھ ابوموسی کو بھی بھیجا - عیاض نے ابوموسی کو مقام نصیبین کی طرف بھیجدیا چنانچہ انھون نے سلہ ۱۹ ہجری مین مقام نصیبین کو فتح کیا - اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ عیاض نے ابوموسی کو بھیجا تھا پھر خود بھی انکے ساتھ جا ملے اور دونون نے ملکر حران اور نصیبین کو فتح کیا - اور خلیفہ نے بیان کیا ہو کہ عاصم بن حفص کہتے تھے کہ حضرت ابوموسی سلہ ہجری مین حضرت مغیرہ کے معزول ہو جانیکے بعد بصرہ گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو لکھا کہ تم اہواز جاؤ چنانچہ یہ اہواز گئے اور اُسکو لڑکر فتح کیا اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ اسکو بذریعہ مصالحت کے فتح کیا اور سلہ ہجری مین اصفہان کو فتح کیا - یہ ابن اسحاق کا قول ہو - جب حضرت عمر شہید ہوے تو حضرت ابوموسی بصرہ کے حاکم تھے حضرت عثمان نے انکو بدستور وہین رکھا بعد اسکے انکو معزول کیا اور اُنکے بعد ابن عامر کو مقرر کیا پس یہ بصرہ سے کوفہ چلے آئے اور پھر وہین رہے یہانتک کہ اہل کوفہ نے سعید بن عاص (عامل کوفہ) کو وہان سے نکالدیا اور حضرت عثمان سے درخواست کی کہ ابوموسی کو ہمارا حاکم بنا دیجیے چنانچہ حضرت عثمان نے انکو کوفہ کا حاکم بنا دیا پس یہ کوفہ کے حاکم رہے یہانتک کہ حضرت عثمان شہید ہو گئے پھر حضرت علی نے انکو معزول کر دیا - عکرمہ نے بیان کیا ہو کہ حکمین[۵] کا واقعہ ہوا تو حضرت معاویہ نے عمرو

[۵] جب صفین کی لڑائی کو بہت طول ہو گیا تو آخر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ ایک شخص کو حضرت معاویہ حکم بنا دین ایک کو حضرت علی یہ دونون جو حکم جسکو خلیفہ بنا دین وہی رہے دوسرا علحدہ ہو جائے اسی واقعہ کو واقعہ حکمین اور واقعہ تحکیم کہتے ہین ۱۲

ابن عاص کو حکم بنایا احنف بن قیس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابن عباس کو حکم بنا دیجیے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے مثل ہین مگر اہل یمن نے کہا کہ ایک حکم ہم مین سے ہونا چاہیے اور انھون نے حضرت ابو موسی کو منتخب کیا حضرت ابن عباس نے حضرت علی سے کہا کہ آپ ابو موسی کو کیون حکم بناتے ہین واللہ مجھے معلوم ہی جو انکی راے ہم لوگون کے بارہ مین ہی جب انکو ہم سے امید تھی اسوقت بھی کبھی انھون نے ہماری طرفداری نہین کی اب آپ انکو (ایسے بڑے) معاملہ کے لیے حکم مقرر کرتے ہین اور باوجود اسکے وہ اس قابل بھی نہین ہین لہذا آپ احنف کو حکم بنا دیجیے کیونکہ وہ عمرو بن عاص کے ہمپلہ ہین حضرت علی مرتضی نے کہا مین ایسا ہی کرونگا مگر اہل یمن نے جنمین اشعث بن قیس وغیرہ کہا کہ ایسا نہین ہوسکتا ابو موسی ہی حکم ہونگے پس (مجبور ہوکر) حضرت علی نے انکو حکم بنا دیا اور انسے اور عمرو بن عاص سے کہا کہ مین تم دونون کو اس لیے حکم بناتا ہون کہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کرو کتاب اللہ سب میری تائید مین ہی اور اگر تم کتاب اللہ کے موافق فیصلہ نکروگے اور کسیکی رعایت مروت کروگے تو تمھارا فیصلہ قبول نہوگا چنانچہ اُن دونون نے وہ کیا جو تواریخ[١] مین مذکور ہے ہمنے اسکو بسط کے ساتھ تاریخ کامل مین لکھا ہی۔ حضرت ابو موسی کی وفات کوفہ مین ہوئی اور بعض لوگ کہتے ہین مکہ مین سنہ ۴۲ھ مین اور بعض کا قول ہی سنہ ۴۴ھ مین اسوقت عمر انکی ترسٹھ برس کی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین سنہ ۵۰ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض کا بیان ہی کہ سنہ ۵۱ھ مین بعض لوگ کہتے ہین سنہ ۵۲ھ مین بعض کہتے ہین سنہ ۵۳ھ مین واللہ اعلم۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن صخر بن حرام بن ربیعہ بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ انصاری خزرجی سلمی۔ بدر مین یہ اور انکے بھائی معبد دونون شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اور ابن عقبہ نے بھی کہا ہی کہ یہ بدر مین شریک تھے اسکو ابو نعیم نے ابن عقبہ سے روایت کیا ہی اور ابو عمر نے موسی بن عقبہ سے روایت کی ہی کہ انھون نے اہل بدر مین انکا ذکر نہین کیا مگر اس بات پر سب کا اتفاق ہی کہ یہ احد مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن صرمہ بن ابی انس۔ بیر معونہ مین شہید ہوے اسکو غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہی۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس عتقی صحابی ہین فتح مصر مین شریک تھے مگر انکی کوئی روایت معلوم نہین۔ یہ ابن یونس کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ

---

[١] مختصر واقعہ یہ ہی کہ عمرو بن عاص اور ابو موسی اشعری دونون پہلے ایک جگہ جمع ہوے عمرو بن عاص نے کہا مین معاویہ کو معزول کردونگا تم علی کو معزول کرو بعد اسکے مہاجرین و انصار کو اختیار ہے بطیب خاطر جسکو چاہین خلیفہ بنائین ابو موسی نے بھی اس راے کو پسند کیا چنانچہ دوسرے دن مجمع عام مین دونون گئے پہلے ابو موسی کھڑے ہوے اور انھون نے کہا مین علی کو معزول کرتا ہون اُسکے بعد عمرو بن عاص نے کہا مین معاویہ کو معزول نہین کرتا پس یہ معاملہ یون ہی رہگیا اور اسلام مین دو خلافتین قائم ہوگئین ۱۲

اور ابونعیم نے لکھا ہو وفات انکی ۹۴ھ ہجری مین ہوئی۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عدس نابغہ جعدی۔ انکا تذکرہ انشاءاللہ تعالیٰ ردیف نون مین آئیگا کیونکہ یہ نابغہ کے نام سے زیادہ مشہور ہین۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عکرمہ بن مطلب۔ انکی حدیث ابوبکر محمد بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن قیس سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مجھے ابتک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز شب کی کیفیت کچھ کچھ یاد ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو مگر انکے صحابی ہونے مین کلام ہو۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائے۔ یہ ابن شاہین کا قول ہو۔ ابوموسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو اور ابواحمد عسکری نے انکا ذکر انکے والد قیس کے تذکرہ کے ضمن مین لکھدیا ہو اور کہا ہو کہ قیس کے دونون بیٹون محمد اور عبداللہ نے بھی حضرت کو دیکھا تھا۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس۔ بنی وہب بن رباب کے بھائی ہین۔ انکو لوگ ابن العوراء بھی کہتے تھے۔ یہی ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ بنی رباب ہلاک ہوے جاتے ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی تھی کہ یا اللہ بنی رباب کی مصیبت دفع کردے۔ ہمین عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا جب قبیلۂ بنی نصر کے لوگون نے قبیلۂ بنی رباب کے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا تو لوگ بیان کرتے ہین کہ عبداللہ بن قیس نے جنکو ابن العوراء بھی کہتے ہین عرض کیا کہ یا رسول اللہ بنی رباب ہلاک ہوے جاتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا اللہ انکی مصیبت کو دفع کر۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری۔ غزوۂ احد مین شریک تھے اور جسر ابی عبیدہ کے دن یہ اور انکے دونون بھائی عقبہ اور عباد شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی کرب بن اسود بن شجرہ بن معاویہ بن ربیعہ بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین۔ کندی۔ کنیت انکی ابولیلہ ہے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد کے ساتھ گئے تھے اور اسلام لائے تھے۔ انکا تذکرہ ابن شاہین نے لکھا ہو یہ عیاض بن ابی لینہ کے والد ہین۔ حضرت علی کی طرف سے کئی مرتبہ انکو بڑے بڑے عہدے ملے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کرز لیثی۔ انکا ذکر حضرت عائشہ کی حدیث مین ہو۔ ابن شہاب نے عروہ سے انھون نے حضرت عائشہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ ایک روز بیٹھے ہوے تھے اور آپکے گرد مہاجرین وانصار تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے ہر شخص کی مثال اور اُسکے مال واولاد واعمال کی مثال مثل اس شخص کے ہو جسکے تین بھائی ہون پس اُسنے مرتے وقت اپنے ایک بھائی سے جو مال ہو کہا کہ اب تو میرا کیا کام کرسکتا ہو دیکھتا ہو کہ اب جو حالت مجھپر طاری ہو تو مال نے جواب دیا کہ اب مین تیرے کچھ کام نہین آسکتا نہ کچھ نفع پہونچا سکتا ہون ہان جب تک تو زندہ ہے مجھسے جسقدر چاہے لے مگر جب مین تجھسے جدا ہو جاؤنگا تو پھر جہان تو مجھے لیجانا چاہتا تھا جاؤنگا اور مجھے دوسرے دوسرے لوگ لینگے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ اس شخص کا وہ بھائی ہو جسکا نام مال ہو پس تم لوگ اس بھائی کو کیا سمجھتے ہو ان سب لوگون نے کہا کہ ہم اسکو اچھا بھائی نہین سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے دوسرے بھائی سے جسکا نام اولاد ہو کہا کہ دیکھو موت مجھپر طاری ہو جو حالت میری ہو تم دیکھتے ہو اب تم مجھے کیا فائدہ پہونچا سکتے ہو اس بھائی نے یہ جواب دیا کہ ہم تو صرف اتنا کام کرسکتے ہین کہ تمھاری تیمار داری کرین اور تمھاری خدمت کرین اور جب تم مرجاؤ تو تمھین غسل دین کفن پہنائین خوشبو لگائین اور سب لوگون کے ساتھ ملکر تمھارا جنازہ اُٹھائین اور (قبر تک) تمھارے ساتھ جائین پھر لوٹ آئین اور جو شخص تمھارا حال ہمسے پوچھے اس سے تمھاری تعریف کردین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اس بھائی کو تم لوگ کیا سمجھتے ہو ان لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اسکو بھی اچھا بھائی نہین سمجھتے پھر آپ نے فرمایا کہ اس شخص نے اپنے تیسرے بھائی سے جسکا نام اعمال ہو کہا کہ تم مجھے کیا فائدہ دے سکتے ہو اُسنے کہا مین تمھارے ساتھ قبر مین جاؤنگا اور وہان تمھارا انیس ہونگا تمھاری وحشت دفع کردونگا تمھارا غم غلط کرونگا تمھاری طرف سے جھگڑونگا تمھارے کفن مین بیٹھونگا اور تمھارے گناہون کو دور کرونگا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا اسکو تم لوگ کیسا بھائی سمجھتے ہو اُن لوگون نے کہا یہ بہت اچھا بھائی ہو حضرت نے فرمایا تو یہی کیفیت پیش آنے والی ہو حضرت عائشہ کہتی تھین (یہ سنکر) عبد اللہ بن کرز لیثی کھڑے ہوگئے اور انھون نے کہا یا رسول اللہ آپ مجھے اجازت دیتے ہین کہ مین اسکے متعلق ایک شعر کہون آپنے فرمایا ہان تو انھون نے چند اشعار اسی مضمون کے پڑھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کریز۔ انکا تذکرہ علی بن سعید عسکری نے افراد مین لکھا ہے۔ عبد اللہ بن مصعب بن ثابت بن عبد اللہ بن زبیر نے اپنے والد سے انھون نے حنظلہ بن قیس سے انھون نے عبد اللہ بن زبیر سے انھون نے عبد اللہ بن کریز سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت مین قتل کیا جاے وہ بھی شہید ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب حمیری اذدی۔ اہل شام سے ہین۔ سنہ ۵۰ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن زید بن عاصم۔ کنیت انکی ابو الحارث ہے۔ بنی مازن بن نجار سے ہین۔ انصاری ہین خزرجی ہین غزوہ بدر مین شریک تھے۔ بدر کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مال غنیمت کی حفاظت کے لیے مقرر کیا تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض لوگ انکو عبد اللہ بن کعب بن عاصم کہتے ہین۔ ابن مندہ نے لکھا ہے کہ انکی وفات سنہ ۳۳ھ ہجری مین ہوئی حضرت عثمان نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔ ابن مندہ نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبد اللہ بن کعب بن عاصم بن مازن بن نجار غرضکہ کئی نام انھون نے درمیان سے حذف کر دیے ہین جنکا ذکر اس تذکرہ کے بعد والے تذکرہ مین انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار۔ انصاری خزرجی نجاری ثم المازنی۔ غزوہ بدر مین شریک تھے اور بدر کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مال غنیمت کی حفاظت کے لیے مامور تھے تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ اور بدر کے علاوہ دوسرے غزوات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خمس پر متعین رہے۔ کنیت انکی ابو الحارث ہے اور بعض لوگ کہتے ہین ابو یحیی۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ابو نعیم اور ابو موسی نے کہا ہے کہ بدر مین شریک تھے یہ نہین بیان کیا کہ خمس پر متعین تھے کیونکہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے کہ خمس پر وہ عبد اللہ بن کعب متعین تھے جنکا ذکر اوپر ہو چکا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی وفات سنہ ۳۳ھ ہجری مین مدینہ مین ہوئی اور حضرت عثمان نے انکے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے ان عبد اللہ کو اُن عبد اللہ کے علاوہ دوسرا شخص قرار دیا ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا پہلے کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور دوسرے کی نسبت صرف یہ لکھا ہے کہ وہ بدر مین شریک تھے مگر کسی کی وفات کو

نہین بیان کی اور ابن مندہ نے دوسرے کو ذکر ہی نہین کیا بلکہ پہلے ہی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور انکی وفات کا حال بھی بیان کیا ہو اور ابو عمر نے پہلے کو ذکر نہین کیا صرف دوسرے ہی کو ذکر کیا ہو اور انھین کی نسبت لکھا ہو کہ مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے اور یہ ۳۰ھ مین انکی وفات ہوئی ابو نعیم اور ابن مندہ نے پہلے کی نسبت ابو الحارث بیان کی ہو اور ابو عمر نے یہ کینت دوسرے کی بیان کی ہو اور ابن کلبی نے انکا تذکرہ اس طرح لکھا ہو عبد اللہ بن کعب بن عمرو ابن عوف بن مبذول بدر مین شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو بدر مین مال غنیمت کی حفاظت پر مقرر کیا تھا ابن کلبی نے بھی ابو عمر ہی کی موافقت کی ہو اور پہلے کو ذکر نہین کیا ہان حبیب بن کعب بن زید بن عاصم بن عمرو کا ذکر کیا ہو جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا مگر صحیح یہ ہو کہ ابو الحارث عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف کی کینت ہو اور انھین کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس پر متعین کیا تھا اور انھین کے جنازہ کی نماز حضرت عثمان نے پڑھائی تھی۔ علاوہ اسکے ابو احمد عسکری نے عبد اللہ بن کعب بن عاصم کے تذکرہ مین لکھا ہو کہ ابن ابی خیثمہ نے انکو ذکر کیا ہو کینت انکی ابو الحارث ہو غزوۂ بدر مین خمس پر متعین تھے ۳۳ھ مین وفات پائی اور حضرت عثمان نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی۔ اسمین شک نہین ہے کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بھی جو کچھ لکھا ہو ابن ابن ابی خیثمہ سے نقل کیا ہو مگر ابو نعیم سے تعجب ہو کہ انھون نے عبد اللہ بن زید بن عمرو بن مازن کے ذکر مین جنکا تذکرہ اوپر ہو چکا ابن مندہ کے کلام کو نقل کیا ہو اور ابن مندہ کی غلطی بیان کی ہو اور کہا ہو کہ جو شخص مال غنیمت کی حفاظت پر مامور تھے وہ عبد اللہ بن کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار ہین اور یہان انھون نے مال غنیمت کا محافظ عبد اللہ بن کعب بن زید بن عاصم کو بیان کیا ہو خود ہی اپنے قول کی مخالفت کر گئے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب بن مالک بن ابی بن کعب۔ انصاری سلمی۔ ابو احمد عسکری نے انکا تذکرہ اُن لوگون مین لکھا ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب مرادی۔ صفین مین شہید ہوے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے مخصوص اصحاب مین تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لبید بن ثعلبہ۔ زیاد بن لبید بیاضی کے بھائی ہین۔ انکا نسب انکے بھائی کے نام مین گذر چکا۔ غزوۂ احد اور

اسکے بعد کے تمام مشاہد میں شریک ہوے۔ اسکو ابو علی غسانی نے عدوی سے نقل کیا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن لتبیہ ازدی۔ انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی زکوۃ کی تحصیل کرنے پر مقرر کیا تھا۔ انکا ذکر ابو حمید ساعدی کی حدیث میں ہو۔ ابو نعیم اور ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب میں اُن لوگوں میں ہوگا جو ابن کے ساتھ مشہور ہیں اور نام انکا محقق نہیں ہوا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لیلی۔ انصاری۔ انسے مروی ہو کہ یہ کہتے تھے میں انصار کے چند لڑکوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسوقت ملا جب آپ تبوک سے لوٹ کر آئے تھے اسوقت میری عمر پانچ سال کی تھی اب بھی وہ کیفیت میری آنکھوں کے سامنے ہے جب آپ اونچے ٹیلہ پر چڑھکر اونٹ پر سوار ہوے تھے اور لوگ آپ کے گرداگرد تھے جب حضرت کی وفات ہوئی تو میں سمجھدار ہو چلا تھا لوگوں کو دیکھا کہ وہ اپنے سروں پر اور کپڑوں پر مٹی ڈالے ہوے تھے انکے رونے کو دیکھکر میں بھی رو رہا تھا۔ ان عبداللہ کی کوئی حدیث سوا اسکے مروی نہیں ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعز تیمی۔ انکا شمار اہل بصرہ میں ہو۔ انکی حدیث جعید بن عبدالرحمن سے مروی ہو۔ حنیفہ بن قاسم نے جعید بن عبدالرحمن سے انھوں نے عبداللہ بن ماعز سے روایت کی ہو کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے اور آپ سے بیعت کی اور کہا کہ ماعز سب لوگوں کے بعد اسلام لائے ہیں پس انکو کوئی شخص حضرت تک نہ پہونچائے حضرت نے انسے اسی شرط پر بیعت لے لی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی اسید بن رفاعہ بن ثعلبہ بن ہوازن بن اسلم بن افصی اسلمی۔ یہ عبداللہ بن ابی اوفی بن حارث بن اسید اسلمی کے چچا ہیں۔ انسے عقبہ بن عامر نے روایت کی ہو کہ یہ کہتے تھے ہم ایک عمرہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ گئے تھے مقام رابغ میں پہونچے اسوقت میں حضرت کے پہلو میں تھا تو آپ نے سورۂ قل ہو اللہ احد اور معوذتین کی فضیلت بیان کی۔ اسکو ابو علی غسانی نے ابن کلبی سے نقل کیا ہو اور ابو احمد عسکری نے بھی ایسا ہی بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن بحینہ۔ بحینہ انکی والدہ کا نام ہو اور مالک انکے والد ہیں۔ مالک بیٹے ہیں قشب ازدی کے۔ قبیلہ ازد شنوءہ سے

بنی مطلب بن عبد مناف کے حلیف تھے۔ مقام بطن ریم مین جو مدینہ کے اطراف مین ہو رہتے تھے۔ کینت انکی ابو محمد ہو بعض لوگون کا بیان ہو کر بحینہ انکی دادی کا نام ہے مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ پہلا ہی قول صحیح ہو۔ انسے انکے بیٹے علی نے اور عطا بن یسار نے اور اعرج نے اور محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان وغیرہم نے روایت کی ہو۔ ہمین اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسی (ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے ابن شہاب سے انھون نے عبد الرحمن اعرج سے انھون نے عبد اللہ بن بحینہ ازدی سے جو بنی مطلب کے حلیف تھے نقل کر کے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ظہر کی نماز مین قعدہ کو بھولکر اُٹھ کھڑے ہوے پھر جب آپ نے نماز پوری کر لی تو قبل سلام کے بیٹھے بیٹھے (سہو کے) دو سجدے کیے اور ہر سجدہ مین تکبیر کہی تمام لوگون نے آپکے ساتھ سجدہ کیے یہ سجدے بعوض اس قعدہ کے تھے۔ انسے بہت احادیث مروی ہین۔ حضرت معاویہ کی خلافت کے آخری زمانے مین وفات پائی۔ انکا تذکرہ عبد اللہ بن بحینہ کے نام مین ہو چکا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حجازی اوسی۔ انصار کے قبیلۂ اوس سے ہین حجاز مین رہتے تھے۔ صحابی ہین۔ ہمین ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے از زادہ زہری نے اپنے چچا سے انھون نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت کر کے بیان کیا کہ انسے شبل بن خلید مزنی نے عبد اللہ بن مالک اوسی سے نقل کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی اگر زنا کرے تو اسکو درہ مارو اسکے بعد پھر زنا کرے تو اسکو بیچ ڈالو چاہے وہ ایک رسّی کے عوض مین بکے۔ اس حدیث کو سفیان عیینہ نے زہری سے انھون نے عبید اللہ سے انھون نے حضرت ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک غافقی۔ کینت انکی ابو موسی ہو بعض لوگ انکو مالک بن عبد اللہ کہتے ہین۔ مصری ہین۔ ابن وہب نے ابن لہیعہ سے انھون نے عبد اللہ بن سلیمان سے انھون نے ثعلبہ بن ابی کنود سے انھون نے عبد اللہ بن مالک غافقی سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ حضرت عمر سے فرماتے تھے کہ جب مجھے نہانے کی ضرورت ہوتی ہے تو مین وضو کر کے کھا پی لیتا ہون مگر نماز نہین پڑھتا اور قرآن نہین پڑھتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ابی قین-خزرجی-کعب بن مالک کے بھائی ہین انسے انکے بھتیجے عبداللہ نے روایت کی ہو مگر انکی روایت معلوم نہین-انکی اور روایت بھی ہو-انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک کنیت انکی ابوکاہل بجلی احمسی ہین-اسمعیل بن ابی خالد نے اپنے بھائی سے انھون نے عبداللہ بن مالک سے ایسا ہی نقل کیا ہو مگر اکثر لوگ یہ کہتے ہین کہ ابوکاہل کا نام قیس بن عائذ تھا-انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک-ابن ابی عاصم نے انکا تذکرہ لکھا ہو-ہمین یحیی بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن میمون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن مسلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے عمرو بن مرّہ سے انھون نے عبداللہ بن حارث سے انھون نے عبداللہ بن مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو کیونکہ قیامت کے دن ایک ظلم سے بہت سی تاریکیان پیدا ہونگی اور فحش سے بچو اس لیے کہ اللہ تعالی فحش کام اور فحش گفتگو کو پسند نہین کرتا اور حرص سے بچو تمسے پہلے جو لوگ تھے انکو حرص ہی نے ہلاک کیا حرص نے انھین ظلم کرنیکی ترغیب دی پس انھون نے ظلم کیا اور حرص نے انھین بدگوئی کی ترغیب دی پس انھون نے بدگوئی کی اور حرص نے انھین قطع قرابت کی ترغیب دی پس انھون نے قطع قرابت کی-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن معتمر-قبیلۂ بنی قطیعہ بن عبس سے ہین-صحابی ہین-نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تھا اسمین انکو ایک سفید جھنڈا عنایت کیا تھا-فتح قادسیہ مین شریک تھے اور اسدن لشکر کے ایک جانب کے افسر یہی تھے-انکی کوئی روایت معلوم نہین-انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک خثعمی-انکا تذکرہ محمد بن مسلمہ کی حدیث مین ہو-ابویحیی نے عمرو بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بچون کو نماز کا حکم دو جب وہ سات برس کے ہو جائین اسکے بعد پوری حدیث[1] ذکر کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصر لکھا ہو-

---

[1] پوری حدیث یہ ہو کہ اگر وہ دس برس کے ہو جائین تو نماز نہ پڑھنے پر انکو مارو

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بشر۔ جسوقت ہوازن کے لوگون نے زمانۂ ردت مین اسلام سے پھر جانیکا قصد کیا یہ وہان سے علیحدہ ہو گئے تھے اسکو غسانی نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن مسلمہ بن سلمہ۔ انصاری۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے شرفیاب ہوے اور فتح مکہ مین اور اُسکے بعد کے تمام مشاہد مین شریک رہے۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور کہا ہے کہ مینے عبداللہ بن سلیمان کو بیان کرتے ہوے سنا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد۔ اہل یمن سے ہین۔ عبداللہ بن قرط نے روایت کی ہے کہ انھون نے عبداللہ بن محمد یمنی سے سنا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے کہ آپ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو گو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی دیکر سہی۔ اُنسے عبداللہ بن قرط نے روایت کی ہے۔ عبداللہ بن قرط کا شمار بھی صحابہ مین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح مختصر لکھا ہو ابو عمر نے انکے والد کا نام محمد بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے مخرم کہا ہو۔ انکا ذکر انشاء اللہ تعالی آئیگا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابو محمد ہو۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مُد شراب کے بارے مین ایک روایت کی ہو۔ انکی حدیث سہیل بن ابی صالح نے محمد بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ صحیح یہ ہو کہ سہیل نے اپنے والد سے روایت کی ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محیریز۔ عقیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ مجھسے میرے دادا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فہر بن حیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے خالد حذاء سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے ابن محیریز صحابی سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اللہ سے دعا مانگو تو اپنی دونون ہتھیلیان پھیلا دو اور ہتھیلیون کی پشت اپنی طرف نکرو عقیلی نے اسی حدیث کے سبب سے انکو صحابہ مین شمار کیا ہو حالانکہ اس حدیث کو اسمعیل ابن علیہ اور عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے انھون نے ابو قلابہ سے اس طرح روایت کیا ہو کہ عبدالرحمن بن محیریز نے کہا جب تم اللہ سے دعا مانگو الخ ان دونون نے عبدالرحمن کہا ہو نہ عبداللہ اور خالد حذاء سے بھی اس حدیث مین عبدالرحمن

منقول ہو۔ اور عبد اللہ بن محیریز اہل شام میں سے ایک مشہور شخص ہیں قریش کے خاندان بنی جمح کے اشراف سے تھے علم اور دین میں انکا بڑا پایہ تھا خود صحابی نہیں ہیں مگر عبادہ بن صامت اور ابو سعید وغیرہما سے روایت کرتے ہیں یہ بات علما سے مخفی نہیں ہو۔ ابو نصر کلاباذی نے ان دونوں کو بھائی بھائی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ عبد اللہ بن محیریز قریشی شامی عبد الرحمن کے بھائی تھے انھوں نے ابو سعید خدری سے حدیثیں سنی ہیں۔ ان سے زہری اور محمد بن یحیی بن حبان نے روایت کی ہے۔ ولید بن عبد الملک کے زمانے میں وفات پائی اور ہیثم نے کہا ہو کہ عمر بن عبد العزیز کی خلافت میں۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخرمہ بن عبد العزی بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری۔ یہ عبد اللہ اکبر کے لقب سے مشہور ہیں۔ انکی والدہ بہنانہ بنت صفوان بن امیہ بن محرث تھیں جو خاندان بنی کنانہ کی ایک خاتون تھیں کنیت انکی ابو محمد ہے۔ سابق الاسلام ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ بن مخرمہ نے حضرت جعفر بن ابی طالب کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور مدینہ کی طرف بھی ہجرت کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور فروہ بن عمرو بن ودقہ انصاری بیاضی کے درمیان میں مواخات کرادی تھی۔ بدر میں اور تمام مشاہد میں شریک تھے ابو عمر نے لکھا ہو کہ واقدی کا بیان ہو کہ انھوں نے دونوں ہجرتیں کی تھیں مگر ابن اسحاق نے انکا ذکر اُن لوگوں میں نہیں کیا جنھوں نے پہلی ہجرت کی تھی بلکہ کہا ہو کہ انھوں نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کی تھی اسوقت انکی عمر تیس برس کی تھی۔ جنگ یمامہ واقع ۱۲ھ ہجری میں شہید ہوے اسوقت انکی عمر اکتالیس برس کی تھی۔ اللہ عزوجل سے دعا مانگا کرتے تھے کہ انھیں موت نہ دے یہانتک کہ انکے ہر ہر جوڑ میں فی سبیل اللہ کوئی زخم نہ پہونچ جاے چنانچہ جنگ یمامہ میں انکے ہر ہر جوڑ پر زخم تھا اور اسی سے شہید ہوے۔ بڑے بزرگ اور عابد تھے۔ ہمیں ابو القاسم یحیی بن اسعد بن یحیی بن بوش نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو غالب بن بنا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسین بن ابنوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنے ابراہیم بن محمد بن فتح حلی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یوسف بن محمد بن سفیان بن موسی صفار مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عثمان یعنے سعید بن رحمۃ بن نعیم اصبحی نے بیان کیا کہ ابن مبارک سے سنا وہ ابن لہیعہ سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے مجھسے بکر بن اشج نے حضرت ابن عمر سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے جنگ یمامہ میں ہم اور عبد اللہ بن مخرمہ اور سالم غلام ابی حذیفہ ایک ساتھ تھے اور ہم تینوں آدمی باری باری بکریاں چرایا کرتے تھے چنانچہ جس دن لڑائی شروع ہوئی وہ دن میری بکریاں چرانے کا تھا پس میں بکریاں چرا کے لوٹا تو میں نے عبد اللہ بن مخرمہ کو گرا ہوا پایا میں انکے پاس جاکے کھڑا ہوا تو انھوں نے کہا اے عبد اللہ بن عمر دیکھو تو روزہ کھل گیا

سے مینے کہا ہان توانھون نے کہا اچھا اس برتن مین کچھ پانی دیدو کہ مین اس سے افطار کرلون مینے ایسا ہی کردیا پھر لوٹ کرجو آیا تو دیکھا کہ وہ عالم جاودانی کی طرف سدھار گئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابوعمر نے جو یہ کہا ہے کہ ابن اسحاق نے انکا ذکر اُن لوگون مین نہین کیا جنھون نے پہلی ہجرت کی تھی اور کہا ہے کہ انھون نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی مراد ابوعمر کی پہلی ہجرت سے دو ہجرتون سے ایک ہجرت حبش ہے اور ایک ہجرت مدینہ کیونکہ انھون نے کہا ہے کہ انھون نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی یہ قول اسکے مخالف ہے جو ابن مندہ اور ابونعیم نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہے اُنھون نے یہ نقل کیا ہے کہ انھون نے حبش کی طرف حضرت جعفر کے ساتھ ہجرت کی تھی ابن اسحاق کی مراد حبش کی پہلی ہجرت نہین ہے حبش کی طرف مسلمانون نے دو مرتبہ ہجرت کی تھی دوسری ہجرت مین حضرت جعفر تھے اور یہ بھی اُنکے ساتھ تھے پس ابوعمر کی نقل اور ابن مندہ اور ابونعیم کی نقل مین موافقت ممکن تھی اگر ابوعمر یہ نہ کہتے کہ انھون نے دوسری ہجرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کی تھی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حبش کی طرف ہجرت کی ہی نہین شاید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت جو ابوعمر نے بیان کی ہے غلط ہے پس اس صورت مین انکا قول بھی صحیح ہو جائیگا اور کچھ اختلاف نہ رہیگا۔ صحیح یہ ہے کہ ابن اسحاق نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہے جنھون نے حضرت جعفر کے ہمراہ حبش کی طرف ہجرت کی تھی۔ ہمین ابوجعفر یعنی عبید اللہ بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے روایت کرکے خبر دی انھون نے ابن اسحاق سے اُن لوگون کے نام مین جنھون نے حبش کی طرف دوسری بار ہجرت کی تھی روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے خاندان بنی عامر بن لوی سے عبداللہ بن مخرمہ بن عبدالعزی بن ابی قیس ابن عبدود بھی تھے اور ایسا ہی سلمہ اور بکائی نے بھی ابن اسحاق سے روایت کی ہے پس اس سے ظاہر ہوگیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت کا ذکر غلط ہے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مخمر۔ اہل یمن سے ہین۔ شمار انکا اہل شام مین ہے۔ انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے۔ ہمین ابوالفرج بن ابی الرجاء نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن ادریس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی مریم نے یحییٰ بن ایوب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبداللہ بن قرط نے بیان کیا اُنھون نے عبداللہ ابن قرط یمنی کو یہ روایت کرتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ دوزخ سے بچنے کی فکر کرو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی دیکر سہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح خائے معجمہ کے ساتھ کیا ہے۔ مگر ابوعمر نے حائے حطی اور اسکے بعد دال روایت کیا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم کا قول غلط ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع انصاری۔ انسے یزید بن شیبان نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انھون نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگون کے پاس بھیجا ہو حضرت نے فرمایا ہو کہ تم اپنے مراسم حج پر قائم رہو کیونکہ انکو تمنے اپنے جد امجد ابراہیم علیہ السلام سے میراث مین پایا ہو۔ بعض لوگ انکو یزید بن مربع کہتے ہین اور بعض زید بن مربع انکا تذکرہ ابوعمر نے اسی طرح لکھا ہو اور یہی حدیث انسے روایت کی ہو اور ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو انکے بعد والے تذکرہ مین لکھا ہو اسکی بحث انشاء اللہ تعالیٰ وہین ہوگی۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث۔ انصاری حارثی۔ احد اور خندق مین اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت کی۔ یہ اور انکے بھائی عبدالرحمن جسر ابی عبید مین شہید ہوے۔ انکے دو حقیقی بھائی اور تھے ایک زید دوسرے مرارہ یہ دونون بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین مگر احد مین شریک نہین ہوے انکا باپ مربع بن قیظی منافق تھا اور اندھا تھا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اپنا باغ بند کر دیا تھا جب آپ احد جانے لگے تو مسلمانون کے منہ پر مٹی ڈالتا تھا اور کہتا تھا اگر آپ نبی ہین تو میرے باغ مین نہ جائیے۔ یہ ابوعمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا نسب تو اسی طرح بیان کیا ہے لیکن اُن دونون نے عبداللہ بن صفوان جمحی سے روایت کی ہو کہ انھون نے اپنے ایک ماموں کو جنکا نام یزید بن شیبان تھا یہ کہتے ہوے سنا کہ ہمارے پاس ابن مربع آئے اور انھون نے کہا کہ مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے پاس بھیجا ہی الخ اور نیز انھون نے واقدی سے انھون نے عبداللہ بن یزید ہذلی سے انھون نے عبدالرحمن بن محمد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے عبداللہ بن مربع بن قیظی حارثی سے سنا وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ چشمہ زمزم کے پاس تشریف لے گئے اور اُسکا پانی پیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون ابن مندہ اور ابونعیم نے یہ دونون حدیثین اسی تذکرہ مین لکھی ہین مگر ابوعمر نے پہلی حدیث پہلے تذکرہ مین لکھی ہو انھون نے انکو دو شخص قرار دیا ہو ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونون کو ایک کر دیا پہلے عبداللہ کا نسب اگر پورا بیان کیا گیا ہوتا تو ہمکو معلوم ہوتا کہ دونون ایک ہین یا دو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع اور بعض لوگ انکو عبدالرحمن کہتے ہین۔ انسے ابو یزید مدنی نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو جب فتح کیا اسوقت آپ کے ساتھ ایک ہزار آٹھ سو آدمی تھے پس آپنے مال غنیمت کے ایک ہزار آٹھ سو حصہ کر دیے پس سب لوگون نے میوون کو کھایا تو بخار مین مبتلا ہو گئے لہذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انھین حکم دیا کہ مغرب اور عشا کے درمیان مین اپنے اوپر پانی ڈالین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

مزنی۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکے والد کا نام مغفل تھا۔ انکی حدیث ابو عمر نے عبد الوارث سے انھون نے حسین معلم سے انھون نے ابن بریدہ سے انھون نے عبد اللہ مزنی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہین ایسا نہو کہ بدوی لوگ تمھاری نماز کے نام غلط کر دین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ یہ عبد اللہ مغفل کے بیٹے ہین اسمین کچھ شبہہ نہین اور یہ حدیث بھی انھین کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مزین۔ زید بن مزین کے بھائی ہین۔ ابن عقبہ نے انکا ذکر اُن لوگون مین کیا ہے جو خاندان بنی حارث بن خزرج سے بدر مین شریک تھے اور ابن اسحاق نے زید کو اُن لوگون مین ذکر کیا ہے جو بدر مین شریک تھے اور ابو عمر نے عبد اللہ کو انکے بھائی زید کے تذکرہ مین ضمناً بیان کر دیا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبقہ باہلی۔ انکی حدیث شبل بن نعیم باہلی نے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا مین حجۃ الوداع مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا مینے آپ کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر سوار ہین آپ کی پنڈلیان رکاب مین ایسی معلوم ہوتی تھین کہ گویا چھوہارے کے درخت کا گابھا ہین آپکے پیرون سے لپٹ گیا (اتفاقاً) آپکے ہاتھ سے میرے کوڑا لگ گیا مینے کہا یا رسول اللہ قصاص ملنا چاہیے پس آپ نے اپنا کوڑا مجھے دیدیا (کہ لو تم بھی مجھے مار لو) پس مینے آپکی پنڈلی اور آپکے پیرون کو چوم لیا بعض لوگ انکو عبد اللہ بن ابی سقیہ کہتے ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعدہ۔ بعض لوگ انکو ابن مسعود کہتے ہین فزاری ہین۔ انکا لقب صاحب الجیوش ہے کیونکہ یہ غزوہ روم مین لشکرون کے سردار تھے۔ طبرانی نے معجم اوسط مین انکا نام لکھا ہے اور بعض لوگون نے انکا تذکرہ اُن لوگون مین کیا ہے جنکا نام محقق نہین ہے ہمین ابو موسی نے کتابۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن محمد بن ہمہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین عبد الرزاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابن جریج نے

عثمان بن ابی سلیمان سے انھون نے ابن سعدہ سے روایت کر کے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی یا عصر کی دو رکعتین پڑھین اور سلام پھیر دیا تو آپ سے ذوالیدین نے کہا کہ نماز مین قصر ہو گیا یا آپ بھول گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالیدین کیا کہتے ہین صحابہ نے عرض کیا کہ سچ کہتے ہین پس آپ نے دو رکعتین اور پڑھ لین بعد اسکے سلام پھیر کر بیٹھے بیٹھے دو سجدہ سہو کئے سلیمان (راوی حدیث) نے بیان کیا ہے کہ ابن سعدہ کا نام عبداللہ تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے تھے۔ اس حدیث کو ابن جریج ہے سوا عبدالرزاق کے اور کسی نے روایت نہین کیا انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا اور حافظ ابو القاسم ابن عساکر نے اپنی تاریخ مین لکھا ہے کہ عبداللہ بن سعدہ نے جنکو بعض لوگ ابن مسعود بن حکمہ بن مالک بن بدر فزاری کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے بعض لوگون کا قول ہے کہ یہ عبداللہ بنی فزارہ کی قیدیون مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے آپ نے انکو اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کے حوالہ کر دیا تھا انھون نے انکو آزاد کر دیا تھا اور یہ دمشق مین رہتے تھے صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ یزید بن معاویہ نے واقعہ حرہ مین دمشق کے لشکر کا سردار بنا کے بھیجا تھا۔ یہ مروان کی خلیفہ ہونے تک مقام جابیہ مین رہے۔ یحییٰ بن عباد بن عبداللہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ابن سعدہ نے حضرت ابن زبیر کی لڑائی مین بہت سختی کی تھی مصعب بن عبدالرحمن بن عوف نے انکی ران پہ ایک وار کیا اور انکو زخمی کیا اور ابن ابی ربیع نے انکے دوسرے جانب سے انکو زخمی کیا پھر اسکے بعد یہ لڑائی کیلئے نہین نکلے یہانتک جنگ ختم ہو گئی

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار بن مخزوم بن صاہلہ بن کاہل بن حارث بن تیم بن سعد بن ہذیل بن مدرکہ بن الیاس بن مضر کنیت انکی ابو عبدالرحمن ہے۔ ہذلی ہین۔ بنی زہرہ کے حلیف تھے انکے والد مسعود نے زمانہ جاہلیت مین عبد بن حارث بن زہرہ سے حلف کی دوستی کی تھی حضرت ابن مسعود کی والدہ ام عبد تھین بیٹی عبدود بن سوار کی وہ بھی قبیلۂ ہذیل کی تھین۔

حضرت ابن مسعود بہت قدیم الاسلام تھے جب سعید بن زید اور انکی بی بی فاطمہ بنت خطاب نے اسلام قبول کیا اسیوقت یہ بھی مسلمان ہو گئے تھے یعنی حضرت عمر کے اسلام سے بہت پہلے اعمش نے قاسم بن عبدالرحمن سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے تھے مین اسلام مین چھٹا شخص تھا اسوقت روئے زمین پر ہم چھ آدمیون کے سوا کوئی مسلمان نہ تھا انکے اسلام کا سبب یہ ہے جو ہم سے فقیہ ابو الفضل طبری نے اپنی سند سے ابو یعلی یعنی احمد بن علی تک بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علی بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو عوانہ نے عاصم بن بہدلہ سے انھون نے زر سے انھون نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ مین سن تمیز کو ہو چکا تھا عقبہ بن ابی معیط کی بکریان چرا رہا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ابوبکر بھی آپکے ہمراہ تھے حضرت نے مجھسے فرمایا اے لڑکے تیرے پاس کچھ دودھ ہے مینے عرض کیا ہان مگر مین امین ہون دے نہین سکتا حضرت نے فرمایا اچھا (دودھ نہ دو) کوئی بکری ایسی لا جو گابھن نہو چنانچہ مین ایک جوان بکری آپکے پاس لے گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے پیر باندھ دیئے اور اس کے تھن پر ہاتھ

پھیرنا شروع کیا اور دعا فرمائی یہانتک کہ اسکے دودھ اتر آیا پس ابو بکر ایک برتن لے آئے حضرت نے اس برتن مین اسکا دودھ دوہا اور ابو بکر سے فرمایا کہ پیو چنانچہ ابو بکر نے پیا بعد اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا پھر آپ نے تھن سے فرمایا کہ اسکے تھن کو نچوڑ دینے نچوڑا تو پھر ویسا ہی ہو گیا پس مینے کہا کہ یا رسول مجھے بھی یہ کلام سکھا دیجئے آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم سیکھے سکھائے ہو پس مینے آپ سے بلا واسطہ ستر سورتین قرآن کی یاد کین اس فضیلت مین میرا کوئی شریک نہین یہ سب سے پہلے شخص ہین جنھون نے مکہ مین بالاعلان قرآن پڑھا ہمین عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن عروہ بن زبیر نے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نے سب سے پہلے مکہ مین قرآن کو بالاعلان پڑھا وہ حضرت عبد اللہ بن مسعود تھے (اسکی کیفیت یون ہے کہ) ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جمع ہوئے اور آپسمین کہا کہ قریش نے قرآن کو بلند آواز سے پڑھتے ہوئے کبھی نہین سنا کیا کوئی شخص انکو سنا سکتا ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا مین سنا سکتا ہون لوگون نے کہا ہمین تمھارے حق مین اندیشہ ہے ہم چاہتے ہین کوئی ایسا شخص ہو جسکا کنبہ قبیلہ ایسا ہو کہ کافر اگر اسکو مارنا چاہین تو قبیلے کے لوگ اسکو بچا لین حضرت ابن مسعود نے کہا اسکی فکر نہ کرو اللہ مجھے بچا لے گا چنانچہ دوسرے دن چاشت کے وقت حضرت عبد اللہ بن مسعود مقام ابراہیم مین پہونچے قریش اپنی مجلسون مین بیٹھے ہوئے تھے ابن مسعود جاکر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہو گئے اور بلند آواز سے پڑھنا شروع کیا بسم اللہ الرحمن علم القران اسی طرح برابر پڑھتے چلے گئے کافرون نے جو اسکو سنا تو غور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ابن ام عبد کیا کہہ رہے ہین پھر بعض لوگون نے کہا یہ انھین عبارتون کو پڑھ رہے ہین جو محمد بیان کرتے ہین پس یہ سنتے ہی سب اٹھ کھڑے ہوئے اور حضرت ابن مسعود کے منہ پر طمانچہ مارنے لگے مگر حضرت ابن مسعود برابر پڑھتے ہی چلے گئے یہانتک کہ جسقدر انھون نے پڑھنے کا ارادہ کیا تھا اسقدر پڑھ چکے تو اپنے ساتھیون کے پاس لوٹ کر آئے انکے منہ پر طمانچہ کے نشان بنگئے تھے صحابہ نے کہا دیکھو اسی کا ہمین اندیشہ تھا حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا خدا کی قسم یہ خدا کے دشمن میری نظر مین ایسے بے حقیقت کبھی نہ تھے جیسے اسوقت تھے اور اگر تم چاہو تو مین پھر کل ایسا ہی کرون صحابہ نے کہا نہین بس اسیقدر کافی ہے تمنے انھین وہ چیز سنا دی جس کا سننا وہ نہ چاہتے تھے۔

جب حضرت عبد اللہ بن مسعود اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اپنے یہان رکھ لیا یہ حضرت کی خدمت کیا کرتے تھے حضرت نے انسے کہدیا تھا کہ جب تم میری آواز سن لو اور پردہ نہ پڑا ہو تو تمکو اجازت طلب کرنے کی ضرورت نہین چنانچہ برابر بغیر اجازت اندر جاتے تھے اور آپ کا ہر کام کرتے تھے، آپ کو جوتی پہناتے تھے اور آپکے ساتھ (کہین جانیکی ضرورت ہوتی تو) جاتے تھے کبھی آپ کے آگے آگے بھی چلتے تھے اور جب حضرت غسل کرتے تو یہ پردہ لیکے کھڑے ہوتے تھے اور آپ کو خواب سے بھی بیدار کرتے تھے صحابہ مین یہ صاحب[1] السواد والسواک کے لقب سے مشہور تھے ہمین ابو الفرج ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی حداد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین

[1] یہ لقب اسوجہ تھا کہ انکے پاس اس تکیہ گاہ ہر دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مستعمل تکیہ اور ایک مستعمل مسواک تھی ۱۲

ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عبد اللہ بن جعفر جابری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن محمد ثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ادریس اور حفص نے حسن بن عبید اللہ سے انھوں نے ابراہیم بن سوید سے انھوں نے عبد الرحمن ابن یزید سے انھوں نے عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا تھا کہ جب پردہ نہ پڑا ہو اور تم میری آواز سنو تو بس یہی تمھارے لئے اجازت ہے جبتک میں تمکو منع نہ کر دوں (یعنی تم برابر بے اجازت آیا جایا کرو) حضرت عبد اللہ بن مسعود نے دونوں ہجرتیں کی تھیں حبش کیطرف بھی اور مدینہ کی طرف بھی اور دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ۔ بدر اور احد اور خندق اور بیعۃ الرضوان اور تمام مشاہد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے اور بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ یرموک میں شریک ہوئے انھیں نے ابوجہل پر وار کیا تھا ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو جنت کی بشارت دی تھی انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں اور منجملہ صحابہ کے حضرت ابن عباس اور ابن عمر اور ابو موسی اور عمران بن حصین اور ابن زبیر اور جابر اور انس اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور ابو رافع وغیرہم نے روایت کی ہے اور منجملہ تابعین کے علقمہ اور ابو وائل اور اسود اور مسروق اور عبیدہ اور قیس بن ابی حازم وغیرہم نے روایت کی ہے ہمیں ابو منصور یعنی مسلم بن علی بن محمد موصلی عدل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو البرکات محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو النصر احمد بن عبد الباقی بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم نصر بن احمد بن خلیل مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن علی مثنی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو خیثمہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے جریر نے مغیرہ سے انھوں نے ابو رزین سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعود بیان کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکبار مجھسے فرمایا کہ سورۂ نساء مجھے پڑھکر سناؤ میں نے عرض کیا کہ میں بھلا کیا آپ کو پڑھکر سناؤں آپ ہی پر تو نازل ہوئی ہے حضرت نے فرمایا میں اسبات کو دوست رکھتا ہوں کہ کوئی دوسرا شخص پڑھے اور میں سنوں چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا یہانتک کہ اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ہولاء شہیدا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے ہمیں ابو البرکات یعنی حسن بن محمد بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو العشائر یعنی محمد بن خلیل بن فارس قیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبد الرحمن بن عثمان ابن قاسم بن ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو الحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان ابن حیدرہ طرابلسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو عبیدہ یعنی سری بن یحیی نے کوفہ میں خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان ثوری نے عبد الملک ابن عمیر سے انھوں نے ربعی کے ایک غلام سے انھوں نے ربعی سے انھوں نے حضرت حذیفہ سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ابن ام عبد (یعنی عبد اللہ بن مسعود) کے حکم پر عمل کرو۔ اس حدیث کو سلمہ بن کہیل نے ابو الزعراء سے انھوں نے حضرت ابن مسعود سے روایت کیا ہے ہمیں اسمٰعیل ابن علی بن عبید اللہ وغیرہ نے اپنی سند سے محمد بن عیسٰی (یعنی امام ترمذی) تک خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہم سے ابو کریب نے بیان کیا

له ترجمہ اسوقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ نکالینگے اور اے محمد تمکو ان لوگوں پر گواہ بنائینگے ۱۲

وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن یوسف ابن ابی اسحاق نے اپنے والد سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے ابو الاسود بن یزید سے روایت کرکے بیان کیا کہ انھون نے حضرت ابو موسی سے سنا وہ کہتے تھے ہم اور ہمارے بھائی جب یمن سے آئے تو ہم یہی سمجھتے تھے کہ عبد اللہ بن مسعود بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت مین ہین کیونکہ ہم دیکھتے تھے کہ انکی اور انکے والدہ کی آمدورفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان بہت ہے نیز اسمٰعیل وغیرہ کہتے تھے ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسرائیل نے ابو اسحاق سے انھون نے عبد الرحمن ابن یزید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم حضرت حذیفہ کے پاس گئے اور ہم نے کہا کہ ہمین ایسے شخص کا پتہ دیجئے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روش سے زیادہ قریب ہو تاکہ ہم اس سے علم حاصل کرین اور حدیثین سنین انھون نے کہا کہ سب سے زیادہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روش سے قریب ابن مسعود ہین اور سربرآوردہ صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانتے ہین کہ ابن مسعود سب سے زیادہ اللہ کے یہان مقرب ہین نیز اسمٰعیل وغیرہ کہتے تھے کہ ہمین محمد بن عیسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے صاعد حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے زہیر نے منصور سے انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے حارث سے انھون نے علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اگر مین بغیر مشورہ کے کسی کو امیر بناتا تو ابن ام عبد کو بناتا۔ حضرت ابن مسعود کے فضائل مین سے یہ بھی ہے کہ وہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے بڑے معرکون مین شریک ہوئے منجملہ انکے ملک شام مین غزوۂ یرموک مین شریک ہوئے اور اُسدن مال غنیمت انکے سپرد تھا۔ یہ بھی ایک بہت بڑی فضیلت ہے کہ انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوفہ بھیجا تھا اور اہل کوفہ کو لکھا تھا کہ مین عمار بن یاسر کو حاکم بناکے اور عبد اللہ بن مسعود کو معلم اور وزیر بناکے بھیجتا ہون یہ دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین منتخب ہین اہل بدر سے ہین تم لوگ انکی پیروی کرو اور انکے احکام کی اطاعت کرو انکی باتین سنو تمہارے لئے مینے عبد اللہ بن مسعود کو اپنے سے زیادہ بہتر سمجھا ہے۔ ہمین ابن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبد اللہ بن احمد تک خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن فضیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے مغیرہ نے موسیٰ کی والدہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتی تھین مینے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ کسی کام کیلئے ابن مسعود کو ایک درخت پر چڑھنے کا حکم دیا آپکے اصحاب نے عبد اللہ کی پنڈلیون کو کمزور اور پتلا دیکھکر تبسم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون ہنستے ہو عبد اللہ کا پیر ترازوی اعمال مین قیامت کے دن کوہ احد سے بھی زیادہ وزنی ہوگا۔ ہمین عمر بن محمد بن طبرزد نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر اور ابو الفضل باقلانی خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم واعظ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی صواف نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے اعمش سے انھون نے حبہ بن جوین سے انھون نے حضرت علی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم ایک دن حضرت علی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے لوگون نے کہا کہ ہم نے ابن مسعود سے زیادہ کسی کو خلیق اور تعلیم مین نرمی کرنے والا اور علم مجلس کا ماہر اور متقی نہین دیکھا

حضرت علی نے فرمایا کہ مین تمھین خدا کی قسم دیتا ہون بتاؤ کیا تم صدق دل سے ایسا کہہ رہے ہو لوگون نے کہا کہ ہان حضرت علی نے فرمایا کہ اے اللہ گواہ رہ مین بھی ایسا ہی کہتا ہون بلکہ اس سے زیادہ - ابو وائل کہتے تھے کہ جب حضرت عثمان نے (جمع قرآن کے وقت مشتبہ) مصاحف کو چاک کرا دیا اور یہ خبر حضرت عبد اللہ بن مسعود کو پہونچی تو انھون نے کہا کہ تمام اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہین کہ مین کتاب اللہ کا سب سے زیادہ عالم ہون حالانکہ مین سب سے بہتر نہین ہون اور با وجود اسکے اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کوئی شخص مجھسے زیادہ کتاب اللہ کا عالم موجود ہے اور وہان تک مین پہونچ سکتا ہون تو بیشک مین اسکے پاس جاؤن ابو وائل کہتے تھے کہ مین کھڑا ہو کر لوگون کو دیکھنے لگا کہ وہ کیا کہتے ہین مگر مینے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین کسی کو اسکا انکار کرتے ہوئے نہین سنا - زید بن وہب کہتے ہین کہ مین ایک دن حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے مین عبد اللہ بن مسعود آگئے چونکہ وہ پستہ قامت تھے اس سبب سے اور لوگ جو بیٹھے ہوئے تھے انمین چھپنے کے قریب ہو گئے حضرت عمرؓ نے جو انکو دیکھا تو مسکرائے پھر حضرت عمر انسے ہنس ہنسکر باتین کرنے لگے اور وہ کھڑے رہے بعد اسکے جب وہ چلے گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ شخص علم سے بھرا ہوا ایک ظرف ہے حضرت ابن مسعود کے بیٹے عبید اللہ کہتے تھے کہ حضرت ابن مسعود کی عادت تھی کہ جب (رات کو) لوگ سو جاتے تو وہ (تہجد کیلئے) اُٹھتے (ایک شب مین بھی جاگ پڑا) صبح تک مینے انکو گنگناتے ہوئے سنا جس طرح شہد کی مکھی گنگناتی ہے سلمہ بن تمام کہتے تھے کہ ایک شخص نے حضرت ابن مسعود سے ملاقات کی کہ ایک خواب سنئے مینے شب کو آپ کو خواب مین دیکھا اور (یہ دیکھا کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونچے منبر پر بیٹھے ہین اور آپ اُس منبر کے نیچے ہین حضرت یہ فرما رہے ہین کہ اے ابن مسعود میرے پاس آجاؤ تم نے میرے بعد بڑی بیروی اختیار کرلی حضرت ابن مسعود نے فرمایا کہ اے شخص خدا کی قسم کیا تو نے یہ خواب دیکھا ہے اُس شخص نے کہا ہان حضرت ابن مسعود نے فرمایا تو کیا تو مدینہ سے میرے جنازے کی نماز پڑھنے آیا ہے الغرض چند ہی روز کے بعد حضرت ابن مسعود کی وفات ہو گئی - ابو طیبہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود کی عیادت کیلئے حضرت عثمان بن عفان تشریف لیگئے حضرت عثمان نے پوچھا کہ تم کو کیا شکایت ہے حضرت ابن مسعود نے کہا اپنے گناہون کی حضرت عثمان نے پوچھا کہ تمھارا جی کسی چیز کو چاہتا ہے حضرت ابن مسعود نے کہا اپنے پروردگار کی رحمت کو چاہتا ہے حضرت عثمان نے کہا کیا مین کوئی طبیب تمھارے لئے تجویز کردون حضرت ابن مسعود نے کہا طبیب ہی نے تو مجھے بیمار بنایا ہے حضرت عثمان نے کہا مین تمھارا وظیفہ دلا دون حضرت ابن مسعود نے کہا مجھے اسکی کچھ ضرورت نہین ہے حضرت عثمان نے کہا تمھاری لڑکیون کے کام آئے گا حضرت ابن مسعود نے کہا کیا آپ میری لڑکیون کے محتاج ہو جانے کا اندیشہ رکھتے ہین حالانکہ مینے انھین حکم دیدیا ہے کہ وہ ہر شب سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرین مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص ہر شب کو سورۂ واقعہ پڑھ لیا کرے کبھی اسکو فاقہ کی مصیبت نہو گی حضرت عثمان نے انکو وظیفہ دینے کیلئے اس سبب سے کہا کہ دو برس سے انکا وظیفہ حضرت عثمان نے بند کر دیا تھا جب حضرت ابن مسعود کی وفات ہو گئی تو حضرت عثمان انکا وظیفہ حضرت زبیر کے پاس بھیجدیا انھون نے حضرت ابن مسعود کے وارثون کے حوالہ کر دیا اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت ابن مسعود نے خود ہی وظیفہ لینا چھوڑ دیا تھا بوجہ اسکے کہ انکو ضرورت نہ رہی تھی ایسا اور صحابہ نے بھی کیا تھا - اعمش نے زید بن وہب سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے

کہ جب حضرت عثمان نے حضرت عبداللہ بن مسعود کو مدینہ میں اپنے پاس بلایا وہ کوفہ میں تھے تو لوگ انکے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ آپ یہین رہئے ہم آپ کی حفاظت کرینگے کوئی شخص آپ کو ایذا نہ پہونچا سکیگا (آپ خلیفہ کا حکم نامنظور کر دیجئے) حضرت ابن مسعود نے کہا نہین انکی اطاعت میرے اوپر ضروری ہے دیکھو عنقریب کچھ فتنے فساد ہونگے مین نہین چاہتا کہ ان فتنون کا پیدا کرنے والا سب سے پہلے مین ہون الغرض انھون نے کسی کی بات نہ مانی اور حضرت عثمان کے پاس چلے آئے اور مدینہ ہی مین ۳۲ھ ہجری مین وفات پائی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کر گئے تھے جنت البقیع مین مدفون ہوئے حضرت عثمان نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ حضرت عمار بن یاسر نے نماز پڑھائی تھی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت زبیر نے پڑھائی تھی اور رات ہی کو دفن کر دیا تھا یہی انکی وصیت تھی یہانتک بیان کیا گیا ہے کہ انھون نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی انکی اطلاع نہین دی اسپر حضرت عثمان حضرت زبیر پر غصہ بھی ہوئے حضرت ابن مسعود کی عمر بوقت وفات ساٹھ سے کچھ زیادہ تھی اور بعض لوگون کا قول ہے کہ ۳۳ھ ہجری مین انکی وفات ہوئی مگر پہلا ہی قول زیادہ صحیح ہے جب حضرت ابن مسعود کی وفات ہو گئی اور حضرت ابو الدرداء کو انکے وفات کی خبر ملی تو کہنے لگے افسوس انھون نے اپنے بعد اپنا مثل نہین چھوڑا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود غفاری لیثی ایک طویل حدیث فضائل ماہ رمضان مین مروی ہے بعض لوگون سے روایت مین انکا نام عبداللہ بیان کیا ہے مگر اکثر روایتین جو انسے منقول ہین ان مین انکا نام نہین ہے (صرف ابن مسعود ہے) انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے کینت کے باب مین انشاء اللہ تعالے انکا تذکرہ کیا جائے گا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم ابو القاسم رفاعی نے عبداللہ والے نامون مین انکا تذکرہ لکھا ہے اور ایک حدیث بھی انکی روایت سے لکھی ہے جس کو سعید بن سلیمان نے عباد بن حصین سے روایت کیا ہے کہ وہ کہتے تھے مینے عبداللہ بن مسلم سے سنا وہ صحابی تھے کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جو غلام اللہ تعالی کی عبادت بھی کرے اور اپنے مالک کی بھی تابعداری کرے اسکو دوہرا ثواب ملیگا۔ ان کا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسیلب عسکری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے۔ ابن جریج نے محمد بن عباد بن جعفر سے انھون نے ابو سلمہ بن سفیان اور عبداللہ بن مسیلب اور عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے یہ لوگ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن کہ مین ہمین فجر کی نماز پڑھائی اپنے نماز مین سورہ مومنون پڑھنا شروع کی یہانتک کہ جب حضرت موسی و ہارون و حضرت عیسی علیہم السلام کا ذکر آیا تو یکایک آپکو کھانسی

آنے لگی پس آپ نے سجدہ کر دیا انھون نے اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہو یہ سند ان تینون سے ثابت ہوا اور یہ تینون اس حدیث کو عبداللہ بن سائب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نظر کینت ابوریحانہ بعض لوگ انکا نام شمعون بتاتے ہین یہ قبیلۂ ازد کے ایک شخص تھے۔ مقام ایلیا (بیت المقدس) مین وعظ کہا کرتے تھے صاحب کشف و کرامات تھے انسے کریب بن ابرہہ نے اور ثوبان بن شہر نے اور ہیثم بن شفی نے اور عبادہ بن نسی نے روایت کی ہو یہ ابونعیم کا قول ہوا اور ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ قبیلۂ بنی لیس سے ہین جو بنی ثعلبہ بن یربوع کی ایک شاخ ہو۔ شہر بن حوشب نے ابوریحانہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار جہنم کی سانس سے پیدا ہوتا ہو مومن کیلئے آتش دوزخ سے صرف اسقدر ہی حصہ مقرر ہو ہمین یحییٰ بن محمود نے اجازۃً اپنی سند سے ابوبکر بن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوعمیر نے ضمرہ سے انھون نے ابن عطا سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایکمرتبہ ابوریحانہ کو دریا کا سفر پیش آیا دریا کی طغیانی سے انھین سخت تکلیف ہوئی تو انھون نے کہا اے دریا ٹھہر جا تو تو ایک حبشی غلام ہو پس وہ دریا ٹھہر گیا یہانتک کہ مثل روغن زیتون کے ہوگیا۔ ایکمرتبہ انکی سوئی گر پڑی انھون نے کہا اے میرے پروردگار مین تجھسے اصرار کے ساتھ کہتا ہون کہ میری سوئی مجھے واپس کر دے پس وہ سوئی نمایان ہوگئی اور انھون نے اسکو اٹھا لیا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو مین کہتا ہون کہ بعض علما نے کہا ہو کہ عبداللہ بن نظر جنکی کنیت ابوریحانہ ہو وہی شخص ہین جنکو لوگ شمعون ابوریحانہ کہتے ہین یہ بیت المقدس مین وعظ کہا کرتے تھے صاحب کرامات تھے اور ایک دوسرے ابوریحانہ ہین انکا نام بھی عبداللہ بن مطر ہو وہ تابعی ہین بصرہ کے رہنے والے ہین حضرت ابن عمر اور حضرت سفینہ سے روایت کرتے ہین ان دونون کا ذکر ائمہ محدثین نے مثل امام مسلم اور ابن ابی حاتم کے کیا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی مطرف صحابی ہین انکا شمار اہل شام مین ہو قبیلۂ ازد کے رہنے والے ہین انکی حدیث ہشام بن عمار نے رفدہ بن قضاعہ سے انھون نے صالح بن راشد قریشی سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ حجاج بن یوسف کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کی تھی تو حجاج نے کہا اسے قید کر دو اور جو لوگ یہان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہون انسے مسئلہ دریافت کرو چنانچہ لوگون نے عبداللہ بن ابی مطرف سے یہ مسئلہ پوچھا انھون نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو آپ فرماتے تھے کہ جو شخص دو حرام باتین ایک ساتھ کرے ایک ساتھ کرے اسکو تلوار سے دو ٹکڑے کر دو پھر لوگون نے حضرت ابن عباس کے پاس یہ مسئلہ لکھکر بھیجا انھون نے بھی ایسا ہی جواب دیا ابواحمد عسکری نے کہا ہو کہ عبداللہ بن ابی مطرف تو کوئی شخص معلوم نہین ہوتے ہان عبداللہ بن مطرف بن عبداللہ بن شخیر البتہ ایک شخص ہین اور یہ حدیث مرسل بھی روایت کی گئی ہو کہ حجاج کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے اپنی بہن کے ساتھ زنا کی تھی تو انھون نے

کہا کہ اسکی گردن تلوار سے کاٹ دیجائے واللہ اعلم

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ازہر بن عبد عوف زہری۔ سرزمین حبش مین پیدا ہوئے اور وہین انکے والد نے وفات پائی اور انکی میراث انھین عبداللہ کو ملی ابن اسحاق نے کہا ہو کہ اسلام مین سب سے پہلے جس نے اپنے باپ کی میراث پائی وہ یہی ہین۔ ہمین ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند سے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے مہاجرین حبش کے نامون مین بیان کیا ہو کہ خاندان بنی زہرہ سے مطلب بن ازہر بن عبد عوف بن عبد الحارث بن زہرہ بھی تھے اور انکے ساتھ انکی بی بی رملہ بنت ابی عوف بن صبرہ بھی تھین۔ انسے سرزمین حبش مین یہ عبداللہ بن مطلب پیدا ہوئے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مطلب بن حنطب بن حارث بن عبید بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ ہمارے بعض مشائخ نے بیان کیا ہو کہ یہ صحابی ہین انھون نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر و عمر (میرے) کان اور آنکھ کے قائم مقام ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔ اور ابن ابی حاتم رازی نے بھی انکو ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ صحابی ہین۔ ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبداللہ بن مطلب بن حنطب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے (ایکدن) مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ابوبکر و عمر سامنے سے آئے حضرت نے فرمایا یہ دونون (دین کے) کان اور آنکھ ہین۔ ہم سے یہ حدیث ابراہیم بن محمد فقیہ وغیرہ نے اپنی سند سے ابوعیسی (امام ترمذی) تک بیان کی کہ وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی فدیک نے عبدالعزیز بن مطلب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبداللہ بن حنطب سے روایت کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر کو دیکھکر (ایکدن) فرمایا کہ یہ دونون (دین کی) کان اور آنکھ ہین۔ ابوعیسی نے کہا ہو کہ عبداللہ بن حنطب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین پایا انھون نے انکا نام عبداللہ بن حنطب ہی بیان کیا ہو

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مطیع بن اسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی عدوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین پیدا ہوے تھے حضرت نے انکی تحنیک[1] کی تھی جب اہل مدینہ نے زمانہ یزید بن معاویہ مین بنی امیہ کو مدینہ سے نکالدیا اور یزید کی بیعت توڑدی تو یہ عبداللہ بن مطیع قریش کے سردار تھے اور عبداللہ بن حنظلہ انصار کے سردار تھے جب واقعہ حرہ مین اہل شام کو اہل مدینہ پر فتح حاصل ہوئی تو یہ عبداللہ بن مطیع بھاگ کر مکہ مین عبداللہ بن زبیر سے جاملے اور انکے ساتھ پہلے محاصرہ مین شریک تھے جبکہ ان لوگون کا اہل شام نے واقعہ حرہ مین محاصرہ کر لیا تھا اور

[1] حضرت صلعم کے زمانے مین صحابہ کا معمول تھا کہ جب کسی کے یہان بچہ ہوتا تھا تو اسکو حضور نبوی مین لیجاتے آپ اس بچہ کو گود مین لیتے دعا دیتے اور کھجور چبا کر اپنے دہن مبارک سے اسکے منہ مین ڈالدیتے اسکو تحنیک کہتے ہین ۱۲

یہ عبداللہ بن مطیع انھین کے پاس رہے یہانتک حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیر کا مکہ مین عبدالملک بن مروان کے زمانہ مین محاصرہ کرلیا۔ پس اسوقت بھی عبداللہ بن مطیع عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ہوکر مقابلہ کرتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے [۱]

انا الذی فررت یوم الحرہ والحر لایفر الا مرہ یاحبذا الکرۃ بعد الفرہ لاجزین کرۃ بفرہ

اور عبداللہ بن مطیع عبداللہ بن زبیر (ہی) کے ساتھ مقتول ہوے عبداللہ بن مطیع قریش کے بڑے بہادر اور مضبوط لوگون میں تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ) روایت کی ہو کہ آپ فرماتے تھے کون ایسا شخص ہو کہ جسکو بزرگی کا عہدہ چاہیے چھوٹا ہو یا بڑا دیا جاوے پھر اسکو وہ قبول نکرے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ عبداللہ بن مطیع ابن اسود قریشی خاندان عبلات سے ہین جو قبیلۂ بنی عدی کی ایک شاخ ہو۔ اور ابونعیم نے (یہ بھی) کہا ہو کہ زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کرکے یہ بیان کیا ہو کہ عبداللہ بن مطیع خاندان عبلات سے ہین ابن عمر کے گروہ سے۔

مین کہتا ہون کہ ابونعیم کے اس قول کا کہ وہ خاندان عبلات سے ہین (کوئی) مطلب سمجھ مین نہین آتا اس لیے کہ عبلات تو امیہ صغری ابن عبدشمس کی اولاد کہلاتے ہین۔ اور وہ لوگ قبیلہ بنی عدی سے نہین ہین۔ واللہ اعلم

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قریشی جمحی۔ انکی کنیت ابومحمد ہو۔ یہ اور انکے بھائی عثمان بن مظعون ملک حبش میں ہجرت کرکے چلے گئے تھے اور یہ اور انکے بھائی غزوۂ بدر مین شریک تھے واقدی نے لکھا ہو کہ انکی وفات ۳۰ھ ہجری مین ہوئی اسوقت انکی عمر ساٹھ سال کی تھی ان سب بھائیون مین سے سوا قدامہ بن مظعون کے اور کسی سے کوئی حدیث مروی نہین ہو مظعون کے لڑکے عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم کے ماموں تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

ابن مظفر۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ مینے ایسا ہی ان (کے نسب) کو ابوالحسن یعنے محمد بن قاسم فارسی کے کتاب موسوم بہ الاسباب الجالبہ للرزق مین پایا۔ اسی کتاب مین ابوالحسن نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن علی بن مثنی سے انھون نے ابوربیع سے انھون نے سلام بن سلیم سے انھون نے معاذ بن قرہ سے انھون نے عبداللہ بن مظفر سے روایت کرکے یہ بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالی (اپنے بندون کو مخاطب کرکے) فرماتا ہو کہ اے ابن آدم میری عبادت کے لیے تم (ہر کام سے) فارغ ہو جاؤ تو ہم تمھارے قلب کو غنا سے اور تمھارے دونوں ہاتھون کو رزق سے

---

[۱] ہم وہی ہین جو کہ واقعہ حرہ کے دن بھاگ گئے تھے۔ اور (حرہ یعنے) کریم (مسالِ بھر مین) ایک ہی دفعہ جاتی ہو۔ لیا اچھی وہ بہادری اور لڑائی ہو جو کہ بعد فرار کے ہو۔ پس آج ہم اپنی (اس) بہادری کی لڑائی کو اس فرار کا عوض بناتے ہین۔

بھر دینگے - اے ابن آدم ہمسے دور نہو ورنہ ہم تمھارے قلب کو فقر سے بھر دینگے اور تمھارے دونون ہاتھون کو کامون مین مشغول کر دینگے ابو الحسن نے لکھا ہو کہ ہمنے اس (حدیث مین عبد اللہ بن ظفر ہی کو اسی طرح (بحیثیت راوی حدیث) پایا ہو مگر در فی الواقع بات یہ ہو کہ راوی اس حدیث کے معاویہ بن قرہ ہین اور ابو یعلی یعنے احمد بن علی وغیرہ کو ابو ربیع سے ایسی سند کے ساتھ معاویہ بن قرہ سے اور انکو معقل بن یسار سے یہ حدیث ملی ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ غاضری - انکا شمار اہل شام مین ہو انھون نے حمص مین سکونت اختیار کر لی تھی بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ اس غاضرہ کے خاندان سے ہین جو قبیلہ قیس کی ایک شاخ ہو انسے جبیر بن نضیر نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تین چیزین (ایسی) ہین کہ جس کسی نے اُن تینون کو کیا اُسنے ایمان کا مزا پا لیا (اول یہ کہ) اُسنے فقط اللہ کی عبادت کی اس لیے کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود نہین اور (دوسری بات) یہ کہ اسنے بطیب خاطر اپنے مال کی زکوۃ کو ادا کیا جو کہ ہر سال اُسپر واجب ہوا کرتی ہو - زکوۃ مین نہ اُسنے بوڑھے جانورون کو دیا اور نہ اسکو کہ جسمین کوئی داغ وغیرہ ہو - اور نہ موٹے تازے دیے [تم لوگ اپنے متوسط اور درمیانی قسم کے مالون سے زکوۃ دیا کرو] اس لیے کہ اللہ عز وجل نے تمسے (زکوۃ مین) سب سے بہتر چیز طلب نہین کی اور نہ تم لوگون کو سب سے بری چیز دینے کا حکم دیا ہو اور (تیسری بات) یہ کہ اُسنے اپنے نفس کی زکوۃ ادا کی پس ایک شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) آدمی کے لیے اپنے نفس کی کیا زکوۃ ہو تو آپ نے فرمایا کہ نفس کی زکوۃ یہ ہو کہ آدمی جہان کہین ہو ہر جگہ یہی سمجھتا رہے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

یہ معبد بن قیس بن صخر کے بھائی ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے انکے بھائی معبد کے تذکرہ مین ضمناً لکھدیا ہو - انکے بھائی معبد غزوہ احد مین شہید ہوے تھے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتب اور بعض لوگون نے (انکے والد کا نام) مغیث بیان کیا ہو - مغیث کا تذکرہ اپنی جگہ پر آئیگا - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتمر - یہ صحابی ہین انسے سلیمان بن شہاب عبسی نے حدیث روایت کی ہو - چنانچہ سلیمان کہتے تھے کہ عبد اللہ بن معتمر میرے گھر پر اترے تھے اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے تھے پس انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے مجھکو یہ حدیث سنائی کہ دجال کے (آنے) مین کوئی شبہہ نہین ہو وہ یقینی مشرق کی جانب سے نکلے گا اور لوگون کو اپنی عبادت کیطرف

ملائیگا پس (بعض) لوگ تو اُسکے تبع ہو جائینگے اور (بعض) لوگون سے مقاتلہ کریگا یہانتک کہ اُنپر بھی غالب آجائیگا ہمیشہ انکی یہی حالت رہیگی یہانتک کہ کوفہ مین پہونچ جائیگا اور اُن لوگون پر بھی غالب آجائیگا - ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکے والد کا نام معتم - تا اور میم مشدد ہ کے ساتھ بیان کیا ہو اور ابو عمر نے معتمر - را کے ساتھ بیان کیا ہو - مگر سبھون نے سلیمان بن شہاب کو انسے حدیث کا روایت کرنیوالا قرار دیا ہو - ابو عمر نے (یہ بھی) کہا ہو کہ مین اِنسے دجال کے سوا اور کوئی دوسری حدیث مروی نہین سمجھتا اور ابو عمر نے انکو کندی قرار دیا ہو بعض لوگون نے انکے والد کا نام منعم غین اور نون کے ساتھ بیان کیا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتم - یہ (جنگ) قادسیہ کے دن لشکر کے ایک جانب کے سردار تھے پھر عراق سے انکو سعد بن وقاص نے بمقام تکریت بھیجا (اُسوقت) انکے ہمراہ عرفجہ بن ہرثمہ اور ربعی بن افکل بھی تھے تکریت مین بہت سے لوگ روم و عرب کے تھے پس (اللہ نے) تکریت کو فتح دی اُسکے بعد عبد اللہ بن معتم نے ربعی بن افکل کو نینوی اور موصل کی جانب (فتح کے لیے) بھیجا پس انھون نے ان دونون کو بھی فتح کر لیا تو عبد اللہ بن معتم نے موصل کا حاکم ربعی بن افکل کو بنا دیا اور عرفجہ بن ہرثمہ کو خراج وصول کرنے کے لیے مقرر کر دیا - یہ قول ابن اسحاق کا ہو - اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ وہ شخص جنھون نے موصل کو فتح کیا انکو (حضرت) عمر بن خطاب نے موصل (کی فتح) کے لیے بھیجا تھا انھون نے سنہ ہجری مین اُسکو فتح کیا و نیز اسمین بہت سے اقوال ہین عبد اللہ بن معتم اور زہرہ بن حویۃ قادسیہ سے لیکر مدائن تک سعد بن وقاص کے آگے تھے ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ انکے والد کا نام معتمر - را کے ساتھ تھا اور وہ صحابی تھے اور بعض لوگون نے معتم بغیر را کے بیان کیا ہو واللہ اعلم - امیر ابو نصر نے بیان کیا ہو کہ جنکے والد کا نام معتم ضمہ میم (اول) اور تا اور میم مشددہ ثانی کے ساتھ ہو پس وہی عبد اللہ بن معتم ہین اور ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس نے بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن معتم عبسی وہ ہین جنھون نے موصل کو فتح کیا تھا اور یہ سیف بن عمر سے (بھی) مروی ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معرض - باہلی - انھون نے یمامہ کے جانب کسی گاؤن مین سکونت اختیار کر لی تھی یہ وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے تھے منیعی اور ابن ابی داؤد نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہو - عبد اللہ بن حمزہ یعنی ابو یمین باہلی نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا عبد اللہ بن معرض باہلی سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ وفد بنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اونٹون مین کچھ حصہ مقرر کر دیا تھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی معقل - انصاری - یہ اپنے والد کے ساتھ غزوۂ احد مین شریک تھے انشاء اللہ تعالے ہم انکا تذکرہ کنیت کے باب مین کرینگے

انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر عیسی۔ صحابی ہین یہ اُن لوگون مین ہین جنھون نے اہل بصرہ کی لڑائی مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخالفت کی تھی۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصراً لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ):

ابن معیہ۔ سوائی ہین اس سبب سے کہ سوادۃ بن عامر بن صعصعہ کے خاندان سے ہین۔ انھون نے زمانۂ جاہلیت پایا تھا بعض لوگون نے کہا ہو کہ یہ طائف کے محاصرہ مین شریک تھے۔ سعید بن سیب طائفی نے اسے روایت کی ہو کروہ کہتے تھے دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے طائف مین باب بنی سالم کے پاس آئے پس وہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لائے گئے تاکہ آپ اُنکو پہچانین الی آخر الحدیث۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابن ماکولا نے بیان کیا ہو کہ عبد اللہ بن معیہ عامری کے تذکرہ کو بعض مشائخ نے صحابہ مین لکھا ہو۔ مُعیہ۔ میم مضمومہ اور یا مشددہ اور ہا کے ساتھ ہو۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغفل بن عبد غنم اور بعض لوگون نے عبد نہم بیان کیا ہو وہ بیٹے ہین عفیف بن اسحم بن ربیعہ بن عدا بن عدی بن ثعلبہ بن ذویب بن کے ذویب کا نام بعض نے دوید بیان کیا ہو۔ ذویب بیٹے ہین سعد بن عدا بن عثمان بن عمرو بن اد بن طانجہ کے مزنی ہین عثمان کی وہ اولاد جو کہ اُنکی بی بی مزینہ کے بطن سے ہین سب اپنی ماں مزینہ بن کلیب بن وبرہ کی طرف منسوب ہین یہی عمرو بن اد کے چچا ہین تمیم بن مر بن اد کے۔ حضرت عبد اللہ اصحاب شجرہ سے تھے۔ انکی کنیت ابو سعید تھی بعض لوگون نے کہا ہو کہ ابو عبد الرحمن تھی اور بعض کا قول ہو کہ انکی کنیت ابو زیاد تھی۔ انھون نے (پہلے) مدینہ مین سکونت اختیار کر لی تھی (بعد مین) پھر وہان سے بصرہ چلے گئے اور وہین جامع مسجد کے قریب ایک مکان بھی بنا لیا۔ عبد اللہ اُن اہل بکا مین ہین کہ جنکے بارہ مین اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ہو۔ ولا علی الذین اذا ما اتوک لتحملھم قلت لا اجد ما احملکم علیہ تولوا واعینھم تفیض من الدمع الایۃ عبد اللہ بن مغفل اُن دس شخصون مین ہین جنکو حضرت عمر نے بصرہ مین مسائل دین کے تعلیم کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ اور یہ عبد اللہ پہلے شخص ہین کہ شہر تستر کے دروازے مین داخل ہوے جس وقت کہ مسلمانون نے تستر کو فتح کر لیا۔ عبد اللہ بن مغفل نے بیان کیا ہو کہ جس درخت کے نیچے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کرائی تھی مین اُس درخت کی شاخون سے بعض شاخ کو پکڑ کر آپ کے اوپر سایہ کیے ہوے تھا پس ہم سب نے آپ سے اسپر بیعت کی کہ (ہرگز لڑائی سے) نہین جائینگے۔ انھون نے

سلہ ترجمہ۔ ان لوگون پر بھی کچھ گناہ نہین ہو جو تمہارے پاس (سفر جہاد کیلیے آمادہ ہو کر) آئے تھے کہ تم انکو سواری دو اور تم نے کہدیا کہ میرے پاس کوئی جانور نہین ہو جو تمھین سواری کیلیے دون

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔ اور انسے حسن بصری اور ابو عالیہ نے اور عبد اللہ بن شخیرہ کے دونوں بیٹے مطرف اور یزید نے اور عقبہ بن صہبان اور ابو وازع اور معاویہ بن قرہ اور حمید بن ہلال وغیرہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ ہمیں ابو الفضل یعنے عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد یعنے جعفر بن احمد نے خبر دیا وہ کہتے تھے ہمیں حسن بن احمد دقاق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں عثمان بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن مکرم نے بیان کیا وہ کہتے تھے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے کہمس نے ابن بریدہ سے انھوں نے عبد اللہ بن مغفل سے روایت کر کے بیان کیا کہ انھوں نے ایک آدمی کو خذف کرتے ہوے دیکھا تو اُس سے کہا کہ تم خذف نکرو اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہی۔ یا یوں کہا کہ آپ خذف کو ناپسند کیا ہی (کم چھوڑ دو) ورنہ میں تمسے ہرگز کوئی بات نکرونگا۔ عبد اللہ ابن مغفل کی وفات بمقام بصرہ ۵۹ھ ہجری میں ہوئی اور ابو برزہ اسلمی نے انکے جنازے کی نماز پڑھائی اس لیے کہ انھوں نے انکی وصیت کردی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغنم۔ امیر ابو نصر نے بیان کیا ہی کہ مغنم جو فتح میم اور سکون غین اور فتح نون کے ساتھ ہی وہ عبد اللہ بن مغنم ہیں یہ صحابی ہیں اور نیز انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہی اور انسے سلیمان بن شہاب عبسی نے حدیث روایت کی ہی اور انکی حدیث دجال کے بارہ میں مشہور ہی۔ انکا تذکرہ (امام) بخاری نے اپنی تاریخ میں کیا ہی۔ بعض لوگوں نے انکے والد کا نام معتمر عین اور تا اور رے کے ساتھ بیان لیا ہی ابو عمر کو بھی اسی طرح ملا ہی۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیث یا معتب۔ عسکری نے انکا نسب ایسا ہی شک کے ساتھ بیان کیا ہی یحیی بن ایوب نے ولید بن ابی ولید سے انھوں نے عبد اللہ بن مغیث سے روایت کر کے بیان کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دفعہ) ایک آدمی کے پاس سے گذرے کہ وہ گیہوں فروخت کر رہا تھا پس آپنے اپنا دست مبارک اُسکے اندر ڈالکر دیکھا تو اندر سے بھیگا ہوا دیکھا پس آپنے یہ فرمایا کہ جس نے ہمیں دہوکا دیا وہ ہمسے نہیں (یعنے اُسکا شمار ہماری امت میں نہیں) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیرہ۔ مغیرہ کی کنیت ابو سفیان ہی وہ بیٹے ہیں حارث بن عبد المطلب کے قریشی ہیں ہاشمی ہیں۔ انسے سماک بن حرب نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی ایسی امت نہیں گذری کہ جسمیں ضعیف کا حق قوی سے بدون کسی طرح کی اذیت پہونچنے کے نہ لیا ہو گا یہ حدیث عبد اللہ کے واسطے کے ساتھ اُنکے والد سے بھی مروی ہی۔ الغرض کوئی راوی ہوا تشا

ضرور ہے کہ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور فتح مکہ کے بعد مسلمان ہو کر آپکے ساتھ رہے ہ...... ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے - پھر انکا تذکرہ عبد اللہ بن ابی سفیان کے ذکر مین کیا جائیگا۔

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مغیرہ بن معیقیب - یہ حبش کے مہاجروں مین ہین - انکا تذکرہ ابو احمد عسکری نے مختصراً کیا ہے -

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو غیرہ ہے - یشکری ہین - ہمین یحیی بن محمود نے اپنی سند سے ابن ابی عاصم تک خبر دی اور ہمسے یحیی بن عیسی نے عمرو ابن مرہ سے انھوں نے اپنے والد سے یا اپنے چچا سے [یہ شک اعمش کا ہے] روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے آنحضرت سے عرض کیا کہ یارسول اللہ مجھکو کوئی ایسا کام بتلا دین کہ جو مجھکو جنت کے قریب کردے اور دوزخ سے دور کردے - انکا تذکرہ ابن ابی عاصم نے ایسا ہی لکھا ہے - پھر انکا ذکر اس سے واضح طور پر عبد اللہ یشکری کے تذکرہ مین کیا جائیگا اور نیز عبد اللہ بن منتفق کے تذکرہ مین کیا جائیگا۔

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن - مزنی - انسے ابن سیرین اور عبد الملک بن عمیر نے حدیث روایت کی ہے انشاء اللہ تعالی انکا پورا نسب انکے بھائی نعمان وغیرہ کے تذکرہ مین لکھا جائیگا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے - اور ابو نعیم نے یہ (بھی کہا ہے) کہ انکا ذکر بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے کیا ہے - مگر انسے کوئی حدیث روایت نہین کی -

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن منتفق - انکی کنیت ابو منتفق ہے - یشکری ہین اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ سلمی ہین کوفی ہین - انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے انسے انکے بیٹے مغیرہ نے حدیث روایت کی ہے - محمد بن حجادہ نے مغیرہ بن عبد اللہ یشکری سے انھوں نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین کوفہ مین گیا - پس وہان ایک مسجد مین (نماز کے لیے) گیا اتفاقی اس مسجد مین ایک شخص تھے جنکو لوگ ابن منتفق کہا کرتے تھے تو وہ شخص بیان کررہے تھے کہ میرے نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیے گئے تو مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا اسوقت آپ عرفات مین تھے پس مینے آپ کے حضور مین جانیکی بہت کوشش کی یہانتک کہ آپ کے پاس پہونچ گیا اسوقت لوگون نے مجھسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے علیحدہ ہو جاؤ تاکہ راستہ کھل جاسکے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون سے فرمایا کہ تم (اس) شخص کو پکارو نمعلوم اسکی کیا حاجت ہے چنانچہ مین پہونچا اور مینے آپکی اونٹنی کی باگ کو تھام لیا اور یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ مین دو چیز آپ سے دریافت کرتا ہون

(اول تو یہ کہ) کون چیز مجھکو جہنم سے بچائیگی اور (دوسری بات یہ کہ) کون چیز مجھکو جنت میں داخل کریگی۔ اُسکے جواب مین آپنے فرمایا کہ اگرچہ تمنے مختصر بات پوچھی مگر درحقیقت بہت بڑی بات پوچھی (اچھا سنو اور) میری بات کو یاد کرو جب وقت اللہ کی عبادت کرو تو اُسکے ساتھ کسی کو شریک نکرو اور فرض نماز دن کو ادا کرو اور زکوۃ واجبہ کو دیا کرو اور رمضان کا روزہ رکھو۔ اور تم اپنے ساتھ لوگون کے جس معاملہ کو اچھا سمجھتے ہو وہی معاملہ تم بھی لوگون کے ساتھ کیا کرو۔ اور اپنے ساتھ لوگون کے جس معاملہ کو بُرا سمجھتے ہو اُسکو تم بھی لوگون کے ساتھ نہ برتو۔ اُسکے بعد انھون نے اونٹنی کی باگ چھوڑ دی اور اس حدیث کو اسحاق اور یونس اور اسرائیل یعنے مغیرہ کے دونون بیٹون نے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ پھر عبداللہ یشکری کے تذکرہ مین کیا جائیگا مگر سب ایک ہی ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ذیب۔ ازدی ہمین یحیی بن محمود نے اجازۃً اپنی سند کے ساتھ ابن ابی عاصم تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن بکیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حارث ابن عبیدہ بن ریاح غسانی نے اپنے والد عبیدہ سے انھون نے ذیب بن عبداللہ ازدی سے انھون نے عبداللہ بن ذیب سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کل یوم ھو فی شان پس ہمنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ شان کیا ہو تو آپ نے جواب دیا (وہ یہ ہو کہ) گناہون کو معاف کرتا ہو اور سختی وتکلیف کو دور کرتا ہو اور کسی قوم کو عزت دیتا ہو اور کسی قوم کو پستی مین ڈالتا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی میسرہ اور بعض نے انکو فقط میسرہ بیان کیا ہو یہ بیٹے ہین عوف بن سباق بن عبدالدار بن قصی کے۔ یہ حضرت عثمان ابن عفان کے ساتھ واقعہ دار کے دن مقتول ہوے۔ انکو عدوی نے ذکر کیا ہو مگر انکے صحابی ہونے مین اور انکی روایت مین اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو۔ ابن کلبی نے بیان کیا ہو کہ بنی سباق وہ لوگ ہین جنھون نے پہلے کہین بغاوت کی تھی پس انھون نے قریش کے بہت سے لوگون کو ہلاک کر دیا تھا۔ قبیلہ بنی سباق کے کل آدمی سوا ان اہلبیت کے جو مین مین تھے مخالفت مین پڑ گئے تھے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ناشح۔ حضرمی۔ انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے صحابہ مین کیا ہو۔ اور ابونعیم نے بیان کیا ہو کہ یہ حمصی ہین اور انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ ہمین ابوموسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابونعیم نے خبر دی

وہ کہتے تھے ہمسے ابوعمرو بن حمدان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوحیوہ نے سعید بن سنان سے انھون نے شریح بن عبید سے انھون نے عبد اللہ بن ناشح سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے کہ میری امت مین لطیبہ کی ایک جماعت ہمیشہ قیامت تک رہیگی - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو - ابواحمد عسکری نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا قول ہو کہ ناشح حا کے ساتھ ہو اور مینے ایسا ہی ان لوگون کے سامنے پڑھکر سنایا ہو کہ جو لوگ اُنکے نام سے زیادہ واقف تھے اور بعض لوگون کا یہ قول ہو کہ ناشج خا یا جیم کے ساتھ ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نحام - اور بعض لوگ ابن نحار کہتے ہین - ربیع بن صبیح نے حسن (بصری) سے انھون نے عبد اللہ بن نحام سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ایک دن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گیا میرے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے اور سفید ہو کر گھاس کی طرح (کمزور) ہو گئے تھے حضرت نے فرمایا اے ابن نحام کیا مین تمھارے اس بڑھاپے کی فضیلت مین ایک حدیث تمسے بیان کرون مینے عرض کیا کہ ہان یارسول اللہ آپ نے فرمایا اے ابن نحام اللہ عزوجل بوڑھے آدمی سے قیامت کے دن آسانی کے ساتھ حساب لیگا بعد اسکے اعمال نامہ اسکا رضوان (داروغہ جنت) کو دیدیگا اور فرمائیگا کہ میرا بندہ جب جنت مین پہونچ جاے اور ہول قیامت کو بھول جاے تو یہ اعمالنامہ اُسکو دینا جب وہ اسکو پڑھے اور اسکا رنگ متغیر ہونے لگے تو اس سے کہنا کہ رنجیدہ نہو تیرا پروردگار بزرگ برتر فرماتا ہو کہ مجھے تیرے بڑھاپے سے شرم آتی ہو کہ اس اعمالنامہ کے ساتھ تجھسے ملاقات کرون چنانچہ مینے یہ سب خطائین تیری معاف کر دین - چنانچہ جب کوئی بوڑھا آدمی جنت مین جاتا ہی تو رضوان اعمالنامہ لیکر اسکے پاس جاتا ہو جب وہ بوڑھا اُس اعمالنامہ کو پڑھتا ہو اور اسکا رنگ متغیر اور قلب بے چین ہونے لگتا ہو تو رضوان اس سے کہتا ہو کہ تیرا پروردگار بزرگ تجھسے فرماتا ہو کہ مجھے تیرے بڑھاپے سے شرم آتی ہو کہ اس اعمالنامہ کے ساتھ مین تجھسے ملون لہذا مینے تیری خطائین معاف کر دین - اے ابن نحام اللہ عزوجل مسلمان کے بوڑھاپے سے شرم کرتا ہو اور یہ شرم بہ نسبت اس شرم کے زیادہ ہوتی ہو جو بندہ اللہ عزوجل سے کرتا ہو - اس حدیث مین بجاے نحام کے تمام مقامات مین نحار بھی روایت کیا گیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے صرف انکا نام ہی ذکر کیا ہو اور حدیث لکھدی ہو (اسکے والد کا نام نہین بیان کیا) انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نصر سلمی - انسے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ) فرمایا جس مسلمان کے

تین لڑکے مرجائین اور وہ ثواب سمجھکر صبر کرے تو وہ لڑکے اُسکے لیے دوزخ سے سپر بن جائینگے ایک عورت نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر کسی کے دو لڑکے مرے ہون آپ نے فرمایا دو لڑکے (مرے ہون) تب بھی (یہی ثواب ہے) - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ ایک مجہول شخص ہین سوا اس حدیث کے اور کوئی حدیث انکی معلوم نہین ہوتی - انکو لوگون نے صحابہ مین ذکر کیا ہے مگر انمین کلام ہے بعض لوگ انکو محمد کہتے ہین اور بعض ابو النضر کہتے ہین یہ سب اختلافات امام مالک کے شاگردون نے کیے ہین مگر ان دونون نے یہ حدیث ابو بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کی ہے اور وہ عبد اللہ بن عامر اسلمی سے روایت کرتے ہین -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ - کنیت انکی ابو برزہ ہے - اسلمی ہین - انکے نام مین لوگون نے اختلاف کیا ہے - ابن شاہین نے انکا تذکرہ عبد اللہ نامون مین کیا ہے اور واقدی سے مروی ہے کہ انکے بیٹے کہتے تھے کہ انکا نام عبد اللہ بن نضلہ ہے ابن شاہین نے کہا ہے کہ انکے بیٹے سے زیادہ انکا علم کسے ہوسکتا ہے - ہم عنقریب انشاء اللہ تعالی انکا ذکر کنیت کے باب مین بھی کرینگے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ - قبیلہ بنی عدی بن کعب سے ہین قریشی ہین - مہاجرین حبش سے ہین - عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جن لوگون نے حبش کی طرف حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ ہجرت کی تھی انمین عبد اللہ بن نضلہ بھی تھے جو خاندان بنی عدی بن کعب سے تھے قریشی تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ غلطی ہے علماے مغازی سے خواہ زہری ہون خواہ ابن اسحاق کسی نے اس بات مین اختلاف نہین کیا کہ انکا نام معمر بن عبد اللہ بن نضلہ ہے - انکا تذکرہ معمر کے نام مین انشاء اللہ تعالی آئیگا

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ کنانی - فریابی نے سفیان ثوری سے انھون نے عمر بن سعید سے انھون نے عثمان بن ابی سلیمان سے انھون نے عبد اللہ ابن نضلہ کنانی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابوبکر و عمر کی وفات ہوئی اسوقت تک مکہ کے بازار فروخت نہ کیے جاتے تھے - اسکو معاویہ بن ہشام نے عمر سے انھون نے عثمان سے انھون نے نافع بن جبیر بن مطعم سے انھون نے علقمہ بن نضلہ سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی روایت کی ہے اور یہی صحیح ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ بن مالک بن عجلان بن زید بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی - بدر مین شریک تھے اور احد کے دن شہید ہوئے - یہ ابن کلبی کا قول ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن بلدمہ بن خناس بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ ابن ہشام نے کہا ہو کہ بلدمہ کی بے کو ضمہ اور لے کے بعد ذال منقوطہ ہو۔ یہ عبداللہ ابوقتادہ کے چچازاد بھائی تھے یہ عبداللہ بدر مین اور احد مین شریک تھے یہ ابن اسحاق اور ابوموسیٰ کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکا نام نعمی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھا۔ اسکو ابو اسحاق نے براء سے روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم اشجعی۔ یہ سفر خیبر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رہبر تھے۔ انکا تذکرہ بغوی نے اسی طرح لکھا ہو مگر انکی کوئی حدیث روایت نہین کی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم۔ انصاری۔ عاتکہ بنت نعیم کے بھائی ہین۔ صحابی ہین۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعیم بن نحام۔ انسے حضرت ابن عمر کے غلام نافع اور ابوالزبیر نے روایت کی ہو۔ معلی بن اسد نے حرب بن ابی العالیہ سے انھون نے ابوالزبیر سے انھون نے عبداللہ بن نعیم سے اسی طرح روایت کیا ہو معلی نے کہا ہو کہ حرب کہتے تھے ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ہمراہ بیٹھے ہوے تھے کہ یکایک ایک عورت کا گذر اس طرف سے ہوا پس آپ ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس گئے اور قضاے حاجت کے بعد اسکے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ جب کوئی شخص تم مین سے کسی عورت کو دیکھے اور وہ اسکو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ اپنی بی بی کے پاس چلا جاے کیونکہ عورت شیطان کی صورت مین آتی ہو اور شیطان کی صورت مین جاتی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ابن ابی الجنین سے انھون نے معلی بن اسد سے انھون نے حرب سے انھون نے ابوالزبیر سے انھون نے عبداللہ بن نعیم سے روایت کیا ہو اور کہا ہو کہ معلی نے اسی طرح بیان کیا ہو اور کہا ہو صریح غلط ہو کیونکہ معلی بن اسد اور معلی بن مہدی اور عبدالصمد بن عبدالوارث نے اس حدیث کو ابوالزبیر سے انھون نے جابر سے روایت کیاہے اور معقل نے بھی ابوالزبیر سے انھون نے جابر سے اسی طرح روایت کیا ہو۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نفیل۔ ابوموسی نے کہا ہے کہ بہت لوگوں نے انکے والد کا تذکرہ ردیف نون مین لکھا ہے اور ابوعبداللہ ابن مندہ نے ذیل بامع النعین مین انکے والد کا نام لکھا ہے اور کہا ہے کہ صحابی ہین مگر انکی حدیث روایت نہین کی عبداللہ بن سالم نے سلیمان بن سلیم ابی سلمہ سے انھون نے عبداللہ بن نفیل کنانی سے روایت کی ہے کہ انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین چیزین ایسی ہین کہ جسین اللہ مبارک وتعالیٰ حکم دیکر فارغ ہوگیا ہے (اول تو) یہ کہ کوئی بغاوت نہین کرتا اس لیے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ اے لوگون خبردار ہوجاؤ کہ تم لوگون کی بغاوت کا ثمرہ تمھین لوگون کے نفس پر عاید ہوتا ہے اور (دوم) یہ کہ کوئی کسی پر مکر وفریب نہین کرتا ہے۔ (بلکہ اپنے ہی نفس پر کرتا ہے) اس لیے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ برا مکر نہین گھیرتا ہے مگر اسکے اہل وعیال ہی کو اور (سوم) یہ کہ عہدشکنی نہین کرتا ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل فرما چکا ہے کہ جس کسی نے کسی کے ساتھ عہدشکنی کی اسنے (گویا) اپنے ہی نفس کے ساتھ عہدشکنی کی۔ ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ یہ حدیث جو سلیمان بن سلیم کی سند سے بیان کی گئی ہے یہ غلط ہے (فی الواقع) وہ سلمہ بن نفیل ہے۔ غلطی سے سلیمان بن سلیم بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی نملہ۔ انصاری۔ عقیلی نے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا ہے۔ انکی روایت مشہور ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل بن الحارث بن عبدالمطلب۔ قریشی ہاشمی۔ انکی کنیت ابومحمد تھی۔ واقدی نے بیان کیا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہے مگر انھون نے آپ سے کوئی روایت نہین کی ہے۔ یہ (حضرت) معاویہ کے زمانہ مین مدینہ منورہ کے قاضی بنائے گئے تھے انکو مروان بن حکم نے قاضی بنایا تھا۔ ایک قول کے مطابق یہی شخص ہین جو مدینہ مین قاضی بنائے گئے۔ انکی صورت شباہت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھی۔ انکی وفات سنہ ۸۴ہجری مین ہوئی تھی اور بعض لوگون کا قول ہے کہ یہ واقعہ حرہ کے دن سنہ ۶۳ہجری مین شہید ہوے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات حضرت معاویہ کے زمانہ مین ہوئی تھی یہ چچا تھے عبداللہ بن حارث بن نوفل بن حارث کے جو کہ بہ کے لقب سے ملقب تھے۔ انکا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نہیک۔ یہ مالک بن حسل کی اولاد مین ہین۔ انکا تذکرہ ابن داب نے صحابہ مین لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (قبیلہ) بنی بغیض اور محارب بن فہر کے پاس بھیجا تھا تاکہ ان لوگون کو دعوت اسلام دین۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہاد - انکا تذکرہ حسن بن سفیان نے (کتاب) وحدان مین لکہا ہے - ابونعیم نے انکے تذکرہ مین لکہا ہے کہ انکے صحابی ہونے مین شبہہ ہے - عبداللہ بن عمر و جمحی نے عبداللہ بن ہاد سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا مین یہ مانگتے تھے کہ اللہ میرے مجھکو ثابت قدم رکھ اس بات سے کہ (حق سے) جاؤن اور میری ہدایت کرتا کہ گمراہ نہونے پاؤن اور اے اللہ میرے جیساکہ تو میرے اور میرے قلب کے درمیان مین حائل ہوگیا ہے ویسا ہی تو میرے اور شیطان اور شیطانی کامون کے درمیان مین حائل ہوجا - انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکہا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہانی - یہ بھائی ہین شریح بن ہانی بن یزید بن نہیک بن درید بن سفیان بن ضباب کے ضباب کا دوسرا نام سلمہ ہے وہ بیٹے ہین ربیعہ بن حارث بن کعب کے حارثی ہین اس لیے کہ یہ قبیلہ بنی حارث بن کعب بن مذحج کی ایک شاخ سے ہین - یزید بن مقدام بن شریح بن ہانی نے اپنے والد مقدام سے انھون نے اپنے والد شریح سے انھون نے اپنے والد ہانی بن یزید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (ایک دفعہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (میرے یہان) تشریف لائے اور یہ پوچھا کہ تمھارے کے لڑکے ہین مینے عرض کیا کہ تین یعنے شریح اور عبداللہ اور مسلم تو آپنے یہ فرمایا کہ ان سب مین بڑا کون ہے تو مینے عرض کیا کہ شریح تو آپنے یہ فرمایا کہ جاؤ تمھاری کنیت ابو شریح ہے - امام بخاری نے انکے تذکرہ کو اُن لوگون مین بیان کیا ہے جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکہا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہبیب بن اُہیب بن سحیم بن غیرۃ بن سعد بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ - کنانہ لیثی - یہ (قبیلہ) عبد شمس کے حلیف تھے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ (قبیلہ) بنی اسد بن خزیمہ کے حلیف تھے اور اُنکے بھانجے تھے - یہ خیبر کے دن شہید کیے گئے - ہمین عبداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر تک خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے نقل کرکے اُن لوگون کے نام ہین جو (واقعہ) خیبر کے دن شہید ہوے یہ بیان کیا ہے کہ (قبیلہ) بنی سعد بن لیث سے عبداللہ بن فلان ابن وہیب بن سحیم تھے جو کہ (قبیلہ) بنی اسد کے حلیف تھے اور اُنکے بھانجے تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکہا ہے -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو ہرندہ تھی - یہ برابر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین رہا کرتے تھے - انکے اور انکے والد کے نام مین بہت سا اختلاف ہے چنانچہ کچھ اختلاف گذر چکا ہے اور کچھ آئندہ آویگا انشاء اللہ تعالیٰ ہم کنیت کے باب مین اسکا

تصنیف کرینگے اسلیئے کہ یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہراج جنفی۔ ابراہیم بن منذر حزامی نے ہاشم بن غطفان سے انھون نے عبد اللہ بن ہراج سے روایت کرکے بیان کیا (اور عبد اللہ بن ہراج نے زمانہ جاہلیت کو بھی پایا تھا) کہ وہ کہتے تھے کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین زرد رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کو دیکھکر) یہ فرمایا کہ یہ اسلام کا خضاب ہے اور ایک شخص سرخ رنگ کا خضاب لگائے ہوئے آنحضرت کی خدمت مین آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ یہ ایمان کا خضاب ہے۔ اس حدیث کو ابو بکر بن ابی شیبہ مدنی نے ہاشم سے نقل کرکے روایت کیا ہے مگر انھون نے عبد اللہ بن ہراج کے واسطے سے انکے والد سے روایت کیا ہے۔ ان کا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہشام بن عثمان بن عمرو۔ قریشی تیمی۔ یہ زہرہ بن معبد کے دادا تھے۔ اس کو ابو عمرو نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے یہ کہا ہے کہ عبد اللہ بن ہشام بن زہرۃ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ کی والدہ زینب تھین جو کہ حمید بن زہیر بن حارث اسد بن عبد العزیٰ بن قصی کی لڑکی تھین۔ ہمین محمد بن محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے اپنی اپنی سندون سے محمد بن اسمٰعیل جعفی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد اللہ بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے سعید بن ایوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ابو عقیل یعنی زہرۃ بن سعد نے اپنے دادا عبد اللہ بن ہشام سے روایت کرکے بیان کیا اور عبد اللہ بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا تھا کہ وہ کہتے تھے کہ عبد اللہ بن ہشام کو اونکے والدہ زینب بنت حمید نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے گئین اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ اسکو بھی بیعت کرا لیجیے تو آپنے یہ فرمایا کہ یہ تو (ابھی) بچہ ہے اسکے بعد آپنے اسکے سر پر اپنا دست مبارک پھیر دیا اور اسکے لئے دعا برکت کی اور انکی والدہ سے یہ فرمایا کہ تم اپنے جمیع اہل کیجانب سے ایک قربانی کردو۔ انکی پیدائش [illegible] ہجری مین ہوئی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبد اللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال بن عبد اللہ بن ہمام ثقفی۔ انکا شمار اہل مکہ مین ہے ان سے عثمان بن عبد اللہ بن اسود نے یہ روایت کی ہے کہ یہ (ایکدفعہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قریب تھا کہ مین صدقہ کے ایک اونٹ یا ایک بکری کیوجہ سے قتل کیا جاؤن۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمنے صدقہ کی جو چیز لی تھی اگر فقراء مہاجرین کو نہ دیتے تو (ضرور) ایسا ہی ہوتا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ انکی حدیث ان لوگون کے نزدیک مرسل ہے۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہلال مزنی۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہی۔ کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی نے بکر بن عبدالرحمن سے انھون نے عبداللہ بن ہلال مزنی سے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضرباش تھے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ (آپ فرماتے تھے) میرے بعد کسی کیلیئے یہ جائز نہین کہ حج کیلیئے احرام باندھے اور (یوم) حج کو عمرہ کے عوض فسخ کردے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد ہلالی۔ انکو بعض لوگون نے انصاری بیان کیا ہی۔ زید بن حباب نے بشیر بن عمران قبائی سے انھون نے عبداللہ بن عبد ہلال سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مجھکو میری والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئین اور یہ عرض کیا کہ یا نبی اللہ آپ اس بچہ کیلیئے اللہ سے دعا کردین تو آپنے مجھپر اسقدر شفقت کی کہ اپنے دست مبارک کو میرے سر پر رکھا یہانتک کہ مجھکو آپکے ہاتھ کی ٹھنڈک بھی محسوس ہوئی اسکے بعد آپنے میرے لئے دعا کی اور میری والدہ سے فرمایا کہ تم اس کو لیجاؤ اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ انکو انکے والد آنحضرت کی خدمت مین لے گئے تھے اسکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہی

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن ہند۔ انکی کنیت ابوہند ہی۔ انصاری ہین بیاضی ہین ان سے جابر نے خمر کے برتنون کے متعلق حدیث روایت کی ہی بغوی نے انکا نام ایساہی بیان کیا ہی ان کا ذکر ابن مندہ نے کنیت کے باب مین کیا ہی۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن الہشیم بن عبداللہ بن الحارث بن سیدان بن مرۃ بن سفیان بن مجاشع بن دارم۔ تیمی۔ انکا نام پہلے عبداللات تھا تو بعد اسلام کے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبداللہ رکھدیا۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن واقد۔ انکا تذکرہ ابوقاسم رفاعی نے شاعرین صحابہ مین لکھا ہی۔ عبدالملک بن حارثہ کعبی نے کہا ہی کہ مینے عبداللہ بن واقد سے سنا ہی کہ وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین خون مین بھی قسم لی جاتی تھی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل بن عامر بن مالک بن لوذان۔ یہ صحابی ہین۔ غزوہ احد اور کل غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے انکے بعد انکی اولاد باقی تھی انکے بھائی عبدالرحمن بن وائل ہین انشاء اللہ تعالی انکا ذکر اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ودیعہ بن حرام - انصاری - یہ صحابی ہیں انکو ابو حاتم رازی نے صحابہ میں ذکر کیا ہی - ابو معشر نے سعید مقبری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبداللہ بن ودیعہ سے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم تھے روایت کرکے بیان کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا مثل غسل جنابت کے الی آخر الحدیث اور اس حدیث کو ابن عجلان نے مقبری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابن ودیعہ سے انھون نے ابو ذر سے روایت کرکے بیان کیا ہی اور ابن ابی ذہب نے سعید سے انھون نے اپنے والد . ابن ودیعہ سے انھون نے سلمان فارسی سے روایت کرکے اس حدیث کو بیان کیا ہی یہی صحیح ہی - ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وذاح - ان کا ذکر طبرانی اور انکے مابعد کے لوگون نے کیا ہی - عبدالرحمن بن جبیر بن نضیر نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبداللہ بن وذاح قدیم الاسلام تھے صحابی تھے ہم سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایکدفعہ) فرمایا کہ قریب ہی کہ تم لوگون پر کوئی جوان مرد بنایا جاویگا پس اسکی قوم مطیع ہو جائے گی وہ قوم کہ جس کے سر کے موخر جانب تعلق ہوگا اور اسکی سواریان سفید ہونگی جب حاکم ان لوگون پر کوئی حکم کریگا تو (فوراً) حاضر ہو جائین گے - پس اسکے بعد ہی عبداللہ بن وذاح کسی شہر کے حاکم بنائے گئے تو دہقانی کی قوم جوق جوق اونکے پاس آنے لگی کہ جنکے سر کے موخر جانب تعلق تھا اور اونکی سواریان سفید تھین پس جب عبداللہ اون پر کوئی حکم نافذ کرتے تو فوراً وہ لوگ حاضر ہو جاتے اسوقت عبداللہ بیساختہ یہ کہتے کہ سچ کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وقدان بن عبد شمس بن عبد ود بن نضر بن مالک بن حل بن عامر بن لوی - عامری قریشی ہے ابن سعدی کے ساتھ مشہور تھے اسلئے کہ انھون نے قبیلہ بنی سعد بن بکر میں دودھ پیا تھا بعض لوگون نے انکا نسب یون بیان کیا ہی عبداللہ بن عمرو بن وقدان اور انکا تذکرہ اپنے موقع پر گذر گیا ہی - اہل شام کے بڑے بڑے تابعی ابو ادریس اور عبداللہ بن محیریز اور مالک بن یخامر نے ان سے حدیث روایت کی ہی - ہمین ابو قاسم یعنی یعیش بن صدقہ بن علی فراتی فقیہ نے اپنے سند کے ساتھ احمد بن شعیب تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عیسیٰ بن مساور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ولید نے عبداللہ ... علا ابن زبر سے انھون نے بسر بن عبداللہ سے انھون نے عبداللہ بن وقدان سعدی سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سب وفد بنکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے پس سب اپنی اپنی حاجت ... پیش کرنے لگے - مین سب کے آخر مین

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آیا تو مینے یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین بہت آدمیون کو چھوڑ کر آیا ہون وہ لوگ یہ کہتے ہین کہ اب ہجرت کا سلسلہ منقطع ہو گیا تو آپنے یہ جواب دیا کہ جبتک کفار مقتول نہون گے ہجرت ہرگز منقطع نہو گی۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ولید بن الولید بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ یہ خالد بن ولید کے بھتیجے تھے انکے والد ین ولید خالد سے بڑے تھے اور ان سے اسلام لانے مین مقدم تھے۔ ان عبداللہ کا بھی نام (پہلے) ولید بن ولید تھا پس جب یہ اپنے صغر سنی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے گئے تو آپنے ان سے پوچھا کہ تھارا نام کیا ہے تو انھون نے عرض کیا ولید بن ولید۔ اسپر آپنے فرمایا کہ قریب ہے کہ بنی مخزوم ولید (نام کو) لازم کرلین پس تم اپنا نام عبداللہ رکھ لو۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب اسدی۔ ہمین ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند سے یونس بن بکیر تک خبر دی وہ ابن اسحاق سے غزوہ حنین کے واقعات مین روایت کرتے تھے کہ انھون نے کہا ابو ثواب بن ربیعہ نے جو قبیلۂ بنی سعد بن بکر کی شاخ بنی ناضرہ کے ایک شخص تھے (حنین کے دن) یہ اشعار کہے تھے۔

الا ہل اتاک ان غلبت قریش ۔ ہوازن والخطوب لہا شروط

وکنا یا قریش اذا غضبنا ۔ یجئ من الغضاب دم عبیط

وکنا یا قریش اذا غضبنا ۔ کان انوفنا فیہا سعوط

فاصبحنا تسوقنا قریش ۔ سیاق العیر یحدوھا النبیط

ان کے جواب مین عبداللہ وہب نے جو قبیلۂ بنی اسد کی شاخ بنی غنم کے ایک شخص تھے یہ اشعار کہے

۱؎ ترجمہ کیا تم نے کبھی سنا ہے کہ قریش قبیلۂ ہوازن پر غالب آگئے (جو آج تم اسکی آرزو رکھتے ہو) ایسے ایسے کامون کے لیے بڑے ہونے چاہیئین ٭ اے اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہمکو غصہ آتا تھا تو مارے غصہ کے تازہ خون ہمارے جسم سے ٹپکنے لگتا تھا ٭ اے اہل قریش ہماری یہ حالت تھی کہ جب ہمکو غصہ آتا تھا تو (بے باکی کی یہ حالت ہوتی تھی کہ) گویا ہماری ناک مین ناس ہے ٭ مگر اب یہ حالت ہے کہ قریش ہم کو اس طرح ہانکتے ہین جیسے قافلہ ہانکا جاتا ہے اور تہیلہ نبیط کا شتربان حداپڑھتا ہے۔

بشرط[1] الله نضرب من لقینا کافضل بالقیت من الشروط وکنا یا ہوازن حین نلقی نبل الهام من علق عبیط

بجمعکم جمع بنی قسی نحک البرک کالورق الخبیط اصبنا من سراتکم وملتنا نقتل فی المباین والخلیط

فان یک قیس عیلان غضابا فلا ینفک یرغمهم سعوطی

ایسا ہی اسکو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کرکے روایت کیا ہے مگر انھون نے انکو قبیلہ بنی اسد کی شاخ بنی غنم سے گردانا ہو اور اسکو ابن ہشام نے بکائی سے نقل کرکے (بھی) بیان کیا ہے انھون نے یون کہا ہو کہ ان اشعار کا جواب عبداللہ بن وہب نے دیا جو کہ قبیلہ بنی اسید کی شاخ بنی تمیم سے تھے واللہ اعلم - اُسید ضمہ ہمزہ اور فتح سین اور تشدید یا کے ساتھ ہو -

(سیدنا) عبداللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب - دوسی - انکی کنیت ابو حارث تھی - یہ مدینہ منورہ مین قبیلہ دوس کے اُن ستّر سوارون کے ساتھ گئے تھے جو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے تھے اور یہ پھر وہان سے لوٹ کر (بمقام) سراۃ چلے آئے - انکے بہت سے باغات تھے انکے لڑکے حارث مدینہ ہی مین رہے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی - یہ عبدالرحمن کے والد مسغر کے دادا تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبداللہ اکبر (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن زمعۃ بن الاسود بن المطلب بن اسد بن عبدالعزی بن قصی - انکی والدہ زینب ہین جو کہ شیبہ بن ربیعۃ بن عبد شمس کی لڑکی ہین - قریشیہ ہین - ابو موسی نے کہا ہو کہ انکے تذکرہ مین ہمارے بعض اصحاب نے یحیی بن عبداللہ بن حارث سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے کہ فتح مکہ کے دن جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس تشریف لائے تو سعد بن عبادہ نے یہ عرض کیا کہ ہمنے قریش کی عورتون مین وہ چیز نہ دیکھی جو کہ بھلائی مین شمار کی جائے تو اسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ کیا تمنے بنی امیہ بن مغیرہ کی لڑکیون کو دیکھا ہو کیا تمنے قریبہ کو دیکھا ہو کیا تمنے ہندہ کو دیکھا ہو ضرور تمنے انھین کو دیکھا ہوگا ان لوگون کو اپنے باپ بیٹون کی مصیبت پہونچی ہو - بعض کہنے والون نے کہا ہو کہ انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہو اس لیے کہ انکے والد ابن مسعود سے روایت کرکے حدیث بیان کرتے ہین اور وہ بھتیجے ہین عبداللہ بن رفعہ بن اسود کے - اگر یہ حدیث صحیح ہوگی تو یہ واقعہ حجاب ہونیکے قبل کا ہوگا ورنہ یہ حدیث منکر ہو اسکا صحیح ہونا ثابت نہین - عبداللہ واقعہ جمل کے دن شہید ہوے یا واقعہ دار کے دن -

[1] ترجمہ خدا کی مدد سے ہم اپنے حریف کو مارینگے اور ایسا مارینگے کہ بڑا بہادر سے بہادر بھی ویسا ہی ماریگا ؛ اے اہل ہوازن جب ہم کسی سے مقابلہ کرتے ہین تو اُسکے سر کو خون سے تر کر دیتے ہین ؛ ہمنے تمھارے بہت سے سردارون کو قید کیا اور تمھارے دوست احباب کو بھی قتل کیا ؛ پس اب اگر قبیلہ قیس غیلان کے لوگون کو غصہ آیا ہو تو میرا ہی ایک چھینک انکو ذلیل کر دیگی ۱۲ -

اسکو زبیر نے کہا ہو۔ انکی اولاد کا سلسلہ سوائے لڑکیون کے انکے بعد منقطع ہوگیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن یاسر عبسی۔ یہ عمار بن یاسر کے بھائی ہین انشاء اللہ تعالی انکا پورا نسب انکے بھائی عمار کے تذکرہ مین ذکر کیا جائیگا۔ یاسر اور یاسر کے لڑکے عبداللہ دونون مکہ ہی مین مسلمان ہوگئے۔ یہ سب سابقین اسلام مین تھے اور اُن لوگون مین تھے کہ جو لوگ فی سبیل اللہ عذاب و مصیبت مین ڈالے گئے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن یامیل۔ انکے تذکرہ کو فقط ابن عقدہ نے لکھا ہو۔ جعفر بن محمد نے اپنے والد اور امین بن نائل سے ان دونون نے عبداللہ بن یامیل سے روایت کرکے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ مینے سنا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمارہے تھے کہ جسکا مین ولی ہون اُسکے ولی علی بھی ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

یربوعی۔ انکا نسب معلوم نہین۔ عطوان بن مسکان ضبی نے جمرہ بنت عبداللہ یربوعیہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ مجھکو میرے والد بعد اسکے کہ مینے اپنے صدقہ کے اونٹ کو واپس کردیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لے گئے اور یہ عرض کیا کہ یارسول اللہ میری اس لڑکی کے لیے آپ دعا کردین تو آپنے مجھکو اپنی گود مین بٹھال لیا اور میرے لیے دعا کی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو اور ابوعمر نے انکے تذکرہ کو انکی لڑکی جمرہ کے تذکرہ مین لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن حصن بن عمرو بن الحارث بن خطمہ بن جشم بن مالک بن الاوس۔ انصاری۔ اوسی خطمی۔ انکی کنیت ابوموسی تھی۔ یہ کوفہ مین رہ گئے تھے اور وہین ایک مکان بنالیا تھا اور یہ غزوہ حدیبیہ مین شریک تھے اسوقت انکی عمر سترہ سال کی تھی اور غزوہ حدیبیہ کے مابعد کے غزوون مین بھی شریک تھے انکو عبداللہ بن زبیر نے کوفہ کا عامل بنادیا تھا۔ اور یہ (حضرت) علی بن ابی طالب کے ہمراہ واقعہ جمل اور صفین اور نہروان مین شریک تھے انسے انکے لڑکے موسی نے اور عدی بن ثابت انصاری نے جو کہ انکے نواسہ تھے اور ابوبردہ بن ابی موسی نے اور شعبی نے جو کہ انکے کاتب تھے حدیث روایت کی ہو۔ یہ اکابر صحابہ مین تھے۔ انکے والد بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہے ہوئے ہین۔ یہ غزوہ احد اور اُسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے۔ انکی وفات فتح مکہ کے پہلے ہوگئی تھی۔ ہمین ابراہیم ابن محمد فقیہ نے اور اسمعیل بن علی وغیرہ نے اپنی اپنی سندون کے ساتھ ابوعیسی یعنے محمد بن عیسی تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سفیان بن وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عدی نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ابوجعفر خطمی سے انھون نے

محمد بن کعب قرظی سے انھون نے عبد اللہ بن یزید خطمی انصاری سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ اپنی دعا مین یہ کہتے تھے کہ اے اللہ میرے حصہ مین تو اپنی محبت دے اور اُس شخص کی محبت دے جسکی محبت تیرے نزدیک مجھکو نفع دے - ای اللہ اگر میرے حصہ مین تو وہ چیز دے جسکو مین محبوب رکھون پس اُسکو تو اُس چیز کے لیے ذریعہ بنا دے جسکو تو محبوب رکھے - اور جس چیز کو تو مجھسے لیلے پس اُسکو اُس چیز کے لیے فراغ بنا دے جسکو تو محبوب رکھے (امام ترمذی نے) بیان کیا ہو کہ ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن حماشہ ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو یزید ہو - مزنی ہین - اور بعض لوگون نے انکا نام (فقط) عبد بیان کیا ہو - انکی حدیث کو عمرو بن حارث نے ایوب بن موسی سے انھون نے یزید بن عبد اللہ مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اونٹون مین فرع[1] ہو اور بکریون مین فرع ہو اور غلام سے معاف کر دیا گیا ہو (نیز غلام مین بعوض خون قتل کے قصاص نہین ہو) - بعض لوگون نے سند مین (بجاے یزید بن عبد اللہ کے) یزید بن عبد بیان کیا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید نخعی - یہ موسی کے والد ہین - انکے تذکرہ کو علی عسکری نے افراد مین لکھا ہو - محمد بن فضل لماسی نے ابو نعیم سے انھون نے عمر بن موسی انصاری سے انھون نے موسی بن عبد اللہ بن یزید نخعی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ وہ لوگون کو نماز پڑھا رہے تھے پس لوگ انکے سر اُٹھانے سے قبل سر اُٹھا لیتے تھے اور انکے سر جھکانے سے قبل سر جھکا لیتے تھے تو انھون نے یہ کہا کہ ای لوگون (میری) اقتدا کر رہے ہو اگر مستعد ہو جاؤ تو تم لوگون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیسی نماز پڑھون کہ جسمین کچھ بھی چیز کم نکرون - اس حدیث کو احمد بن خلید حلبی نے (بھی) ابو نعیم سے انھون نے محمد بن موسی انصاری سے انھون نے موسی بن عبد اللہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا ہو مگر انھون نے عبد اللہ کو نخعی بیان کیا ہو (نیز اس حدیث کو طبرانی نے عبد اللہ بن یزید خطمی کے تذکرہ مین بیان کیا ہو - یہ انصاری ہین نخعی نہین یہی اشبہ بالصواب ہو انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

مین کہتا ہون کہ یہ خطمی ہین اسمین کوئی شبہہ نہین ہو اور انکے لڑکے موسی نے ان سے حدیث روایت کی ہو - کوئی تعجب نہین ہو کہ راوی نے کہین خطمی کو نخعی بیان کر دیا ہو اس لیے یہ دونون کتابت مین قریب ہی قریب ہین واللہ اعلم -

(سیدنا) عبد اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید - ابن مبارک نے سفیان سے انھون نے عمرو بن دینار سے انھون نے عمرو بن عبد اللہ بن صفوان سے انھون نے

---

[1] فرع اسکو کہتے ہین کہ پہلا بچہ جھنڈا کے نام چھوڑ دیا جاے - یہ حکم بعد مین منسوخ ہو گیا لہذا یہ حدیث بھی منسوخ ہو ۱۲

عبداللہ بن یزید سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم لوگ (عرفات) مین وقوف کررہے تھے لینے ابن مربع کے اس حدیث کو بیان کیا کہ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ تم لوگ اپنے مناسک حج پر قائم رہو۔ یعقوب بن سفیان نے کہا ہو کہ ہمنے اسکو صدقہ بن فضل سے بیان کیا تو انھون نے یہ کہا کہ یہ ابن مبارک کی غلطی ہو مینے اُنسے (پھر) عرض کیا کہ (نہین بلکہ) علی بن حسن بن شقیق کہتے تھے کہ ہمنے بھی ایسا ہی اسکو سفیان سے سنا ہو انھون نے جواب دیا کہ صدقہ نے دوسرے کے کہنے پر بھروسا کرلیا ہو۔ یہ حدیث عبداللہ بن مربع کے تذکرہ مین گذر چکی ہو اور وہ صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبداللہ** (رضی اللہ عنہ)

یشکری۔ ہمین ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند سے معافی بن عمران تک خبر دی انھون نے یونس بن ابی اسحاق سے انھون نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مین کسی ضرورت سے مسجد مین یا بازار مین گیا تو مینے یکایک وہان ایک جماعت کو دیکھا پس اُس جماعت کے قریب گیا تو اُن لوگون نے مجھسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کیے۔ پس اسکے بعد یکایک مجھسے آنحضرت علیہ السلام سے ایک راستہ مین ملاقات ہوئی جو کہ عرفات اور منی کے درمیان مین تھا۔ پس چند سوار میرے سامنے آئے [اُن لوگون کو مینے اُنھین اوصاف کے ساتھ جو کہ مجھسے بیان کیے گئے تھے پہچانا] اور ایک سوار نے مجھسے کہا کہ اے شخص تم گھوڑے کے سامنے سے علیحدہ ہو جاؤ اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس سوار کو چھوڑ دو معلوم اسکی کیا حاجت ہو پس مین آگے بڑھا یہانتک کہ مین آپکی اونٹنی کی باگ تھام لی اور یہ عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو ایسی چیز بتلائیے جو مجھکو جنت سے قریب کرے اور جہنم سے دور رکھے پس آپنے جواب دیا کہ تم اللہ کی عبادت کرو شرک نکرو اور نماز پڑھو اور زکوۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور حج کرو اور لوگون کے لیے اُسی کو بہتر سمجھو جسکو اپنے لیے اچھا سمجھتے ہو (یہی چیزین تمکو جنت سے قریب کردینگی) اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اونٹنی کی باگ چھوڑ دو (پس مینے چھوڑ دیا) یہ حدیث عبداللہ یعنے ابومغیرہ اور عبداللہ بن منتفق کے تذکرہ مین گذر چکی ہو سب حدیث ایک ہی ہو۔

الحمد بعد اُن لوگون کا نام تمام ہو گیا جنکا نام عبداللہ تھا۔ عبدیت کے ساتھ جتنے نام ہین اُن مین سے مینے عبداللہ کے نام کو مقدم کیا اُسکی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالی کے جتنے نام ہین اُنمین سے اللہ زیادہ مشہور ہو۔ پس اسی وجہ سے مینے ترتیب بھی چھوڑ دی واللہ اعلم۔

(سیدنا) **عبدالجبار** (رضی اللہ عنہ)

ابن الحارث بن مالک۔ حدسی۔ ابراہیم بن غطریف بن سالم حدسی نے جو کہ قبیلہ بنی منار کے شخص ہین روایت کی ہو کہ مجھسے میرے والد غطریف بن سالم نے بیان کیا انھون نے اپنے والد سالم کو حدیث بیان کرتے ہوے سنا انھون نے عبداللہ بن کدیر بن علی سے انھون نے عبدالجبار بن حارث سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا ابوطلاسہ سے انھون نے عبدالجبار بن حارث

ابن مالک حدسی سے جو کہ مناری ہین روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہین وفد منکر ملک سراۃ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا پس ہینے آپ کو وہ سلام کیا جو کہ عرب کا دستور تھا یعنے انعم صباحا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل محمد اور اُنکی امت کو دوسرے سلام کا حکم دیا ہو۔ یعنے یہ کہ السلام علیکم وعلیکم السلام کہا کرین پس ہینے (اُسی کے مطابق) السلام علیکم عرض کیا تو آپنے جواب دیا وعلیک السلام اُسکے بعد آپنے دریافت فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہو تو ہینے عرض کیا کہ میرا نام جبار ہو آپنے فرمایا (یہ نہین) بلکہ تمھارا نام عبد الجبار ہو۔ اسکے بعد ہینے اسلام قبول کر لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی۔ پس جب بیعت کر چکا تو آنحضرت سے میرے متعلق کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ مناری اپنی قوم کے شہ سوارون مین ایک شہ سوار ہی اسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری سواری کے لیے ایک گھوڑا دیدیا۔ پس ہین آپ ہی کے حضور مین رہکر (دشمنون سے مقابلہ کرنے لگا (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھوڑے کی آواز جسکو میری سواری ہین دیا تھا نہین سنی تو آپنے فرمایا کیا وجہ ہو کہ ہین عبد الجبار حدسی کے گھوڑے کی آواز نہین سنتا ہون۔ ہینے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے خبر ملی کہ آپ کو اُسکی آواز سے تکلیف پہونچتی ہو پس ہینے اسی وجہ سے اُسکو خصی کر دیا۔ اُسپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑون کے خصی کرنے سے ممانعت فرمائی اُسکے بعد لوگون نے مجھسے کہا کہ کاش تم بھی اپنے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک تحریر لکھوا لیتے جیسا کہ تمھارے چچازاد بھائی تمیم داری نے لکھوا لیا تھا (تو تمھارے لیے بہت ہی اچھا ہوتا) ہینے اُن لوگون سے دریافت کیا کہ اُسنے بالفعل کے لیے تحریر لکھوائی تھی یا آیندہ کے لیے تو انھون نے جواب دیا کہ اُسنے بالفعل ہی کے لیے تحریر لکھوائی تھی پس ہینے یہ کہا کہ مجھکو بالفعل کی ضرورت نہین ہان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی درخواست کرونگا کہ اللہ عزوجل کے سامنے میری شفاعت کرین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الجد (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن حجر بن الحکم۔ حکمی۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی ہو۔ خطاب بن نصر حکمی نے عبد اللہ بن ملیل سے انھون نے عبد الجد بن ربیعہ سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ یہ عبد الجد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بیٹھے تھے نیز آپکے پاس اہل یمن کے بہت سے لوگ تھے اور عیینہ بن حصن بھی تھے پس اتنے مین آپ نے سبھون کو آواز دی تو سب کے سب کھڑے ہوگئے سنو اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک شخص (یمنی) جو کہ اپنے بدن کو (بوجہ اپنی غربت کے) ایک کپڑے سے ڈھانکے ہوا تھا پس ہینے اُسکو مخاطب کرکے کہا کہ یہ کیا طریقہ ہو تو اُسکے جواب مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ حیا ہے اسکو اہل یمن نے لے لیا ہے اور تمھاری قوم نے چھوڑ دیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ حُسَیل بضمہ حا اور فتح لام کے ساتھ ہو۔

(سیدنا) عبدالحارث (رضی اللہ عنہ)

ابن انس بن الدیان یہ قبیلہ نجران کے اُن لوگون مین ہین کہ جو لوگ (زمانہ) ردت مین اسلام پر قائم رہے۔ اسمین کچھ کلام بھی ہو اِسکو غسانی نے ابن اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبدالحجر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد المدان بن الدیان۔ کلبی نے بیان کیا ہو کہ یہ وفد بنی [illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے تھے۔ انکو بسر بن ارطاہ نے قتل کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالحجر کا نام عبداللہ رکھدیا تھا (مگر مشہور اسی نام کے ساتھ رہے) انکا تذکرہ پہلے بھی گذر چکا ہو لفظ محجر کسرۂ حا اور سکون جیم کے ساتھ ہو اور بعض لوگون نے دونون کے فتح کے ساتھ بیان کیا ہو اسکو امیر ابونصر بن ماکولا نے کہا ہو۔

(سیدنا) عبدالحمید (رضی اللہ عنہ)

ابن حفص بن المغیرۃ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم۔ قریشی مخزومی۔ انکی کنیت ابوعمرو تھی اور انکی والدہ ثقیفہ تھین۔ یہ فاطمہ بنت قیس کے خاوند تھے اور یہ خالد بن الولید کے چچازاد بھائی تھے۔ انھون نے (اپنی بی بی) فاطمہ کو طلاق مغلظہ دیدی تو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آکر آپ سے نفقہ کے لیے درخواست کی تو آپ نے جواب دیا کہ تمھارے لیے نفقہ نہین ہو۔ ناشرہ بن سمی نے روایت کی ہو کہ ہمنے عمر بن خطاب کو جابیہ کے دن یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ مینے خالد بن ولید کو (اپنے عہدہ سے) معزول کردیا اور انکی جگہ ابوعبیدہ کو سردار بنادیا تو ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ اُٹھے اور (اپنے چچازاد بھائی کی طرفداری مین حضرت عمر سے یہ تقریر کی کہ) اللہ تمنے ایک ایسے لڑکے کو معزول کردیا ہو کہ جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاکم بنایا تھا اور (واللہ تمنے) ایسی تلوار کو میان مین ڈالدیا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میان سے باہر کیا تھا اور تمنے ایسے جھنڈے کو گرادیا جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑا کیا تھا[1]۔ بعض لوگون نے انکا نام احمد بیان کیا ہو انکا تذکرہ پہلے گذر چکا ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ پھر کنیت کے باب مین اعادہ کیا جائیگا۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالحمید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن عمرو بن حرام۔ یہ جابر کے بھائی ہین انکی کنیت ابوعمرو ہو ابوموسی نے کہا ہو کہ مستغفری نے انکے تذکرہ کو ایسا ہی بیان کیا ہو۔ انھون نے حسن بن سفیان سے حدیث روایت کی ہو یعنے اُس حدیث کو بیان کیا ہو جو کہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ یعنے فاطمہ بنت قیس کے شوہر سے مروی ہو انکا تذکرہ پھر اعادہ کیا جائیگا۔ ابوموسی نے کہا ہو کہ مجھے معلوم نہین کہ کہان سے انکو شبہہ پڑ گیا یہ جابر کے بھائی تھے۔ ابوعمرو تو ایک مشہور شخص ہین واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

---

[1] حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب اسمین مذکور نہین وہ جواب یہ تھا کہ تم اپنے چچازاد بھائی کے پاس داری مین گفتگو کر رہے ہو ۱۲

(سیدنا) عبد خیر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید - ہمدانی خیوانی - انکی کنیت ابو عمارہ تھی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہو - ہمین ابو ربیع یعنے سلیمان ابن محمد بن محمد بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو برکات یعنے محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد الباقی بن طوق یعنے ابو نصر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو قاسم یعنی نصر بن احمد بن مرجی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی یعنی احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن حماد کوفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مسہر بن عبد الملک بن سلع نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھکو میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ مینے عبد خیر سے دریافت کیا کہ آپکی عمر کیا ہو تو انھون نے جواب دیا کہ ایک سو بیس برس کی عمر ہو چکی ہو مینے (اسوقت) انسے عرض کیا کہ آپ ایام جاہلیت کی کوئی بات بیان فرما سکتے ہین جواب دیا ہان لو مین بیان کرتا ہون - مین ملک یمین مین تھا پس (وہان) جلوگون کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک تحریر آئی کہ جسمین آپ لوگون کو خیر واسع یعنے اسلام کی طرف بلاتے تھے میرے والد اسوقت کہین باہر گئے ہوے تھے اور مین صغیر سن تھا جب میرے والد واپس آئے تو میری والدہ سے کہا کہ اس دیگ کو کتون کے سامنے بہادو اس سببے کہ ہم مسلمان ہوگئے ہین پس اسوقت مین بھی اسلام لے آیا دیگ کے بہادینے کا حکم اس لیے دیا تھا کہ اسمین مردار پکا ہوا تھا - عبد خیر علی رضی اللہ عنہ کے بڑے شاگردون مین تھے انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کر لی تھی - یہ ایک ثقہ و معتبر شخص تھے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) عبد خیر (رضی اللہ عنہ)

انکا نام (پہلے) عبد شر تھا - تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبد خیر رکھدیا اسکو ابن مندہ وغیرہ نے حوشب ذی ظلیم کے تذکرہ مین بیان کیا ہو اور انکے تذکرہ مین نہیں لکھا ہو - یہ عبد خیر قبیلہ بنی حمیر سے ہین اور جو اسکے پہلے گذرے ہین وہ قبیلہ ہمدان سے ہین - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد ربہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن الخزرج بن ساعدہ بن کعب بن الخزرج - انصاری خزرجی ساعدی - یہ غزوہ بدر مین شریک تھے - انکو موسی نے اہل بدر کے ان لوگون مین لکھا ہو جو کہ (قبیلہ) بنی ساعدہ بن کعب خزرج کے لوگون سے تھے پس انھون نے یون بیان کیا ہو عبد ربہ بن حق بن قوال - ابن اسحاق نے بیان کیا ہو کہ نام عبد اللہ بن حق تھا اور ابن عمارہ کا قول ہو کہ بیٹے ہین عبد ربہ بن حق بن اوس بن ثعلبہ بن طریف بن خزرج بن ساعدہ کے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابزی - خزاعی - یہ نافع بن عبد الحارث کے غلام تھے انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کر لی تھی - انکو (حضرت علی

رضی اللہ عنہ نے خراسان کا حاکم بنادیا تھا۔انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو پایا ہو۔انکی اکثر روایتین حضرت عمر اور
ابی بن کعب رضی اللہ عنہما سے منقول ہین۔انھین کے بارہ مین (حضرت) عمر بن خطاب کا یہ قول ہو کہ عبد الرحمن بن ابزیٰ اُن لوگون
مین ہین کہ جن لوگون کے مرتبہ کو اللہ عزوجل نے قرآن کے حفظ کرنیکے صلہ مین بلند کیا انسے انکے دونون لڑکے سعید اور عبد اللہ نے
اور عبد اللہ بن ابی مجاہد نے حدیث روایت کی ہو۔ہمین خطیب ابو فضل یعنے عبد اللہ بن احمد نے اپنی سند سے ابو داؤد طیالسی تک
خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے محمد بن ابی مجاہد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابو بردہ اور عبد اللہ بن شداد نے بیع سلم کے
متعلق جھگڑا کیا تو لوگون نے مجھکو ابی بن ابی اوفی کے پاس بھیجا تاکہ مین اُنسے دریافت کرون چنانچہ مینے انسے دریافت کیا تو
انھون نے جواب دیا کہ ہم لوگ بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین گیہون اور جَو اور چھوہارے اور انگور مین بیع سلم
کرتے تھے اور مینے ابن ابزیٰ سے دریافت کیا تو انھون نے بھی ایسا ہی جواب دیا۔ہمین ابو احمد یعنے عبد الوہاب بن علی
امین نے اپنی سند سے سلیمان بن اشعث تک خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو داؤد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے حسن
ابن عمران سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ابن بشار شامی نے بیان کیا ہو کہ ابو داؤد اور عبد اللہ عسقلانی نے ابن
عبد الرحمن بن ابزیٰ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہی
پس یہ تکبیر کو تمام نہین کرتے تھے ہمین ابو فضل یعنے منصور بن ابی حسن فقیہ طبری نے خبر دی انھون نے اپنی سند سے ابو یعلی موصلی تک
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن حجاج شامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے حمید سے انھون نے حسن بن
مسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ (حضرت) عمر بن خطاب نے مکہ پر نافع بن عبد الحارث کو عامل بنادیا پس جب حضرت عمر مکہ
مین تشریف لے گئے تو نافع بن عبد الحارث نے نکلا۔استقبال کیا اور اسکی درخواست کی کہ اہل مکہ پر عبد الرحمن بن ابزیٰ کو خلیفہ
بنادین (اسکو سنکر) حضرت عمر غصہ مین آگئے یہانتک کہ مارے غضب کے پالان ہی پر کھڑے ہوگئے اور یہ فرمانے لگے کہ
تمنے اللہ کے اہل پر یعنے اہل مکہ پر عبد الرحمن بن ابزیٰ کو خلیفہ بنانا چاہا۔نافع نے اسکے جواب مین یہ کہا کہ (ہان) مینے انکو
اہل مکہ مین سب سے اقرء کتاب اللہ اور افقہ فی الدین پایا۔حضرت عمر نے اسکو سنکر انکی تواضع کی اور یہ فرمایا کہ بیشک مینے بھی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا تھا کہ قریب ہو کہ اللہ تعالی چند قومون کو قرآن کے ذریعہ سے بلند رتبہ کریگا
اور بہتون کو اسی کے باعث ذلیل وخوار کریگا۔انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اذینہ۔عبدی اسحاق بن راہویہ نے اپنی (کتاب) مسند مین انکو صحابہ مین بیان کیا ہو۔ہمین ابو موسی نے اجازۃً
خبر دی وہ کہتے تھے ابو یعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد بن شیرویہ نے

خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو احوص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابو اسحاق نے عبدالرحمن بن اذینہ سے روایت کر کے بیان کیا۔ میں گمان کرتا ہوں کہ انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کر کے یہ کہا کہ آپنے فرمایا تھا کہ جس کسی نے کسی چیز پر قسم کھائی کہ واللہ میں فلان کام کرونگا اور پھر اس نے اس کام کا جانب مخالف اچھا سمجھا تو چاہیے کہ اسکو کرے اور اپنے قسم کا کفارہ دے انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم انکا تذکرہ علی عسکری وغیرہ نے بیان کیا ہے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبدالرحمن بن ارقم کے بھائی ہیں۔ یزید بن عبداللہ تستری نے عبداللہ ابن ابی سعید ابن ابی ہند سے انھوں نے ایک انصاری سے انھوں نے عبدالرحمن بن ارقم سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ (ماہ رمضان میں) سحری کھایا کرو مسلمان کے واسطے سحری کھانا بہت اچھا ہے اور سحری کھانے والوں پر اللہ عزوجل رحمت نازل فرماتا ہے۔ اس حدیث کو عبدالرحمن بن قیس نے عبداللہ بن سعید سے انھوں نے محمد بن قیس بن حارث سے انھوں نے شماس سے جو انصار میں سے ایک شخص تھے انھوں نے عبدالرحمن بن ارقم سے روایت کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ازہر بن عوف بن عبد عوف بن حارث بن زہرہ بن کلاب قرشی زہری ہیں انکی والدہ عبد یزید بن ہاشم بن مطلب کی بیٹی تھیں۔ یہ عبدالرحمن ابن عوف کے بھتیجے ہیں اسکو ابو عمر نے بیان کر کے کہا ہے کہ جس نے انکو عبدالرحمن ابن عوف کا چچا زاد بھائی کہا ہے اسنے غلطی کی ہے۔ اور ابن مندہ نے (انکا نسب اس طرح) بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن بن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن حارث اور لکھا ہے کہ یہ عبدالرحمن ابن عوف کے چچا زاد بھائی ہیں اور ابو نعیم نے (انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے) عبدالرحمن بن ازہر بن عبد عوف بن عبد بن حارث اور لکھا ہے کہ یہ عبدالرحمن بن عوف کے بھتیجے ہیں۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں موجود تھے۔ اور انکی کنیت ابو جبیر تھی انسے ابو سلمہ بن عبدالرحمن اور محمد بن ابراہیم بن حارث اور انکی بیٹے عبدالحمید بن عبدالرحمن بن ازہر نے روایت کی ہے ہم کو زین الامنا ابو البرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم علی بن ابی العلا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو محمد عبدالرحمن بن عثمان بن قاسم بن ابی حبیب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو اسحاق یعنی ابراہیم بن محمد بن احمد بن ابی ثابت نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں علی بن داؤد قنطری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہم سے نافع بن یزید نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے جعفر بن ربیعہ نے عبداللہ بن عبدالرحمن بن سائب سے انھوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمن

بن ازہر سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا ہی کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مومن بندہ سخت بخار مین مبتلا ہو جاتا ہی تو اسکی مثال لوہے کی طرح ہی کہ تم اسکو آگ مین ڈالدو اسکا میل جل جائے اور صاف لوہا نکل آئے نیز ہمکو ابو احمد بن علی بن سکینہ صوفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب یعنی محمد بن حسن ماوردی نے اپنی سند کو ابو داود سجستانی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابن ابی سریج نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ مینے اپنے ماموں عبد الرحمن کی کتاب مین عقیل سے روایت منقول دیکھی اونکو ابن شہاب نے عبد الرحمن بن ازہر سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے خبر دی کہ مقام حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شرابی کی طرف سے گذر ہوا تو حضرت نے اسکے چہرہ پر خاک ڈالدی اور صحابہ کو حکم دیا کہ اسکو (مارو) چنانچہ صحابہ نے اسکو اپنی جوتیون سے اور ان چیزون سے جو انکے ہاتھ مین تھین (یعنی لاٹھی وغیرہ سے) اس کو مارنا شروع کیا۔ یہانتک کہ آنحضرت نے فرمایا موقوف کرو اسوقت صحابہ نے مارنا موقوف کیا یہ عبد الرحمن حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑون کے محافظ تھے۔ عبد الرحمن کہتے ہین کہ جب اللہ نے کافرون کو شکست دی اور مسلمان اپنی اپنی فرودگاہ مین واپس آگئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے دیکھا کہ مسلمانون کے پاس جا جا کر فرماتے ہین کہ خالد بن ولید کی فرودگاہ مجھے کون بتا سکتا ہی پس ہم لوگون نے آپ کو خالد بن ولید کی فرودگاہ بتادی آپنے جا کر انکے زخم کو ملاحظہ فرمایا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مین کہتا ہون کہ جس طرح ہم اصل انکا نسب بیان کر چکے ہین اسی طرح ابو عمر نے بھی انکا نسب بیان کر کے کہا ہی کہ یہ عبد الرحمن بن عوف کے بھتیجے ہین اور ابن مندہ نے جس طرح انکا نسب بیان کیا ہی وہ بھی ہم ذکر کر چکے اور وہ انکو عبد الرحمن بن عوف کا چچا زاد بھائی لکھتے ہین اور ابو نعیم نے ابن مندہ ہی کی طرح انکے نسب کو بیان کر کے عبد الرحمن بن عوف کا انکو بھتیجا کہا ہی یہ انکی صریح غلطی ہی کیونکہ عبد الرحمن بن عوف اور عبد الرحمن بن ازہر اپنے نسب مین سوائے عبد عوف کے کہین نہین ملتے ہین اور عبد عوف عبد الرحمن بن عوف کے دادا ہین تو عبد الرحمن بن ازہر اونکے بھتیجے کیونکر ہون گے۔ لیکن ابن مندہ نے جو انکے نسب کو بیان کر کے عبد الرحمن بن عوف کا بھتیجا کہا ہی تو انکے بیان کئے ہوئے نسب کے موافق درست ہی۔ اور بخاری و مسلم نے بھی انکے نسب کو ابن مندہ ہی کی طرح بیان کیا ہی اور زبیر بن بکار نے بھی ابو عمر کی طرح (انکو) ازہر بن عوف کا بیٹا بیان کیا ہی اور ابن کلبی موافق ابن مندہ اور ابو نعیم کے بیان کرتے ہین کہ ازہر بن عبد عوف کے بیٹے ہین اور ابو عمر نے جس طرح ان کے نسب کو بیان کیا ہی اسکے موافق عبد الرحمن بن عوف کا بھتیجا ہونا انکا صحیح ہی اور باب الہمزہ مین ازہر کے نسب کو بیان کر کے کہا ہی کہ ازہر بن عبد عوف عبد الرحمن بن عوف کے چچا ہین اور کہا ہی کہ طلیب و مطلب ازہر کے بیٹے ہین اور ازہر عبد عوف کے بیٹے ہین اور یہ دونون عبد الرحمن بن ازہر کے بھائی ہین اور اصل ابو عمر نے نسب کے بیان کرنے مین ابن مندہ اور ابو نعیم کی موافقت کی ہی۔ خلاصہ یہ ہی کہ یہ تمام اختلافات علمائے نسب نے بیان کئے ہین لیکن جسنے ازہر کو عبد عوف کا بیٹا کہا ہی اسکو مناسب تھا کہ عبد الرحمن و طلیب و مطلب کو جو ازہر کے بیٹے ہین عبد الرحمن بن عوف کے بیٹون مین سے کہتا اور ابن ابی خیثمہ نے بھی ابو عمر کی موافقت کی ہے۔

واللہ اعلم

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن اسد اور بعض نے انکو عبدالرحمن بن سعد بن زرارہ بیان کیا ہے۔ یہ اختلاف اسد بن زرارہ کے نسب میں پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یزید بن ہارون اور وہب بن جریر نے اپنے والد سے اور ان دونوں نے محمد بن اسحاق سے انھوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انھوں نے یحییٰ بن عباد سے انھوں نے عبدالرحمن بن اسد بن زرارہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو لیکر آل عفرا کی تعزیت میں شریک ہونے کیواسطے تشریف لائے۔ اسکے بعد پوری حدیث اس روایت میں بیان کی ہے۔ نیز ہمکو ابوجعفر عبداللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بکیر تک پہنچا کر خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے تھے کہ انھوں نے کہا مجھ سے عبداللہ بن بکر سے یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن اسد بن زرارہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قیدیوں اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کو ساتھ لیے ہوئے مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو عوف و معوذ فرزندانِ عفرا کی تعزیت میں شریک ہوئے یہ واقعہ ازواج نبی پر حجاب فرض ہونے سے پہلے کا ہے۔ اس روایت میں بدر کے قیدیوں کی بابت پوری حدیث بیان کی ہے اور اس حدیث کو ابن ہشام نے بھی اسحاق سے روایت کیا ہے مگر بجائے اسد کے سعد کہا ہے۔ واللہ اعلم۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود بن عبد یغوث بن وہب بن عبد مناف بن زہرہ قریشی زہری۔ انکی والدہ آمنہ بنت نوفل بن اہیب بن عبد مناف بن زہرہ ہیں مسلمانوں میں انکی قدر و منزلت بہت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا تھا مگر ملاقات نہیں ہوئی لہذا انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے اور یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں زاد بھائی اور عبداللہ بن ارقم کے چچا زاد بھائی تھے جنگ صفین کے واقعہ تحکیم میں شریک تھے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جنکو حضرت ابوموسیٰ اور حضرت عمرو بن عاص نے (واقعہ تحکیم میں خلافت کیلئے) ذکر کیا تھا مگر اور لوگوں نے کہا کہ نہ یہ خود مہاجر ہیں نہ ان کے والد مہاجرین سے تھے (لہذا خلافت راشدہ کیلئے انکا انتخاب مناسب نہیں) حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے یہاں انکی قدر و منزلت زیادہ تھی اُسے مروان بن حکم اور سلیمان بن یسار وغیرہ نے روایت کی ہے معمر نے زہری سے انھوں نے عوف بن حارث سے انھوں نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث سے روایت کی ہے کہ وہ دونوں کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے تین دن سے زیادہ ترک کلام کرے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن اشیم انصاری ہیں۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ انصاری ہیں ابوعمر نے کہا ہے کہ میں انکو انصار کا حلیف سمجھتا ہوں۔ سلمہ بن وردان نے

کہاہے کہ بیٹے انس بن مالک اور سلمہ بن اکوع اور عبدالرحمن بن اشیلم کو جو بنی انصار سے تھے دیکھا ہے یہ سب لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اپنے سفید بالوں میں خضاب نہ لگاتے تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبدالرحمن** (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین انکی کنیت ابو محمد تھی یہ ایک مجہول شخص ہین انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے مگر صحابہ مین انکا تذکرہ کیا گیا ہے۔ یحیی بن محمد بن عبدالرحمن انصاری نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھ سے میری دادا نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھنا ہوا گوشت لائی تو حضرت اور بشر بن برار بن معرور نے اس کو کھایا۔ اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبدالرحمن** (رضی اللہ عنہ)

بن بجید بن وہب بن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعۃ انصاری یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ ابن ابی داؤد نے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اور لوگ کہتے ہین کہ یہ صحابی نہیں ہین۔ محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت کی ہے کہ عبدالرحمن بن بجید انصاری نے جو بنی حارثہ کے بھائی تھے انسے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سہل کو خیبر مین رکسی نامعلوم شخص نے) قتل کر ڈالا تو انکے بھائی عبدالرحمن بن سہل اور محیصہ بن مسعود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس استغاثہ کرنے کیواسطے حاضر ہوے۔ عبدالرحمن بن سہل نے جو کہ صغیر سن تھے گفتگو شروع کی آنحضرت نے فرمایا کہ بڑا شخص گفتگو کرے تب حویصہ نے گفتگو شروع کی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (خیبر کے) یہودیون کو بلوا بھیجا۔ جب یہودی حاضر ہوئے تو انھون نے اس بات پر اللہ کی قسم کھائی کہ ہم نے عبداللہ بن سہل کو قتل نہیں کیا پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون سے فرمایا کہ انکی دیت[1] دو کیونکہ یہ انھیں لوگون مین قتل ہوئے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے بھی روایت کیا ہے لیکن تذکرہ نسب مین تو عبدالرحمن بن بجید لکھا ہے اور سند حدیث مین عبدالرحمن بن محمد کہا ہے یہ انکی خطا اور غلطی اور غفلت ہے کہ سند مین بجاے بجید کے محمد بیان کر دیا۔ اور ابو نعیم نے بہت صحیح لکھا ہے۔ ابن مندہ کی کتاب مین ایسا ہی لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبدالرحمن** (رضی اللہ عنہ)

بن بدیل بن ورقا خزاعی ہین انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے۔ ابن کلبی نے کہا ہے کہ یہ اور انکے بھائی عبداللہ اہل یمن کیطرف

[1] یہ مسئلہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی مقام پر مقتول ہو جاوے اور قاتل کا پتہ نہ چلے تو اہل محلہ سے قسم لی جاوے اگر وہ قسم کھالین کہ ہم نے نہین قتل کیا نہ ہم قاتل کو جانتے ہین تو پھر انسے خونبہا مقتول کا دلوایا جائے ۱۲

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصد بنکر گئے تھے جنگ صفین مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کیساتھ دونون موجود تھے۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن بشیر بعض نے ابن البشر بیان کیا ہی انھون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت مین ایک حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔ اور شعبی وابن سیرین وعبدالملک بن عمیر نے اونسے روایت کی ہی سری بن اسمٰعیل نے عامر شعبی سے انھون نے عبدالرحمن ابن بشیر سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ ایک شخص تم سے حکم قرآنی کے روسے لڑیگا جس طرح مینے تم سے تنزیل قرآن کے موافق جہاد کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ شخص مین ہون آپنے فرمایا نہین۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ شخص مین ہون فرمایا نہین بلکہ یہ جوتا سینے والا اسوقت حضرت علی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جوتا سی رہے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی ابونعیم نے بیان کیا ہی کہ مین انکو ابن ابی بسرہ سمجھتا ہون بعض کا بیان ہی کہ یہ انصاری ہین مگر ابوعمر نے انکو ابن البشیر لکھا ہی اور اپنا کوئی شک اسمین نہین ظاہر کیا ہی۔ اور ابن مندہ نے ابن ابی بسرہ کہا ہی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن صامت بن عدی بن کعب انصاری ہین ان کو بخاری نے صحابہ مین اور مسلم نے تابعین مین لکھا ہی اور انکے والد نے ایام جاہلیت مین وفات پائی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثابت بن قیس بن شماس انصاری ہین انکا نسب پہلے بیان ہوچکا ہی یہ اور انکے والد دونون صحابی ہین۔ انسے حسن (بصری) نے روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے امون سے ملاقات کرنے کی اجازت چاہی کیونکہ وہ لوگ مشرک تھے۔ تو آپنے اجازت دی گرجب مین ملاقات کرکے لوٹا تو آپنے یہ آیت پڑھی لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ الآیہ ابن مندہ اور ابونعیم نے انکا تذکرہ لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ثوبان انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہی اور انکی کنیت ابومحمد تھی۔ انسے طبرانی نے ایک حدیث اپنے معجم مین روایت کی ہے۔

ترجمہ نہ پاؤگے تم انلوگو کو جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتے ہین (کبھی ایسا) نہ پاؤگے کہ وہان لوگون سے محبت کرین جنھون نے اللہ اور اسکے رسول کی مخالفت کی مطلب حضرت کا اس آیت کی تلاوت سے انکا تنبیہ کرنا تھا کہ یہ اپنے مشرک ماموون سے قطع تعلق کردین ۱۲

(طبرانی نے اپنی سند سے) یحییٰ ابن کثیر سے انھوں نے محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں فرمایا یہ شہر مدینہ دو قبلوں کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے پس جو نصرانی مسلمان ہو کر پھر نصرانی ہو جاوے اسکی گردن مار دو اور عباد بن کثیر نے یزید بن خصیفہ سے اُنھوں نے محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان سے انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسجد کے اندر جس شخص کو تم شعر پڑھتے سنو یا اپنی کھوئی ہوئی چیز کی تحقیقات کرتے یا خرید و فروخت کرتے ہوئے دیکھو تو اس سے کہدو کہ اللہ تیرے منہ کو شکستہ کرے اس حدیث کو دراوردی نے یزید ابن خصیفہ سے اُنھوں نے محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان سے انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُنھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث مذکور کے مثل روایت کی ہے۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

اور بعض نے ان کا نام عبد اللہ بن جابر عبدی بیان کیا ہے۔ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کر آئے تھے یعیش عبدی نے اُنسے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا جو قاصد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انمیں میں بھی تھا مگر قاصد نہ تھا بلکہ اپنے والد کے ساتھ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو چند (خاص قسم کے) ظروف میں (جن میں شراب کا استعمال ہوتا تھا) پانی پینے سے منع فرمایا۔ ان کا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

بن جبر بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس اور انکے نسب میں اسکے علاوہ اور بھی اقوال ہیں۔ کنیت انکی ابوعیسی تھی اور ان کے نام سے زیادہ مشہور تھی۔ انکا اصل نام عبد العزیٰ تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمٰن نام رکھا غزوہ بدر میں شریک تھے اور اس وقت انکی عمر اڑتالیس برس کی تھی۔ کعب بن اشرف یہودی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو اذیت پہنچاتا تھا اس کے قاتلوں میں سے یہ بھی تھا۔ ان سے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے روایت کی ہے اسلام سے پہلے یہ عربی میں خط و کتابت کیا کرتے تھے۔ ہمکو مسمار بن عمر بن عولیس اور ابوالفرج محمد بن عبد الرحمٰن بن ابی الواسطی اور بہت سے آدمیوں نے خبر دی اور اپنے سندوں کو ابی عبد اللہ محمد بن اسمٰعیل تک پہنچا دیا اور وہ کہتے تھے۔ ہم سے محمد بن مبارک سے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یحییٰ بن حمزہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے یزید بن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج نے ابوعیسی بن جبر سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا ہے کہ جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں گرد آلود ہوئے ہیں۔ ان کو آتش دوزخ مس کرے انھوں نے

سسنہ چونتیس مین وفات پائی اور لنکے جنازہ کی نماز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھی ابو بردہ بن نیار و محمد بن مسلمہ و سلمہ بن سلامہ بن وقش نے انکو قبر مین اتارا اور جنت البقیع مین دفن ہوئے انکی عمر ستر سال کی تھی اور مہندی کا خضاب لگایا کرتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ)

بن حارث بن ہشام بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قریشی مخزومی ہین انکی کنیت ابو محمد تھی اور انکی والدہ فاطمہ بنت ولید بن مغیرہ تھین مصعب زبیری اور واقدی نے بیان کیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اسوقت یہ دس برس کے تھے علم اور دینداری اور بلند ہمتگی کے لحاظ سے بزرگان اسلام مین انکا شمار تھا انھون نے حضرت عمر و عثمان و علی و عایشہ صدیقہ وغیرہم سے (رضی اللہ عنہم) روایت کی ہے اور ان سے انکے بیٹے ابو بکر اور شعبی وغیرہ نے روایت کی ہے۔ ابو معشر نے محمد بن قیس سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ حضرت عایشہ صدیقہ سے واقعہ جمل کا ذکر کیا گیا تو حضرت عایشہ صدیقہ نے پوچھا کہ کیا لوگ اس واقعہ کا ذکر کیا کرتے ہین لوگون نے کہا ہان حضرت عایشہ نے فرمایا (لوگ شاید اسمین کوئی فخر کی بات سمجھتے ہین مگر میری حالت تو یہ ہے کہ) مجھے (رہ رہ کے) آرزو آتی ہے کہ کاش مین بھی اسی طرح گھر مین بیٹھی رہتی جس طرح اور ازواج نبی بیٹھی رہین یہ بیٹھ رہنا مجھے اس سے بھی زیادہ محبوب ہے کہ میرے شکم سے عبدالرحمن بن حارث بن ہشام اور عبداللہ بن زبیر کے ایسے دس سے زائد لڑکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہوتے ان عبدالرحمن کے والد حارث بن ہشام نے طاعون عمواس مین وفات پائی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کی والدہ فاطمہ سے نکاح کر لیا عبدالرحمن نے حضرت عمر ہی کے یہان پرورش پائی۔ اور انھین عبدالرحمن کا نام ابراہیم تھا حضرت عمر نے انکا نام اسوقت بدل کر عبدالرحمن رکھا جسوقت تمام ان لوگون کے نام بدلے گئے جنکا نام انبیا کے نام پر تھا یہ غزوہ جمل مین حضرت عایشہ صدیقہ کے ساتھ موجود تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی مریم کا انکے ساتھ نکاح کر دیا تھا یہ ان لوگون مین سے ہین جن کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا تھا کہ زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبداللہ بن زبیر کے ساتھ ملکر مصحف قرآنی کی کتابت کا کام انجام دین (ایام بغاوت مین) حضرت عثمان کے ساتھ یہ بھی باغیون کے حصار مین تھے اور ین

سلہ ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ کو اس بات کا سخت لال تھا کہ مین مفسدون کے بہکانے مین آکر حضرت علی مرتضی سے واقعہ جمل مین کیون لڑی سی اپنے ملال کو وہان الفاظ مین ظاہر کرتی ہین کہ باوجودیکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کا کسی عورت کے شکم سے پیدا ہونا ایکے لئے نہایت فضیلت کی بات ہے مگر جب انھون نے دیکھا حضرت مرتضی سے جنگ کرنا اس سے بھی افضل ہے تھا ام المومنین کا زہد وورع اور خوف خدا کہ باوجودیکہ اس لڑائی مین انکا قصور نہ تھا پھر بھی وہ اپنے کو قصوروار سمجھتی تھین خاصان خدا کی یہی حالت ہوتی ہے یہی کیفیت بزرگ صحبت یافتہ انبیاء زمانے کے تمام اکابر کی تھی دیکھئے اس واقعہ ہی مین طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کی شہید ہو جانے پر حضرت علی مرتضی کو کسقدر ملال و رنج تھا اور کیسی ندامت تھی حالانکہ اسمین انکا کچھ قصور نہ تھا۔

زخمی ہوئے لوگ انکو اٹھا کر انکے گھر لے گئے انکی حالت دیکھکر انکی عورتین آہ و زاری کرنے لگین - عمار بن یاسر نے ان عورتونکی آواز سنکر یہ شعر پڑھا ۔ ذوقوا کما ذقنا غداۃ محمر ۔ من الحزن اذ کنا و نا د التخوب ۔

اس شعر مین اس واقعہ کی طرف اشارہ ہی کہ ابوجہل نے جو ان عبدالرحمن کا چچا تھا عمار کی والدہ سمیہ کو نہایت شرمناک اور وحشیانہ طریقہ سے محض مسلمان ہو جانے کے جرم مین قتل کیا تھا حارث بن ہشام کی نسل سوا عبدالرحمن کے اور سب منقطع ہو گئی تھی ان عبدالرحمن کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت مین ہوئی تھی ان کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حارثہ - اور بعض لوگون نے ابن جاریہ بیان کیا ہی ابو مسعود نے اسکو ذکر کیا ہی انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہی محمد ابن کعب قرظی نے ابن ابی سلیط سے انھون نے عبدالرحمن ابن حارثہ سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایام گرما مین) جب ذرا ٹھنڈک ہو جائے تو نماز ظہر ادا کیا کرو - (انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن حاطب بن ابی بلتعہ لخمی ہین - انکے نسب کا ذکر انکے والد کے نسب مین ہو چکا ہی - انکی کنیت ابو یحیی تھی - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین پیدا ہوے تھے ان سے انکے بیٹے یحیی نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی کہ آپ عید کی نماز ادا کرنے کے واسطے ایک راہ سے جاتے اور دوسری راہ سے واپس آتے تھے - جعفر ابن سلیمان نے محمد بن عمرو بن علقمہ سے انھون نے محمد بن عبدالرحمن بن حاطب سے انھون نے اپنے والد یعنی عبدالرحمن ابن حاطب سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگون نے عشا کی نماز کا وقت پوچھا تو آپنے فرمایا کہ عشا کی نماز کا وقت اسوقت آتا ہی جب ہر طرف شب کی تاریکی پھیل جائے - قطن بن نسیر نے جعفر سے انھون نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہی اور انھون نے یعنی (عبدالرحمن نے) ۶۸ھ مین وفات پائی ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن حبیب خطمی ہین حافظ ابو بکر خطیب نے (انکا تذکرہ اس طرح) بیان کیا ہی کہ عبدالرحمن بن حبیب انصاری ہین انکا صحابی ہونا ثابت ہی اور بعض لوگ (انکا نسب اس طرح) بیان کرتے ہین عبدالرحمن بن حبیب بن جابر بن جاریہ بن عابد بن

لہ اب تم بھی تکلیف کا مزہ چکھو جس طرح ہم داغ ملنے دن اپنے درد جگر اور تکلیف کا مزہ چکھ چکے ہین -

عبد بن غیان بن عامر بن حنظلہ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انھون نے روایت کی ہے انکا
تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔ غیان کو بعض لوگ عنان بکسر عین اور بعضے بفتح عین بیان کرتے ہین۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن بن ابی وہب بن عائذ بن عمران بن مخزوم قریشی مخزومی سعید بن مسیب کے چچا ہین غزوہ یمامہ مین شہید ہوے۔
مسیب بن حزن کے کئی بھائی تھے جنمین سے یہ عبدالرحمن اور سائب اور ابوسعید ہین سب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا زمانہ پایا مگر سوائے مسیب کے (انمین سے) کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہین کی۔ ابو عمر نے
انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حسان بن ثابت انکا نسب انکے والد کے ذکر مین بیان ہوچکا ہے اور یہ انصاری خزرجی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا۔ انکی کنیت ابو محمد تھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ ابوسعید تھی یہ عبدالرحمن شاعر تھے۔ انکی والدہ
سیرین قبطیہ ماریہ قبطیہ کی بہن تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان بن ثابت کو انھین ہبہ کردیا تھا انھین سے
عبدالرحمن پیدا ہوئے اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ یہ عبدالرحمن حضرت ابراہیم فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خالہ زاد بھائی
ہین اور بعض لوگون کا بیان ہے کہ یہ صحابی نہین ہین بلکہ تابعی ہین۔ محمد بن سعد نے بیان کیا ہے کہ یہ اہل مدینہ کے طبقہ
ثانیہ کے تابعین سے ہین۔ محمد بن اسحاق نے سعید بن عبدالرحمن بن حسان سے انھون نے اپنے والد حسان سے روایت
کی ہے کہ حسان (ایک دن) راستے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے (اسوقت) آپ کیساتھ حارث مرّی تھے جب
حسان نے حارث مرّی کو پہچانا تو یہ شعر کہے۔ ؎ یا حار من یغدر بذمة جاره ✤ منکم فان محمد الا یغدر ✤

واما نة المزنی حیث لقیتہ ✤ مثل الزجاجة صدعھا لا یجبر ✤ ان تغدروا فالغدر من عاداتکم ✤ والغدر ینبت فی اصول السنخ

ہم کو ابو محمد بن حافظ ابی قاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن بکر نے بیان کیا انھون نے احمد بن خلیل سے انھون نے عمر
بن عبیدہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے تھے مجھسے ہارون بن عبداللہ زہری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے ابن ابی زرق نے

ترجمہ اے حارث تمھارے قبیلے کے لوگون مین سے جو شخص اپنے پڑوسی سے بدعہدی کرتا ہے (اس سے کہدو کہ)
محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) بدعہدی نہین کرتے ✤ اُس مزنی شخص کی امانت (وہین پہونچادو) جہان تم اس سے
ملے تھے ✤ وہ امانت مثل شیشہ کے ہے کہ اسکی شکستگی کی اصلاح نہو سکیگی ✤ تم لوگ اگر بدعہدی کرتے ہو تو کچھ (عجب نہین
بدعہدی تو تمھاری عادت ہے ✤ بدعہدی تو تمھارے حصہ مین ہے۔

بیان کیا کہ عبدالرحمن بن حسان نے رملہ بنت معاویہ کو مخاطب بناکر کچھ عاشقانہ اشعار کہے تھے وہ اشعار یہ ہین ؎
رمل[1] ہل تذکرین یوم عراک ؛ اذ قطعنا مسیرنا بالتمنی ؛ اذ تقولین عمرک اللہ ہل شیٔ ؛ وان جل سوف یسلیک عنی ؛
ام ہل اطمعت منکم یا ابن حسان کما قد اراک اطمعت منی ؛ یزید کو جب ان اشعار کی خبر پہونچی تو اسے غصہ آگیا اور حضرت معاویہ کے
پاس جاکر کہنے لگا ای امیرالمومنین اس بیدین بچہ کو جو اہل یثرب سے ہی آپنے دیکھا کہ ہماری آبروریزی کس طرح کررہا ہی اور ہمارے
گھر کی عورتون سے اظہار عشق کرتا ہی حضرت معاویہ نے کہا وہ کون ہی یزید نے کہا عبدالرحمن ابن حسان ۔ اور جو کچھ شعر عبدالرحمن
بن حسان نے کہے تھے وہ پڑھکر سنائے ۔ حضرت معاویہ نے کہا ای یزید فضل خدا سے اس وقت ہم کو ہر طرح کی قدرت حاصل ہے
صاحب قدرت سے زیادہ (اپنے دشمن کو) کوئی سزا نہین دیسکتا (پس تو اسقدر کیون پریشان ہوتا ہی) ذرا توقف کر اسکو
چھوڑدے جب انصار کا وفد آئے تو مجھکو یاد دلانا چنانچہ جب انصار کا وفد آیا تو یزید نے حضرت معاویہ کو یاد دہانی کی حضرت
معاویہ نے عبدالرحمن سے کہا کہ ای عبدالرحمن کیا مجھکو یہ خبر نہین پہونچی کہ تم نے رملہ کو مخاطب بناکر کچھ عاشقانہ اشعار کہے ہین
انھون نے کہا ای امیرالمومنین ہان (مینے کہے ہین) (لیکن یہ صرف شاعرانہ مضمون ہی اور شاعر اپنا معشوق اسی کو فرض کرتا ہی جو
اسکے نزدیک حسن و جمال مین سب سے فائق ہوتا ہی پس اگر مین رملہ سے زیادہ کسی اور کو اپنے شعر (مین مخاطب بنانے) کیلئے مناسب
جانتا تو اسی کو بناتا حضرت معاویہ نے کہا کہ (اگر ایسا ہی) تو تم نے رملہ کی بہن ہند کو کیون مخاطب نہ بنایا اسکی ایک بہن ہند بھی ہی
عبدالرحمن نے کہا اب اسکو بھی مخاطب بناؤنگا حضرت معاویہ کا مقصود یہ تھا کہ اگر دونون کو مخاطب بنالین تو ایک شاعرانہ
مضمون ہونا ثابت ہوجائے (چنانچہ ایسا ہی ہوا) مگر یزید اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور اسنے کعب بن جعیل (شاعر) کو
بلوا بھیجا اور اس سے کہا کہ تو انصار کی ہجو کر کعب نے کہا مین امیرالمومنین سے ڈرتا ہون (اسلیئے خود تو نہین کہہ سکتا) مگر ایک کافر
شاعر کا آپ کو پتہ دیتا ہون وہ بڑا استاد ہی یزید نے کہا وہ کون کعب نے کہا اسکا نام اخطل ہی چنانچہ یزید نے اخطل سے کہا کہ تو انصار
کی ہجو کر اخطل نے بھی کہا کہ مین امیرالمومنین سے ڈرتا ہون یزید نے کہا کچھ خوف نکرو مین اس کا ذمہ دار ہون پس اخطل نے
ہجو یہ اشعار کہے ؎ واذا[2] نسبت ابن الفریعۃ خلتہ ؛ کالجحش بین حمارۃ وحمار ؛ لعن الالہ من الیہود عصابۃ ؛ بالجزع بین صلیصل وصرار ؛
خلوا المکارم لستم من اہلہا ؛ وخذوا مساحیکم بنی نجار ؛ ذہبت قریش بالمکارم والعلی ؛ واللوم تحت عمائم الانصار ؛ ان اشعار کی خبر

---

[1] ای رملہ تمھین حشمہ والا دن یاد ہی ؛ جب ہمنے اور تمنے بڑے شوق مین قطع مسافت کی تھی ؛ جب تم مجھسے یہ کہتی تھین کہ اسد تمھین مدد رکھے کیا کوئی ایسی تدبیر ہی جو تم کو مجھسے خوش کردے گو وہ تدبیر دشوار ہو (تو بھی تم مجھے بتادو اچھا یہ تو بتاؤ) ای ابن حسان کبھی مینے بھی تمسے کسی بات کی خواہش کی ہی ؛ جسطرح مین تمھین اپنے سے خواہش کرتا ہوا دیکھ رہی ہون ۱۲

[2] ترجمہ جب فریعہ (قبیلہ انصار کی ماں کا نام ہی) کا بیٹا اپنا نسب بیان کرتا ہی ؛ جس طرح گدھے کا بچہ گدھے اور گدھی سے پیدا ہوتا ہی ؛ اللہ یہودیون کے گروہ کو لعنت کرے ؛ جو اونٹ اور گھوڑون کے درمیان مین شور مچایا کرتے ہین ؛ اے یہودیو بزرگیون کو تم چھوڑدو تم اسکے لائق نہین ہو ؛ اور اے بنی نجار تم اپنے پھاوڑے لیکر کام کرو ؛ سب بزرگیان اور بلندیان قریش لے گئے ؛ اور انصار کے عمامون کے نیچے ملامت ہی ؛ ۱۲

جب نعمان بن بشیر کو معلوم ہوئی تو وہ حضرت معاویہ کے پاس گئے اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر کہا کہ ای امیر المومنین دیکھو کیا تمھین ملامت دکھائی دیتی ہی حضرت معاویہ نے کہا نہین بلکہ بزرگی اور خیریت دکھائی دیتی ہی نعمان بن بشیر نے کہا اخطل یہ کہتا ہی کہ ہمارے عمامون کے نیچے ملامت ہی حضرت معاویہ نے (نہایت تعجب کے ساتھ) پوچھا کیا اس نے ایسا کہا ہی نعمان بن بشیر نے کہا ہان کہا ہی حضرت معاویہ نے فرمایا تو تم کو اسکی زبان (کاٹ لینے) کا اختیار ہی اور (یہ کہکر) اخطل (ناہنجار) کے حاضر کرنے کا حکم دیا جب وہ لایا گیا تو اُسنے قاصد سے کہا مجھے یزید کے پاس لے چلو چنانچہ وہ اسکو یزید کے پاس لے گیا اخطل نے (یزید سے) کہا اسی بات سے مین ڈرتا تھا یزید نے کہا تم کچھ خوف نہ کرو اور یزید حضرت معاویہ کے پاس گیا اور کہا آپنے اس شخص کو کیون بلایا ہی یہ تو ہماری تعریف کرتا ہی اور ہمارے دشمنون کی مذمت کرتا ہی حضرت معاویہ نے کہا اسنے انصار کی ہجو کی ہی یزید نے پوچھا کون کہتا ہی حضرت معاویہ نے کہا نعمان بن بشیر یزید نے کہا انکا قول مقبول نہین ہو سکتا کیونکہ وہ خود مدعی ہی ہان انسے آپ گواہ مانگئے اگر وہ گواہ پیش کردین تو آپ انکے موافق فیصلہ کر دیجئے چنانچہ حضرت معاویہ نے انکو بلوایا مگر وہ کوئی گواہ پیش نہ کر سکے (مجبور ہو کر) حضرت معاویہ نے اخطل کو چھوڑ دیا ان عبد الرحمن کی وفات سنہ ۔۔ھ مین ہوئی یہ خلیفہ کا قول ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حسنہ یہ شرحبیل بن حسنہ کے بھائی ہین حسنہ انکی والدہ کا نام وہ عمر بن حبیب بن حذافہ بن جمح کی لونڈی تھین انکے والد کے نام میں اور نسب مین اختلاف ہی اور اسمین بھی اختلاف ہی کہ وہ کسکے غلام تھے ہم یہ سب باتین شرحبیل کے نام مین بیان کر چکے ہین۔ انسے زید بن وہب نے روایت کی ہی وہ کہتے تھے ہمین ابو الفضل منصور بن ابی الحسن مخزومی نے اپنی سند سے (جو) احمد بن علی بن مثنی تک (پہونچتی ہی) خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو خیثمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے زید بن وہب سے انھون نے عبد الرحمن بن حسنہ سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد مین تھے اتفاقاً ہمارا گذر ایک ایسی سرزمین پر ہوا جہان گفتار بہت تھے چنانچہ ہم نے چند گفتار شکار کئے انکا گوشت دیگون مین پک رہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا چیز (پک رہی) ہی ہمنے کہا کچھ گفتار ہمنے پائی تھین (انکا گوشت ہی) حضرت نے فرمایا ایک گروہ بنی اسرائیل کا مسخ ہوگیا تھا خدا نے اُسے گفتار کی شکل مین کر دیا تھا مین خیال کرتا ہون کہ شاید یہ گفتار وہی ہون پھر آپنے ہمین حکم دیا تو ہم نے دیگون کو الٹ دیا باوجودیکہ ہم (اسوقت بہت) بھوکے تھے انسے زید نے بھی روایت کی ہی کہ یہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے اور آپ کے پاس ایک عصا تھی آپ نے اسکو رکھدیا اور پیشاب کرنے لگے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہی اور ابو نعیم نے انکا تذکرہ عبد الرحمن بن مطاع کے نام مین لکھا ہے یہ دونون ایک ہین ان کا تذکرہ انشاء اللہ تعالے اپنے موقع پر کیا جائے گا۔

عبدالرحمن

ابن ام الحکم - انکا ذکر حضرت معاویہ اور وائل بن حجر کے قصہ مین آتا ہے انکی والدہ ام الحکم ابوسفیان بن حرب (والد حضرت معاویہ) کی بیٹی اور حضرت معاویہ کی بہن ہین ان عبدالرحمن کے والد کا نام عبداللہ بن عثمان بن عبداللہ بن ربیعہ بن حارث بن حبیب بن حارث بن مالک بن حطیط بن جشم بن قسی ہے ثقفی ہین - اور بعض لوگ انکا نسب اس طرح بیان کرتے ہین عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی عقیل کنیت انکی ابوسلیمان اور بعض لوگ ابومطرف کہتے ہین یہ اپنی والدہ ام الحکم ہی کی طرف زیادہ منسوب کیے جاتے ہین اسی وجہ سے ہم نے انکا ذکر یہان کیا انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ سے مرسل روایت کی (یعنی انکے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مین کوئی دوسرا صحابی راوی ہوتا ہے جسکو یہ ذکر نہین کرتے) اور بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ خود صحابی ہین - انھون نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی ہے انسے اسمٰعیل بن عبیداللہ اور عزار بن حریث اور یعقوب بن عثمان نے روایت کی ہے انکے ماموں حضرت معاویہ نے انھین ۵۸ھ مین کوفہ کا عامل مقرر کیا تھا پھر انکو معزول کر کے نعمان بن بشیر کو انکی جگہ پر مقرر کیا یہ اپنے زمانہ حکومت مین بہت بدسیرت ہے[۱] ہمین حافظ قاسم بن علی بن حسن نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمنے ابوالوفا سے پڑھا وہ عبدالعزیز بن احمد سے روایت کرتے تھے وہ کہتے تھے ہمین عبدالوہاب میدانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوسلیمان بن زبر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن احمد بن جعفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن جریر طبری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے ہشام بن محمد سے روایت کر کے خبر دیگئی وہ کہتے تھے کہ حضرت معاویہ نے عبدالرحمن بن ام الحکم کو کوفہ پر عامل مقرر کیا انکا طریق حکومت وہان بہت برا رہا وہان کے لوگون نے انکو نکال دیا تو یہ اپنے ماموں معاویہ کے پاس چلے گئے حضرت معاویہ نے کہا مین تم کو کوفہ سے بہتر مقام دیتا ہون یعنی مصر اور انکو مصر کا حاکم بنا دیا چنانچہ یہ مصر کی طرف روانہ ہو گئے جب یہ خبر معاویہ بن خدیج سکونی کو پہونچی تو وہ مصر سے دو منزل انکے استقبال کیلئے آئے اور کہا آپ اپنے ماموں کے پاس لوٹ جائیے کیونکہ آپ ہم لوگون کے یہان ویسی حکومت نہین کرسکتے جیسی ہمارے بھائیون یعنی اہل کوفہ کے یہان کر چکے ہین پس یہ اپنے ماموں کے پاس لوٹ گئے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ کوفہ سے انکے معزول ہونے کا سبب علاوہ ان کے بدسیرت ہونے کے یہ بھی تھا کہ عبداللہ بن ہمام سلولی نے چند اشعار نظم کئے اور ایک پرچہ مین لکھکر جامع مسجد مین ڈالدیئے وہ اشعار یہ ہین ؎

الا ابلغ معاویۃ بن صخر ٭ فقد خرب السواد فلا سوادا ٭ اری العمال اقساء علینا ٭ بعاجل نفعھم ظلموا العبادا[۲]

[۱] انکے نام کیساتھ ہمنا اور رضی اللہ عنہ کی لفظ نہین لکھی بدو وجہ اول یہ کہ انکا صحابی ہونا ثابت نہین صرف ایک ضعیف قول ہے دوسری یہ کہ مصنف انکو بدسیرت بتاتے ہین کوئیرا ناقص خیال یہ ہے کہ اگر یہ اجل ہوتے تو یقیناً کاملین اولیاء اللہ مین انکا شمار ہوتا اس زمانے کے اعتبار سے البتہ بدسیرت رہے ہون گے - ۱۲

[۲] ترجمہ آگاہ رہو معاویہ بن صخر کو (یہ پیغام) پہونچا دو ٭ کہ سواد (کوفہ) ویران ہو گیا اور اب آباد نہو گا ٭ ہم تمہارے عاملون کو دیکھتے ہین کہ ہمارے لئے قسائی بنے ہوئے ہین ٭ اپنے دنیاوی نفع کے لئے بندگان (خدا) پر ظلم کرتے ہین ٭

فهل لك ان تدارك ما لدينا ٭ وتدفع عن رعيتك الفسادا ٭ وتعزل تابعا ابدا هواه ٭ يخرب من بلادته البلادا ٭

اذا ما قلت اقصر عن هواه ٭ تمادی فی ضلالته وزادا ٭

یہ اشعار جب حضرت معاویہ کو پہونچے تو انھون نے عبدالرحمن کو معزول کر دیا۔ انکو حضرت معاویہ نے مقام جزیرہ کا حاکم بھی بنایا تھا۔ ان عبدالرحمن نے ۳۳ھ مین روم مین جہاد کیا اور وہین عمر بسر کی اور جب دمشق سے ضحاک قیس مرج راہط کیطرف گیا تو انھون نے دمشق پر بھی قبضہ کر لیا اور لوگون کو مروان بن حکم سے بیعت کرنے کا حکم دیا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانہ مین انکی وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ عبدالرحمن بن ابی عقیل ثقفی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین وفد بنکر آئے تھے انکا شمار اہل کوفہ مین ہو۔ انکی حدیث عبدالرحمن بن علقمہ سے مروی ہو اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ عبدالرحمن ام حکم بنت ابی سفیان کے بیٹے ہین ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سند سے عون بن ابی جحیفہ سے انھون نے عبدالرحمن بن علقمہ ثقفی سے انھون نے عبدالرحمن بن عقیل سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مین ایک وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا جسوقت ہم لوگون نے دروازہ پر پہونچکر اونٹ کو بٹھلایا اسوقت تک میری یہ حالت تھی کہ روئے زمین پر کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہمین ناپسندیدہ نہ تھا مگر جسوقت ہم آپ کے پاس اٹھکر چلے اسوقت یہ حالت تھی کہ دنیا مین کوئی شخص آپ سے زیادہ ہمین محبوب نہ تھا مین کہتا ہون یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا کلام تھا مگر صحیح یہ ہو کہ یہ عبدالرحمن بن ام حکم صحابی نہین ہین اور ابو عقیل کے بیٹے نہین ہین تابعی ہین محمد بن سعد نے کہا ہو کہ اہل طائف کے پہلے طبقہ سے ہین اور ابو زرعہ نے کہا ہو کہ یہ تابعی ہین کوفہ کے رہنے والے نہین ہین ہان وہان حاکم تھے اور بہت دنون حاکم بھی نہین رہے کہ انکو کوفہ کا رہنے والا کہدیا جائے پس شاید یہ کوئی اور شخص ہون واللہ اعلم یہ وہی شخص ہین جنھون نے جمعہ کے دن بیٹھکر خطبہ پڑھنا شروع کیا تو حضرت کعب بن عجرہ نے یہ کیفیت دیکھکر کہا کہ اس خبیث کو دیکھو بیٹھکر خطبہ پڑھتا ہو حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہو واذا راو تجارۃ او لھوا انفضوا الیہا وترکوک قائما۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

میسری ہین۔ حمید کے والد ہین۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ صحیح یہ ہو کہ انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا ان سے انکے بیٹے حمید نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کو دو شخص پکارین تو اسکے پاس جاؤ جو

۱؎ پس کیا تم ہماری حالت کا تدارک کر سکتے ہو ٭ اور اپنی رعیت سے اس فساد کو دور کر سکتے ہو ٭ اور ایسے شخص کو معزول کر سکتے ہو جو ہمیشہ اپنی خواہش نفسانی کی پیروی کرتا ہو ٭ اور اپنی کج فہمی سے شہرون کو ویران کئے ڈالتا ہو ٭ جب اس سے کہو کہ اپنی خواہش نفسانی کو ترک کر ٭ تو اسکی گمراہی اور بڑھ جاتی ہو ٭ ۱۲

۲؎ ترجمہ اے نبی جب یہ لوگ کوئی تجارت یا کھیل دیکھتے ہین تو تم کو (خطبہ پڑھتے ہوئے) کھڑا چھوڑ کر چلے جاتے ہین۔

بہ نسبت دوسرے کے تم کیسے قریب ہوا سو جہسے کہ جس کا دروازہ قریب ہی وہی پڑوس کا زیادہ حقدار ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے:

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن حنبل۔ کلدہ بن حنبل کے بھائی ہین یہ اور انکے بھائی کلدہ اوریہ دونون صفوان بن امیہ کے اخیافی بھائی ہین انکی والدہ صفیہ بنت معمر ابن حبیب بن وہب ہین قبیلۂ جمح کے تھے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ یہ دونون صفوان کے بھانجے تھے ان دونون کی والدہ صفیہ بنت امیہ بن خلف تھین اسی وجہ سے کلدہ صفوان کے پاس رہتے تھے انکی خدمت کیا کرتے تھے کبھی انسے جدا نہوتے تھے ان دونون کے والدین سے مکہ مین آکے رہے تھے انشاء اللہ تعالیٰ انکے بھائی کلدہ کے تذکرہ مین یہ سب حال بیان کیا جائیگا عبد الرحمن کی کوئی روایت معلوم نہین انھین نے حضرت عثمان کی شان مین یہ اشعار کہے تھے یہ حضرت عثمان سے کچھ منحرف تھے اگرچہ اس انحراف پر یہ قائم نہین رہے (وہ اشعار یہ ہین) سلہ

اقسم باللہ رب العباد ۔ ماخلق اللہ شیئا سدی ۔ ولکن خلقت لنا فتنہ ۔ لکی نبتلی بک او تبتلی

یہ اشعار اور بھی ہین۔ یہ عبد الرحمن واقعہ اجنادین مین ملک شام مین شریک ہوئے تھے انکو خالد بن ولید نے حضرت ابوبکر صدیق کے پاس فتح دمشق کی بشارت دینے کے لیے بھیجا تھا۔ یہ جنگ صفین مین علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن ولید بن مغیرہ قریشی مخزومی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا اور آپ کو دیکھا بھی تھا انکے والد بھی صحابی تھے۔ انکی والدہ اسماء بنت اسد بن مدرک خثعمی تھین۔ انکی کنیت ابو محمد تھی قریش کے شہسوار اور بہادرون مین سے تھے اور صاحب فضل وکرم ونیک سیرت تھے۔ لیکن حضرت علی مرتضیٰ اور بنو ہاشم سے منحرف تھے بوجہ اسکے کہ یہ اپنے بھائی مہاجر بن خالد کے مخالف تھے اور مہاجر حضرت علی کے محب تھے۔ انکے ساتھ واقعہ جمل وصفین مین شریک تھے (پس ضرور ہوا کہ یہ حضرت علی مرتضیٰ سے احتراز کرین) یہ عبد الرحمن واقعہ صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ تھے۔ اور حمص مین سکونت اختیار کی تھی واقعہ یرموک مین اپنے والد کے ساتھ تھے اور حضرت معاویہ نے انکو غزوۂ روم مین عامل بنایا تھا اہل روم کے ساتھ انھون نے خوب جنگ کی۔ جب عباس ابن ولید حمص مین حاکم ہوئے تو انھون نے اہل حمص کے سردارون سے کہا کہ جسقدر تم عبد الرحمن کو یاد کرتے ہو۔ کیا وجہ ہے کہ اپنے حاکمون مین سے کسی حاکم کو نہین یاد کرتے ہو۔ بعض لوگون نے جواب دیا عبد الرحمن کو (زیادہ ہم اسوجہ سے یاد کرتے ہین) کہ وہ ہمارے سردارون کو اپنے قریب جگہ دیتے تھے اور ہم لوگون کی خطائین معاف کرتے تھے (ایسے منکسر مزاج تھے کہ) ہمارے مکانون مین

سلہ ترجمہ اللہ کی قسم کھاتا ہون جو تمام بندون کا پروردگار ہے کہ کوئی چیز اللہ نے بیکار نہین پیدا کی بلکہ سب چیزین ہماری آزمایش کے لیے پیدا کی گئی ہین اے عثمان تم بھی اسی لیے پیدا ہوے ہین کہ یا ہماری آزمایش تم سے کی جائے یا تمھاری آزمایش (ہم سے) کی جائے ۱۲

آکر بیٹھا کرتے تھے - بازاروں مین جاتے تھے - اور مظلومون کا انصاف کیتے تھے مریضون کی عیادت کرتے تھے - جنازون مین شریک ہوتے تھے - بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ جب حضرت معاویہ نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے بیٹے یزید کے لیے لوگون سے بیعت لین تو اہل شام کو بلا کر انکے سامنے خطبہ پڑھا اسمین بیان کیا اے لوگون مین اب بوڑھا ہوگیا اور میری موت کا زمانہ قریب آگیا ہو تو یہ ارادہ ہو کہ ایک ایسے شخص کی تم لوگون سے بیعت لون جو تمھارا انتظام درست رکھے - اور مین تو تمین مین کا ایک شخص ہون (پس بغیر خوف وخطر کے اپنا راز دلی مجھے بتادو کسے خلیفہ بنانا چاہتے ہو) تو لوگون نے ایک زبان ہو کر عبد الرحمن بن خالد کے واسطے اپنی خوشنودی ظاہر کی - حضرت معاویہ کو یہ بات ناگوار گذری مگر اپنے دل ہی مین اسکو رکھا - اسکے بعد عبد الرحمن بیمار ہوگئے اور ابن اثال نصرانی (طبیب) نے (انکو دوا کے دھوکے) جاکر زہر دیدیا - جس سے سنہ ۴۶ھ مین انتقال ہوگیا - بعض کا بیان ہو کہ عبد الرحمن کو ابن اثال نے حضرت معاویہ کے حکم سے زہر دیدیا - محمد بن سعد نے لکھا ہو کہ انکی کوئی اولاد نہ تھی پھر مہاجر بن خالد نے (جو عبد الرحمن کے بھائی تھے اور باوجودیکہ دونون مین نفاق تھا مگر خون کے جوش نے مجبور ہو کر اپنے بھائی کے انتقام کے لیے) پوشیدہ طور پر اپنے ایک غلام کے ساتھ دمشق جاکر (ابن اثال کی گھات مین رہے ایک دن (ابن اثال) رات کو حضرت معاویہ کے پاس سے آرہا تھا مہاجر نے دم قتل پاک اسپر حملہ کیا - وقصہ اہل سیر مین مشہور ہو - اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو زبیر بن بکار کہتے ہین کہ (مہاجر نہین بلکہ) خالد بن مہاجر ابن خالد نے حضرت معاویہ کو یہ تہمت لگائی کہ انھون نے ابن اثال کو بھیجکر میرے چچا کو زہر دلوادیا - اور اسی صدمہ سے انکا انتقال ہوگیا - اسی بنا پر اثال کو اثنائے راہ مین مار ڈالا واللہ اعلم - عبد الرحمن نے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو وہ مرسل ہو اور انسے خالد بن سلمہ وزہری اور عمرو بن قیس شامی ویحییٰ بن ابی عمرو شیبانی وابو ہزان نے روایت کی ہو - ابو ہزان نے عبد الرحمن ابن خالد سے روایت کی ہو کہ ایک مرتبہ انھون نے اپنے سر اور شانون مین پچھنے لگوائے لوگون نے دریافت کیا کہ آپنے پچھنے کیون لگوائے تو جواب دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پچھنے لگوا کر اپنا خون نکلوا ڈالے تو وہ شخص اگر دوا نکریگا تو اسکو کچھ ضرر نہوگا - جب انکی وفات ہوئی تو کعب بن جعیل نے یہ مرثیہ کہا ۵۲

الا تبکی وما ظلمت قریش	باعوال البکاء علی فتاہا
ولو سئلت دمشق لاخبرتکم	وبصری من اباح لکم حماہا
وسیف اللہ ادردہا المنایا	وہدم حصنہا وحمی حماہا

۵۱ مرسل وہ حدیث ہو کہ جسکی سند مین صحابی کو نہ بیان کرے " ۵۲ ترجمہ (از خاطب) تو نہین - وتا قریش تو اپنی نوجوان کی موت پر بلند آواز سے رونے مین کوتاہی نہین کرتے " اگر شہر دمشق پوچھا جائے تو وہ تمسے بیان کریگا " اور شہر بصری بھی کہ کس نے وہان کی چراگاہ تمھارے واسطے عام کردی اور کس نے خدا کی تلوار کو موت (کے گھاٹ) اتارا " اور کس نے دمشق وبصری کے قلعے (جو کافرون نے بنائے تھے) منہدم کیے اور وہان کی چراگاہین محفوظ رکھین "

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خباب سلمی اور بعض نے ابن خباب بن ارت بیان کیا ہے یہ اہل بصرہ مین شمار کیے گئے ہین اور انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہمکو اسمعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد نے اپنی سند سے جو ابوعیسی ترمذی تک پہونچتی ہے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابوداؤد طیالسی نے بیان کیا انھون نے سکن بن مغیرہ سے جو آل عثمان کے غلام تھے انھون نے ولید ابن ہشام سے انھون نے فرقد ابی طلحہ سے انھون نے عبدالرحمن بن خباب سے نقل کرکے روایت کی ہے کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اُسوقت آپ غزوہ جیش العسرت (یعنے غزوہ تبوک یہ جیش العسرت کے نام سے اسوجہ سے مسمی ہوا کہ نہایت قحط سالی اور بے سروسامانی مین ہوا تھا) کا سامان مہیا فرمارہے تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ اسکی مدد کے واسطے) سو اونٹ مع نمدہ و کاٹھی کے اللہ کی راہ مین مینے دیے پھر آنحضرت نے اور رغبت دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا مینے دو سو اونٹ مع کاٹھی وغیرہ کے اللہ کی راہ مین (اس لشکر کو) دیے پھر آنحضرت نے اور رغبت دلائی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مینے اللہ کی راہ مین تین سو اونٹ مع اسباب دیے پھر مینے دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے تشریف لاتے اور فرمایا کہ اس عمل کے بعد عثمان جو کچھ بھی کرگزرین اُنکے لیے (آخرت مین) مضر نہوگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خبیب جہنی ہین انکی حدیث عبداللہ بن نافع زرگر کے واسطہ سے مروی ہے عبداللہ بن نافع نے ہشام بن سعد سے انھون نے معاذ بن عبدالرحمن جہنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکا اپنا داہنا بایان ہاتھ پہچاننے لگے تو اُسکو نماز کا حکم کرو۔ یہ حدیث کسی دوسری سند سے معلوم نہین ہوتی اسکو ابوعمر نے بیان کرکے کہا ہے کہ اگر یہ حدیث صحیح ہے تو مین ان عبدالرحمن کو عبداللہ بن خبیب کا بھائی سمجھتا ہون۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خراش انصاری ہین انکی کنیت ابولیلی ہے۔ علی مرتضی کے ساتھ واقعہ صفین مین موجود تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر بیان کیا ہے

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

خطمی۔ موسی کے والد ہین۔ حمید بن عبدالرحمن نے موسی بن عبدالرحمن خطمی سے روایت کی ہے کہ انھون نے محمد بن کعب قرظی کو اپنے والد سے پوچھتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے قمار بازی کے بابت کیا سنا ہے اسکے

سلہ یہ ایک نہایت لطف وکرم کا خطاب ہے تمام گناہون کی بخشش کا پروانہ ہے ایسا لطف وکرم کا خطاب صرف اُسی شخص کے ساتھ ہوتا تھا جسکی آیندہ زندگی کی حالت اللہ و رسول نے جانچ لی ہوتی تھی اہل بدر کے لیے بھی اس قسم کا جملہ ارشاد ہوا ہے کہ اب جو چاہو کرو مین تمھین بخش چکا ۱۲

والد نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے جو کچھ بھی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو اُسکی حالت مثل
اُس شخص کے ہے جو پیٹ سے وضو کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز اُسکی مقبول ہوگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے کیا ہے اور ابوموسیٰ نے
عبدالرحمن بن حبیب خطمی کا تذکرہ لکھا ہے مگر انکا تذکرہ اوپر ہو چکا گو اگلے تذکرہ میں کوئی بات ایسی نہیں بیان ہوئی جس سے
معلوم ہوتا کہ یہ عبدالرحمن حبیب کے بیٹے ہیں یا اور کوئی ہیں لیکن غالب گمان یہ ہے کہ ابوموسیٰ نے جو ابن مندہ پر استدراک
کیا ہے تو یہی سمجھکر کہ یہ عبدالرحمن (حبیب کے بیٹے نہیں بلکہ) کوئی اور ہیں واللہ اعلم۔ وہ حال انکا بیان کیا جس سے نہ یہ ہوتا
کہ عبدالرحمن خطمی یہی ہیں یا دوسرے۔ غالب گمان یہ ہے کہ اس خدشہ کا انکو استدراک نہیں ہوا۔ اور یہ سمجھ لیا کہ یہ عبدالرحمن
دوسرے ہیں اور وہ عبدالرحمن خطمی دوسرے ہیں۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

خلاد کے والد تھے۔ بخاری نے انکو صحابہ میں اور دوسرے لوگوں نے تابعین میں ذکر کیا ہے۔ عبدالرزاق سے معمر سے
انھوں نے خلاد سے انھوں نے اپنے والد عبدالرحمن سے روایت کی ہے کہ غزوۂ تبوک میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہم لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھا اور فرمایا کیا تم لوگوں کو اس آدمی کی خبر دوں جو اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے تو ہم لوگوں نے یہ گمان
کیا کہ اب کسی شخص کا نام بتا دیجئے اور کہا ہاں فرمائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں میں زیادہ محبوب ہے وہی
اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن خنبش تمیمی اور بعض نے انکو عبداللہ بیان کیا ہے مگر عبدالرحمن صحیح ہے۔ ہمکو ابن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک
پہونچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن حاتم یعنی ابوسلمہ عنزی نے جعفر بن
سلیمان ضبعی سے انھوں نے ابو تیاح سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں نے عبدالرحمن بن خنبش سے پوچھا وہ
اس وقت بہت بوڑھے تھے کہ کیا آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا انھوں نے کہا کہ ہاں دیکھا تھا
پھر میں نے پوچھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس رات کو جس میں شیاطین اسکے ساتھ فریب
کرنا چاہتے تھے کیا کیا تو عبدالرحمن بن خنبش نے کہا کہ شیاطین پہاڑوں کے دروں اور نالوں سے (نکل نکل کر) رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے انمیں ایک شیطان تھا جسکے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا جس سے وہ (نصیب دشمنان) رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے روے مبارک کو جلانا چاہتا تھا۔ اسی اثنا میں جبریل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا کہ اے محمد (صلی اللہ
علیہ وسلم) کہیے حضرت نے فرمایا کیا کہوں جبریل نے کہا کہیے (یعنی یہ دعا پڑھیے)

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق و برا و ذرا و من شر ما ینزل من السماء و من شر ما یعرج فیہا و من شر ما یخرج من الارض و من شر ما ینزل فیہا و من شر فتن اللیل و النہار و من شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمان

(چنانچہ حضرت نے یہ دعا پڑھی پڑھتے ہی) اس شیطان کی آگ گل ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو ہزیمت دی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

خیثمہ بن عبد الرحمن کے والد ہین اور یہ ابن ابی سبرہ کے بیٹے ہین۔ انکا تذکرہ لوگون نے لکھا ہو۔ ابو موسی نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ ابن مندہ نے عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے نام مین لکھا ہو اور یہ اپنی کنیت سے مشہور بھی نہین ہین کہ کنیت کے ترک ہو جانے سے ابن مندہ پر استدراک کیا جائے۔ علاوہ ازین ابن مندہ وغیرہ نے انکا تذکرہ لکھکر یہ بھی کہا ہو کہ یہ خیثمہ کے والد ہین انکی کنیت ابو خیثمہ نہین لکھی۔ پس ابن مندہ پر استدراک نہین ہو سکتا انشاء اللہ عبد الرحمن بن ابی سبرہ کے تذکرہ مین وہ باتین آہنگی جنسے معلوم ہو جائیگا کہ خیثمہ کے والد یہی عبد الرحمن ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن درہم کندی ہین۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہو انھون نے استغفار کے متعلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایک حدیث) روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن دلہم یہ ایک مجہول شخص ہین انکا صحابی ہونا معروف نہین ہو۔ اور سند حدیث انکی مجروح ہو حمید بن ابی حمید نے عبد الرحمن بن دلہم سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ کدو کا استعمال کیا کرو کیونکہ کدو دل و دماغ کی قوت زیادہ کرتا ہو اور اسی طرح ایک حدیث سور کی فضیلت مین انسے مروی ہو کہ سور کی فضیلت سترانبیا نے بیان فرمائی ہو سواے ان حدیثون کے اور بھی حدیثیں انسے مروی ہین مگر سب ضعیف اور احادیث صحیحہ کی معارض ہین۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابو رشد۔ ابو موسی نے کہا ہو کہ طبرانی نے انکا تذکرہ لکھا ہو اور یہ احتمال کیا ہو کہ یہ عبد الرحمن ابن عبد یا ابن عبید ہین۔ سواے اسکے کہ

ملہ ترجمہ مین اللہ کے کامل و مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہون اُن چیزون کے شر سے جو اُسنے پیدا کی ہین اور اُن چیزون کے شر سے جو آسمان سے اُترتی ہین اور ان چیزون کے شر سے جو آسمان پر چڑھتی ہین اور اُن چیزون کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہین اور ان چیزون کے شر سے جو زمین پر اُترتی ہین اور رات اور دن کے فتنون سے اور آنیوالون کے شر سے سواے اس آنے والے کے جو بھلائی کے ساتھ آسکے ۱۲۔

ابونعیم نے ان دونوں کے درمیان فرق بیان کیا ہے۔ اور عبدالرحمن بن عبد کا انشاء اللہ ہم ذکر کرینگے اور ابوعمرو ابونعیم نے کہا ہے کہ عبدالرحمن ابوراشد ازدی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہو کر آئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہے انھوں نے کہا عبدالعزیٰ فرمایا کہ تمھارے والد کا کیا نام ہے کہا ابو مُعْوِیَہ۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ عبدالرحمن ابوراشد تمھارا نام ہے پھر فرمایا کہ یہ تمھارے ساتھ کون شخص ہے انھوں نے کہا میرا غلام ہے آنحضرت نے فرمایا اسکا کیا نام ہے کہا قیوم فرمایا نہیں بلکہ عبدالقیوم۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع انصاری ظفری ہیں۔ عبدالرحمن بن عبدالعزیز نے حکیم بن حکیم سے انھوں نے فاطمہ بنت خشاف سے انھوں نے عبدالرحمن ابن ربیع ظفری سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اشجع کے ایک شخص کے پاس زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے کسیکو بھیجا مگر وہ اسنے انکار کیا پھر دوبارہ آنحضرت نے زکوٰۃ لینے کے واسطے اُسکے پاس بھیجا اُسنے پھر انکار کیا تیسری بار پھر آنحضرت نے زکوٰۃ لینے کے واسطے اُسکے پاس بھیجا اور فرمادیا کہ اگر ابکی مرتبہ وہ زکوٰۃ نہ دے تو اسکی گردن مار دینا۔ عبدالرحمن بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ میں نے حکیم بن حکیم سے کہا میرا خیال یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے منکرین[1] زکوٰۃ سے شاید اسی حدیث کی بنا پر جہاد کیا تھا حکیم نے کہا ہاں۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن کعب اسلمی مدنی ہیں انسے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ باہلی ہیں یہ سلمان بن ربیعہ بن یزید بن سہم بن عمرو بن ثعلبہ بن غنم بن قتیبہ بن معن باہلی کے بھائی ہیں۔ باہلی باہلہ بنت صعب ابن سعد بن سعد عشیرہ کی طرف منسوب کیے گئے ہیں۔ اور معن کی اولاد سب باہلہ کی طرف منسوب ہوئی ہے۔ یہ عبدالرحمن ذی النور کے لقب سے مشہور تھے۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے تھے مگر کوئی حدیث آپسے نہیں سنی یہ اپنے بھائی سلمان سے بڑے تھے۔ جسوقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو شہر قادسیہ کی طرف (عامل بناکر) بھیجا تو عبدالرحمن بن ربیعہ کو وہاں کا قاضی بنایا تھا اور مال غنیمت کی تقسیم اور وصول انکے سپرد کی تھی پھر انکو حضرت عمر نے شہر باب اور ابواب اور ترکستان کے معرکہ جنگ پر حاکم بنا دیا تھا یہ عبدالرحمن شہر بلنجر میں جو ملک باب کا آخری شہر ہے حضرت عثمان کی خلافت کے آٹھ برس گذرنے کے بعد شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

---

[1] سرورِ عالم صلعم کی وفات کے بعد کچھ لوگ فرضیت زکوٰۃ کے منکر ہو گئے تھے اُنسے حضرت ابوبکر نے جہاد کیا تھا اسی جہاد کو قتال مرتدین اور واقعہ ردت سے تعبیر کرتے ہیں۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن رشید- ابو موسی نے کہا ہو کہ بعض لوگ بحوالہ امام بخاری انکو صحابی کہتے ہین- انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو-

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن رقیش بن رئاب بن یعمر اسدی (ان) غزوۂ احد مین شریک تھے یزید بن رقیش کے بھائی تھے- انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زبیر بن زید بن امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس- ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن زبیر بن باطیا قرظی ہین امیر ابو نصر نے دونون طرح سے انکا نسب بیان کیا ہو- اور اس بات پر سب نے اتفاق کیا ہو انھین عبد الرحمن نے رفاعہ قرظی کی مطلقہ عورت سے نکاح کیا تھا (ایک دن) وہ عورت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور آپ سے (عبد الرحمن کی شکایت کی اور) کہا کہ عبد الرحمن کے پاس جو چیز[1] ہو وہ میرے کپڑے کے کنارہ کے مثل ہو- ہمکو ابو الفرج یحیی بن محمود اور ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سندون سے (جو) مسلم بن حجاج تک (پہونچتی) ہو خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر بن ابی شیبہ اور عمرو ناقد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے سفیان نے بیان کیا اور انھون نے زہری سے انھون نے عروہ بن زبیر سے انھون نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہو کہ وہ فرماتی تھین رفاعہ قرظی کی بی بی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا کہ مین رفاعہ قرظی کے نکاح مین تھی انھون نے مجھکو مغلظہ طلاق دیدی مینے عبد الرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا مگر انکے پاس جو چیز ہو وہ میرے کپڑے کے مانند ہو انحضرت نے تبسم کیا اور فرمایا کیا اب تم پھر رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو یہ نہین ہو سکتا تاوقتیکہ تم عبد الرحمن کی چاشنی نہ چکھ لو اور وہ تمھاری چاشنی نہ چکھ لین- اس حدیث کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ سے بھی اسی طرح روایت کیا ہو جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہو- اور سوید بن رفاعہ نے زبیر بن عبد الرحمن بن زبیر سے انھون نے اپنے والد سے بھی اسی طرح روایت کیا ہو- محمد بن اسحاق نے اس عورت کا نام تمیمہ اور بعض نے سہیمہ بیان کیا ہو اور بعض سوا ان دونون نامون کے اور نام بیان کرتے ہین- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو- زبیر بفتح زاء معجمہ عبد الرحمن کے والد اور زبیر بضم زائے معجمہ وفتح بائے تحتانی عروہ کے والد ہین-

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

زجاج- حضرت ام المومنین ام حبیبہ کے غلام تھے- انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا تھا- عمر بن عثمان بن ولید بن عبد الرحمن نے روایت کی ہو کہ مجھکو میرے والد نے اور نیز میرے دوسرے عزیزون نے عبد الرحمن زجاج سے انھون نے ام المومنین ام حبیبہ سے

---

[1] مطلب یہ ہو کہ وہ نامرد ہین انکا عضو مخصوص بیکار ہو اسی مضمون کو کنایہ مین ادا کر رہی ہین۔

نقل کرکے خبر دی کہ وہ فرماتی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور عبدالرحمن میرے سامنے بیٹھے ہوے تھے اور انکے ہاتھ مین ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام حبیبہ یہ کون ہی مینے کہا میرا غلام ہو اسکے آزاد کرنیکی مجھے اجازت دیجیے تو آپنے آزاد کرنیکی اجازت دی ابونعیم نے کہا ہی کہ انکا ذکر بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے کیا ہو اور یہ گمان کیا ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہو مگر انکا شمار تابعین مین ہی اور انھون نے اپنی سند سے (جو) عبداللہ بن مسلم بن ہرمز تک (پہونچتی ہی) انھون نے عبدالرحمن زجاج سے روایت کی ہی کہ مینے شیبہ بن عثمان سے کہا لوگ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مین داخل ہوے مگر کعبہ کے اندر آپنے[1] نماز نہین پڑھی تو شیبہ نے کہا وہ لوگ جھوٹے ہین۔ میرے والد حضرت پر فدا ہو جائین جب آپ کعبہ مین تشریف لے گئے تو عمودین کے درمیان آپنے نماز ادا کی۔ پھر اپنی پشت و شکم سے اُسکو مس فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قریشی عامری ہین ابو عمر نے بیان کیا ہی کہ یہ زمعہ کی اس کنیزک کے بطن سے متولد ہوے تھے جسکے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا کہ لڑکا عورت کے واسطے ہی اور زانی کے لیے پتھر ہین اور یہ آنحضرت نے اسوقت فرمایا تھا کہ جب ان عبدالرحمن کے بھائی عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص نے (انکے متعلق) باہم جھگڑا کیا تھا۔ (ہر شخص کہتا تھا کہ یہ لڑکا ہمین ملنا چاہیے) جو نسب انکا ہمنے بیان کیا اسمین قریش کے نسب بیان کرنے والون یعنے مصعب اور زبیر اور عدوی نے اختلاف نہین کیا اور علما نے بیان کیا ہی کہ انکی والدہ انکے والد زمعہ کی کنیزک تھین یمن کی رہنے والی تھین ام المومنین سودہ زوجۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان عبدالرحمن کی بہن تھین یہ عبدالرحمن صاحب اولاد تھے انکی اولاد مدینہ مین رہتی تھی۔ یہانتک ابوعمر کا کلام تھا۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ عبدالرحمن بن زمعہ بن مطلب عبداللہ اور عبد فرزندان زمعہ کے بھائی ہین۔ انکی حدیث ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انھون نے عبدالرحمن بن زمعہ سے روایت کی ہی کہ عبدالرحمن ابن زمعہ نے ایک لڑکے کی نسبت رسول اللہ کے پاس جھگڑا کیا اور کہا میرا بھائی ہی کیونکہ میرے والد کا بیٹا ہی اور ابن مندہ نے کہا کہ یہ حدیث اسی طرح مروی ہو۔ ابن مندہ کے سوا دوسرون نے سند حدیث مین عبد بن زمعہ بیان کیا ہو۔ ابونعیم نے عبدالرحمن کا نسب اس طرح بیان کیا ہی ابن زمعہ بن اسود بن مطلب بن اسد بن عبد العزی بن قصی اور کہا ہی کہ انکی والدہ قریبہ ابو امیہ بن مغیرہ ابن عمر بن مخزوم کی بیٹی تھین۔ ابونعیم نے ابن مندہ کی طرح ہشام سے حدیث بھی روایت کی ہی مگر نسب مین اسود کو بڑھا دیا ہی۔ ہمین قتیان بن احمد بن محمد جوہری نے جو ابن سمینہ کے نام سے مشہور تھے۔ اپنی سند کو قعنبی تک پہونچا کر خبر دی انھون نے (امام) مالک سے

[1] اسمین اختلاف ہی کہ آیا کعبہ کے اندر نماز جائز ہی یا نہین حنفیہ جواز کے قائل ہین خواہ فرض نماز ہو یا نفل انکا استدلال اسی حدیث سے ہی ۱۲

انھون نے ابن شہاب سے انھون نے عروہ سے انھون نے عائشہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ وہ فرماتی تھین عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرے نطفہ سے ہو لہذا تم اسکو لے لینا چنانچہ فتح مکہ کے سال مین اس لڑکے کو سعد نے لے لیا اور کہا یہ میرا بھتیجا ہو اسکی نسبت میرے بھائی مجھے وصیت کر گئے تھے پس عبد بن زمعہ کھڑے ہوے انھون نے کہا یہ میرا بھائی ہو کیونکہ میرے والد کی کنیزک کا بیٹا ہو میرے والد ہی کے یہان پیدا ہوا ہو (جب جھگڑا زیادہ بڑھا) تو دونون آدمی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین گئے سعد نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے بھائی نے مجھے اس لڑکے کی بابت وصیت کر گئے تھے (لہذا یہ لڑکا مجھے ملنا چاہیے) عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہو میرے والد کی کنیزک کا لڑکا ہو میرے والد ہی کے یہان پیدا ہوا ہو (لہذا مین ہی اسکا مستحق ہون) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد ابن زمعہ اس لڑکے کو تم لے لو کیونکہ لڑکا عورت کے واسطے ہو اور زانی کے واسطے پتھر ہین پھر ام المومنین سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرو (یہ حکم) اس سبب سے (دیا) کہ حضرت نے عبد الرحمن کو عتبہ بن ابی وقاص کا مشابہ دیکھا حضرت عائشہ فرماتی تھین کہ سودہ نے عبد الرحمن کو نہین دیکھا یہانتک کہ وفات ہوگئی۔

مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو انکے نسب مین علمائے اسقدر سخت اختلاف کیا ہو کہ انکے اقوال مین تطبیق دینا ممکن نہین صحیح وہی ہو جو ابو عمر نے بیان کیا ہو۔ اسکی دلیل یہ ہو کہ ابونعیم نے عبد بن زمعہ بن اسود کو سودہ بنت زمعہ کا بھائی کہا ہو اور ابن مندہ نے بھی اسی طرح عبد بن زمعہ کو سودہ بنت زمعہ کا بھائی بیان کیا ہو اور ان دونون نے نسب کے ذکر مین ام المومنین سودہ کو بنت زمعہ بن قیس بیان کیا ہو۔ جس طرح کہ ہمنے پہلے بیان کیا بس اس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ جن عبد الرحمن کو ان دونون (یعنے ابن مندہ وابونعیم نے) عبد اللہ بن زمعہ کا بھائی کہا ہو یہ وہی عبد الرحمن ہین جو زمعہ بن قیس عامری کے بیٹے ہین نہ وہ عبد الرحمن جو زمعہ بن اسود اسدی کے بیٹے تھے۔ ابو عمر کے قول کی تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ جب سعد اور عبد بن زمعہ نے زمعہ کی لونڈی کے لڑکے (یعنے انھین عبد الرحمن) کی بابت جھگڑا کیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن کو عتبہ بن ابی وقاص سے صریح مشابہ دیکھکر اپنی زوجہ حضرت سودہ کو حکم دیا کہ تم اس لڑکے سے پردہ کرو گو یہ لڑکا بوجہ صاحب فراش ہونے کے زمعہ کو دلا پا گیا ہو (مگر در اصل یہ عتبہ ہی کا بیٹا ہو) پس اگر عبد الرحمن حضرت سودہ کے بھائی نہ سمجھے جاتے بوجہ اسکے کہ انکے والد کے یہان پیدا ہوے تھے تو آپ حضرت سودہ کو پردہ کا حکم کیون دیتے واللہ اعلم۔ (اس مقام پر) سب سے پہلے ابن مندہ سے غلطی ہوئی انھون نے زمعہ کو قریشی لکھا دیکھا اس وجہ سے انکے خیال مین یہ بات آگئی کہ یہ زمعہ اسود اسدی کے بیٹے ہین کیونکہ اسود اسدی قریش ہین) زیادہ مشہور تھے ابونعیم نے بھی ابن مندہ ہی کی پیروی کی ہو لیکن ان دونون کو اگر یہ معلوم ہو جاتا کہ بنی عامر بن لوی سب قریشی ہین تو ہرگز ایسا نہ کہتے حالانکہ یہ لوگ قریش ظواہر سے ہین اور کعب بن لوی کا خاندان قریش بطاح سے ہو۔ زبیر بن بکار نے بھی انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو کہ قیس بن عبد شمس عامری نے زمعہ

پیدا ہوئے اور زمعہ سے عبد بن زمعہ اور عبد الرحمن بن زمعہ پیدا ہوئے یہ وہی عبد الرحمن ہین کہ انکی بابت عبد بن زمعہ نے فتح مکہ کے سال سعد بن ابی وقاص سے جھگڑا کیا تھا۔ پھر بیان کیا کہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ سکران بن عمر کی زوجہ تھین جب سکران نے وفات پائی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے ساتھ نکاح کر لیا۔ یہ قول بھی ہمارے بیان کی تائید کرتا ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زہیر انصاری ہین۔ انکی کنیت ابو خلاد تھی اور صحابہ مین انکا ذکر کیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید بن ابان قریشی نے ابو فروہ سے انھون نے ابو خلاد سے روایت کی ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ انکا نام عبد الرحمن بن زہیر ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت بھی انکو حاصل ہوئی ہے یہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت تم کسی کو دیکھو کہ دنیا کی طرف سے بے رغبتی اور کم سخنی اسکو عنایت کی گئی تو اس سے نزدیکی حاصل کرو کیونکہ اسکو حکمت عنایت ہوئی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبد الرحمن ابو خلاد کو دوسرے عنوان سے بیان کیا ہے جو پہلے گذر چکا۔ اور غالب ظن میرا یہ ہے کہ یہ دونون ایک ہی ہین اس بیان مین انکے والد کا نام بھی ذکر کیا گیا ہے اور گذشتہ تذکرہ مین نہین ذکر کیا گیا اسی وجہ سے ابو عمر نے انکا ذکر کیا ہے اور انکا ذکر نہین کیا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن خطاب قریشی عدوی ہین یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہین انکے والد کے ذکر مین انکا نسب بیان ہو چکا انکی والدہ لبابہ بنت ابی لبابہ بن عبد المنذر ہین۔ عبد الرحمن کو ابو لبابہ ساتھ لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے آنحضرت نے فرمایا اے ابو لبابہ یہ تمھارا کون ہے ابو لبابہ نے کہا میرا نواسہ ہے آنحضرت نے فرمایا اس سے چھوٹا بچہ مین نے نہین دیکھا آپ نے چھوہارا چبا کر انکے منہ مین ڈالا اور انکے سر پر ہاتھ پھیرا اور انکے لیے برکت کی دعا دی پس عبد الرحمن ہر مجمع مین بلند قامت معلوم ہوتے تھے پورے قد کے آدمی تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی تو چھ برس کے تھے۔ عمر بن عبد العزیز نے انکے عبد الحمید کو کوفہ کا حاکم کر دیا تھا۔ عبد الرحمن اپنے والد زید سے بہت مشابہ تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ جسوقت انکو دیکھتے تھے تو یہ شعر پڑھتے تھے

أخوكم غير أشيب قد أتاكم[1]   بحمد الله عادله الشباب

اور حضرت عمر نے اپنی بیٹی فاطمہ کا انکے ساتھ نکاح کر دیا تھا۔ انسے ایک بیٹے عبد اللہ پیدا ہوئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سابط۔ ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنے جامع مین انکو بیان کیا ہے۔ اور ترمذی نے سعید بن نصر سے انھون نے ابن مبارک سے

[1] ترجمہ۔ خدا کا شکر ہے کہ تمھارے بھائی آتے ہین جو ابھی بوڑھے نہین ہوئے۔ شباب انکا ابھی کامل و مکمل ہے ۱۲۔

انھون نے سفیان سے انھون نے علقمہ بن مرثد سے انھون نے عبد الرحمن بن سابط سے جنت کے گھوڑون کی صفت مین روایت
کی ہو اور ابو عبد اللہ بن مندہ نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن سابط نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہو اور اس
سند مین علقمہ پر اختلاف کیا گیا ہو بعض نے کہا ہو کہ انھون نے علقمہ سے انھون نے عبد الرحمن بن ساعدہ سے انھون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور بعض نے کہا ہو کہ انھون نے علقمہ سے انھون نے عمیر بن ساعدہ سے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ
انھون نے علقمہ سے انھون نے سلیمان بن بریدہ سے انھون نے اپنے والد سے اور اسکے سوا اور بھی اختلاف ہو۔ ہمکو ابو احمد
یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر بن شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے ابو خالد الاحمر نے بیان کیا انھون نے ابن جریج سے انھون نے ابی زبیر سے انھون نے جابر سے روایت کر کے کہا کہ مجھکو عبد الرحمن
ابن سابط نے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب اونٹ کی قربانی اس طرح کرتے تھے کہ اُسکے بائین پیر کو باندھ
دیتے تھے اور وہ باقی پیرون سے کھڑا رہتا تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سارہ۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ غلط ہو۔ عبید بن عبید اللہ نے سری بن اسمعیل سے انھون نے شعبی سے انھون نے عبد الرحمن
ابن ابی سارہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تہجد کی تعداد پوچھی تو آنحضرت نے فرمایا کہ
تیرہ رکعت آٹھ رکعت تہجد اور (تین رکعت) وتر اور دو رکعت (نفل) فجر کے قریب پھر مینے پوچھا کہ وتر مین کون کون سورتین پڑھون
تو فرمایا سبح اسم ربک الاعلی اور قل یایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد۔ انکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہو مگر ابو نعیم کہتے ہین کہ انکے
والد کا نام ابی سارہ ذکر کرنا مین غلط سمجھتا ہون بلکہ یہ عبد الرحمن بن ابی سبرہ ہین۔ اور حدیث اسی نام سے یعنی عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے
روایت کی ہو۔ ابو نعیم نے اسمعیل بن ذربی سے انھون نے شعبی سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے روایت کی ہو کہ عبد الرحمن نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا وتر مین کیا پڑھا جاوے۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہم)

ابن ساعدہ انصاری ساعدی ہین۔ حنش بن حارث نے علقمہ بن مرثد سے انھون نے عبد الرحمن بن ساعدہ سے روایت کی ہو کہ
وہ کہتے تھے مین گھوڑے کو بہت دوست رکھتا تھا (اسی بنا پر) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچھا یا رسول اللہ مجھکو جنت
مین بھی گھوڑا ملیگا آنحضرت نے فرمایا اگر اللہ عزوجل تمھکو جنت دیگا تو ایک گھوڑا یاقوت کا ایسا عنایت کریگا کہ اُسکے دو شہپر ہونگے جسطرف
تم چاہوگے وہ اپنے پرون سے اڑیگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور اس حدیث مین علقمہ پر اختلاف کیا گیا ہو اور یہ اختلاف
عبد الرحمن بن سابط کے ذکر مین بیان ہو چکا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سائب بن ابی سائب عبد اللہ بن سائب کے بھائی ہین واقعہ جمل[1] مین شہید ہوے انکے والد کے مسلمان ہونے مین اختلاف کیا گیا ہے جیسا کہ ہمنے (اس اختلاف کو) انکے نام سائب مین بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سبرہ اسدی ہین۔ کوفیون مین انکا شمار کیا گیا ہو۔ مطین نے صحابہ مین انکو ذکر کیا ہو۔ انسے شعبی نے روایت کی ہو اور انکے والد صحابی تھے۔ اسمعیل بن ذربی نے عامر شعبی سے انھون نے عبد الرحمن بن سبرہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچھا کہ وتر مین کیا پڑھا جاوے تو آپنے فرمایا کہ سبح اسم ربک الاعلی و قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ احد۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو بعض متاخرین نے انکو عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے علیحدہ کرکے بیان کیا ہو اور یہ عبد الرحمن میرے خیال مین وہی پہلے شخص ہین یعنے عبد الرحمن بن ابی سبرہ ہین جنکا ذکر ہم اب کرینگے۔

مین کہتا ہون یہ قول میرے نزدیک مجروح ہو کیونکہ یہ عبد الرحمن بن سبرہ اسدی ہین اور وہ عبد الرحمن بن ابی سبرہ کہ جنکا ذکر ہوگا جعفی ہین تو دونون ایک کیونکر ہوسکتے ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سبرہ۔ اور ابو سبرہ کا نام یزید ہو وہ ابن مالک بن عبد اللہ بن سلمہ بن عمرو بن ذہل بن مردان بن جعفی ہین۔ ان عبد الرحمن کا شمار اہل کوفہ مین ہو انکا نام عزیز تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا اور فرمایا ہو نام اللہ کو بہت پسند ہین وہ عبد اللہ و عبد الرحمن ہین یہ عبد الرحمن خیثمہ کے والد تھے۔ ہم انکے والد ابو سبرہ کا ذکر باب الکنیت مین انشاء اللہ تعالی بیان کرینگے اور انکے بھائی سبرہ بن ابی سبرہ کا ذکر ہم پہلے بیان کرچکے ہین۔ یہ قول ابو عمر کا تھا۔ ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا انھون نے ابو اسحاق سے انھون نے خیثمہ بن عبد الرحمن بن ابی سبرہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے میرے والد عبد الرحمن اپنے والد کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے انھون نے کہا عزیز آنحضرت نے فرمایا انکا نام عزیز نہین بلکہ عبد الرحمن رکھو اور فرمایا عبد الرحمن و عبد اللہ و حارث بہت اچھے نام ہین۔ بعض لوگون کا بیان ہے کہ انکا نام جبار تھا آنحضرت نے عبد الرحمن رکھا اور بعض انکا نام عبد العزی بیان کرتے ہین لیکن ابو نعیم نے انکو اور جن عبد الرحمن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے انکو ایک ہی بیان کیا ہو واللہ اعلم۔

---

[1] واقعہ جمل۔ جنگ جمل سے مراد ہے یہ لڑائی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے درمیان جمادی الاخری ۳۶ ہجری مین ہوئی تھی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن زرارہ۔ انکا نسب انکے والد کے ذکر مین ہم بیان کرچکے ہین اور بعض لوگ انکو ابن سعد بن زرارہ بیان کرتے ہین
اور انکا ذکر بھی پہلے ہوچکا ہی۔ اس مقام پر انکا ذکر صرف ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بن منذر اور بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن منذر بن سعد بن خالد بن ثعلبہ بن عمرو بن
خزرج بن ساعدہ انصاری ساعدی ہین۔ انکی کنیت ابوحمید تھی یہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور تھے۔ انکے نام مین اختلاف ہے
امام احمد بن حنبل نے تو جیسا ہمنے بیان کیا ہو ویسا ہی کہا ہو مگر بخاری نے انکا نام منذر کہا ہو۔ انسے جابر بن عبد اللہ اور عباس
ابن سہل اور عروہ بن زبیر وغیرہم نے روایت کی ہو ابوزبیر نے جابر سے انھون نے حمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ
عبد الرحمن ایک برتن مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مقام نقیع[1] سے دودھ لائے مگر برتن کھلا ہوا تھا تو آنحضرت نے
فرمایا کہ تمنے اسکو بند کیون نہ کرلیا اگر کوئی چیز نہ تھی تو لکڑی ہی اسکے عرض پر رکھ لیتے۔ انکا تذکرہ کنیت کے باب مین انشاء اللہ تعالیٰ
اس سے زیادہ کیا جاویگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سعید بن یربوع بن عنکثہ بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی ہین۔ انکا نام صرم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن
رکھا۔ بعض کہتے ہین کہ انکے والد کا نام صرم تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر سعید رکھا۔ اور ابوعمر نے کہا ہو کہ یہی صحیح ہو
انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی۔ ابن کلبی اور ابوعبید اور یحیی بن معین اور بخاری اور ابن ابی حاتم وغیرہم نے
انکا نسب اسی طرح بیان کیا ہو زبیر بن بکار اور مصعب زبیری نے (انکا نسب اس طرح بیان کیا ہو عبد الرحمن) بن سمرہ بن حبیب
ابن ربیعہ بن عبد شمس۔ انھون نے نسب بیان کرتے وقت ربیعہ کو زیادہ کردیا ہو۔ مگر جو نسب پہلے بیان ہوا وہی صحیح ہو حافظ
ابوالقاسم نے اسکو ذکر کیا ہو۔ اور ابواحمد عسکری نے ابن کلبی اور انکے ساتھ والون کے مانند انکا نسب لکھا ہو۔ عبد الرحمن کی
والدہ ابوفرعہ کی بیٹی تھین ابوفرعہ کا نام حارثہ تھا۔ (نسب انکا اس طرح ہو حارثہ) بن قیس بن اعیاض بن مالک بن علقمہ جذل الطعان
کنانی ہین۔ انکی کنیت ابوسعید تھی فتح مکہ کے دن اسلام لائے تھے۔ اور رسول خدا کے صحابی تھے انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن نام رکھا۔ انھون نے بصرہ مین سکونت اختیار کی تھی عبد اللہ بن عامر نے جبکہ وہ بصرہ کے حاکم تھے

[1] نقیع مدینہ سے تھوڑی دور پر ایک مقام ہو۔

انکو ایک لشکر کا سپہ سالار بنایا جس سے انھون نے سنہ ۳۱ھ مین سجستان فتح کیا اور شہر رخج کے حاکم سے صلح کرکے وہین مقیم رہے یہانتک
کہ جب حضرت عثمان کی خلافت مین خلل پڑگیا تو یہ وہان سے چلے آئے اور بنی یشکر کے قبیلہ مین سے ایک شخص کو اپنا جانشین کردیا۔
اور اس شخص کو اہل سجستان نے نکالدیا جسوقت حضرت معاویہ نے عبداللہ بن عامر کو بصرہ مین حاکم بنایا عبدالرحمن بن سمرہ
کو بھی سنہ ۴۳ھ مین پھر سجستان بھیجا اس جہاد مین حسن بصری اور مہلب بن ابی صفرہ اور قطری بن فجاۃ انکے ہمراہ تھے پس انھون نے
رخج کو فتح کیا اور سنہ ۴۳ ہجری مین رخج اور زابلستان کو فتح کیا۔ پھر انکو حضرت معاویہ نے سنہ ۴۶ھ مین سجستان سے معزول کردیا اور انکی جگہ
ربیع بن زیاد کو عامل بنایا جسوقت یہ (عبدالرحمن) معزول ہوگئے بصرہ مین لوٹ آئے اور سنہ ۵۰ھ مین وہین وفات پائی اور بعض
کہتے ہین ۵۱ھ مین اور بعض لوگ کہتے ہین انھون نے شہر مرو مین وفات پائی۔ مگر قول اول صحیح واکثر ہی۔ بصرہ مین محلہ سمرہ
انھین کی طرف منسوب ہی۔ یہ عبدالرحمن بڑے منکسر مزاج تھے جس روز پانی برستا تھا اوس دن یہ بارانی پہن لیتے تھے اور
پھاوڑہ ہاتھ مین لیکر راستہ کو صاف کیا کرتے تھے انسے حسن اور ابن سیرین اور عمار بن ابی عمار نے جو ہاشم کے غلام تھے اور
سعید بن مسیب وغیرہم نے روایت کی ہی۔ ہمکو ابوالمنصور یعنی مسلم بن علی بن سخی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالبرکات
محمد بن محمد بن خمیس نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابونصر یعنی احمد بن عبدالباقی بن طوق نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین نصر بن
احمد بن خلیل نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن علی بن مثنی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن فروخ ایلی نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حسن نے عبدالرحمن بن سمرہ سے نقل کرکے روایت کی ہی کہ وہ
کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبدالرحمن بن سمرہ حکومت کو طلب نکرو کیونکہ اگر (طلب کرنے پر) حکومت
تمکو ملیگی تو (خدا کی طرف سے) تم اسی حکومت کے قبضہ مین دیدیے جاؤگے اور بغیر طلب اگر تمکو حکومت ملجائیگی تو (خدا کی طرف سے)
اسپر تمھاری مدد کی جائیگی اور جب تم کسی بات کی قسم کھاؤ اور اسکے خلاف کو بہتر سمجھو تو اپنی قسم کا کفارہ دیدو اور جس کام کو بہتر سمجھتے ہو
وہی کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سمیرہ بعض نے سمیر بیان کیا ہی۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا گیا ہی مگر انکا صحابی ہونا صحیح نہین۔ سری بن یحیی نے قبیصہ سے انھون نے
سفیان سے انھون نے عون بن ابی جحیفہ سے انھون نے عبدالرحمن بن سمیرہ یا سمیر سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل
کرکے روایت کی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کیا تم مین سے کوئی شخص ایسا نہین کرسکتا کہ جب کوئی شخص (ناحق) اسکے قتل کے ارادہ سے
آئے تو (اسکے سامنے) اپنی گردن بڑھادے (کہ وہ کاٹ لے اگر ایسا کرو تو بہت مناسب ہی کیونکہ) قاتل دوزخی ہی اور مقتول
جنتی ہی۔ حفص بن عمر نے قبیصہ سے انھون نے اپنی سندون سے عبدالرحمن بن سمیرہ سے انھون نے ابن عمر سے اسکو روایت کیا ہی

انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سندر ساسود کے والد تھے۔ سندر رومی تھے اور زنباع جذامی کے غلام تھے اور زنباع جذامی روح کے والد تھے طبرانی نے انکا نام عبد الرحمن بیان کیا ہے اور دوسروں نے عبد اللہ کہا ہے انسے یہ حدیث اوپر نقل ہو چکی ہے کہ (آنحضرت نے بطور دعا کے فرمایا) قبیلۂ اسلم کو اللہ سلامت رکھے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔ اور ابو موسی نے کہا ہے کہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ ان صحابہ مین کیا ہے کہ جنکا نام معلوم نہین انکی حدیث اسلم بغفار کے ذکر مین مروی ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سنہ اسلمی ہین۔ انکا شمار اہل مدینہ مین ہے۔ ہمکو ابو یاسر نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے احمد ابن ہیثم بن خارجہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن عیاش نے بیان کیا انھون نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے انھون نے یوسف بن سلیمان سے انھون نے اپنی دادی میمونہ سے انھون نے عبد الرحمن بن سنہ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ شروع ہوا اسلام غربت کی حالت مین اور عنقریب پھر پلٹے گا اور غربت کی حالت مین آجائیگا جیسا کہ شروع ہوا تھا پس مژدہ ہو غریبون کے واسطے۔ لوگون نے عرض کیا کہ غربا کون لوگ ہین فرمایا کہ غربا وہ لوگ ہین جس وقت آدمیون مین بدکاری پھیلے وہ لوگ نیکوکاری کرین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن حنیف انصاری ہین انکے والد کے ذکر مین انکا نسب بیان ہو چکا ہے۔ ابن ابوداؤد نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے مگر صحیح نہین ہے۔ انکے والد اور انکے بھائی ابی امامہ صحابی تھے۔ ہان انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ ابو حازم نے عبد الرحمن بن سہل بن حنیف سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر آیت واصبر نفسک مع الذین یدعون ربہم بالغداۃ والعشی نازل ہوئی اسوقت آپ اپنے کسی مکان مین تشریف رکھتے تھے (بعد نزول اس آیت کے) پس آپ مکان سے تشریف لائے اور ان لوگون کی جستجو کی (جنکا ذکر اس آیت مین ہے) تو آپنے کچھ لوگون کو دیکھا کہ وہ اللہ کو یاد کرتے ہین بعض انمین سے ایسے لوگ تھے جنکے سر کے بال پریشان اور موٹے کپڑے پہنے ہوے تھے اور بعض ایک ہی کپڑے مین بسر کرتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان لوگون کو دیکھا فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے ایسے لوگون کو میری امت مین پیدا کیا ہے کہ انکے ساتھ رہنے کا مجھے حکم فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

لہ ترجمہ اے نبی تم اپنے کو ان لوگون کی صحبت مین رکھو جو اپنے پروردگار کو صبح اور شام (غرض ہر وقت) یاد کیا کرتے ہین ۱۲

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری ہین اس نسب کو واقدی نے بیان کیا ہو انکی والدہ
لیلیٰ ابنت نافع بن عامر تھین ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عبدالرحمن غزوۂ بدر مین شریک تھے ابو نعیم کہتے ہین کہ غزوۂ احد اور خندق
اور انکے علاوہ سب غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے یہ وہی عبدالرحمن ہین جنکو سانپ نے
کاٹ لیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ بن حزم سے فرمایا کہ تم انکی جھاڑ پھونک کردو عتبہ بن غزوان کے مرنے کے بعد ان
(عبدالرحمن) کو حضرت عمر نے بصرہ مین حاکم بنا دیا تھا۔ ابن عیینہ نے یحیی بن سعید سے انھون نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہو
کہ حضرت ابوبکر کے پاس (ایک میت کی) نانی اور دادی آئی حضرت ابوبکر نے میت کی نانی کو اُسکے مال مین سے چھٹا حصہ دلا دیا
اور دادی کو کچھ بھی نہ دلایا عبدالرحمن بن سہل نے جو انصار کے خاندان بنی حارثہ مین سے تھے اور غزوۂ بدر مین شریک ہو چکے
تھے کہا اے خلیفۂ رسول اللہ آپنے ایسی عورت کو میت کے مال سے میراث دلائی کہ اگر وہ عورت مرجاتی تو اُسکے مال مین سے
میت کو کچھ بھی نہ ملتا اور ایسی عورت کو محجوب کردیا کہ اگر وہ (دادی) مرجاتی تو اُسکے مال سے میت کو میراث ملتی اِس حضرت ابوبکر نے
اُس چھٹے حصہ مین دونون کو شریک کردیا۔ یہ وہی عبدالرحمن ہین جنکی نسبت محمد بن کعب قُرظی نے روایت کی ہو کہ حضرت
عثمان کے زمانے مین عبدالرحمن بن سہل انصاری جہاد کے واسطے گئے اُسوقت حضرت معاویہ ملک شام کے حاکم تھے اسی
اثنا مین عبدالرحمن کے سامنے سے (ایک تاجر کے) کچھ اونٹ شراب کی مشکین لادے ہوے نکلے عبدالرحمن (انکو دیکھکر)
کھڑے ہوگئے اور اُن مشکون کو اپنے نیزہ سے چاک کرنا شروع کیا (تاجر کے) غلامون نے عبدالرحمن سے مزاحمت کی (اسی
اثنا مین) حضرت معاویہ کو یہ خبر پہونچی تو انھون نے (تاجر کے غلامون سے) کہا کہ انسے درگزر کرو بڑھاپے کے باعث سے انکی
عقل جاتی رہی ہو عبدالرحمن نے (یہ سنکر) کہا اللہ کی قسم میری عقل نہین گئی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمین منع کیا ہو کہ
شراب کو ہم اپنے شکم مین یا پانی کے ظروف مین داخل کرین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو یہ وہی عبدالرحمن ہین
جنکے بھائی خیبر مین مار ڈالے گئے تھے اور یہ وہی ہین جنھون نے اپنے بھائی کے مقدمہ قتل مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
گفتگو کرنے مین اپنے چچا حویصہ و محیصہ سے سبقت کی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بڑا شخص گفتگو کرے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سیحان بعض لوگون نے انکو ابن سحان کہا ہو یہ بنی انیف کے بھائی تھے یہ (بنی انیف) قبیلہ بلی کی شاخ ہو یہ وہی شخص ہین
جنھون نے ایک صاع خرمے خیرات دیے تھے اور منافقون نے انپر طعنہ زنی کی تھی۔ انکی کنیت ابو عقیل تھی محمد بن سائب نے
ابو صالح سے انھون نے عبداللہ بن عباس سے اللہ تعالیٰ کے اس قول الذین یلمزون المطوعین من المومنین فی الصدقات کی تفسیر مین

روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور لوگون کو صدقہ دینے کی ترغیب دلائی اور انکو مستعد کیا - چنانچہ ابو عقیل جنکا نام عبد الرحمن تھا اور بنی انیف کے بھائی تھے ایک صاع چھوہارے لائے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مینے اپنی تمام رات پانی بھرنے مین ختم کردی جسکے عوض مجھکو دو صاع چھوہارے ملے تھے اُنمین سے ایک صاع چھوہارے تو اپنے گھر کے واسطے چھوڑ آیا اور ایک صاع چھوہارے اپنے پروردگار عزوجل کو قرض دیتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ یہ چھوہارے صدقے کے چھوہارون مین ڈالدو پھر منافقون نے عبد الرحمن پر طعنہ زنی کی (کہ ایک صاع چھوہارے لانیکی کیا ضرورت تھی) پس یہ آیت نازل ہوئی بشیر بن عبد اللہ بن مکنف بن محیصہ نے سہل بن ابو حثمہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) مکان سے باہر تشریف لائے اور آپکے ساتھ عبد الرحمن بن سہل بھی تھے اور انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا عمرو بن حزم نے کچھ اُنپر پڑھ کے دم کردیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو ابو نعیم نے ان عبد الرحمن کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انھین سانپ نے کاٹا تھا اور عبد الرحمن بن سہل کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا مگر ابن مندہ نے فقط انھین عبد الرحمن بن بیحان کی نسبت سانپ کا کاٹنا ذکر کیا ہو

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عمرو بن زید بن نجدہ بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بنو مالک بن لوذان کو بنو سمیعہ بھی کہتے ہین اور ایام جاہلیت مین یہ لوگ بنو الصمار کہے جاتے تھے صمار قبیلہ مزینہ کی ایک عورت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کا نام بنی سمیعہ رکھا انکے بھائی عبد اللہ بن شبل صحابی تھے یہ (عبد الرحمن) شام مین فروکش ہوے تھے انسے تمیم بن محمود نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ مین) کوے کی طرح چونچ مارنے اور درندون کی طرح کہنی بچھا دینے سے اور (مسجد کے) کسی مقام کو اپنی نماز پڑھنے کے لیے مخصوص کر لینے سے جیسے اونٹ اپنی قیام گاہ کو مخصوص کر لیا کرتا ہے (کہ سوا اس مقام کے پھر کہین نہ بیٹھتا) منع کیا ہو ہمکو ابو الفضل یعنے منصور بن ابو الحسن دینی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی موصلی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابان نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ابو کثیر نے ابو راشد حبرانی سے انھون نے عبد الرحمن بن شبل سے نقل کر کے بیان کیا انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ قرآن کو تم لوگ پڑھو اور (پڑھتے وقت اُسکے الفاظ کو) نہ لپیٹو اور اُسکے پڑھانے مین بخیلی نکرو اور اُسکو ذریعہ معاش مت بناؤ اور اُسکے ذریعہ سے مال نہ جمع کرو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن حسنہ انکو ربیع بن سلیمان بیری نے ان صحابہ مین ذکر کیا ہو جو شہر مصر مین داخل ہوے تھے - یہ غسانی کا بیان تھا ابن یونس نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن شرحبیل بن عبد اللہ بن مطاع ہین انکی نسبت بیان کیا جاتا ہو کہ انھون نے اور انکے بھائی

ملہ صاع ایک پیمانہ ہے جو انگریزی اوزان کے رائج الوقت سیر سے ڈیڑھ پاو ہوتا ہے

ربیعہ بن شرحبیل نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور یہ دونوں فتح مصر میں شریک تھے انکے بیٹے عمران نے انسے روایت کی ہے عمران شہر مصر کے قاضی تھے۔ عبدالرحمن کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور عبدالرحمن سے ابن وہب نے روایت کی ہے یہ بیان ابن ماکولا کا تھا۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبدالعزی بن عثمان بن عبدالدار بن قصی حجبی عبدری ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو تھا مگر آپ سے حدیث نہین سنی انکے والد اور چچا اور دادا سب صحابی تھے عبدالملک بن عمرو نے علی بن مبارک سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابو قلابہ سے روایت کی ہے انکو عبدالرحمن بن شیبہ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا جس سے آپ بیچین تھے اور بستر پر کروٹین بدلتے تھے حضرت عائشہ نے کہا (یارسول اللہ) اگر یہ بیماری ہم مین سے کسی نے دی ہوتی تو بیشک اُسپر ہمین سخت غصہ آتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہان یہ تو خدا کی طرف سے ہے) دنیا مین (مومن) پر سختی ہی کی جاتی ہے یہ ابن مندہ کا قول تھا ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبدالرحمن تابعی تھے۔ اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے انسے صرف ابو قلابہ نے روایت کی ہے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے انکا تذکرہ کیا ہے ابو نعیم نے اس حدیث کو ابو موسی سے انھون نے ابو عامر سے انھون نے علی بن مبارک سے انھون نے یحیی سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے اور اسی طرح ابو نعیم نے شیبان سے انھون نے یحیی سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے عبدالرحمن سے انھون نے عبداللہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صبیحہ تمیمی ہین واقدی نے کہا ہے کہ یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوے تھے اور حضرت ابوبکر کے ساتھ حج کیا تھا انھون نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے مدینہ مین چھلنی بنانے والون اور ترہ فروشان کے پاس انکا مکان تھا ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر انکی کنیت ابو ہریرہ تھی عبداللہ بن سعد زہری نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہے ابو ہریرہ کا نام عبدالرحمن ابن صخر تھا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

سلہ ترہ دو فوں یعنی ترکاری فروش

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ ابو صعصعہ کا نام عمرو ہی وہ زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے بیٹے انصاری خزرجی ہیں قیس کے بھائی تھے - قیس بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے جو اہل بدر مین سے تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ انصار کو انصار کے بیٹون کو انصار کے پوتون کو بخشدے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو - اور جس طرح ہمنے عبدالرحمن کے نسب کو ذکر کیا ہو اسی طرح انھون نے بھی بیان کیا ہو اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب بیان کیا ہو پھر اُنکے بھائی کا اس طرح بیان کیا ہو قیس بن صعصعہ بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم - عمرو یعنے ابو صعصعہ کو سیاق نسب سے کلبی نے ساقط کر دیا اور منذر کے عوض مبذول کہا ہو اور یہی صحیح ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ جمحی قریشی ہین انکا شمار اہل مکہ مین ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے انکے والد صفوان بن امیہ سے کچھ ہتھیار عاریتاً لیے تھے انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو ابو حاتم رازی نے کہا ہو کہ عبدالرحمن ابن صفوان جمحی وہی شخص ہین جنھون نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد سے ہتھیار عاریتاً لیے تھے - انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو اور جن عبدالرحمن سے مجاہد نے روایت کی ہو وہ دوسرے ہین اور اُنکو لوگ عبدالرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمن کہتے ہین اور قریش کی طرف منسوب نہین ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قتادہ یہ اور انکے والد صحابی تھے - موسیٰ بن میمون بن موسیٰ مُرائی نے اپنے والد میمون سے انھون نے اپنے دادا عبدالرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ ہجرت کر گئے اُسوقت آپ مدینہ مین تھے اور انھون نے آپ سے اسلام پر بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو بڑھایا صفوان نے دست مبارک کا مسح کیا اور کہا یا رسول اللہ مین آپ کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھیگا (اسکا حشر) اُسی کے ساتھ ہوگا - ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ شہر حمص کے رہنے والے ہین اور انھون نے محمد بن عمرو بن اسحاق سے انھون نے ابی علقمہ یعنے نصر بن علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبدالرحمن بن صفوان بن قتادہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے اور میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی (جب ہم دونون آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے) میرے والد نے کہا یہ عبدالرحمن آپکے رخ زیبا کے دیدار سے مشرف ہونے کیواسطے ہجرت کر کے

آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھے گا اُسی کے ساتھ اُس کا حشر ہو گا۔ ابو نعیم نے کہا ہے کہ بعض متاخرین نے محمد بن عمرو بن اسحاق بن علاء سے انھوں نے ابی علقمہ یعنے نصر بن علقمہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبدالرحمن سے حدیث روایت کی ہے مگر انھوں نے اسمین غلطی کی ہے کیونکہ ابو علقمہ جنسے محمد بن عمرو نے روایت کی ہے انکا نام نصر بن خزیمہ بن جنادہ بن محفوظ بن علقمہ ہے اور انھوں نے اپنے والد سے مقام سنخہ میں روایت کی ہے یہ ابو علقمہ موسی مرائی کے علاوہ ایک اور شخص ہیں کیونکہ ابو علقمہ مرائی بصری ہیں اور انکا نام سیلن بن موسی ہے اور یہ ابو علقمہ حمصی ہیں انکا نام نصر بن خزیمہ تھا پھر دوسری غلطی یہ کی کہ ابو علقمہ کا نام نصر بن علقمہ بیان کیا۔ ابو نعیم نے کہا ہے یہ عبدالرحمن بن صفوان بن قتادہ اور انکے والد دونوں صحابی تھے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن زید بن کعب بن عامر بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ۔ انصاری ہیں۔ اس نسب کو واقدی نے بیان کیا ہے انکی والدہ لیلی بنت نافع بن عامر تھیں ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ (عبدالرحمن) غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ وہی عبدالرحمن ہیں جنکو سانپ نے کاٹ لیا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمارہ بن حزم سے فرمایا کہ تم انکی جھاڑ پھونک کر دو عتبہ بن غزوان کے مرنے کے بعد ان (عبدالرحمن) کو حضرت عمر نے بصرہ کا حاکم بنایا تھا۔ ابن عیینہ نے یحیی بن سعید سے انھوں نے قاسم بن محمد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر کے پاس (ایک میت کی) نانی اور دادی آئی۔ حضرت ابوبکر نے میت کی نانی کو اسکے مال میں سے چھٹا حصہ دلایا اور دادی کو محجوب کر دیا۔ عبدالرحمن بن سہل نے جو انصار کے خاندان بنی حارثہ میں سے تھے اور غزوۂ بدر میں شریک ہو چکے تھے کہا کہ اے خلیفۂ رسول اللہ آپنے ایسی عورت کو میت کے مال سے میراث دلائی کہ اگر وہ عورت (یعنے نانی) مرجاتی تو اُسکے مال سے میت کو کچھ نہ ملتا اور ایسی عورت کو محجوب کر دیا کہ اگر وہ (یعنے دادی) مرجاتی تو اُسکے مال سے میت کو میراث ملتی پس حضرت ابوبکر نے اُس چھٹے حصہ میں دونوں کو شریک کر دیا۔ یہ وہی عبدالرحمن ہیں جنکی نسبت محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان کے زمانے میں عبدالرحمن بن سہل انصاری جہاد کے لیے گئے اُسوقت حضرت معاویہ ملک شام کے حاکم تھے اسی اثنا میں عبدالرحمن کے سامنے سے (ایک تاجر کے) کچھ اونٹ شراب کی مشکیں لادے ہوے نکلے تو یہ کھڑے ہو گئے اور اُن مشکوں کو اپنے نیزہ سے چاک کرنا شروع کیا (تاجر کے) غلاموں نے عبدالرحمن سے مزاحمت کی یہ خبر حضرت معاویہ کو پہونچی تو انھوں نے (تاجر کے غلاموں سے) کہا کہ انسے درگزر کرو بڑھاپے کے باعث انکی عقل جاتی رہی ہے عبدالرحمن نے کہا اللہ کی قسم میری عقل نہیں گئی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس امر سے منع کیا ہے کہ اس شراب کو ہم اپنے شکم میں یا پانی کے ظروف میں داخل کریں۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ وہی عبدالرحمن ہیں جنکے بھائی خیبر میں مار ڈالے گئے تھے اور یہ وہی ہیں جنھوں نے اپنے بھائی کے مقدمۂ قتل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرنے میں اپنے چچا حویصہ و محیصہ سے سبقت کی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بڑا شخص گفتگو کرے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن سیحان بعض لوگون نے انکو ابن سحان کہا ہو - یہ بنی انیف کے بھائی تھے - (بنی انیف) قبیلہ بلی کی ایک شاخ ہو یہ وہی شخص ہین جنھون نے ایک صاع خرمے خیرات دیے تھے - اور منافقون نے انپر طعنہ زنی کی تھی انکی کنیت ابو عقیل تھی - محمد بن سائب نے ابو صالح سے انھون نے عبداللہ بن عباس سے اللہ تعالی کے اس قول الذین یلمزون[1] المطوعین من المومنین فی الصدقات کی تفسیر مین روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ پڑھا اور لوگون کو صدقہ دینے کی رغبت دلائی اور انکو مستعد کیا چنانچہ ابو عقیل جنکا نام عبدالرحمن تھا اور بنو انیف کے بھائی تھے ایک صاع چھوارے لائے اور عرض کی کہ یارسول اللہ مینے اپنی تمام رات پانی بھرنے مین ختم کردی جسکے عوض مجھکو دو صاع چھوارے ملے اُنمین سے ایک صاع چھوارے اپنے گھر کے واسطے چھوڑ آیا اور یہ ایک صاع چھوارے اپنے پروردگار عزوجل کو قرض دیتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا کہ یہ چھوارے صدقہ کے چھوارون مین ڈالدو - پھر منافقون نے عبدالرحمن پر طعنہ زنی کی (کہ ایک صاع چھوہارے لانے کی کیا ضرورت تھی) پس یہ آیت نازل ہوئی - بشر بن عبداللہ بن کنعت بن محیصہ نے سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکان سے باہر تشریف لائے اور آپکے ساتھ عبدالرحمن بن سہل بھی تھے اور انکو سانپ نے کاٹ لیا تھا عمرو بن حزم نے کچھ پڑھ کے انپر دم کردیا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو - ان عبدالرحمن کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انکو عبدالرحمن بن سہل کی نسبت بھی لکھا ہو کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا مگر ابن مندہ نے فقط انھین عبدالرحمن بن سیحان کی نسبت ذکر کیا ہو کہ انکو سانپ نے کاٹا تھا واللہ اعلم -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شبل بن عمرو بن زید بن نجدہ بن مالک بن لوذان بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی بنو مالک بن لوذان کو بنو السمیعہ بھی کہتے ہین اور ایام جاہلیت مین یہ لوگ بنو الصماء کہے جاتے تھے - صماء قبیلہ مزینہ کی ایک عورت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون کا نام بنی سمیعہ رکھا انکے بھائی عبداللہ بن شبل صحابی تھے - عبدالرحمن نے شام مین فروکش ہوے تھے انسے تمیم بن محمود نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (سجدہ مین) کوے کی طرح چونچ مارنے سے اور درندون کی طرح کہنی بچھا دینے سے اور (مسجد کے) کسی مقام کو اپنی نماز پڑھنے کے لیے مخصوص کرلینے سے جیسے اونٹ اپنی قیامگاہ کو مخصوص کرلیا کرتا ہو (کہ سوا اُس مقام کے پھر کہین نہین بیٹھتا) منع کیا ہو - ہمکو ابو الفضل یعنے منصور بن ابی الحسن دینی فقیہ نے اپنی سند کے ساتھ ابو یعلی موصلی سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ابی کثیر نے ابو راشد حبرانی سے انھون نے عبدالرحمن بن شبل سے نقل کرکے بیان کیا کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوے سنا

---

[1] ترجمہ جو لوگ طعنہ زنی کرتے ہین خیرات کرنے والے مسلمانون پر - ۱۲ -

کہ قرآن کو تم لوگ پڑھو اور (اسکے الفاظ کو پڑھتے وقت) نہ لپیٹو اور اسکے پڑھانے مین بخیلی نکرو اور اسکو ذریعہ معاش مت بناؤ اور اسکے ذریعہ سے مال جمع نکرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شرحبیل بن حسنہ۔ ربیع بن سلیمان جیزی نے اُن صحابہ مین انکا ذکر کیا ہو جو شہر مصر مین داخل ہوے تھے۔ اسکو غسانی نے بیان کیا ہو اور ابن یونس نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن شرحبیل بن عبد اللہ بن مطاع کے بیٹے ہین اور بیان کیا جاتا ہو کہ انھون نے اور انکے بھائی ربیعہ بن شرحبیل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور یہ دونون فتح مصر مین شریک تھے انکے بیٹے عمران نے انسے روایت کی ہو اور عمران شہر مصر کے قاضی تھے۔ عبد الرحمن کی نسبت بیان کیا جاتا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو عبد الرحمن سے ابن وہب نے روایت کی ہو یہ بیان ابن ماکولا کا تھا۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ بن عبد العزی بن عثمان بن عبد الدار بن قصی حجبی عبدری ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا تھا مگر آپ سے حدیث نہین سنی انکے والد اور چچا اور دادا صحابی تھے عبد الملک بن عمرو نے علی بن مبارک سے انھون نے یحیی بن ابی کثیر سے انھون نے ابو قلابہ سے روایت کی ہو کہ انکو عبد الرحمن بن شیبہ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض لاحق ہوا جس سے آپ بیچین تھے اور بستر پر کروٹین بدلتے تھے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ اگر یہ بیماری ہم مین سے کسی نے دی ہوتی تو بیشک آپ اسپر ہمین سخت غصہ آتا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ہان بیشک یہ تو خدا کی طرف سے ہو دنیا مین) مومن پر سختی ہی کی جاتی ہو۔ یہ ابن مندہ کا قول تھا ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن تابعی ہین (صحابی نہین ہین) اسمین کسی کا اختلاف نہین ہے انسے صرف ابو قلابہ نے روایت کی ہو۔ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔ ابو نعیم نے اس حدیث کو ابو موسی سے انھون نے ابو عامر سے انھون نے علی بن مبارک سے انھون نے یحیی سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہو اور اسی طرح ابو نعیم نے شیبان سے انھون نے یحیی سے انھون نے ابو قلابہ سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے عبد اللہ سے اس حدیث کو روایت کیا ہو اور یہی صحیح ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صبیحہ تیمی ہین۔ واقدی نے کہا ہو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پیدا ہوے تھے اور حضرت ابو بکر کے ساتھ حج کیا تھا انھون نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہو مدینہ مین چھلنی بنانے والون اور سبزی فروشون کے پاس انکا مکان تھا۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر کنیت انکی ابوہریرہ تھی۔ عبداللہ بن سعد زہری نے محمد بن اسحاق سے روایت کی ہو ابوہریرہ کا نام عبدالرحمن بن صخر تھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی صعصعہ کا نام عمرو ہو وہ بیٹے ہین زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار کے انصاری خزرجی مازنی ہین قیس کے بھائی تھے۔ قیس بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی صعصعہ نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے جو اہل بدر مین سے تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ اے اللہ انصار کو اور انصار کے بیٹون کو اور انصار کے بیٹون کے بیٹون کو بخش دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو اور جس طرح ہمنے عبدالرحمن کے نسب کو ذکر کیا ہو اسی طرح انھون نے بھی بیان کیا ہو اور ابن کلبی نے بھی انکا نسب بیان کیا ہو پھر انکے بھائی کا یون نسب بیان کیا ہو قیس بن صعصعہ بن زید بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم عمرو یعنے ابوصعصعہ کو سیاق نسب سے کلبی نے ساقط کردیا اور منذر کے عوض مبذول کہا ہو اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن امیہ جمحی قریشی انکا شمار اہل مکہ میں ہو انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ نے انکے والد صفوان ابن امیہ سے کچھ ہتیار عاریتاً لیے تھے۔ انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو ابوحاتم رازی نے کہا ہو کہ عبدالرحمن بن صفوان جمحی وہی شخص ہین جنھون نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے والد سے کچھ ہتیار عاریتاً لیے تھے۔ انسے ابن ابی ملیکہ نے روایت کی ہو اور یہ عبدالرحمن سے مجاہد نے روایت کی ہو وہ دوسرے ہین (یعنی) وہ عبدالرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبدالرحمن کہے جاتے ہین اور قریش کی طرف منسوب نہین ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قتادہ ہو اور انکے والد صحابی تھے۔ موسی بن میمون بن موسی المرائی نے اپنے والد میمون سے انھون نے اپنے دادا عبدالرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ ہجرت کرکے گئے اُس وقت آپ مدینہ مین تھے اور انھون نے آپ سے اسلام پر بیعت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو بڑھایا صفوان نے دست مبارک کا مسح کیا اور کہا یارسول اللہ مین آپ کو سب سے زیادہ محبوب رکھتا ہون نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھیگا (اسکا حشر) اُسی کے ساتھ ہوگا ابن مندہ نے کہا ہو کہ یہ شہر حمص کے رہنے والے ہین اور انھون نے محمد بن عمرو بن اسحاق سے انھون نے

ابی علقمہ یعنے نصر بن علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے اور میرے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی (جب آنحضرت کی خدمت مین ہم دونون پہونچے) تو میرے والد نے کہا کہ یہ عبد الرحمن آپکے رخ زیبا کے دیدار سے مشرف ہونے کیواسطے ہجرت کر کے آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جسکو دوست رکھیگا اُسی کے ساتھ ہوگا۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین نے محمد بن عمرو بن اسحاق بن علاء سے انھون نے ابی علقمہ یعنے نصر بن علقمہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن سے حدیث روایت کی ہو مگر انھون نے اسمین غلطی کی ہو کیونکہ ابو علقمہ جنسے محمد بن عمرو نے روایت کی ہو انکا نام نصر بن خزیمہ بن جنادہ بن محفوظ بن علقمہ ہو اور انھون نے اپنے والد سے مقام ؟ مین روایت کی ہو یہ ابو علقمہ مرائی کے علاوہ ایک اور شخص ہین۔ کیونکہ ابو علقمہ مرائی بصری ہین اور انکا نام میمون بن موسی ہو اور یہ ابو علقمہ حمصی ہین انکا نام نصر بن خزیمہ تھا پھر دوسری غلطی یہ کی کہ ابو علقمہ کا نام نصر بن علقمہ بیان کیا۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان بن قتادہ اور انکے والد دونون صحابی تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن صفوان بن قدامہ حجمی۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ قریشی ہین۔ اور بعض لوگون کا بیان ہو کہ انکا نام صفوان بن عبد الرحمن بن امیہ ابن خلف ہو انکی حدیث مجاہد سے روایت کی گئی ہو۔ ابو بکر بن عیاش نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے مجاہد سے انھون نے عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (فتح مکہ کے بعد) ہجرت کی نسبت دریافت کیا حضرت نے فرمایا کہ اب ہجرت نہین ہو۔ ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی کہ وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے عبد الرحمن بن صفوان سے روایت کر کے بیان کیا کہ عبد الرحمن بن صفوان نے کہا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر مکہ کو فتح کیا مینے (اپنے دل مین) کہا کہ کپڑے اپنے پہن لون اور دیکھون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے ہین پھر مین (دیکھنے کیواسطے) چلا تو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبہ سے باہر تشریف لاتے ہوئے پایا اور آپکے ساتھ آپکے اصحاب بھی تھے۔ سبھون نے کعبہ کو دروازہ سے حطیم تک (یعنے اسکے چارون کنون کو) بوسہ دیا اور اپنے رخسارے کعبہ پر رکھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کے درمیان مین تھے۔ مینے حضرت عمر سے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ مین داخل ہوئے تو آپنے کیا کیا حضرت عمر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت نماز پڑھی۔

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نام اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا ہو۔ لیکن ابو عمر نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن صفوان ابن قدامہ تمیمی ہین انکا نام عبد العزی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس نام کو بدلکر) عبد الرحمن رکھا۔ یہ اپنے والد صفوان اور

بھائی عبد اللہ کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکے والد صحابی تھے اہل مدینہ مین انکا شمار ہو۔ لیکن فتح مکہ کے بعد ہجرت کے باقی نہ رہنے کی حدیث ابو عمر نے ایک دوسرے شخص کے بیان مین لکھی ہو ان عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کے بیان مین اس حدیث کو نہین لکھا اور (انکے نام مین اپنا شک بھی ظاہر کیا ہو) کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن ہین اور اسی شک کے ساتھ حدیث بھی روایت کی ہو کہ مجاہد نے عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن سے روایت کی ہو اور اکثر راوی کہتے ہین کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان ہین ابو عمر کہتے ہین کہ مین بھی یہی سمجھتا ہون کہ یہ عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ ہین واللہ اعلم۔ جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے مجاہد سے حدیث روایت کی ہو وہ کہتے تھے ایک شخص مہاجرین مین سے تھے لوگ انکو عبد الرحمن بن صفوان کہتے تھے انھون نے اسلام مین بڑے بڑے کام نمایان کیے اور حضرت عباس بن عبد المطلب کے دوست تھے۔ جب مکہ فتح ہوا تو وہ اپنے والد کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انھون نے عرض کیا کہ مین ہجرت پر آپ سے بیعت کرتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہین رہی یہ ابو عمر کا کلام تھا۔ وہ ان عبد الرحمن کو صفوان بن امیہ بن خلف سے علحدہ سمجھتے ہین چنانچہ انھون نے دونون کو علحدہ علحدہ بیان مین لکھا ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے دونون کو ایک ہی سمجھا ہو چنانچہ انھین عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کے نسب تحریر کیا ہو کہ یہ عبد الرحمن صفوان بن عبد الرحمن بن امیہ بن خلف بھی کہے جاتے تھے واللہ اعلم۔ دیکھو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کو اور عبد الرحمن بن صفوان بن امیہ کو ایک کر دیا اور کہا کہ انھین کو بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین بعض یہ بھی کہتے ہین اور عبد الرحمن ابن صفوان بن قتادہ کو ایک دوسرا شخص قرار دیا ہو لیکن ابو عمر نے عبد الرحمن بن صفوان بن امیہ کو علحدہ بیان کیا ہو اور عبد الرحمن بن صفوان بن قدامہ کو علحدہ اور عبد الرحمن بن صفوان یا صفوان بن عبد الرحمن کو علحدہ بیان کیا ہو اور انکا نسب (جسقدر یہان پہ ہمنے لکھا ہو اس سے) زیادہ نہین بیان کیا اور کہا ہو کہ مین انھین عبد الرحمن کو ابن قدامہ خیال کرتا ہون واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ بعض لوگ بیان کرتے ہین کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا۔ بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو انسے مروی ہو کہ یہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (کسی طرف) لشکر بھیجتے تھے تو لشکر والون سے فرماتے تھے کہ لوگون کے ساتھ نرمی اور سلامتی کرنا دعوت اسلام دیے بغیر انہین لوٹ مار نکرنا مجھکو بہ نسبت اسکے کہ تم کافرون کی عورتون اور بچون کو (قید کرکے) لے آؤ اور انکے مردون کو مار ڈالو یہ بات زیادہ محبوب ہے کہ انکو مسلمان کرکے میرے پاس لے آؤ خواہ وہ شہر کے رہنے والے ہون یا گاؤن کے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

---

[1] دعوت یعنی بلانا یعنی جب تک ان لوگون کو اسلام کیطرف نہ بلاؤ اسوقت تک انکے مال میں لوٹ مار نکرنا ۱۲۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ بن معاذ بن انس - عدوی نے کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن غزوۂ احد اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے اور جنگ قادسیہ مین شہید ہوے انکے والد عائذ بھی صحابی تھے - جن عبد الرحمن بن عائذ کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہین یہ عبد الرحمن انسے علاوہ ہین کیونکہ ان عبد الرحمن بن عائذ نے فقط عبد الرحمن کو دیکھا ہی تھا (اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ اُسوقت بچے تھے اور یہ عبد الرحمن جنگ احد مین شریک تھے (اس سے معلوم ہوتا ہو کہ یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین) زیادہ عمر کے تھے کیونکہ جس شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بچپن مین دیکھا ہو وہ جنگ قادسیہ مین اتنی عمر کا نہین ہوسکتا کہ لڑے اور مارا جاے - کیونکہ جنگ قادسیہ ۱۵ھ مین ہوئی تھی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عائش حضرمی ہین - انکا شمار اہل شام مین ہو انکی صحابیت اور اسناد حدیث مین اختلاف ہو انسے خالد بن لجلاج اور ابو سلام حبشی نے روایت کی ہو - انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہو کیونکہ انکی حدیث مضطرب ہی - ہمکو ابو منصور بن مکارم بن احمد بن سعد مودب نے اپنی سند سے خبر دی انھون نے معافی بن عمران سے انھون نے اوزاعی سے انھون نے عبد الرحمن بن زید سے انھون نے خالد بن لجلاج سے سنا کہ وہ کہتے تھے مکحول نے عبد الرحمن بن عائش حضرمی سے روایت کر کے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مینے اپنے پروردگار کو ایک بہت اچھی صورت مین دیکھا اور آپ نے بہت سی باتین کین اور یہ بھی بیان کیا کہ مینے پروردگار عالم سے یہ دعا کی) کہ اے اللہ نیک چیزون کی مین تجھسے طلب کرتا ہون اور بُری چیزون کو تجھسے چھوڑا دے اور مسکینون کی محبت مجھکو عنایت فرما - میری توبہ کو قبول فرما جب تو میری قوم مین کسی فتنہ کا ارادہ کرے تو مجھکو ظہور فتنہ کے قبل اُٹھالے - اس حدیث کو ولید بن مسلم نے ابن جابر سے انھون نے خالد سے انھون نے عبد الرحمن بن عائش سے روایت کیا ہو کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا - اس حدیث مین سواے ولید کے کسی نے یہ نہین بیان کیا کہ عبد الرحمن بن عائش نے یہ کہا ہو کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا - اور صدقہ بن خالد نے بھی ابن جابر سے انھون نے خالد سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو مگر اس روایت کی سند پیش کرتے وقت یہ نہین کہا کہ عبد الرحمن نے کہا ہو کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا - اور اسی طرح ابن جابر نے ابو سلام سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور یحیی بن ابی کثیر نے ابو سلام سے انھون نے عبد الرحمن ابن عائش سے انھون نے مالک بن یخامر سے انھون نے معاذ بن جبل سے اس طرح روایت کی ہو - اور یہی (مسند) محدثین کے نزدیک صحیح ہو اسکا ذکر بخاری وغیرہ نے کیا ہو - اور کہا ہو کہ ابو قلابہ نے جو خالد بن لجلاج سے انھون نے ابن عباس سے

روایت کی ہو غلط ہو- یہ کلام ابو عمر کا تھا- اور انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھتیجے اور عبد اللہ بن عباس کے بھائی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے شہر افریقہ مین یہ اور انکے بھائی معبد بن عباس عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے ساتھ شہید ہوے اسکو مصعب وغیرہ نے بیان کیا ہو- ابن کلبی نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن عباس شہر شام مین شہید ہوے تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن ثعلبہ بن سحان بن عامر بن مالک بن عامر بن جشم بن تیم بن عوذ مناہ بن تاج بن تیم بن اراشہ بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فزار بن بلی- عقیل کے والد اور بنو جحجبا بن کلفہ بن عمرو بن عوف انصاری کے حلیف تھے انکا نام عبد العزی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا یہ غزوۂ بدر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے- اور جنگ یمامہ مین شہید ہوے اسکو واقدی نے بیان کیا ہو- انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن عثمان- یہ عبد الرحمن امیر المومنین ابو بکر صدیق بن ابی قحافہ کے بیٹے ہین انکے والد کے ذکر مین انکا نسب بیان ہو چکا ہو انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور بعض نے بیان کیا ہو کہ انکی کنیت ابو محمد تھی اسوجہ سے کہ انکے بیٹے کا نام محمد تھا جنکو لوگ ابو عتیق کہتے ہین اور بعض ابو عثمان بیان کرتے ہین انکی والدہ ام رومان تھی یہ مدینہ مین رہتے تھے اور مکہ مین وفات ہوئی- صحابہ مین کوئی چار شخص ایسے نہین ہین جنکی چار پشت کے لوگ اسلام لائے ہون اور صحابی ہون سوا ابو قحافہ اور انکے بیٹے حضرت ابو بکر صدیق اور انکے بیٹے عبد الرحمن اور انکے بیٹے محمد ابو عتیق کے یہ عبد الرحمن حضرت عائشہ کے حقیقی بھائی تھے غزوۂ بدر اور احد مین کافرون کی طرف سے شریک تھے (جب میدان جنگ مین) انھون نے اپنے لڑنے کے واسطے مقابل طلب کیا تو حضرت ابو بکر انکے مقابلہ پر جانے کو تیار ہو گئے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر تم میرے ہی خدمت مین رہو یہ عبد الرحمن بہادر اور بہت اچھے تیر انداز تھے حدیبیہ مین اسلام لائے تھے اور انکا اسلام بہت اچھا تھا (یعنے نفاق کی آمیزش نہ تھی) انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن رکھا اور بعض لوگ کہتے ہین انکا نام عبد العزی تھا خالد بن ولید کے ساتھ جنگ یمامہ مین شریک تھے اور اُس دن اہل یمامہ کے سات بڑے بڑے آدمیون کو قتل کیا تھا- یہ وہی عبد الرحمن ہین جنھون نے محکم یمامہ بن طفیل کو قتل کیا تھا اسکے سینہ مین انھون نے تیر مارا تھا محکم یمامہ قلعہ کے ٹوٹے ہوے جانب مین بیٹھا ہوا تھا- جب انھون نے محکم کو قتل کر ڈالا تو اسی شکستہ جانب سے سلمان

قلعہ کے اندر داخل ہو گئے زبیر بن بکار نے کہا ہو کہ عبد الرحمن حضرت ابو بکر کے بیٹون مین سب سے بڑے تھے اور انمین مزاح کرنیکی عادت تھی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثین روایت کی تھین اور انسے ابو عثمان نہدی اور عمرو بن اوس اور قاسم بن محمد اور موسی بن وردان اور میمون بن مہران اور عبد الرحمن بن ابی لیلی وغیرہم نے روایت کی ہو۔ ہمکو ابو العباس یعنے احمد بن ابی منصور یعنے احمد بن محمد بن نبال صوفی نے جو ترک کنانہ کے نام سے مشہور تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو مطیع یعنے محمد بن عبد اللہ ابن عبد العزیز مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو سعید محمد بن علی نقاش نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین محمد بن عبد اللہ بن ابراہیم شافعی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن زیاد بن مہران عدل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن یونس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو شہاب نے عمرو بن قیس سے انھون نے ابن ابی ملیکہ سے نقل کر کے بیان کیا ہو کہ عبد الرحمن بن ابی بکر نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (جسوقت آپ مرض وفات مین علیل ہوے) فرمایا کہ شانہ کی ہڈی اور دوات میرے پاس لاؤ کہ مین تمکو ایک تحریر ابھی لکھدون جسکی وجہ سے تم لوگ میرے بعد گمراہی مین نہ پڑو (اتنا فرما کر آپنے ہماری طرف) پیٹھ کر لی پھر (تھوڑے عرصہ کے بعد) ہماری طرف منھ کیا اور فرمایا کہ اللہ عز وجل اور تمام ایمان والے سوا ابو بکر کے اور کسی (کی خلافت) کو منظور نکرینگے یہ عبد الرحمن شام مین تجارت کے واسطے آئے تو انھون نے وہان ایک عورت کو جسکو لوگ ابنۃ الجودی کہتے تھے دیکھا اسکے گرد گرد بہت سے لڑکیان تھین انکو وہ عورت بہت اچھی معلوم ہوئی اور انھون نے اسکے متعلق یہ اشعار نظم کیے ؎

تذکرت[1] لیلی والسماوۃ دونہا　فمالابنۃ الجودی لیلی ومالیا　وانی تعاطی قلبہ حارثیۃ　تدمن بصری او تحل الجوابیا
وانی تلاقیہا بلے ولعلہا　ان الناس حجوا قابلا ان توافیا

پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا لشکر ملک شام کی جانب روانہ کیا تو سپہ سالار کو حکم دیا کہ اگر لڑنے کے بعد تمھین فتح ہو (اور لیلی بنت جودی (تمھین ملجاے) تو اسکو عبد الرحمن بن ابی بکر کے حوالہ کر دینا چنانچہ (جسوقت) سپہ سالار نے لیلی بنت جودی کو پایا تو عبد الرحمن کے حوالہ کر دیا عبد الرحمن اسکو پاکر بہت خوش ہوے اور اپنی تمام بی بیون سے اسکو زیادہ چاہنے لگے یہانتک کہ انکی اور بی بیون نے حضرت عائشہ سے شکایت کی حضرت عائشہ عبد الرحمن پر بہت غصہ ہوئین عبد الرحمن نے کہا (مین اسمین معذور ہون) خدا کی قسم (لیلی کا حسن وجمال ایسا ہو کہ) گویا مین اسکے دانتون سے انار کے دانے چوستا ہون پھر (تھوڑے زمانے کے بعد) لیلی سے عبد الرحمن نے سختی وبدخوئی شروع کر دی جسکی وجہ سے لیلی نے حضرت عائشہ سے انکی شکایت کی حضرت عائشہ نے عبد الرحمن سے کہا کہ (تمھاری عجیب حالت ہی) لیلی کو دوست رکھا تو اسقدر کہ حد سے بڑھا دیا اور اب اسکے ساتھ دشمنی کی تو اسقدر کہ وہ بھی حد سے تجاوز کر گئی

[1] ترجمہ مین لیلی کو یاد کیا کرتا ہون مگر (افسوس) میرے اور اسکے درمیان مین حجاب ہو یعنی بنۃ الجودی سے مجھے کیا نسبت ہ میرے دل کو قبیلہ حارث کی وہ عورت کیون لیے لیتی ہو جو مقام بصری اور جوابی مین رہتی ہو ہاے دل تو اس سے کیونکر ملیگا ہان شاید جبکہ آیندہ سال حج کے لیے جائین شریک ہو تو آپاوے

بس یا تو اُسکے ساتھ انصاف کا برتاؤ کرو یا اُسکو سامان کے ساتھ اُسکے عزیزون مین بھیجدو۔ چنانچہ عبد الرحمن نے لیلی کو سامان دیکر اُسکے عزیزون کے پاس بھیجدیا۔ لیلی قبیلہ غسان کی تھین عبد الرحمن اپنی بہن حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل مین شریک تھے ہمکو ابو محمد بن ابو القاسم دمشقی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو القاسم بن سمرقندی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عیسیٰ بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن محمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن عائشہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن زیاد نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ نے مروان کو لکھ بھیجا کہ میرے بیٹے یزید کے لیے بیعت لی جائے عبد الرحمن (کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو انھون) نے کہا تم لوگون نے رسم ہرقل (شاہ روم) کی سنت[1] اختیار کی کہ اپنے بیٹون کے لیے بیعت لیتے ہو مروان نے کہا اے لوگون یہ (عبد الرحمن) وہی شخص ہین جنکے واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہو[2] والذی قال لوالدیہ اف لکما اور آخر تک پوری آیت پڑھی اسکے سننے سے حضرت عائشہ کو غصہ آگیا اور فرمایا خدا کی قسم عبد الرحمن وہ شخص نہین ہین کہ اس آیت مین مراد نہین ہین بلکہ جو شخص اس آیت مین مراد ہو اگر مین اسکا نام بتانا چاہون تو بتا سکتی ہون۔ زبیر بن بکار نے روایت کی ہو اور کہا ہو کہ مجھسے ابراہیم بن محمد بن عبد العزیز زہری نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے حضرت معاویہ نے عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق کے پاس ایک لاکھ درہم بھیجے بعد اسکے کہ عبد الرحمن یزید کی بیعت سے انکار کر چکے تھے انھون نے وہ درہم واپس کر دیے اور اُنکے لینے سے انکار کیا۔ اور کہا کہ مین اپنے دین کو دنیا کے عوض مین نہین بیچا اور (مدینہ سے) مکہ چلے گئے اور وہین وفات پائی قبل اسکے کہ یزید کی بیعت کامل ہو۔ انکی موت ناگہانی تھی (اور اسکا واقعہ اس طرح ہو کہ یہ عبد الرحمن ایک مکان مین جسکا نام حبشی تھا جو مکہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہو سوتے کے سوتے ہی رہ گئے۔ وہان سے انکی نعش لائی گئی اور وہین دفن ہوے جب حضرت عائشہ کو انکی وفات کی خبر پہونچی تو بارادہ حج تشریف لے گئین اور عبد الرحمن کی قبر پر کھڑے ہو کر روئین اور یہ شعر پڑھے ؎

وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ[3] من الدہر حتی قیل لن یتصدعا فلما تفرقنا کانی و مالکا لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا

(اے عبد الرحمن) آگاہ ہو جاؤ اللہ کی قسم اگر مین تمھارے پاس ہوتی تو جہان تم مرے تھے (وہین) تمکو دفن کرتی اور اگر مین تمھارے پاس

---

[1] یعنے جس طرح قیصر و کسرے کا دستور ہو کہ جب کوئی بادشاہ مر جاتا ہو تو اسکا بیٹا اسکا جانشین ہوتا ہو اب تم بھی کرنے لگے حضرت ابن عمر نے بھی یزید کی بیعت کا حکم سنا تو فرمایا کہ یہ تو کسری و قیصر کی سنت ہو ابو بکر و عمر کی سنت نہین ہو ۱۲

[2] اس آیت مین اُس شخص کی مذمت کی گئی ہو جس نے اپنے والدین سے سخت کلامی کی تھی ۱۲

[3] ترجمہ (ایک زمانہ وہ تھا جب) ہم دونون مثل جذیمہ (بادشاہ عراق) کے دو ہمنشینون کے (ایک ساتھ رہتے تھے بہت دنون تک) ایسی کیفیت رہی یہانتک کہ کہا گیا اب ہم دونون جدا نہونگے۔ مگر جب ہم اور مالک بعد اسقدر طویل یکجائی کے جدا ہوے تو (ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا ہم دونون ایک شب بھی ساتھ نہین رہے

اسوقت ہوتی تو تمھارے لیے نہ روتی عبدالرحمن کی وفات ۵۳ھ میں ہوئی اور بعض لوگ ۵۴ھ اور بعض لوگ ۵۵ھ میں بیان کرتے ہیں مگر ۵۳ھ میں انکی وفات ہونیکو بہت لوگ بیان کرتے ہین - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبداللہ بن عثمان ثقفی ہین اور یہ ام حکم کے بیٹے ہین عبدالرحمن بن ام حکم کے بیان مین پہلے یہ ذکر ہو چکا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

عبداللہ کے والد ہین انکا نسب کسی نے نہین بیان کیا ہو - ابو عمران محمد بن عبداللہ بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے جو صحابی تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت کی طرف دیکھا اور پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین لوگون نے عرض کیا کہ قبیلۂ ازد کے لوگ ہین فرمایا قبیلۂ ازد کے لوگ تمھارے پاس آئے ہین وہ بہت اچھی صورت والے ہین اور شیرین کلام اور خندہ پیشانی ہین پھر دوسرے گروہ کی طرف دیکھکر پوچھا یہ کون ہین لوگون نے عرض کیا قبیلۂ بکر بن وائل کے لوگ ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی کہ یا اللہ انکی شکستگی کو دور کر دے انکے ٹوٹے ہوے کو جوڑ دے (یعنے انکی مصیبت دور کر اور فلاح عنایت کر) اور انکے بے ٹھکانے والون کو جگہ دے اور انکے کسی سائل کو رد نہ کر - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد رب انصاری ہین انکو صرف ابن عقدہ نے بیان کیا ہو ہمکو ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمین سید ابو محمد یعنے حمزہ بن عباس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن فضل مصری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن محمد مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن محمد بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسمعیل بن اسحاق راشدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن خلف نمیری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن حسن عبدی نے اصبغ بن نباتہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے کوفہ کے ایک میدان مین حضرت علی نے لوگون سے کہا خم غدیر کے دن جس کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ فرماتے ہوئے سنا ہو تو کھڑے ہو کر بیان کرے اور وہ شخص نہ کھڑا ہو جس نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خود نہ سنا ہو حضرت علی کے اس قول سے دس سے زیادہ آدمی کھڑے ہوگئے ان لوگون مین ابو ایوب انصاری اور ابو عمرو بن عمرو بن محصن اور ابو زینب اور سہل بن حنیف اور خزیمہ بن ثابت اور عبداللہ بن ثابت انصاری اور حبشی بن جنادہ سلولی اور عبید بن عازب انصاری اور نعمان بن عجلان انصاری اور ثابت بن ودیعہ انصاری اور ابو فضالہ انصاری اور عبدالرحمن بن عبد رب انصاری بھی تھے ان لوگون نے کہا ہم گواہی دیتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمنے فرماتے ہوے سنا ہو کہ الا ان اللہ عزوجل ولیی وانا ولی المومنین الا فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ واعن من اعانہ -

ا؎ ترجمہ آگاہ ہو بیشک اللہ عزوجل میرا ولی یعنی میری تمام اشیا متصرف کا مالک ہے ...

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عبد الرحمن عمرو مزنی کے والد ہین ہمکو ابو الفضل عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو بکر بن بدران حلوانی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسین بن نقور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عیسی بن علی بن جراح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین بغوی نے خبر دی وہ کہتے تھے میرے دادا نے مجھسے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو معشر نے یحیی بن شبل سے انھون نے عمرو بن عبد الرحمن مزنی سے انھون نے اپنے والد عبد الرحمن مزنی سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف والون کی حالت دریافت کی گئی - آپنے فرمایا کہ مقام اعراف مین وہ لوگ ہونگے جو اللہ کی راہ مین قتل ہوے مگر اپنے والدین کے نافرمان تھے ان لوگون کو والدین کی نافرمانی نے جنت سے باز رکھا اور قتل فی سبیل اللہ نے اُنکو دوزخ کی آگ سے بچالیا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو لیکن ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہو کہ عبد الرحمن مزنی (یعنے انکے والد کا نام نہین لکھا) اور انکا ذکر انشاء اللہ تعالی اپنے موقع پر کیا جاویگا اور ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکے والد کا نام محمد بیان کرتے ہین اور یہی درست ہو اور انکا ایک بھتیجا تھا جنکا نام عبد الرحمن تھا۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید قاری ہین قارہ ہون بن خزیمہ برادر اسد بن خزیمہ کے اولاد کو کہتے ہین یہ عبد الرحمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے مگر انھون نے نہ تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی اور نہ آپ سے کوئی روایت کی واقدی نے انکو صحابی کہا ہو - اور اپنی کتاب طبقات مین ان لوگون مین انکا ذکر کیا ہو جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور کہا ہو کہ یہ عبد الرحمن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زمانہ خلافت مین عبد اللہ بن ارقم کے ساتھ بیت المال کے محافظ تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بعض لوگ ابن عبید بیان کرتے ہین یہ راشد کے والد تھے اور انکی کنیت ابو معاویہ تھی انسے انکے بیٹے عثمان نے روایت کی ہو انکی حدیث اہل شام سے مروی ہو عثمان بن محمد نے اپنے والد محمد بن عثمان سے انھون نے اپنے والد عثمان بن عبد الرحمن سے انھون نے اپنے والد عبد الرحمن بن ابی راشد بن عبید سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین اپنی قوم کے سو سوارون کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا جسوقت ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہونچے تو ٹھہر گئے آنحضرت نے مجھسے فرمایا اے ابو معاویہ تم آگے آؤ - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر ابو نعیم اور ابو عمر نے ایک دوسرا تذکرہ بھی لکھا ہو اسمین عبد الرحمن نام ابو راشد انکی کنیت بیان کی ہو ابو نعیم نے یہ دونون تذکرہ لکھے ہین لیکن ابو عمر نے صرف

ایک تذکرہ عبد الرحمن ابوراشد کا لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی طلحہ بن عبید اللہ کے بھائی تھے اور صحابی تھے جنگ جمل مین ماہ جمادی الاخری سنہ ۳۶ھ مین شہید ہوئے اور اسی واقعہ جمل مین انکے بھائی طلحہ بھی شہید ہوئے۔ اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید نمیری ہین انکا شمار اہل شام مین ہے ابن ابی عاصم نے انکو احاد مین ذکر کیا ہے ابو نعیم نے انکو علیحدہ بیان مین لکھا ہے ہمکو ابو موسی نے اجازۃً اخبر دی ہے وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن ابی بکر اور احمد بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن محمد بن محمد نے بیان کیا ہے وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عمرو بن ابی عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن عثمان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اوزاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی عمرو شیبانی نے عبد اللہ بن دیلمی سے انھون نے عبد الرحمن بن عبید نمیری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ اسلام مین تین سو پندرہ اخلاق ہین جو شخص انمین سے ایک خصلت پر بھی بغرض تحصیل ثواب عمل کرے اسکو اللہ نے جنت مین داخل کریگا ابن ابی عاصم نے کہا ہے کہ یہ حدیث میری کتاب مین مرفوعاً نہین مروی ہے۔ اور حماد بن سلمہ نے ابو سنان سے انھون نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن عبید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبید سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عتاب بن اسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس قریشی اموی ہین انکی والدہ جویریہ بنت ابی جہل تھین جنسے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے نکاح کرنا چاہا تھا مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (انکاح کرنے سے) منع فرمایا اُسکے بعد عتاب نے انکے ساتھ نکاح کرلیا اور انسے یہ عبد الرحمن پیدا ہوئے یہ حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل مین شریک تھے اور نماز مین ان لوگون کے امام تھے جنگ جمل مین بمقام بصرہ شہید ہوئے جب حضرت علی نے انکو مقتول دیکھا تو کہا یہ قوم کے یعسوب (سردار) تھے جب یہ قتل ہوگئے تو ایک پرندا انکے ہاتھ کو اُٹھا لے گیا اور مدینہ مین جاکے ڈالدیا وہان کے لوگون نے انکی انگوٹھی سے جو انکے اس (کٹے ہوئے) ہاتھ مین تھی انکو پہچانا چنانچہ انھون نے اُس ہاتھ پر نماز جنازہ پڑھکر اسکو دفن کردیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عتبہ بن عویم بن ساعدہ۔ ابو عمر نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہے۔ انکا صحابی ہونا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رویت سے

شرفیاب ہونا ثابت نہین ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن عبید اللہ قریشی تیمی ہین طلحہ بن عبید اللہ کے بھتیجے تھے انکی والدہ عمیرہ بنت جدعان عبد اللہ بن جدعان کی بہن تھین واقعہ حدیبیہ مین اسلام لائے تھے بعض لوگ کہتے ہین کہ فتح مکہ مین اسلام لائے تھے اور ابو عبیدہ بن جراح کے ساتھ واقعہ یرموک مین شریک تھے معاذ اور عثمان انکے بیٹے ان دونون نے انسے روایت کی ہے اور انسے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب نے روایت کی ہے یہ عبد اللہ بن زبیر کے ساتھیون مین سے تھے اور انھین کے ساتھ شہید ہوے عبد اللہ ابن زبیر کے حکم سے یہ مسجد مین دفن کیے گئے اور انکی قبر پوشیدہ کردی گئی پھر قبر پر گھوڑے دوڑائے گئے تاکہ اہل شام اُس قبر کو نہ دیکھین ہمکو منصور بن ابی الحسن بن ابی عبد اللہ مخزومی نے اپنی سند کو احمد بن علی بن مثنی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عبد اللہ ابن دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے طالقانی یعنے ابراہیم بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے منکدر بن محمد بن منکدر نے اپنے والد سے انھون نے عبد الرحمن بن عثمان تیمی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے عید کے دن دیکھا کہ آپ بازار مین کھڑے ہوئے تھے اور جو لوگ اس طرف سے گذر رہے تھے انکو دیکھ رہے تھے نیز ہمکو یحیی بن محمود اور عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سندون کو مسلم بن حجاج تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو الطاہر اور یونس بن عبد الاعلی نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے عمرو بن حارث نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے انھون نے یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب سے انھون نے عبد الرحمن بن عثمان سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیون کی پڑی ہوئی چیز اُٹھانے کو منع فرمایا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے اور انکا تذکرہ ابو موسی نے بھی لکھکر بیان کیا ہے کہ انھین عبد الرحمن کے بارے مین ابو زکریا یعنے ابن مندہ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے باوجودیکہ انکے دادا نے عبد الرحمن کو بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن مظعون[۱] جمحی ہین انکا نسب انشاء اللہ تعالی انکے والد کے تذکرہ مین بیان کیا جاویگا۔ انکی اور انکے بھائی سائب بن عثمان کی والدہ خولہ بنت حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ تھین ان عبد الرحمن کا کسی نے ذکر نہین کیا ہے اور سینے انکو ذکر کیا ہے کیونکہ انکے والد نے مدینہ مین سنہ ہجری مین وفات پائی تھی اور انکی والدہ مدینہ مین موجود تھین پس بلاشک یہ عبد الرحمن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین موجود تھے اور کئی برس کا سن تھا واللہ اعلم۔

۱؎ مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی جمحی تھے انکی کنیت ابو سائب تھی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی یہ غزوۂ احد میں شریک تھے ہمنے انکا نسب انکے بھائی ثابت بن عدی کے بیان میں ذکر کیا ہے جسر ابی عبید کے دن شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عدیس بن عمرو بن عبید بن کلاب بن دہمان بن غنم بن ہمیم بن ذہل بن ہنی بن بلی۔ اسی طرح ابن مندہ اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہے۔ یہ بلوی (یعنے خاندان بلی سے) ہیں اور صحابی ہیں بیعت رضوان میں شریک تھے انھوں نے بھی اُس دن بیعت کی تھی جو لشکر مصر سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محاصرہ کو آیا تھا اور جسنے انکو شہید کیا تھا یہ اُسکے سردار تھے انسے مصر کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے منجملہ انکے ابو الحصین ہثیم بن شفیان اور عبد الرحمن بن شماسہ واجو ثور فہمی ہیں ابن لہیعہ نے یحییٰ ابن عیاش بن عباس سے انھوں نے ابو الحصین حجری سے اُنھوں نے عبد الرحمن بن عدیس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ (جہاد کے لیے) نکلیں گے اور وہ کوہ خلیل میں قتل کیے جائینگے چنانچہ جب فساد پیدا ہوا تو ابن عدیس بھی اُن لوگوں میں تھے جنکو حضرت معاویہ نے گرفتار کیا تھا اور شہر فلسطین میں قید کر دیا تھا۔ مگر یہ سب لوگ قید خانہ سے بھاگ گئے پھر ان لوگوں کا تعاقب کیا اور گرفتار کر لیا انھیں میں سے ایک سوار نے ابن عدیس کو گرفتار کر لیا ابن عدیس نے اس سے کہا خراب ہو تو میرا خون کرنے میں اللہ سے ڈر میں اصحاب شجرہ میں سے ہوں اُس سوار نے جواب دیا کہ کوہ خلیل میں بہت سے شجر ہیں (اصحاب شجرہ سے ہونا یہاں کوئی فضیلت نہیں ہے) اور انکو وہیں ۳۶ھ ہجری میں قتل کر ڈالا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عرابہ جہنی ہیں۔ بعض لوگ انکا نام عبد اللہ کہتے ہیں اگر یہ صحیح ہے رفاعہ بن عرابہ ہے اسکو ابو نعیم نے بیان کیا ہے اور یہ حال رفاعہ اور عبد اللہ کے نام میں پہلے بیان ہو چکا ہے معاذ بن عبد اللہ بن حبیب نے عبد الرحمن بن عرابہ جہنی سے روایت کی ہے اور (کہا ہے کہ) یہ صحابی تھے کہتے تھے کہ جنت والوں میں (جو اعلیٰ درجہ کے ہونگے انکا تو حال ہی نہ پوچھو لیکن) ادنی درجہ کے وہ لوگ ہونگے جو خدا کی رحمت سے دوزخ سے نکالے جائینگے اور جنت میں داخل کیے جائینگے اور انسے کہا جاویگا کہ انگو (جو مانگنا ہو) پس وہ لوگ کہینگے اے پروردگار (فلاں چیز) دے (فلاں چیز) دے (غرض وہ مانگتے جائینگے اور انکو ملتا جائیگا) یہانتک کہ وہ کہینگے اے ہمارے پروردگار بس اسی قدر ہمکو کافی ہے اسوقت فرمادیگا یہ (اجسقدر) تمھارے واسطے ہے اور اس سے دس گنا (اور بھی زیادہ دیا جاویگا)۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عسیلہ انکی کنیت ابوعبداللہ تھی صنابحی ہین صنابح یمن مین ایک قبیلہ ہی - ابوعبداللہ اسی قبیلہ کی طرف منسوب ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانیکے واسطے انھون نے ہجرت کی تھی جب (مقام) جحفہ مین پہونچے توانکو خبر ملی کہ پانچ دن ہوے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی یہ تابعین کے اعلی طبقہ مین شمار کیے گئے ہین۔ شہر کوفہ مین فروکش تھے۔ انھون نے حضرت ابوبکر اور عمر اور بلال اور عبادہ بن صامت سے روایت کی ہی یہ عبدالرحمن بڑے بزرگ تھے یزید بن ابی حبیب نے ابوالخیر سے روایت کی ہر کہ وہ کہتے تھے مینے صنابحی سے کہا کہ تمنے ہجرت کی ہی انھون نے جواب دیا کہ مین یمن سے نکلکر جحفہ تک پہونچا تھا کہ ہمارے پاس ایک سوار کا گذر ہوا ہمنے اس سے کہا تیرے پیچھے والون کا کیا حال ہی اسنے جواب دیا کہ آج پانچ دن ہوے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ عبدالرحمن کے پہونچنے کے دو روز قبل رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تھی۔ ہمکو ابوالبرکات حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوعبدالرحمن یعنے محمد ابن عبدالرحمن بن ابی بکر خطیب کشمیہنی نے اور انکے بیٹے محمود بن محمد اور قاضی ابوسلیمان یعنے محمد بن علی بن خالد موصلی اربلی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے دادا ابوغانم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین ابوالعباس یعنے عبداللہ بن حسین بن حسن بن احمد ابن قاضی نضر نضری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنے حارث بن اسامہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے (امام) مالک اور زہیر بن محمد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے زید بن اسلم نے عطاء بن یسار سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے ابوعبداللہ صنابحی سے سنا وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمائے ہوے سنا کہ آفتاب شیطان کے سر کے دونون کنارون کے درمیان سے طلوع ہوتا ہی جسوقت آفتاب طلوع ہوتا ہی توشیطان اس سے قریب ہوتا ہی اور جسوقت آفتاب بلند ہوتا ہے شیطان اُس سے دور ہوجاتا ہی پھر جسوقت آفتاب غروب کے قریب ہوتا ہی توشیطان اُسکے قریب آجاتا ہی اور جسوقت غروب ہوجاتا ہے شیطان اُس سے دور ہوجاتا ہی تم لوگ ان تین وقتون مین نماز نہ پڑھو (یعنی آفتاب کے طلوع اور غروب اور زوال کے وقت)۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

کنیت انکی ابوعقبہ فارسی تھی۔ انصار کے غلام تھے یحیی بن علاء نے داؤد بن حصین سے انھون نے عقبہ بن حصین سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احد مین شریک تھا ایک کافر پر مینے وار کیا اور کہا اس (حملے) کو لے مین فارسی غلام ہون اس قول کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنکر فرمایا تمنے کیون نہ کہا۔

کہا اس (حنظلہ) کو سے میں انصاری غلام ہوں کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اُسی قوم میں سے ہو۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہو یحییٰ کے علاوہ دوسروں نے اس حدیث کو داؤد سے نقل کیا ہو اور کہا ہو کہ عبدالرحمن بن عقبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہو ہمیں ابوجعفر بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کر کے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مجھسے داؤد بن حصین نے عبدالرحمن بن عقبہ سے انھوں نے اپنے والد عقبہ سے جو جبر بن عتیک انصاری کے غلام تھے روایت کر کے بیان کیا ہو کہ وہ کہتے تھے میں اپنے آقا کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھا اور مشرکوں میں سے ایک آدمی کو میں نے اراجسوقت میں نے اُسکو قتل کیا تو (اس سے) کہا اس (حنظلہ) کو مجھسے لے میں مرد فارسی ہوں۔ میرے اس قول کی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ تمنے یہ کیوں نہ کہا کہ اسکو مجھسے لے میں انصاری مرد ہوں کیونکہ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو وہ اُسی میں سے ہو ابن قانع نے انکا ذکر کیا ہو اور کہا ہو عبدالرحمن ارزق فارسی یہی شخص ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عقیل بن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف ثقفی ہیں ہشام بن کلبی نے اسی طرح انکا نسب بیان کیا ہو اور یہ عبدالرحمن حجاج بن یوسف بن حکم بن ابی عقیل کے چچا زاد بھائی ہیں اور لوگوں نے انکے نسب میں اختلاف کیا ہو مگر ثقفی ہونے میں سب کا اتفاق ہو صحابی تھے آنسے عبدالرحمن بن علقمہ ثقفی نے روایت کی ہو اور چند لوگوں نے عبدالرحمن بن علقمہ ثقفی کو صحابہ میں ذکر کیا ہو۔ اور عبدالرحمن بن عقیل کا صحابی ہونا درست ہو ہشام بن مغیرہ ثقفی نے بھی عبدالرحمن بن ابی عقیل سے روایت کی ہو یہ ابوعمر کا بیان تھا لیکن ابن مندہ اور نعیم نے کہا ہو کہ یہ عبدالرحمن بن ابی عقیل ثقفی ہیں دونوں میں سے کسی نے انکا نسب اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہو یہ عبدالرحمن ام الحکم بنت ابی سفیان کے بیٹے تھے انکا شمار اہل کوفہ میں ہو انسے عبدالرحمن بن علقمہ نے روایت کی ہے انکی روایت کردہ حدیث کا ذکر عبدالرحمن بن ام الحکم کے بیان میں پہلے ہو چکا ہو ابن مسعود نے جو ذکر کیا ہو کہ اگر مسعود کا نام انکے نسب میں صحیح ہو جس طرح کہ ابوعمر نے انکے نسب میں ذکر کیا تو یہ عبدالرحمن ام الحکم کے بیٹے کے علاوہ ہیں واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ بعض لوگوں نے انکو ابن ابی علقمہ ثقفی بیان کیا ہو انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور بیان کیا گیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثقیف کے وفد آئے انہیں سے یہ عبدالرحمن بھی تھے انسے عبدالملک بن محمد ابن بشیر نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ثقیف کا وفد آیا اور انکے ساتھ کچھ تحفہ تھا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہو ان لوگوں نے کہا کہ صدقہ آنحضرت نے فرمایا کہ صدقہ وہ چیز ہو جس سے صرف رضامندی خدا

مقصود ہوا اور ہدیہ وہ ہو جس سے رضامندی رسول اللہ (کوئی) حاجت روائی مقصود ہو ان لوگون نے کہا کہ یہ صدقہ نہین ہو بلکہ ہدیہ ہو اسوقت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو قبول کرلیا عبدالرحمن سے عون بن جحیفہ نے اسی طرح روایت کی ہے ابو حاتم نے کہا ہو کہ یہ عبدالرحمن تابعی ہین صحابی نہ تھے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن علی حنفی یمامی صحابی ہین انسے عبداللہ بن بدر نے روایت کی ہو کہ عبدالرحمن نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر نظر (عنایت) نہین کرتا ہو جو اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجود مین اچھی طرح نہ رکھے اس حدیث کی روایت صرف عبدالوارث بن سعید نے ابو عبداللہ بن تمام شقری سے انھون نے عمر بن جابر سے انھون نے عبداللہ بن بدر سے کی ہو اور عکرمہ بن عمار نے عبداللہ بن بدر سے انھون نے طلق بن علی سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے اور یہ صحیح ہو انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

حضرت عمر بن خطاب کے بڑے بیٹے عبیداللہ اور حضرت ام المومنین حفصہ کے بھائی تھے انکی والدہ زینب بنت مظعون عثمان بن مظعون جمحی کی بہن تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا لیکن کوئی آپکی حدیث انھین یاد نہ تھی اور عبدالرحمن ابو شحمہ یہ حضرت عمر کے منجھلے بیٹے ہین انکو عمرو بن عاص نے شراب خواری کی حد مصر مین لگائی تھی پھر (وہان سے) انکو مدینہ بھیجدیا تو انکے والد حضرت عمر نے انکو تادیباً ضرب دی بعدہ یہ بیمار ہوگئے اور ایک مہینہ کے بعد انتقال ہوگیا معمر نے زہری سے انھون نے سالم سے انھون نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کیا ہو لیکن اہل عراق کہتے ہین کہ انکو کوڑے لگائے جاتے تھے اسی حالت مین انکا انتقال ہوگیا یہ غلط ہو اور عبدالرحمن ابو المجبر حضرت عمر کے چھوٹے بیٹے ہین اور مجبر کا نام بھی عبدالرحمن ہے اور وہ عبدالرحمن بن عمر کے بیٹے تھے انکا نام مجبر اسوجہ سے مشہور ہوگیا کہ یہ اپنے بچپن مین گر پڑے تھے جسکی وجہ سے انکی ہڈی ٹوٹ گئی تھی تو اپنی پھوپھی حفصہ کے پاس لائے گئے اور حفصہ سے کہا گیا اپنے مکسر بھتیجے کو دیکھیے تو انھون نے کہا کہ مکسر نہین بلکہ وہ مجبر ہو یہ ابو عمر نے بیان کیا ہو ابن مندہ نے کہا ہو کہ عبدالرحمن کی کنیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عیسی رکھی تھی انکے والد عمر رضی اللہ عنہ نے انکی کنیت بدلنا چاہی عبدالرحمن نے کہا اے امیر المومنین اللہ کی قسم میری کنیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہو (اسکو بدلنے کا ارادہ نکیجیے) ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے غلطی کی ہو کہ انکو صحابہ مین شمار کیا ہو اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت ابو عیسی رکھی تھی نہ کہ ان عبدالرحمن کی اور عبدالرحمن نے اپنے والد سے یہی کہا تھا جب کہ انھون نے انکی کنیت بدلنے کا ارادہ کیا اور انکی کنیت ابو عیسی تھی

کا استعمال کی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مغیرہ بن شعبہ کی کنیت (ابو عیسی) رکھی ہے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن غزیہ انصاری ہیں انکو طبرانی نے بیان کیا ہے ابو جعفر یعنے محمد بن علی نے عمرو انصاری سے جو محصن کے بیٹے تھے انھون نے عبد الرحمن انصاری سے جو بنی نجار میں ایک شخص تھے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قیامت کے قریب ہونیکی (علامت) بارش کا زیادہ ہونا اور پیداوار کا کم ہونا اور سرداروں کی کثرت اور امانت دارون کی قلت ہے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور ابو عمر نے انکے بھائی حارث بن عمرو کے بیان میں انکا ذکر کیا ہے -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن ابی عمرہ انکے حال میں لوگون نے اختلاف کیا ہے حضرمی نے انکو وحدان میں ذکر کیا ہے ہمکو ابو موسی نے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ حضرمی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن شریک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی زرعہ نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ تم لوگون نے اے آل محمد کس حال میں صبح کی آنحضرت نے فرمایا ہماری حالت اس شخص سے بہتر ہے جس نے کسی مریض کی عیادت نہ کی ہو اور صبح کو روزہ دار نہو - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عمیرہ مزنی ہیں اہل شام میں انکا شمار ہے - ولید بن مسلم نے کہا ہے کہ یہ عبد الرحمن بن عمیرہ ہیں اور بعض نے بیان کیا ہے کہ عبد الرحمن بن ابی عمیر مزنی ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عبد الرحمن بن عمیر یا عمیرہ قریشی ہیں انکی روایت کردہ حدیث مضطرب ہے انکا صحابی ہونا ثابت نہیں ہے - ہمکو ابراہیم بن محمد اور انکے سوا دوسرون نے اپنی سندون کو محمد بن عیسی سلمی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن یحیی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو مسہر نے سعید بن عبد العزیز سے انھون نے ربیعہ ابن یزید سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی عمیرہ سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کر کے بیان کیا کہ آنحضرت نے حضرت معاویہ کے واسطے دعا کی کہ اسے اللہ (معاویہ کو) ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا اور اسکے ذریعہ سے ہدایت نصیب کر ابو عمر نے کہا ہے کہ بعض نے انکی اس حدیث کو موقوف بیان کیا ہے اور بعض نے مرفوع بیان کیا ہے - اور انھین کی حدیث سے لا عدوی ولا ہامۃ بھی ہے اور انسے قریش کی بندگی میں بھی

ﷺ ترجمہ مرض کسی سے نہین لگتا اور بری فال کوئی چیز نہین ہے ۱۲

ایک حدیث مروی ہو اور ابوعمر نے بیان کیا ہو کہ انکی حدیث منقطع السند اور مرسل ہو نہ تو انکی حدیثین پایہ ثبوت تک پہونچی ہین اور نہ انکا صحابی ہونا ثابت ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عوام بن خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی قریشی اسدی ہین انکی والدہ ام الخیر بنت مالک بن عمیلہ بن سباق بن عبدالدار بن قصی تھین یہ فتح مکہ مین اسلام لائے تھے اور صحابی تھے زبیر (ابن بکار) نے کہا ہو کہ ایام جاہلیت مین انکا نام عبد الکعبہ تھا رسول خدا صلعم نے عبدالرحمن رکھا واقعہ یرموک مین شہید ہوسے تھے اور انکے بیٹے عبداللہ حضرت عثمان کی شہادت کے واقعہ مین قتل کیے گئے ابو عبداللہ عدوی نے اپنی کتاب النسب مین بیان کیا ہو کہ انھین عبدالرحمن کے سبب حسان بن ثابت نے آل زبیر بن عوام کی ہجو کی تھی اور کہا (ابو عبداللہ نے) یہی درست ہو اور جس نے کہا ہے کہ یہ ہجو عبداللہ بن زبیر کے سبب سے تھی اسکا قول صحیح نہین ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عوف بن عبد عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ بن کلاب بن مرہ قریشی زہری ہین انکی کنیت ابو محمد تھی اور ایام جاہلیت مین انکا نام عبد عمرو تھا بعض لوگون نے عبد الکعبہ بیان کیا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (بدلکر) عبدالرحمن رکھا انکی والدہ شفا بنت عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ تھین یہ واقعہ فیل کے دس برس بعد پیدا ہوے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم مین پہونچنے سے پیشتر ایمان لائے تھے اور یہ اُن آٹھ شخصون مین سے ہین جو سب سے پیشتر ایمان لائے تھے اور ان پانچ آدمیون مین سے جو حضرت ابوبکر صدیق کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے ایک یہ بھی تھے ان لوگون کو ہمنے حضرت ابوبکر صدیق کے بیان مین ذکر کیا ہو۔۔ اور یہ ان مہاجرین (اولین) مین سے ہین جنھون نے حبش اور مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انمین اور سعد بن ربیع مین بھائی چارا کرایا تھا یہ غزوۂ بدر اور احد اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) دومۃ الجندل[1] مین کلب کی طرف بھیجا تھا اور اپنے دست مبارک سے انکے (سر پر) عمامہ باندھا اور دونون شانون کے درمیان (عمامہ کا) شملہ لٹکا دیا تھا اور انسے فرمایا کہ اگر تمکو اللہ تعالی فتح دیوے تو (وہان کے) بادشاہ کی لڑکی کے ساتھ نکاح کرلینا یا (فرمایا کہ وہان کے) شریف کی لڑکی سے نکاح کرلینا (بادشاہ اور شریف دونون کو اس روایت مین اپنے شک کی وجہ سے راوی نے بیان کیا ہی) اصبغ بن ثعلبہ بن ضمضم کلبی

---

[1] دومۃ دا[...]م گوگل کے درخت کو کہتے ہین اور بڑے بھاری درخت خوش سایہ کو بھی کہتے ہین - جندل جیم اور دال کو فتح نور[...]ن کہ اٹھ سکے اور ایک موضع کا نام ہو جو تبوک سے قریب ہو اور بکسر دال آدمی کا نام ہو ۱۲

(وہان کا) تشریف تھا انھون نے (بعد فتح کے) اُسکی لڑکی تماضر کے ساتھ نکاح کر لیا اُنسے ابو سلمہ پیدا ہوے - عشرہ مبشرہ
مین سے یہ بھی ایک شخص ہین اور اُن چھ اہل مشورہ مین سے ایک یہ بھی ہین جنھین عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد خلیفہ
کرنے کے واسطے پیش کیا تھا اور یہ کہا تھا کہ رسول خدا نے انتقال فرمایا اور ان چھ شخصون سے بہت راضی گئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے پیچھے سفر مین نماز پڑھی تھی غزوۂ اُحد مین انکے زخم لگے تھے اور ایک زخم انکے پیر مین لگ گیا تھا
کہ جسکی وجہ سے یہ لنگڑا کر چلتے تھے اور (غزوۂ احد مین) انکے دو دانت آگے کے شہید ہو گئے تھے یہ اسکی وجہ سے بہت رنجیدہ تھے یہ
اللہ کی راہ مین (اپنے مال کو) زیادہ خرچ کرتے تھے (ایک مرتبہ) تیس غلام ایک دن مین آزاد کیے ہمکو ابراہیم بن محمد بن مہران
فقیہ اور اسمعیل بن علی مذکر اور اُنکے علاوہ لوگون نے اپنی سندون کو ابو عیسیٰ ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے
صالح بن مسمار مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی فدیک نے موسیٰ بن یعقوب سے انھون نے عمرو بن سعید سے انھون نے
عبد الرحمن بن حمید سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ بیشک سعید بن زید نے لوگون مین بیان کیا کہ
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تحقیق دس آدمی جنت مین (ضرور) ہونگے (وہ یہ ہین) ابو بکر جنت مین عمر جنت مین
اور علی عثمان زبیر طلحہ عبد الرحمن بن عوف ابو عبیدہ بن جراح سعد بن ابی وقاص کہا (ابراہیم نے) ان نو آدمیون کو گنا یا
اور دسوین سے سکوت کیا - لوگون نے کہا کہ تمکو خدا کی قسم دسوین کو بھی بیان کرو تو (سعید نے) کہا تم لوگ مجھکو اللہ کی قسم
دیتے ہو (تو دسوان) ابو الاعور جنتی ہے ابراہیم نے کہا کہ ابو الاعور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کی کنیت ہے ابو الفرج بن ابی الرجا اصفہانی نے
خبر دی وہ کہتے تھے کہ یہ حدیث حسن بن احمد سے پڑھی جا رہی تھی اور مین اُسکو اپنی موجودگی مین سن رہا تھا حسن بن احمد کہتے تھے
ہمسے حافظ ابو نعیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن حماد بن زغبہ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن عفیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن بلال نے یحییٰ بن سعید سے انھون نے
حمید سے اُنھون نے انس سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار مین بھائی چارا
کرایا سعد بن ربیع اور عبد الرحمن بن عوف کے درمیان مین بھائی چارا کرایا سعد نے عبد الرحمن سے کہا میرے پاس جو
مال ہے وہ میرے تمھارے درمیان نصف نصف ہونا چاہیے اور دو بیبیان ہین انکو دیکھ لو جسکو تم پسند کرو مین اسکو طلاق
دیدون جب عدت ختم ہو جاوے اسوقت اس عورت سے نکاح کر لو انھون نے جواب دیا کہ تمھارے مال اور بی بی کی
مجھکو کچھ حاجت نہین ہے اللہ تعالیٰ تمھارے مال اور اہل مین برکت عنایت کرے مجھکو بازار بتلا دو - ہمکو ابو منصور یعنے مسلم
ابن علی بن محمد بن سنجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو البرکات یعنے محمد بن محمد بن خمیس جہنی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمین ابو نصر بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن علی نے

خبردی وہ کہتے تھے ہمسے زہیر بن حرب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالعزیز
بن محمد دراوردی نے عبدالرحمن بن حمید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبدالرحمن بن عوف سے روایت
کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو دس آدمی جنت مین (ضرور) ہونگے ابوبکر جنت مین عمر جنت مین
عثمان جنت مین علی جنت مین طلحہ جنت مین زبیر جنت مین عبدالرحمن بن عوف جنت مین سعد بن ابی وقاص جنت مین
سعید بن زید جنت مین ابوعبیدہ بن جراح جنت مین ہونگے۔ حافظ ابونعیم نے کہا ہو کہ ہمسے احمد بن علی نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن حیان مصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن عمر بن عبید اللہ رومی نے بیان کیا کہ مینے
خلیل بن مرہ کو ابو میسرہ سے انھون نے زہری سے انھون نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انھون نے اپنے والد سے
انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ عالم (شریعت کا) عابد سے ستر درجہ زیادہ ہو درمیان ہر دو درجون کے
(اتنا فاصلہ ہی) جیسا کہ آسمان اور زمین کے درمیان (فاصلہ) ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ عبدالرحمن بن
عوف (اہل) آسمان مین امانت دار ہین اور (اہل) زمین مین امانت دار ہین۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات
ہوئی عبدالرحمن بن عوف نے ان اہل مشورہ سے جن مین حضرت عمر نے (امر) خلافت کو ڈالدیا تھا (اور انسے یہ کہدیا
گیا تھا کہ ان لوگون مین سے جسکو چاہنا خلیفہ کرنا) کہا کون شخص ہی جو خلافت سے اپنے کو نکالڈالے اور مسلمانون کیواسطے
برگزیدہ کرے انکو کسی نے جواب نہ دیا۔ عبدالرحمن نے کہا مین اپنی ذات کو خلافت سے باہر کرتا ہون اور مسلمانون کیواسطے
پسند کرتا ہون ان لوگون نے اسکو منظور کر لیا انھون نے ہی بات پر ان لوگون سے عہد لیے (جب وعدے لے چکے) تو
حضرت عثمان کو (خلافت کے واسطے) منتخب کیا اور انکی بیعت کی۔ یہ قصہ مشہور ہی ہمنے اسکو تاریخ کامل مین ذکر کیا ہو یہ عبدالرحمن
بڑے تاجر تھے (انھون نے) تجارت مین بہت نفع پایا اور بڑے مالدار تھے۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ عبدالرحمن
(ایک دن) حضرت ام المومنین ام سلمہ کے پاس آئے اور کہا اے ماں مین ڈرتا ہون کہین مجھکو میرے مال کی زیادتی
ہلاک نکردے حضرت ام سلمہ نے فرمایا کہ بیٹا اسکو اللہ کی راہ مین خرچ کرو۔ ہمکو ابو محمد بن ابی القاسم نے کتابتًہ
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوبکر و محمد بن محمد بن قاسم اور ابوالفتح مختار بن عبدالحمید
اور ابوالمحاسن اسعد بن علی اور ابوالقاسم حسین بن علی بن حسین نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنے عبدالرحمن بن
محمد بن مظفر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبداللہ بن احمد بن حمویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن خریم نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہمسے عبد بن حمید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمارہ ابن
زاذان نے ثابت بنانی سے انھون نے انس بن مالک سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے عبدالرحمن بن عوف نے

جب ہجرت کی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور عثمان بن عثمان کے درمیان مواخاۃ[1] کرادی تھی انسے حضرت عثمان نے کہا کہ میرے پاس خرمے کے دو باغ ہین (انمین سے) جو چاہو تم پسند کرلو عبدالرحمن نے کہا کہ اللہ تمہارے باغ مین برکت دے مین اسواسطے مسلمان نہین ہوا ہون۔ تم مجھکو بازار کا راستہ بتادو (تاکہ کچھ کام کرون حضرت) عثمان نے انکو (بازار کا) راستہ بتادیا پس (یہ بازار جاکر) گھی اور پنیر اور چمڑے کی خرید فروخت کیا کرتے تھے (اس تجارت سے انھون نے) مال جمع کرلیا (اُسکے بعد) انھون نے (ایک عورت سے) اپنا نکاح کرلیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آنحضرت نے فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری ہو (انس بن مالک نے) کہا (تجارت نے انکو ایسا نفع دیا کہ) انکے پاس بہت سا مال (جمع) ہوگیا یہانتک کہ (ایکمرتبہ) عبدالرحمن (ابن عوف) کے سات سو اونٹ گیہون اور آٹا اور خرمے لادے ہوے (حضرت انس ابن مالک فرماتے ہین) کہ جب یہ اونٹ مدینہ (منورہ) مین پہونچے تو مدینہ (منورہ) والون کو (انکی رفتار سے) گونج کی آواز سنائی دی حضرت عائشہ نے (اس گونج کو سنکر) فرمایا کہ یہ گونج کیسی ہے بعض لوگون نے آپسے کہا کہ عبدالرحمن بن عوف کے اونٹ آئے ہین (جو) وہ سات سو ہین گیہون اور آٹا اور خرمے لادے ہوے حضرت عائشہ نے (یہ سنکے) فرمایا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہے کہ عبدالرحمن بن عوف جنت مین گھسلتے ہوے جاوینگے جب عبدالرحمن کو اسکی خبر پہونچی (تو حضرت عائشہ سے) کہا اے مان بیشک مین گواہی دیتا ہون کہ یہ اونٹ مع کل سامان و اسباب کے اللہ کی راہ مین وقف ہین اسیطرح اس روایت مین ہے کہ انسے اور حضرت عثمان سے مواخاۃ کرادی گئی تھی مگر صحیح یہ امر ہے کہ سعد بن ربیع انصاری کے ساتھ مواخاۃ ہوئی تھی جیسا کہ ہمنے ذکر کیا ہے اور معمر نے زہری سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے عبدالرحمن بن عوف نے (ایک مرتبہ اپنا) نصف مال جو چار ہزار تھا (اللہ کی راہ مین) خیرات کیا پھر (اُسکے بعد) چالیس ہزار دینار خیرات کیے پھر پانچسو گھوڑے فی سبیل اللہ (یعنی جہاد مین) سوار ہونے کے لیے دیے پھر پانچسو اونٹ فی سبیل اللہ (جہاد مین) سواری کے لیے دیے مال انکی تجارت ہی سے تھا۔ حمید نے انس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے خالد بن ولید اور عبدالرحمن بن عوف کے درمیان (کچھ) گفتگو ہوگئی پس خالد نے عبدالرحمن سے کہا کہ تم ہمسے ان کامون کے بابت جو پہلے کر چکے ہو زبان درازی کرتے ہو۔ یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے فرمایا میرے اصحاب کو میرے واسطے چھوڑ دو قسم اُس (ذات) کی جسکے دست قدرت مین میری جان ہے اگر کوئی شخص تم مین سے (اللہ کی راہ مین کوہ) احد کے مانند سونا خرچ کرے (تو وہ سونا اصحاب کے) ایک مد یا نصف (مد) کے برابر بھی نہ پہونچیگا اور یہ (واقعہ) دونون (یعنے عبدالرحمن و خالد) کے درمیان اُسوقت ہوا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو فتح مکہ کے بعد بنی جذیمہ کے پاس بھیجا خالد نے دھوکے سے اُنکے کچھ لوگون کو قتل کرڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگون (یعنے بنی جذیمہ کے مقتولون) کا خونبہا دیا اور انکا اسباب جو کچھ لے لیا گیا تھا وہ اُنھین لوگون (سے لیکے

[1] آپس مین بھائی چارا کرلینا ۱۲۔

بنی جذیمہ) کو واپس دیا بنو جذیمہ نے ایام جاہلیت مین عوف بن عبد عوف یعنی عبد الرحمن کے والد کو قتل کر ڈالا تھا اور خالد کے چچا فاکہ بن مغیرہ کو بھی قتل کر ڈالا تھا عبد الرحمن نے خالد سے کہا کہ تمنے ان لوگون (یعنی بنی جذیمہ) کو اسوجہ سے قتل کیا کہ انھون نے تمھارے چچا کو قتل کیا تھا۔ خالد نے کہا کہ تمھارے باپ کو بھی تو انھون نے قتل کیا تھا اور گفتگو مین سختی کی (اس واقعہ کی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی) آپنے وہ الفاظ فرمائے (جو اوپر مذکور ہوئے)۔ ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ اور دوسرے لوگون نے بطریق اجازت کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو غالب بن بناء نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد جوہری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو عمر بن حیویہ اور ابو بکر بن اسمعیل نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمسے یحیی بن محمد ابن صاعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن مبارک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے سعد بن ابراہیم سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ عبد الرحمن کھانا لیکر آئے اور روزے سے تھے پس انھون نے کہا مصعب بن عمیر شہید ہوئے اور وہ مجھسے نیک تھے (انکو) انھین کی چادر کا کفن دیا گیا (وہ چادر اسقدر چھوٹی تھی) کہ اگر انکا سر ڈھانکا جاتا تھا تو پیر کھل جاتے تھے اگر پیر ڈھانکے جاتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ مین یہ خیال کرتا ہون کہ (عبد الرحمن نے) کہا حضرت حمزہ قتل ہو گئے اور وہ مجھسے بہتر تھے پھر دنیا ہمارے لیے کشادہ کردی گئی جسقدر کشادہ کی گئی یا یہ کہا کہ دنیا ہمین دی گئی جس قدر دی گئی ہمین اندیشہ ہوتا ہی کہ شاید ہماری نیکیان ہمین دنیا مین بدی گئین پھر یہانتک روئے کہ انکے ہاتھ سے کھانا گر پڑا۔ ہمکو ابو الفضل بن ابی الحسن طبری نے اپنی سند کو ابو یعلی یعنے احمد بن علی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن اسمعیل یعنے ابو سعید بصری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن سعد نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرکے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد الرحمن بن عوف کے پاس پہونچے اور وہ لوگون کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے انھون نے ارادہ کیا کہ پیچھے ہٹ جائین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو یہ اشارہ پاکر انھون نے نماز پڑھنا شروع کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمن کے پیچھے نماز پڑھی۔ انسے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ ابن عمر اور جابر اور انس اور جبیر بن مطعم اور ابراہیم اور حمید اور ابو سلمہ اور مصعب عبد الرحمن کے بیٹون اور مسور بن مخرمہ عبد الرحمن کے بھانجے اور عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ اور مالک بن اوس بن حدثان وغیرہم نے روایت کی ہے سلاسہ میں بمقام مدینہ عبد الرحمن کی وفات ہوئی انکی عمر پچھتر برس کی تھی اور پچاس ہزار دینار اللہ کی راہ مین صرف کرنیکی انھون نے وصیت کی تھی اسکو عروہ بن زبیر نے بیان کیا ہی اور زہری نے کہا ہی کہ عبد الرحمن نے غزوہ بدر مین جو لوگ شریک تھے اور شہید نہین ہوے تھے انمین سے ہر ایک آدمی کے واسطے چار سو دینار (دیدینے کی)

وصیت کی تھی وہ سب سو آدمی تھے اُن لوگون نے (چار چار سو دینار وصیت کے موافق) لے لیے جن لوگون نے وہ دینار لیے تھے انمین سے حضرت عثمان بھی تھے اور ایک ہزار گھوڑے اللہ کی راہ دینے کی وصیت کی تھی - جب عبد الرحمن کی وفات ہوئی حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کاہی (عبد الرحمن) ابن عوف جاؤ بیشک تمنے اچھا زمانا پایا اور فتنہ سے پہلے چل دیے جولوگ عبد الرحمن کا جنازہ اُٹھائے ہوے تھے اُنمین سے سعد بن وقاص بھی تھے اور واجبلاہ (یعنے اے میرے پہاڑ چل بسے) کہتے (جارہے) تھے انھون نے اپنے ترکہ مین نہایت چھوڑا تھا وہ کلھاڑیون سے کاٹا گیا اس سے (مال کی اسقدر کثرت تھی کہ) لوگون کے ہاتھ بھر گئے اور ایکہزار اونٹ اور سو گھوڑے اور تین سو بکریان جو بقیع مین چرا کرتی تھین چھوڑین اور انکی چار بیبیان تھین - (جمین سے) ایک عورت کو اسی ہزار روپیہ دیکر انکے وارثون نے رخصت کیا یہ عبد الرحمن سرخ وسفید خوبصورت آدمی تھے اکہرا جسم تھا - فراخ چشم - پلکین زیادہ اور بڑی تھین - انکی ناک اونچی ولمبی تھی انکے سر کے بال شانون تک لٹکے ہوے تھے اور انکی دونون ہتھیلیان پُر گوشت تھین اُنگلیان موٹی تھین اپنی داڑھی اور اپنے سر کے بال) کو نہین بدلتے تھے (یعنے خضاب نہین لگاتے تھے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عوف جرشی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی اسی طرح آدم بن ابی ایاس نے کہا ہی مگر یہ غلط ہے عبد الرحمن اہل حمص کے تابعین مین سے ہین آدم بن ابی ایاس نے جریر بن عثمان سے انھون نے عبد الرحمن بن ابی عوف سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نماز تاریکی مین پڑھتے ہوے دیکھے گئے - یہ ابن مندہ کا بیان تھا - ابو نعیم نے کہا ہی کہ عبد الرحمن بن ابی عوف جرشی اہل شام کے تابعین سے تھے بعض متاخرین نے انکو صحابہ مین کہا ہو - مین کہتا ہون انھین (ابو نعیم) کے مانند ابن مندہ نے بھی کہا ہی کہ بیشک آدم نے انکے (بیان مین) غلطی کی ہی کیونکہ یہ عبد الرحمن اہل حمص کے تابعین سے ہین پھر (ابن مندہ پر) کوئی طعن کی وجہ نہین ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عویم بن ساعدہ انصاری ہین انکے والد کے بیان مین انشاء اللہ انکا نسب بیان کیا جائیگا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اور بعض نے بیان کیا ہی کہ ہجرت کے پیشتر پیدا ہوے تھے - محمد بن اسحاق نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھون نے عروہ بن زبیر سے انھون نے عبد الرحمن بن عویم سے روایت کی ہی کہ ہملوگون (یعنی اہل مدینہ) نے سنا کہ رسول خدا صلعم نے بارادۂ ہجرت مکہ سے) کوچ کر دیا ہی ہم لوگ (حضور کے استقبال کے واسطے) ہر روز ظہر تک

۱؎ اس قسم کے الفاظ کسی میت کے غم مین نکالنا شرعاً ممنوع ہین مگر شدت غم مین جب عقل زائل ہو جاے تو تکلیف شرع قائم نہین رہتی ۱۲ -

(اپنے اپنے مکانون سے) نکلکر انتظار کیا کرتے تھے پھر پوری حدیث طول کے ساتھ بیان کی اسکو ابن مندہ نے کہا ہو ابونعیم اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے انھون نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انھون نے عروہ سے انھون نے عبدالرحمن بن عویم ابن ساعدہ انصاری سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ پر ایمان بھی لائے تھے یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو دو آدمی (ایک انصاری اور ایک مہاجر) اللہ واسطے بھائی بھائی بن جاؤ اور آپنے حضرت علی کا ہاتھ پکڑکر فرمایا کہ یہ میرے بھائی ہین - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

عیاش کے والد ہین اشجعی تھے عبدالرحمن اشجعی کے تذکرہ مین انکا بیان ہو چکا ہو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن عیسی بن عقیل اور بعض نے (بجاے عقیل کے) معقل ثقفی بیان کیا ہو - زیاد بن علاقہ نے عیسی بن معقل سے روایت کی ہو کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مع اپنے لڑکے کے آیا لوگ اسکو عارم کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن نام رکھا - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن غنام انصاری ہین - یحیی بن یونس نے کتاب مصابیح مین انکا نام بیان کیا ہو علاوہ یحیی کے کسی دوسرے شخص نے انکا نام نہین ذکر کیا اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ قعنبی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن بلال نے ربیعہ بن ابی عبدالرحمن سے انھون نے عبداللہ بن عنبسہ سے انھون نے ابن غنام سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپنے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک فمنک[1] پھر پوری حدیث بیان کی ابونعیم نے کہا ہو کہ عبدالرحمن بن غنام ہی عبداللہ ابن غنام ہین عبداللہ کے بیان مین انکو ذکر کیا ہو - انکا تذکرہ بعض متاخرین نے یعنی ابن مندہ نے انکو بوجہ حدیث قعنبی کے اس شخص کے نام مین بھی ذکر کیا ہو جسکا عبداللہ نام تھا - اور ان شخصون مین بھی بیان کیا ہو جنکا عبدالرحمن نام تھا - اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ جو قعنبی سے حدیث روایت کی ہو اسکو بھی نقل کیا ہو اور دونون جگہ ابن غنام ہی بیان کیا ہے یعنے عبداللہ اور عبدالرحمن اور دونون جگہ ابن غنام کا نام نہین بیان کیا واللہ اعلم - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو -

---

[1] ترجمہ یا اللہ مجھے یا تیری جس مخلوق کو کوئی نعمت ملتی ہو وہ تیرے ہی فضل سے ملتی ہو ۱۲

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن غنم اشعری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین مسلمان توتھے مگر آپکو دیکھا نہ تھا۔ اور نہ آپکے پاس وفد مین آئے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ کیا تو یہ عبد الرحمن انکے ہمراہ (یمن کیطرف) چلے گئے تھے اور وہین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے مین انکا انتقال ہوگیا یہ معاذ کے ساتھ رہنے کی وجہ سے اُنکے شاگرد مشہور تھے انھون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیثین سنی ہین اہل شام مین یہ استنے بڑے فقہ جاننے والے تھے انھین نے شام کے تابعین کو فقیہ بنا دیا تھا یہ بڑے قدر اور بزرگی والے تھے یہ وہی عبد الرحمن ہین جنھون نے ابو درداء اور ابوہریرہ پر (اسوقت) غصہ کیا تھا جب وہ دونون حضرت معاویہ کا پیغام پہونچا کر حضرت علی کے پاس سے لوٹے ہوئے آ رہے تھے انھون نے ان دونون سے کہا تم دونون سے تعجب ہو کہ کس طرح تم دونون نے اپنے اوپر وہ امر جائز کر لیا جسکی وجہ سے تم دونون علی سے کہتے ہو کہ (خلافت کو) مشورہ مین ڈالدو حالانکہ تم دونون نے سمجھ لیا ہو کہ علی کی بیعت مہاجرین اور انصار اور اہل حجاز اور اہل عراق نے کی ہو اور جو لوگ اُن سے راضی ہین وہ بہتر ہین اُنسے جو اُنسے ناراض ہین اور جس نے انسے بیعت کی ہو وہ اس شخص سے بہتر ہو جس نے اُنکی بیعت نہین کی اور مشورہ کرنے مین معاویہ کو کونسا دخل ہو اور ان دونون کو اُنکے (قاصد ہو کر) آنے پر بُرا بھلا کہا (عبد الرحمن کے کلام سے انکو شرمندگی ہوئی) اور پلٹنے آنے پر دونون نے انکے روبرو توبہ کی۔ انھون نے (یعنے عبد الرحمن) نے ۷۸ھ مین وفات پائی۔ انسے ابو ادریس خولانی اور اہل شام کی ایک جماعت نے روایت کی ہے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے ابن مندہ نے ابن یونس سے روایت کرکے بیان کیا ہو کہ یہ عبد الرحمن بن غنم بن کعب بن ہانی بن ربیعہ بن عامر بن عدی بن وائل بن ناجیہ بن جنبل بن جماہر ابن ادحم بن اشعر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دریا کا سفر کرکے آئے تھے اور مروان بن حکم کے ساتھ مصر مین ۶۵ھ مین آئے تھے۔ ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے اُنھون نے اپنے والد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الحمید نے شہر بن حوشب سے اُنھون نے عبد الرحمن بن غنم سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عُتُلّ الزنیم[1] کے معنی دریافت کیے گئے آپنے فرمایا (عتل الزنیم) وہ ہو جو بدخلق تندرست زیادہ کھانے پینے والا لوگون پر زیادہ ظلم شہوت کثیر رکھنے والا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون ابو عمر نے جو ابو درداء اور ابوہریرہ پر عبد الرحمن کے عتاب کرنے کو ذکر کیا ہو اسمین میرے نزدیک غلطی ہو

[1] عتل بضم عین وتاء فوقانی وتشدید لام اُس شخص کو کہتے ہین جو نہایت سرکش بد عادت سخت گفتار ہو لوگون کو آزار بہت دیتا ہو خوراک زیادہ رکھتا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو عتل بعد ذلک زنیم۔ زنیم بفتح زاء معجمہ وکسر نون وہ مجہول النسب ہو کہ کسی قوم مین ملجائے اور اُسی قوم مین سے پکارا جاوے ذلیل اور بد عادت اور وہ کمینہ جو اپنی ذلت اور کمینگی کی وجہ سے مشہور ہو ۱۲

کیونکہ بنا بر صحیح اقوال کے ابوالدرداء کی وفات اس زمانے سے پہلے ہوئی ہو کہ جسمین حضرت علی کے واسطے بیعت کی گئی تھی ہو عمر نے کہا ہو صحیح یہ ہو کہ ابوالدرداء نے حضرت عثمان کی شہادت سے پیشتر وفات پائی جنھون نے بیان کیا ہو کہ ابوالدرداء کی ۳۸ھ یا ۳۹ھ مین وفات ہوئی انکے قول کی تردید ہوگئی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن فلان یا فلان بن عبدالرحمن یہ مجہول النسب ہین۔ انسے حازم بن مروان نے روایت کی ہو۔ محمد بن اسحاق صاغانی نے علقمہ بن سلیمان سے انھون سنے حازم بن مروان سے انھون نے عبدالرحمن بن فلان یا فلان بن عبدالرحمن سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری شخص کے عقد نکاح مین شریک ہو کر انکا (خطبہ) نکاح پڑھا اور فرمایا (تم دونون) خیر و الفت و فال نیک اور وسعت رزق پر (رہو پھر فرمایا کہ) یہان دف بجاؤ پس لوگ دف لائے اور (انکے قریب) بجانا شروع کیا۔ پھر وہان (لوگ) میوے اور شکر کے طباق لائے اور وہان لٹانے لگے لوگون نے اپنے ہاتھون کو (اس میوے کے لوٹنے سے) باز رکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ دیکھکر) فرمایا تم لوگون کو کیا ہوا جو اس میوے کو) نہین لوٹتے لوگون نے عرض کیا اسے رسول اللہ کیا آپنے ہمکو لوٹنے سے منع نہین فرمایا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مینے لشکرون کی لوٹ سے منع کیا ہو عقد نکاح کی لوٹ سے منع نہین کیا ہو۔ پھر تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی انکے ساتھ شریک ہو کر (اس میوے کی) کھینچا شروع کر دیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔ ابونعیم نے کہا ہو کہ محمد بن اسحاق سے اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہو ابومسلم کشی نے عصر سے انھون نے حازم سے جو بنی ہاشم کے غلام تھے انھون نے لمازہ سے انھون سنے ثور بن یزید سے انھون نے خالد بن سعدان سے انھون نے معاذ بن جبل سے اس حدیث کو روایت کرکے کہا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے عقد نکاح مین شریک ہوسے پھر (پہلی حدیث کے) مانند پوری حدیث بیان کی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن قتادہ سلمی شامی ہین انسے ایک حدیث جسکی سند مضطرب ہو روایت کی گئی ہو راشد بن سعد نے انھین سے حدیث کو روایت کیا ہو اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہو ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ عبدالرحمن بن قتادہ سلمی ہین انکا شمار اہل حمص مین ہو۔ ہمکو ابویاسر نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن سوار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے انھون نے راشد بن سعد سے انھون نے عبدالرحمن بن قتادہ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے آدم (علیہ السلام) کو پیدا کیا پھر انکے صلب سے انکی اولاد کو پیدا کر کے فرمایا کہ یہ لوگ جنتی ہیں اور میں کچھ پروا نہیں رکھتا ہوں اور یہ دوزخی ہیں اور میں کچھ پروا نہیں رکھتا ہوں پھر کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ پھر ہم لوگ کیوں عمل کریں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بھی مقدر ہو چکا ہو معن بن عیسی وعبد اللہ بن وہب وحماد بن خلف خیاط وغیرہم نے حضرت معاویہ سے اسی حدیث کے مانند نقل کر کے روایت کی ہو - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی قراد سلمی - انکا اہل حجاز میں شمار ہو - انکو بعض لوگ ابن فاکہ بھی کہتے ہیں - انسے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت اور حارث ابن فضیل نے روایت کی ہو - ہمیں ابو القاسم یعنے یعیش بن صدقہ فقیہ نے اپنی سند کو عبد الرحمن احمد بن شعیب تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو جعفر خطمی یعنے عمیر بن یزید نے عمارہ بن خزیمہ اور حارث بن فضیل سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی قراد سے نقل کر کے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رفع حاجت کیواسطے نکلا حضرت جب (رفع) حاجت کا ارادہ کرتے تھے تو دور (تشریف لے) جاتے تھے - ابو جعفر انصاری نے حارث بن فضیل سے انھوں نے عبد الرحمن بن ابی قراد سے روایت کی ہو کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز وضو کیا اور لوگ آپکے وضو کا غسالہ لیکے اپنے چہرون پر ملنے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس شئی نے اس فعل پر تمکو ترغیب دی لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکے رسول کی محبت نے آنحضرت نے فرمایا جسکو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ اللہ ورسول اس سے محبت کریں اسکو چاہیے کہ سچ بولے اور امانت میں خیانت نکرے اور ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک کرے - انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن قرط ثمالی ہیں انکا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ میں انکو عبد اللہ بن قرط کا بھائی سمجھتا ہوں انھوں نے شام میں سکونت اختیار کی تھی اہل فلسطین میں انکا شمار ہو - مسکین بن میمون نے جو مسجد رملہ کے موذن تھے عروہ بن رویم سے انھوں نے عبد الرحمن بن قرط سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شب (یعنے شب معراج میں) مسجد اقصی تک (جو ملک شام میں بیت المقدس کے نام سے مشہور ہو) اس شب میں جسمیں آپکو معراج ہوئی اور مسجد اقصی تک آپ پہونچائے گئے مقام ابراہیم اور زمزم کے درمیان (تشریف فرما) تھے جبرئیل آپکے داہنی (طرف) اور میکائیل بائیں (طرف) تھے پھر وہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لیکر اڑے یہاں تک کہ آپ ساتون آسمانوں تک پہونچے

بعدہ پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ مسکین بن میمون نے عبد الرحمن سے روایت کی ہو اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے مسکین اور عبد الرحمن کے درمیان مین عروہ کو بھی بیان کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن قرظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن مجدعہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ انصاری ہین غزوۂ احد مین اپنے والد قرظی کے ساتھ شریک تھے اور واقعہ یمامہ مین شہید ہوے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن کعب۔ انکی کنیت ابو لیلی تھی انصاری مازنی ہین۔ مازن بن نجار کے خاندان سے تھے۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ بعض لوگ انکا نام عبد اللہ بن کعب بیان کرتے ہین۔ یہ اُن لوگون مین سے ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک مین نہ جاسکنے کی وجہسے رونے لگے تھے۔ پس انکے اور انکے ساتھیون کے حق مین (یہ آیت) نازل ہو تولوا واعینہم تفیض من الدمع حزنا ان لایجدوا ماینفقون۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ بعض علما نے ابو نعیم کے اس قول کو ذکر کر کے کہ بعض نے انکا نام عبد اللہ بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ یہ ابو نعیم کی غلطی ہو کیونکہ کسی عالم نے ابو لیلی کا نام عبد اللہ نہین بیان کیا بلکہ انکا نام عبد الرحمن تھا اور اُنکے ایک بھائی تھے انکا نام عبد اللہ تھا۔ ابن کلبی نے عبد الرحمن اور عبد اللہ فرزندان کعب کو بھائی بھائی لکھا ہو اس سے ابو نعیم کے قول کی تردید ہو گئی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن اشتر ابو ثعلبہ خشنی کے بھائی تھے انکے نام مین بہت اختلاف کیا گیا ہو ہمنے اس (اختلاف) کو انکے بھائی کے تذکرہ مین ذکر کر دیا ہو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین وفات پائی تھی قاسم بن ثابت کی (کتاب) دلائل النبوت وغیرہ مین انکا ذکر بہت ہو۔ انکا تذکرہ غسانی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن ماعز انکو علی بن سعید عسکری نے افراد مین ذکر کیا ہو۔ اور ابن مندہ نے انکو عبد اللہ کے نام مین بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن شداد بن جذیمہ بن ورا ع بن عدی بن دار بن ہانی داری ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام

سلہ ترجمہ وہ لوگ لوٹ گئے اس حال مین کہ آنکھون سے آنسو جاری تھے اس رنج مین کہ انکے پاس خرچ کرنیکو نہین ہو ۱۲

عبدالرحمن رکھا انکا (اصلی) نام عروہ تھا اور تمیم داری کے قبیلہ سے تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے عروہ بن مالک کے نام مین کیا ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ انکا نام مروان بن مالک تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن نام رکھا یہ اُن داریون مین سے ہین جنکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (غنیمت) خیبر سے کچھ دینے کی وصیت فرمائی تھی -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

محمد کے والد ہین - مجہول ہین - انکا صحابی ہونا مشہور نہین ہو انکو (بعض لوگون نے) صحابہ مین ذکر کیا ہو - وکیع نے محمد ابن فضیل سے انھون نے یحیی بن محمد بن عبدالرحمن سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ جب آپ خیبر مین تشریف لائے تو آپکے پاس ایک یہودی عورت بکری کا بھنا ہوا گوشت لائی آپنے اور بشر بن براء بن معرور نے اس گوشت کو کھالیا اور پوری حدیث بیان کی - انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن محیریز - انسے دعا مانگتے وقت ہاتھ اُٹھانے کی کیفیت مین حدیث (مروی) ہو انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ انکی (حدیث) میرے نزدیک مرسل ہو انکو صحابہ مین ذکر کرنیکی کوئی وجہ نہین ہو سوا اسکے کہ یہ ان لوگون مین ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اسکے متعلق عبداللہ بن محیریز کے بیان مین بحث ہوچکی ہو - عقیلی نے بھی انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو - بعض لوگون نے کہا ہو کہ انکا نام عبداللہ تھا اور (یہ) بڑے بزرگ تھے -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مدلج انکو ابن عقدہ نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ ابوغیلان یعنے سعد بن طالب سے انھون نے ابواسحاق سے انھون نے عمرو ذی مر اور یزید بن نثیع اور سعید بن وہب اور ہانی بن ہانی سے روایت کی ہو ابواسحاق نے کہا ہو کہ مجھسے بیشمار لوگون نے بیان کیا کہ حضرت علی نے لوگون کو کوفہ کے میدان مین قسم دیکر پوچھا کہ کن لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللہم وال من والاہ وعاد من عاداہ کو سنا ہو (جس نے سنا ہو بیان کرے پس) کچھ لوگ کھڑے ہو گئے اور گواہی دی کہ (ہمنے) اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اور کچھ آدمیون نے اسکو چھپایا (انکی یہ حالت ہوئی) کہ دنیا مین اندھے ہو گئے اور انکو کوئی آفت (ضرور) پہونچی انمین (یعنے جنھون نے اس خبر کو پوشیدہ رکھا تھا) سے یزید بن ودیعہ اور عبدالرحمن بن مدلج بھی تھے - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مربع بن قیظی - انکا نسب انکے بھائی عبداللہ کے بیان مین پہلے گذر چکا ہو - یہ انصاری حارثی ہین غزوۂ احد اور

اُسکے بعد تمام غزوات مین شریک تھے جسر ابو عبید کے واقعہ مین شہید ہوے یہ دونون (یعنے عبد الرحمن اور عبد اللہ) زید ابن مربع اور مرارہ بن مربع کے بھائی ہین - انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مرقع سلمی ہین انکا شمار اہل مدینہ مین ہی انسے ابو یزید مدنی نے روایت کی ہی کہ عبد الرحمن نے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین ایک ہزار آٹھ سو صحابی کو ساتھ لیکر جہاد کیا پھر اُسکو اٹھارہ حصہ پر تقسیم کیا - خیبر اسوقت میوجات سے سرسبز تھا لوگ میوہ کھانے مین مشغول ہو گئے (جسکی وجہ سے) ان سب کو بخار آگیا جب بخار مین مبتلا ہوے تو انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے (اپنی بیماری کی) شکایت کی آپنے فرمایا اے لوگون بخار اللہ تعالیٰ کی طرف سے قیدخانہ ہی اور (دوزخ کی) آگ کا ایک ٹکڑا ہی جب وہ تمکو پکڑلے (یعنے جب بخار مین مبتلا ہو جاؤ) تو اُسکو پانی سے ٹھنڈا کرو (یعنے غسل کرو حسب الحکم اُن لوگون نے ویسا ہی کیا پس اُنکا بخار جاتا رہا - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

مزنی عمرو کے والد ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی - یحیی بن شبل نے عمرو بن عبد الرحمن سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اعراف والون کی کیفیت پوچھی گئی پھر پوری حدیث بیان کی - انکا تذکرہ یہان پر ابو نعیم اور ابو عمر نے لکھا ہی اور لوگون نے انکو عبد الرحمن بن ابی عبد الرحمن کے بیان مین ذکر کیا ہی اور ہمنے یہان پر اسوجہ سے انکا تذکرہ لکھا ہی کہ کوئی شخص انکا تذکرہ (یہان پر) نہ دیکھکر یہ خیال کرے کہ ہمنے انکا بیان چھوڑ دیا ہے -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

مزنی ہین شریک بن عبد اللہ نے عبد اللہ بن عبد الرحمن مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ علی مین (اللہ کی طرف سے) نو خصلتین عنایت ہوئی ہین (انمین) تین (خصلتین) دنیا مین اور تین آخرت مین اور تین (خصلتون) کی انکے واسطے مین امید کرتا ہون اور ایک (خصلت) جو انکے واسطے ہی اُس سے مین خوف کرتا ہون اور پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھکر بیان کیا ہی کہ اسبات کا احتمال ہوتا ہی کہ یہ اُن دونون عبد الرحمن مین سے ایک ہین جنکا ذکر ہو چکا ہی -

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود خزاعی ہین انھون نے شام مین سکونت اختیار کی تھی محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے انکا تذکرہ لکھا ہی اسمعیل

ابن عیاش نے سعید بن عبداللہ خزاعی سے انھوں نے ہثیم بن مالک طائی سے اُنھوں نے عبدالرحمن بن مسعود خزاعی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اے لوگون خوشی اور ناخوشی (غرض ہر حال) مین (حاکم کی) بات کا سننا اور ماننا اپنے اوپر لازم کرو (تم لوگ) آگاہ رہو بیشک جو شخص سنے اور مانے اُسپر کوئی الزام نہین ہی جو سنے اور نہ مانے اسکا کوئی عذر (مقبول) نہین اور تم لوگ اللہ عزوجل کی طرف نیک گمان رکھنا اپنے اوپر لازم سمجھو کیونکہ اللہ ہر بندے کو اُسکے نیک گمان کے موافق دیتا ہو بلکہ اُس سے زیادہ دیتا ہی۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مطاع بن عبداللہ بن غطریف بن عبدالعزی بن جثامہ بن مالک بن لادم بن مالک بن رہم بن یشکر بن مبشر بن غوث بن مر تیم بن مر کے بھائی ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ عبدالرحمن کندہ (کے خاندان) سے ہین اور شرجیل بن حسنہ کے بھائی تھے اعمش نے زید بن وہب سے انھون نے عبدالرحمن بن حسنہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس (مکان سے) نکلکر تشریف لائے اور آپکے پاس سپر کے مانند کوئی چیز تھی۔ اُسی کو سامنے (پردہ کے لیے) رکھکر آپنے پیشاب کیا بعض لوگون نے (یہ حالت دیکھکر) کہا دیکھو (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) پیشاب کرتے ہین جس طرح عورتین پیشاب کرتی ہین یہ سنکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمکو معلوم نہین ہو کہ (اس بارے مین) بنی اسرائیل پر کیا آفت آئی اُنکے یہان یہ دستور تھا کہ جس چیز مین پیشاب لگجاتا اُسکو قینچی سے کاٹ ڈالتے پس اُنکے ایک حاکم نے انکو اس فعل سے منع کیا اسکو قبر مین عذاب ہوتا ہی انکا تذکرہ اس بیان مین ابونعیم اور اُنکے دادا نے لکھا ہی لیکن ابن مندہ اور ابوعمر نے عبدالرحمن بن حسنہ کے بیان مین ذکر کیا ہی اور وہ دونون ایک ہی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

بن مطیع بن نوفل بن معاویہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہو کہ جس شخص کی نماز عصر فوت ہو جاے الخ مگر ایک نام مین دوسرے نام کا داخل کردینا صحیح نہین ہی اسی طرح ابن طہمان نے عباد بن اسحاق سے انھون نے زہری سے انھون نے ابوبکر بن عبدالرحمن سے انھون نے عبدالرحمن بن مطیع بن نوفل سے روایت کی ہی اور ابن ابی ذئب نے زہری سے انھون نے ابوبکر سے انھون نے نوفل سے مرسل روایت کی ہی ابونعیم نے کہا ہو کہ عبدالرحمن ابن مطیع کا تابعین مین شمار ہی اور انھون نے نوفل بن معاویہ سے روایت کی ہو پس بعض متاخرین نے جو کہا ہو کہ عبدالرحمن بن مطیع بن نوفل بن معاویہ تو یہ بیان (نسب) مین غلطی کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن جبل انصاری ہین انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین گذر چکا ہو انھون نے اپنے والد کے ساتھ طاعون عمواس
واقع شلہ ہجری مین وفات پائی یہ (ایک) بزرگ شخص تھے۔ لوگون نے انکی بابت اختلاف کیا ہو بعض لوگون نے تو کہا ہو
کہ معاذ بن جبل کے کوئی لڑکا ہی نہین پیدا ہوا اور زبیر نے کہا ہو عبد الرحمن بن معاذ بن جبل نے (مرض) طاعون مین
(مبتلا ہوکر) شام مین وفات پائی۔ یہ عبد الرحمن ان لوگون مین آخری شخص تھے جو ادی بن سعد برادر سلمہ بن سعد کی اولاد سے
باقی رہ گئے تھے یہ تمام لوگ گذر گئے اور انکا شمار بنی سلمہ مین ہو ابن کلبی نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن معاذ بن جبل اپنے والد کے
پیشتر طاعون مین مبتلا ہوکر انتقال کر گئے تھے۔ جن لوگون نے کہا ہو کہ معاذ کے لڑکا ہوا ہی نہین شاید انکا یہ مطلب ہو کہ معاذ نے
(اپنے بعد) کوئی لڑکا نہین چھوڑا۔ (اگر یہی مراد ہو تو) ان لوگون کا قول ابن کلبی کے مانند ہو کہ عبد الرحمن اپنے والد کے پیشتر
مر گئے تھے (اور اگر یہ مراد نہین ہو تو) عبد الرحمن بن معاذ (ایک) مشہور (شخص) ہین اور انکے صحابی ہونے مین بھی شک نہین ہو
کیونکہ شلہ ھ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تقریباً آٹھ برس بعد انکی وفات ہوئی تھی۔ اور جب آپکی وفات ہوئی
تھی تو یہ بڑے تھے پس (یہ امر ضروری ہو کہ) صحابی بھی تھے اور مدینہ کے رہنے والے تھے مدینہ سے باہر کے بھی نہین تھے
کہ (انکی نسبت) کہا جاتا کہ یہ وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہین آئے تھے واللہ اعلم صحیح یہی ہو کہ انکی
وفات آپکے والد معاذ کے پہلے ہوئی تھی۔ ہمکو عبد الوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے
خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے
محمد بن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابان بن صالح نے شہر بن حوشب سے انھون نے رابہ سے
روایت کر کے بیان کیا جو انکی قوم مین سے ایک شخص تھے اور انکے والد کے بعد انھون نے انکی والدہ سے نکاح کر لیا تھا اور
وہ طاعون عمواس مین موجود تھے۔ وہ کہتے تھے جب مرض زیادہ ہونے لگا تو ابو عبیدہ بن جراح لوگون مین خطبہ پڑھنے
کے واسطے کھڑے ہوے اور کہا اے لوگون یہ مرض تمھارے واسطے رحمت خدا ہو اور تمھارے نبی کی دعا ہو اور (اس
مرض مین) تمسے پہلے نیک لوگون کی موت آئی ہو اور ابو عبیدہ بیشک اللہ سے چاہتا ہو کہ اس مرض مین جو حصہ اسکا ہو اسکو
عنایت ہو راوی کہتے تھے پس ابو عبیدہ طاعون مین مبتلا ہوے اور وفات پائی اور معاذ بن جبل کو لوگون پر خلیفہ کر گئے (وہ بھی)
خطبہ پڑھنے کھڑے ہوے اور کہا اے لوگون بیشک یہ مرض تمھارے پروردگار کی رحمت ہو اور تمھارے نبی کی دعا ہو
اور تمسے پہلے نیک لوگون کی موت (اسی مین ہوئی) ہو معاذ بھی چاہتا ہو کہ اللہ اسکی اولاد کے واسطے بھی کچھ اس مرض سے
حصہ عنایت کرے پس (اس دعا کے بعد) انکے بیٹے عبد الرحمن طاعون مین مبتلا ہوے اور انتقال ہو گیا پھر کھڑے ہوکر

انھون نے اپنے واسطے بھی پروردگار سے دعا کی دعا مانگتے ہی طاعون مین مبتلا ہوگئے اور انتقال کیا اور پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی طلحہ بن عبیداللہ کے چچازاد بھائی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انسے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی نے روایت کی ہو مگر انکو دیکھا نہین ہو۔ ہمین عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالوارث نے حمید اعرج سے انھون نے محمد بن ابراہیم سے انھون نے عبدالرحمن بن معاذ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے خطبہ پڑھا اور ہم لوگ (مقام) منی مین تھے پس ہم لوگون کی سماعت ایسی کشادہ (یعنی بہت تیز) ہوگئی کہ آپ جو کچھ فرماتے تھے اُسکو ہم لوگ سن رہے تھے اور ہم لوگ اپنی اپنی فرودگاہون مین تھے آپنے مناسک (حج) تعلیم فرمانا شروع کیے یہانتک کہ کنکریان پھینکنے کے احکام تک پہونچے۔ تو آپنے دونون سبابہ انگلیون کو (برابر) رکھکر فرمایا (رمی) خذف کی کنکریون سے (چاہیے) پھر مہاجرین کو (قیام کا) حکم دیا انھون نے مسجد کے آگے قیام کیا انصار کو (قیام کا) حکم دیا وہ مسجد کے پیچھے مقیم ہوے۔ راوی کہتا ہو کہ ان سب کے بعد تمام آدمیون نے اپنے اُترنیکا سامان کیا اسکو حسن بن عمارہ نے حمید اعرج سے انھون نے محمد بن عباد سے انھون نے عبدالرحمن بن معاذ سے اسی طرح روایت کیا ہو محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہو کہ انھون نے ایک شخص سے جو اُنھین کی قوم سے تھا روایت کی ہو کہ ان عبدالرحمن کو لوگ ابن معاذ کہتے تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ۔ انکو (کچھ لوگون نے) صحابہ مین ذکر کیا ہے مگر صحیح نہین ہو۔ انھون نے مصر مین سکونت اختیار کی تھی۔ یزید ابن ابی حبیب نے سوید بن قیس سے انھون نے عبدالرحمن بن معاویہ سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ کون سی چیز حلال ہو اور کون سی چیز مجھپر حرام ہو (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکے) سکوت فرمایا پھر (اس شخص نے) رسول خدا سے یہی سوال کہ تین بار کیا اور آنحضرت نے ہر بار سکوت کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپنے فرمایا کہ دریافت کرنے والا کہان ہو اُس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ مین ہون آپنے فرمایا جس چیز سے تیرا قلب[۱] انکار کرے اُسکو تو چھوڑ دے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

[۱] مطلب سائل کا یہ تھا کہ علاوہ اُس حلال و حرام کے جو منصوص قطعی ہین اور کون کون چیزین حلال یا حرام ہین حضرت نے اسکا کلیہ قاعدہ بتا دیا کہ جس سے قلب مسلم انکار کرے یعنے اسمین حرمت کا شبہ ہو اُسکو ترک کر دینا چاہیے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معقل سُلمی ہین وثینہ کے حاکم تھے۔ حسن بن ابی جعفر نے ابو محمد سے انھون نے عبد الرحمن بن معقل حاکم وثینہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ گفتار کی نسبت کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا مین اُسکو کھاتا ہون اور نہ اُس سے منع کرتا ہون مینے عرض کیا جب تک آپ منع نکرینگے بیشک مین اُسکو کھایا کرونگا پھر مینے عرض کیا آپ گوہ کی نسبت کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا نہ مین اسکو کھاتا ہون اور نہ اس (کے کھانے) سے منع کرتا ہون مینے عرض کیا جب تک آپ منع نکرینگے مین اسکو کھایا کرونگا۔ پھر مینے عرض کیا کہ خرگوش کی نسبت آپ کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا نہ مین اسکو کھاتا ہون اور نہ حرام سمجھتا ہون مینے عرض کیا جب تک آپ حرام نکرینگے مین اسکو کھایا کرونگا پھر مینے عرض کیا کہ لومڑی کی نسبت کیا حکم ہے آپنے فرمایا (کیا) کوئی اسکو کھاتا ہے (یعنے وہ کھانیکی چیز نہین ہے) پھر مینے عرض کیا بھیڑیے کی نسبت کیا حکم ہے۔ آپنے فرمایا (کیا) اُسکو کوئی شخص کھاتا ہے (یعنی وہ بھی کھانیکی چیز نہین ہے)۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر انصاری ہین انکا صحابی ہونا صحیح نہین ہے۔ انسے محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے انکو بخاری نے وحدان مین ذکر کیا ہے۔ محمد بن ابراہیم انصاری نے عبد الرحمن بن معمر سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ (رمضان مین) سحری کھایا کرو بیشک اللہ تعالی سحری کھانے والون پر رحمت نازل کرتا ہے اگرچہ تھوڑے ہی چھوہارے سے (سحری) ہو یا روٹی کے ایک ٹکڑے سے ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ملفوف۔ انکا ذکر صلوۃ الاعمی (یعنے نابینا کی نماز پڑھنے کے بیان) مین کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے اور کہا ہے کہ مینے کتاب وصائف مین انکو ذکر کیا ہے۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن مل اور بعض لوگون نے ابن ملی بیان کیا ہے (اور آگے انکا نسب اس طرح ہے) ابن عمرو بن عدی بن وہب بن ربیعہ ابن سعد بن خزیمہ بن کعب بن رفاعہ بن مالک بن نہد بن زید نہدی تھے انکی کنیت ابو عثمان تھی۔ اور نہد (خاندان) قضاعہ سے ایک قبیلہ ہے یہ عبد الرحمن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایمان تولائے تھے مگر آپکو دیکھا نہین ہے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے (مقرر کیے ہوے) محصلین زکوۃ کو تین مرتبہ زکوۃ دی تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دو حج کیے تھے اور حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کے زمانے مین مدینہ آئے تھے۔ اور انھین کے

زمانے مین بہت سے جہاد کیے۔ قادسیہ اور جلولا اور تستر اور نہاوند اور آذربیجان اور مہران کی فتح مین عراق سے (آکر) شریک ہوے شام سے (آکر) یرموک (کے واقعہ مین) شریک ہوے۔ ابوعثمان نے کہا ہے میرا سن ایکسو تیس برس کے قریب پہونچ گیا اب ہر چیز مین کمی مجھے محسوس ہو رہی ہے (بینائی سماعت غرض تمام قوی کمزور ہوگئے) سوا امید دن کے کہ وہ اب بھی ویسی ہی ہین جیسی تھین۔ یہ عبدالرحمن عبادت (خدا) زیادہ کرتے تھے انکی قرأت بہت اچھی تھی بارہ برس سلمان فارسی کے ساتھ رہے عاصم احول نے بیان کیا ہے کہ ابوعثمان نہدی سے مینے کہا کیا تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انھون نے کہا نہین مینے کہا (کیا) ابوبکر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا ہے کہا نہین لیکن حضرت عمرؓ کے ساتھ رہا ہون جبسے وہ خلیفہ ہوے اور مینے تین مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صدقہ بھیجا تھا۔ یہ عبدالرحمن کوفہ مین رہتے تھے مگر جب (وہان) حضرت حسین کی شہادت ہوئی تو بصرہ مین چلے گئے اور کہا کہ جس شہر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ شہید ہو جاے وہان نہین رہتا ہون۔ ابوعثمان نے کہا کہ ہم (ایام) جاہلیت مین ایک بت کی پرستش کیا کرتے تھے لوگ اُس (بُت) کو یغوث[1] کہا کرتے تھے۔ اور ایک سیسے کا بت خاندان قضاعہ کے پاس تھا (جسکو انھون نے عورت کے مانند بنایا تھا۔ مینے ذوالخلصہ کی بھی پرستش کی۔ ہم لوگ پتھر کی پرستش کیا کرتے تھے (جہان کہین پتھر دیکھتے تھے اُسکو اپنے ساتھ اُٹھا لیتے تھے۔ پھر جب اُس (پتھر) سے اچھا (دوسرا پتھر) دیکھتے تھے تو اُسکو پھینکدیتے تھے اور دوسرے (پتھر) کی پرستش کرنے لگتے تھے جب (کوئی) پتھر (ہماری لاعلمی مین) اونٹ پر سے گر جاتا تھا تو ہم لوگ کہتے تھے کہ ہمارا خدا گر پڑا اب کوئی دوسرا پتھر ڈھونڈو (یہی کیفیت رہا کرتی تھی)۔ یہانتک کہ مینے اسلام کی پیروی کی۔ یہ عبدالرحمن نماز بہت پڑھا کرتے تھے (اسقدر) نماز پڑھا کرتے تھے کہ اُنپر غشی (طاری) ہو جاتی تھی انھون نے عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی بن کعب اور سعد بن وقاص اور سعید بن زید اور حذیفہ اور سلمان اور ابن عباس اور ابوموسی (رضی اللہ عنہم) وغیرہم سے روایت کی ہے انسے عاصم احول اور سلیمان تیمی اور داؤد بن ابی ہند اور قتادہ اور حمید طویل اور ایوب وغیرہم نے روایت کی اور [illegible]ھ مین انکا انتقال ہوا تھا اسکو عمرو بن علی اور ترمذی نے بیان کیا ہے کہ ایکسو چالیس برس زندہ رہے بعض لوگون نے بیان کیا ہے [illegible]ھ مین انکی وفات ہوئی اور بعض نے بیان کیا ہے کہ [illegible]ھ مین وفات ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن نخام بعض لوگون نے ابن ام نخام بیان کیا ہے کعب بن مرة کی حدیث مین انکا ذکر ہے۔ ہمین عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے

[1] یغوث ایک بت کا نام قبلہ [illegible] انکی پرستش کیا کرتے تھے اور انھین کے قبیلہ مین وہ بت خانہ تھا ۱۲

ابو معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اعمش نے عمرو بن مرہ سے انھون نے سالم بن ابی الجعد سے انھون نے شرحبیل بن سمط سے روایت کرکے بیان کیا کہ شرحبیل نے کعب بن مرہ سے کہا اے کعب بن مرہ ہمسے کوئی روایت رسول خدا کی بیان کرو اور ڈراؤ کعب نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہو اہل حرقہ تم لوگ تیراندازی کیا کرو جسکا ایک تیر بھی دشمن کے پڑ گیا اللہ تعالی اسکا درجہ بسبب تیر کے بلند کر دیگا عبدالرحمن بن نحام نے عرض کیا یارسول اللہ درجہ کیسا (شے) ہو (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ درجہ تمھاری مان کی چوکھٹ کی طرح نہین ہو بلکہ دو درجون کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہو - اسکو اسباط بن محمد نے اعمش سے انھون نے عمرو بن ابی عبیدہ بن عبداللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو اور اس حدیث کی روایت مین عبدالرحمن بن ام نحام کہا ہو -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان بن بزرج انکو سیف نے فتوح مین ذکر کرکے کہا ہو کہ مقام سبا کے لوگون مین سے جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایمان لائے وہ باذان اور سعد بن بالویہ اور عبدالرحمن بن نعمان بن بزرج اور وکبو دہین -

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن نیار اسلمی ہین بعض لوگون نے انکو ہانی بن نیار کہا ہو - اور یہی صحیح ہو - یحیی بن جذام نے عبدالرحمن بن یزید مقری سے انکے نام کو اسی طرح روایت کرکے بیان کیا ہو اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ ابو یحیی بن ابی میسرہ سے انھون نے عبداللہ بن یزید مقری سے انھون نے سعید بن ابی ایوب سے انھون نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے بکیر بن اشج سے انھون نے سلیمان بن یسار سے انھون نے ابن نیار سے روایت کی ہو بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کسی کو (کسی خطا قصور مین) دس کوڑے سے زیادہ نہ مارے جائین سوا منہیات الٰہی مین سے کسی چیز کے ارتکاب کے اور اسیطرح ابو نعیم نے کہا ہو - ان دونون نے (نسب مین تو) نام بیان کیا ہو اور حدیث جو روایت کی ہو اسمین سوائے ابن نیار کے انکا نام نہین ذکر کیا - ابن مندہ نے جو حدیث بیان کی ہو اسکو ہمنے ذکر کر دیا (اب رہے) ابو نعیم انھون نے اپنی سند کے ساتھ بشر بن موسی سے انھون نے عبداللہ سے ابن مندہ کے مانند روایت کی ہو - عبداللہ نے کہا ہو کہ انکی کنیت ابو بردہ اسلمی ہو اور انکا نام تفسلہ بن عبید ہو مگر جس نے انکو ابو بردہ اسلمی کہا ہو تو ابو بردہ کا نام ہانی تھا انکو عبدالرحمن کہنا غلط ہو اس حدیث کو مقری کے سوا دوسرون نے بھی روایت کیا ہو مگر اسی (پہلی) طرح (ابن نیار کا) نام نہین بیان کیا ہمکو اسمعیل بن علی اور دستے لوگون نے اپنی سند کے ساتھ ابو عیسی ترمذی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے

بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے یزید بن ابی حبیب سے انھون نے بکیر بن عبداللہ بن اشج سے انھون نے عبدالرحمن ابن جابر بن عبداللہ سے انھون نے ابوبردہ بن نیار سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ وہ کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو منہیات اللہ عزوجل نے بیان کردیے ہین اُنکے علاوہ (کسی اور قصور مین) دس کوڑون سے زیادہ نہ لگائے جائین ابوبردہ بن نیار کا نام ہانی ہی جسنے انکا نام عبدالرحمن بیان کیا ہی اُسنے غلطی کی ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح ذکر کرکے کہا ہی کہ عبدالرحمن کو بعض لوگ ہانی بن نیار اسلمی کہتے ہین اور یہی صحیح ہی۔ یہ قول (ان دونون کا) میرے نزدیک غلط ہی کیونکہ انھون نے ہانی بن نیار یعنے ابوبردہ کو (خاندان) بلی کی طرف منسوب کیا ہی اور بلی براء بن عازب کے ماموں ہین۔ انسے (یعنی ہانی بن نیار سے) ابونعیم نے وہ حدیث روایت کی ہی جسکو اس بیان مین ذکر کیا ہی کہ دس کوڑون سے زیادہ الخ پس اس سیاق سے ظاہر ہوگیا کہ عبدالرحمن بن نیار ہی ہین جنکا اس بیان مین تذکرہ ہوا ہی اور دونون نے کہا ہی کہ ہانی بن نیار صحیح (نام) ہی یہ اسلمی ہین یہ کچھ چیز نہین ہی کیونکہ ان دونون نے اور انکے علاوہ اور لوگون نے نقل کیا ہی کہ ہانی بن نیار بلوی ہین۔ انکا نام کسی نے عبدالرحمن نہین کہا ہی

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن واثلہ انصاری ہین انکو ابوعلی یعنے احمد بن عثمان ابہری نے (اپنی کتاب) طوالات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بیان مین ذکر کیا ہی انھون نے اپنی سند کو جعفر بن محمد بن علی تک پہونچا کر کہا ہی کہ جعفر نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے حضرت علی مرتضی سے روایت کی ہی کہ انھون نے حضرت معاذ کے یمن بھیجے جانے اور وہان سے انکے لوٹنے کا تذکرہ کیا یہانتک کہ کہا جب معاذ مدینہ سے دو منزل نکل گئے یکایک انھون نے رات کی تاریکی مین ایک شخص کو پکارتے ہوے سنا وہ کہتا تھا کہ اے محمد کے خدا معاذ بن جبل کو خبر پہونچا دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا سے مفارقت کی اور زمین کے نیچے استراحت کررہے ہین (اسکو سنکر) معاذ نے اُسکے پاس جاکر کہا تجھکو تیری مان روئے (بتلا) تو کون ہو۔ (اسنے) کہا مین عبدالرحمن بن واثلہ انصاری ابوبکر صدیق کا پیغام معاذ بن جبل لیے جارہا ہون کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مفارقت کی خبر کردون اور یہ خط انکو دیدون۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن وائل بن عامر بن مالک بن لوذان۔ صحابی ہین غزوۂ احد اور اُسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے جنگ قادسیہ مین شہید ہوے۔ اسکو ابن قداح نے بیان کیا ہے مگر ابن قداح کے سوا کسی شخص نے انکا غزوۂ احد مین شریک ہونا نہین بیان کیا۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ہند کے والد تھے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی ابراہیم بن سعد نے اپنی خالہ ہند سے انھون نے اپنے والد عبدالرحمن سے روایت کی ہی انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اُٹھائی تھی یہ اپنے بستر کی تہ مین ایک چھڑی رکھا کرتے تھے انکے بیٹے بھانجے جب انکے پاس آتے اور کوئی شخص انھین سے حدیث بیان کرنے لگتا اور کہتا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ اُسپر چھڑی نکال لیتے اور کہتے کہ تجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت حدیث سے کیا تعلق۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یربوع یہ مولفۃ القلوب[1] سے تھے علی بن مبارک نے یحیی بن ابی کثیر سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ مولفۃ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ آدمی تو قریشی تھے (باقی اور لوگ تھے) ان قریشیون مین ابوسفیان بن حرب تھے جو بنی امیہ میں سے تھے اور حارث بن ہشام اور عبدالرحمن بن یربوع تھے جو بنی مخزوم مین سے تھے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبدالرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن جاریہ بن عامر بن مجمع بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری مجمع کے بھائی ہین۔ انکی والدہ جمیلہ بنت ثابت بن اقلح تھین یہ عاصم بن عمر بن خطاب کے اخیافی بھائی تھے انکی کنیت ابومحمد تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی۔ یہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ سے روایت کرتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عیسی بن مریم (موضع) لُد[2] کے دروازہ پر دجال کو قتل کرینگے۔ ابراہیم بن منذر نے بیان کیا ہو کہ عبدالرحمن بن یزید بن جاریہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے اسکو ابوعمر نے بیان کیا ہی ابن مندہ اور ابونعیم نے انکو مجمع کا بھائی کہا ہی اور یہ بھی ان دونون کا بیان ہو کہ محمد بن اسمعیل نے انکو تابعین مین اور دوسرون نے صحابہ مین شمار کیا ہی اور ان دونون نے یحیی بن سعید انصاری سے انھون نے قاسم بن محمد سے روایت (بھی) کی ہو کہ بیشک مجمع اور عبدالرحمن دونون یزید ابن جاریہ کے بیٹے تھے۔ ان دونون نے خبر دی ہو کہ نامی ایک شخص نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی سے کر دیا تھا مگر وہ لڑکی اپنے باپ کے کیے ہوے نکاح سے راضی نہ تھی پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کا نکاح جو اسکے والد نے

[1] مولفۃ القلوب وہ لوگ ہین جو بظاہر اسلام لائے تھے مگر اُنکے دل مین اسلام کی جڑ مضبوط نہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگون کو بغرض تالیف قلب کچھ دیا کرتے تھے اسیوجہ سے انکو مولفۃ القلوب کہتے ہین ۱۲
[2] لد بضم لام و دال مہملہ مشدد فلسطین مین ایک موضع کا نام ہو اور بعض نے شام مین بیان کیا ہی ۱۲

کر دیا تھا فسخ کر دیا اور اُسنے ابولبابہ کے ساتھ نکاح کر لیا اس حدیث کو لوگون نے یحییٰ سے روایت کیا ہو مگر عبد الرحمن کے متعلق اس روایت مین اختلاف ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن رافع بعض لوگون نے انکو یزید بن راشد انصاری بیان کیا ہو انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو بصرے مین رہتے تھے انسے حسن بصری نے روایت کی ہو کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم لوگ سرخ رنگ سے پرہیز کرو کیونکہ شیطان کو (سب زینتون سے) سرخ رنگ کی زینت زیادہ محبوب ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عامر بن حدیدہ انھون نے اور نیز انکے بھائی منذر بن یزید نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے یہ دونون بہت بزرگ تھے اسکو غسانی نے عدوی پر استدراک کرنے کے لیے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

ابن یعمر دیلمی ہین انھون نے کوفہ مین سکونت اختیار کی تھی۔ ہمکو ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندون کو محمد بن عیسیٰ تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے سفیان نے بکیر بن عطا سے انھون نے عبد الرحمن بن یعمر سے روایت کر کے بیان کیا کہ کچھ لوگ اہل نجد سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (مقام) عرفہ مین (تشریف فرما) تھے اُن لوگون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپنے ایک منادی کو ندا کرنیکا حکم فرمایا پس اُسنے ندا دی کہ حج (کا بڑا رکن مقام) عرفہ (مین وقوف کرنا) ہو جو شخص شب مزدلفہ کی فجر سے پہلے یعنے نوین تاریخ کو عرفہ مین آجائے اسکا حج پورا ہو گیا منیٰ (مین رمی کرنے) کے تین دن ہین اگر کوئی شخص دو ہی دن مین فراغت کرلے تو اُسپر کچھ گناہ نہین اور جو پورے تین دن مین فراغت کرے اُسپر بھی کچھ تنگی نہین یحییٰ نے اتنی بات اور زیادہ بیان کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ایک شخص کو سواری پر بٹھا لیا تھا اور وہ شخص ندا کرتا ہوا جاتا تھا ان (عبد الرحمن) سے بکیر بن عطا لیثی نے روایت کی ہو اسکو شعبہ اور ثوری نے بکیر سے روایت کیا ہو اور وکیع اور دوسرے لوگون نے بھی سفیان سے اس حدیث کو روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد الرحمن (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہو۔ عبد الرحمن بن ابی مالک نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عبد الرحمن سے

روایت کی ہو کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یمن سے حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو اسلام کی طرف بلایا۔ یہ اسلام لے آئے آپنے اُنکے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا دی اور انکو یزید بن ابی سفیان کے یہان سہنے کا حکم دیا جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر شام کی طرف روانہ کیا یہ (عبد الرحمن بھی) یزید کے ساتھ شام کی طرف چلے گئے اور (وہان سے پھر) نہین لوٹے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ ابو نعیم اور ابو موسی نے انکو عبد الرحمن ابو عبد اللہ بیان کیا ہو اور انکا ذکر پہلے ہو چکا ہو ابو موسی نے ابن مندہ پر جو انکا استدراک کیا ہو تو وہ یہی سمجھے کہ یہ عبد الرحمن کوئی دوسرے شخص ہین اور ابو نعیم نے دونون کو بیان کیا ہو اور یہ سمجھے ہین کہ یہ دونون دو شخص ہین۔ لیکن ابن مندہ نے جو ایک کو چھوڑ دیا ہو تو شاید وہ یہ سمجھے ہون کہ یہ دونون ایک ہین کیونکہ (دونون کا) قصہ قریب قریب ہو بیشک عبد الرحمن ابو عبد اللہ کی حدیث (قبیلہ) ازد مین روایت کی گئی ہو اور یہ (عبد الرحمن) یمن سے آئے تھے اور ازد بھی یمن ہی کا قبیلہ ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد رضا (رضی اللہ عنہ)

خولانی ہین انکی کنیت ابو مکنف تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خولان کے وفد مین آئے تھے (آپنے) ایک خط انکے واسطے معاذ کی طرف لکھدیا (تھا) یہ اسکندریہ کے اطراف مین فروکش تھے انکا صحابی ہونا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرنا معلوم نہین ہو۔ اسکو ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن اصم موذن[1] تھے حارث ابن ابی اسامہ نے روح بن عبادہ سے انھون نے موسی بن عبیدہ سے انھون نے نافع سے انھون نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دو موذن تھے انمین سے ایک حضرت بلال اور دوسرے عبد العزیز بن اصم۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن بدر بن زید بن معاویہ بن خشان بن اسعد بن ودیعہ بن مبذول بن عثم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی ربعی ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے آپنے فرمایا تمارا کیا نام ہو انھون نے عرض کیا کہ (میرا نام) عبد العزیٰ ہو۔ پھر آپنے انکا نام عبد العزیز رکھا ابن کلبی نے انکو قضاعہ کے نسب مین ذکر کیا ہو انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

---

[1] ایک موذن حضرت کے ابن ام مکتوم بھی تھے ۱۲

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن سنجر بن جبیر بن منبہ بن سعد بن عبد اللہ بن مالک غافقی ہین انکا نام عبد العزی تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد العزیز رکھا - یہ مصر مین چلے گئے تھے - اسکو ابو عبید اللہ جیزی نے بیان کیا ہو -

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن سیف بن ذی یزن حمیری ہین انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بھیجا تھا اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہو ابو نعیم نے کہا ہو کہ انکو بعض متاخرین نے ذکر کیا ہو مگر جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا ہو وہ زرعہ بن سیف ابن ذی یزن تھے - مین نہین جانتا کہ کسی نے انکا نام عبد العزیز بیان کیا ہو مگر ابو نعیم نے نہ تو انکی کوئی حدیث ذکر کی اور نہ کچھ انکا بیان لکھا - ابو موسی نے کہا ہو کہ انکو ابو عبد اللہ یعنے ابن مندہ نے بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ ان عبد العزیز کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا مگر اس خط کی روایت مین کوئی سند نہین بیان کی اسی وجہ سے ابو نعیم نے انکے قول کا انکار کیا ہو اور کہا ہو جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خط لکھا تھا وہ زرعہ بن سیف بن ذی یزن ہین اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا کہ کسی نے ابن مندہ کے سوا انکا نام عبد العزیز بیان کیا ہو ابو عبد اللہ بن مندہ نے ان عبد العزیز کی حدیث (اہل) خراسان سے روایت کی ہو اور ابو موسی نے اپنی سند کے ساتھ ابن مندہ سے روایت کر کے کہا ہو کہ ہمکو ابو یزن یعنے ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز بن عفیر بن عبد العزیز بن سفر بن عفیر بن زرعہ بن سیف ابن ذی یزن نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے چچا ابو روح یعنی احمد بن خنیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے چچا محمد بن عبد العزیز نے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے اپنے والد اور چچا کو کہتے ہوے سنا کہ وہ دونون اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کر کے بیان کرتے تھے کہ عبد العزیز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے انکا نام عزیز تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے عرض کیا کہ عزیز آپنے فرمایا (نہین) بلکہ تم عبد العزیز ہو یہ ذی یزن کے بھائی تھے انھون نے آنحضرت کی خدمت مین کچھ حلے[1] (ہدیتاً) پیش کیے حضرت نے انھین حلون مین سے ایک حلہ حضرت عمر بن خطاب کو دیا تھا جسکی قیمت بیس اونٹ (کے برابر) لگائی گئی تھی - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد العزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن اسید اس نسب کو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہو کہ اسی طرح ابن ابی داؤد نے بھی بیان کیا ہو

[1] حلہ عرب مین ایک جوڑے کپڑے کو کہتے ہین اور چونکہ عرب کا لباس قدیم چادر و تہ بند تھا لہذا ان ہی دونون کے مجموعہ کو کہتے ہین ۱۲

ان (کے حال) مین اختلاف کیا گیا ہی یزید بن ہارون نے عوام بن حوشب سے انھون نے سفاح بن مطر شیبانی سے
انھون نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن اسید سے روایت کرکے بیان کیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا عرفہ کا دن ایسا دن ہی کہ اسمین لوگ پہچانے جاتے ہین - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ)

عبدالغفور کے والد تھے ابوموسی نے کہا ہی کہ ابونعیم نے انکا بیان لکھکر کے کہا ہی کہ انکا نسب نہین بیان کیا گیا
ابوزکریا یعنے ابن مندہ نے اس بیان مین انھین کی پیروی کی ہی - ہمکو ابوموسی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو
ابوعلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابونعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن جعفر بن سلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے مروان بن جعفر بن سعد بن سمرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن محمد محاربی نے عثمان بن مطر
بصری سے انھون نے عبدالغفور بن عبدالعزیز سے انھون نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ماہ) رجب ایک بزرگ مہینہ ہی اسمین نیکیون کا ثواب دونا ملتا ہی جس نے اس مہینے میں ایک
دن روزہ رکھا تو وہ ایک سال کے برابر ہی ابوموسی نے کہا ہی کہ یہ (حدیث) مرسل ہی اسمین ابوموسی نے دو غلطیان
کی ہین اول تو انکو صحابی کہا ہی حالانکہ یہ تابعی ہین دوسرے یہ کہا ہی کہ انکا نسب نہین بیان کیا گیا حالانکہ یہ عبدالعزیز
ابن سعید ہین اسکو معلی بن مہدی نے عثمان سے انھون نے عبدالغفور سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے
دادا سے روایت کیا ہی - اسی طرح اور بہت سے لوگون نے عبدالغفور سے اسکو روایت کیا ہی ابونعیم وغیرہ نے انکو
روایت سین مین ذکر کیا ہی - انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدالعزیز (رضی اللہ عنہ)

ابن یمان حذیفہ بن یمان کے بھائی تھے ابن مندہ نے اسکو بیان کیا ہی ہمکو ابراہیم بن محمد نیشاپوری نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسحاق ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن موسی فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے حسن بن زیاد ہمدانی نے ابن جریج سے انھون نے عکرمہ بن عمار سے انھون نے محمد بن عبداللہ بن ابی قدامہ سے
انھون نے عبدالعزیز بن یمان سے جو حذیفہ کے بھائی تھے نقل کرکے بیان کیا کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی
(سخت) کام پیش ہوتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی - ابونعیم نے کہا ہی کہ
انکو بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے اسی طرح ذکر کیا ہی - اور یہ انکی غلطی ہی صحیح یہ ہی کہ عبدالعزیز بن یمان کے بھتیجے ہین
اور اپنا اسناد کے ساتھ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انھون نے اپنے والد سے روایت کیا ہی کہ وہ کہتے تھے ہمسے

اسمعیل بن عمر اور خلف بن ولید نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے یحیی بن زکریا یعنے ابن ابی زائدہ نے عکرمہ بن عمارہ سے انھون نے محمد بن عبد اللہ دولی سے نقل کر کے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے ہمسے حذیفہ بن یمان کے بھتیجے عبد العزیز نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی (سخت) کام پیش ہوجاتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے اور اسکو ابو نعیم نے سریج بن یونس سے انھون نے یحیی بن زکریا سے انھون نے عکرمہ بن عمارہ سے انھون نے محمد بن عبد اللہ دولی سے انھون نے عبد العزیز سے جو حذیفہ کے بھتیجے تھے انھون نے حذیفہ سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی (سخت) کام پیش ہوجاتا تھا تو آپ نماز پڑھنے لگتے تھے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبد عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد جبل کلبی ہین بیان کیا جاتا ہو کہ یہ صحابی تھے۔ انکا ذکر ابن ماکولا نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبد عمرو** (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ خزاعی ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ نام ذوالیدین کا ہو اور واقدی نے کہا ہو کہ ذوالیدین کا نام عمرو ابن عبد ود تھا یہ غزوۂ بدر مین شہید ہوے محمد بن کثیر نے اوزاعی سے انھون نے زہری سے انھون نے سعید اور ابو سلمہ اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُن سب نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک مرتبہ ظہر کی نماز مین) دو رکعت پڑھکر سلام پھیر دیا عبد عمرو بن نضلہ نے جو کہ خاندان خزاعہ سے ایک شخص تھے اور بنی زہرہ کے حلیف تھے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا نماز مین قصر ہوگیا یا آپ بھول گئے آپ نے توجہ ہو کر فرمایا کہ کیا ذوالشمالین سچ کہتے ہین الخ۔ اسکی تحقیق ذوالیدین کے تذکرے مین ہوچکی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبد عوف** (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الحارث بن عوف بن حشیش انکی کنیت ابو حازم تھی احمسی ہین احمس بن غوث کے خاندان سے تھے یہ قیس ابن ابی حازم کے والد تھے انسے انکے بیٹے قیس نے روایت کی ہو اور یہ (عبد عوف) اپنی کنیت سے مشہور ہین بعض لوگون نے انکا نام عبد عوف بیان کیا ہو اسکو ہمنے باب کنیت مین ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) **عبد قیس** (رضی اللہ عنہ)

ابن لای بن عصیم۔ یہ انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے ابو عمر نے بیان کیا ہو کہ انکے نسب کو مین نہین جانتا ہون یہ غزوۂ احد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد القیوم (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبید تھی ازدی ہین (خاندان) ازد کے غلام تھے موسی بن سہل نے عبد الجبار بن یحیی بن فضل بن یحیی بن قیوم سے
انھون نے اپنے دادا فضل سے انھون نے اپنے والد یحیی سے انھون نے اپنے دادا قیوم سے روایت کی ہو کہ وہ (یعنے
قیوم) اپنے غلام ابو راشد کو ہمراہ لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو راشد سے
دریافت کیا کہ تمھارا کیا نام ہو انھون نے کہا عبد العزی (اور) ابو مغویہ (کنیت) ہو آپنے فرمایا کہ تم عبد الرحمن ابو راشد ہو
فرمایا یہ تمھارے ہمراہ کون ہو عرض کیا غلام ہو فرمایا اسکا کیا نام ہو کہا قیوم فرمایا (نہین) لیکن یہ عبد القیوم ابو عبید ہین
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد المُطّلب (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی ہین بعض لوگون نے انکا نام مطلب بیان
کیا ہو انکی والدہ ام حکم بنت زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم ہین یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین بالغ تھے اسکو زبیر نے
بیان کیا ہو بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ بچے تھے واللہ اعلم۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے نام کو نہین بدلا تھا
یہ مدینہ مین رہتے تھے پھر حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے مین شام چلے گئے تھے اور دمشق مین فروکش ہوے
اور وہین مکان بنا لیا تھا زہری نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن حارث بن نوفل بن حارث بن عبد المطلب سے
انھون نے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ ربیعہ بن حارث اور عباس دونون نے متفق
ہو کر کہا خدا کی قسم (کیا اچھی بات ہوتی) اگر ہم ان دونون لڑکون کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجدیتے پھر
دونون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی حضرت نے دونون لڑکون کو تحصیل صدقات پر مقرر کردیا اسکے بعد
راوی نے پوری حدیث بیان کی ہمکو ابراہیم بن محمد بن مہران اور اسمعیل بن محمد نے اپنی سندون کو ابو عیسی سلمی تک
پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے قتیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عوانہ نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے
عبد اللہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب نے
بیان کیا کہ عباس بن عبد المطلب (ایک دن) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہایت رنج کی حالت مین گئے
مین آپکے پاس موجود تھا۔ آپنے فرمایا تم کس وجہ سے رنجیدہ ہو عباس نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)
ہم مین اور قریش مین کیا بات ہو کہ جب وہ آپس مین ملاقات کرتے ہین تو خندہ پیشانی سے ملتے ہین اور جب ہمسے ملتے ہین
تو اس طرح نہین ملتے (راوی نے) کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہ سنکے) ایسا غصہ آیا کہ آپکا چہرہ سرخ ہوگیا

اور فرمایا قسم ہے اسکی جسکے دست قدرت مین میری جان ہے کسی شخص کے دل مین ایمان داخل نہین ہو سکتا جب تک تمکو اللہ کے واسطے دوست نہ رکھے۔ پھر فرمایا اے لوگون جس نے میرے چچا کو تکلیف دی اُس نے مجھکو تکلیف دی کیونکہ چچا اور باپ برابر ہوتے ہین عبد المطلب نے دمشق مین وفات پائی تھی حضرت معاویہ نے انکے جنازے کی نماز پڑھی اور ابن عاصم نے کہا ہے کہ غالباً انھون نے سلسلہ ھ مین وفات پائی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبد الملک** (رضی اللہ عنہ)

ابن اکیدیہ (مقام) دومۃ الجندل کے حاکم تھے۔ یحیی بن وہب بن عبد الملک حاکم دومۃ الجندل نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کو ایک خط لکھا (اسوقت تک) آپکے پاس مُہر نہ تھی (لہذا) اپنے ناخون سے آپنے اسپر نشان بنا دیا انکو عبد السلام بن محمد نے ابراہیم بن عمرو بن وہب سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

مین کہتا ہون بلاشبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الملک کو غزوہ تبوک مین خط لکھا تھا (وہ خط لیکر) خالد ابن ولید انکے پاس گئے تھے اور وہ خط انکو پہونچا دیا تھا عبد الملک نے حضرت خالد کو قید کر لیا تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے صلح کر لی اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جزیہ بھیجدیا واللہ اعلم۔ اکیدر کے بیان مین یہ تذکرہ اس مقام سے (زیادہ اور) پورا بیان ہوا ہے۔

(سیدنا) **عبد الملک** (رضی اللہ عنہ)

جحبی ہین انکو ابو بکر بن علی نے صحابہ مین بیان کرکے ہاشم بن قاسم حرانی سے انھون نے یعلی بن اشدق سے انھون نے عبد الملک جحبی سے روایت کی ہے کہ (ایک مرتبہ) اہل مکہ کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا ان لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک) کیا ہم آپکو نبیذ پلاوین آپنے فرمایا ہان (پلاؤ) چنانچہ نبیذ لائی گئی پھر آپنے اُسمین پانی ملایا اور فرمایا اے اہل مکہ نبیذ اسی طرح پیا کرو پھر ان لوگون نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگون کو پیاس بہت لگتی ہے اور پانی ہمارے یہان کا گرم ہوتا ہے اسکا پینا ہمین ناگوار گزرتا ہے آپنے فرمایا تم لوگ مشک مین نبیذ بنا لیا کرو نبیذ بنانے سے پانی کا مزہ بدل جائیگا پس اسی کو پیا کرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عبد الملک** (رضی اللہ عنہ)

ابن عباد بن جعفر مخزومی ہین سعید بن سائب طائفی نے عبد الملک بن ابی زہیر بن عبد الرحمن ثقفی سے روایت کی ہے انکو حمزہ بن عبد اللہ نے قاسم بن حبیب سے انھون نے عبد الملک بن عباد بن جعفر سے نقل کرکے خبر دی کہ انھون نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ مین اپنی امت مین سب سے پہلے جنکی شفاعت کرونگا (وہ) اہل مدینہ اور اہل مکہ اور اہل طائف ہین اس حدیث کو عبد الوہاب ثقفی نے سعید بن سائب سے انھون نے حمزہ بن عبد اللہ ابن سبرہ سے انھون نے قاسم بن حبیب سے انھون نے عبد الملک سے روایت کیا ہو وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے اسی طرح سنا ہو- اور اسی حدیث کو محمد بن بکار نے زافر بن سلیمان سے انھون نے محمد بن مسلم سے انھون نے عبد الملک بن زہیر سے انھون نے حمزہ بن ابی شمر سے انھون نے محمد بن عباد سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبد الملک (رضی اللہ عنہ)

ابن علقمہ ثقفی انکو یونس بن حبیب اصفہانی نے ابوداؤد طیالسی کے مسند مین بیان کیا ہو- ہمکو عبد اللہ بن احمد بن عبد القاہر نے اپنی سند کو ابوداؤد طیالسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوبکر گندم فروش نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن ہانی نے عروہ بن تعاس سے اُنھون نے ابو حذیفہ سے انھون نے عبد الملک بن علقمہ ثقفی سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (خاندان) ثقیف کا وفد آیا اور اُن لوگون نے آپکے سامنے کچھ تحفہ پیش کیا آپنے فرمایا یہ صدقہ ہو یا ہدیہ- کیونکہ صدقہ (وہ چیز ہو) جس سے صرف خدا کی رضامندی مقصود ہو اور ہدیہ (جو رسول کو دیا جاے) وہ ہو جس سے رسول کی رضامندی یا انکی حاجت روائی مقصود ہو پھر ان لوگون نے (کچھ امور) پوچھنا شروع کیا اور یہانتک آپسے پوچھتے رہے کہ ظہر کی نماز ان لوگون نے عصر کی نماز کے ساتھ پڑھی مسند (طیالسی) مین عبد الملک کا تذکرہ اسی طرح ہو اسکو بخاری نے اپنی تاریخ مین یوسف سے انھون نے انھین ابوبکر سے نقل کیا ہو یہ ابوبکر عیاش کے بیٹے ہین انھون نے یحیی بن ابی حذیفہ سے انھون نے عبد الملک بن محمد بن نسیر سے انھون نے عبد الرحمن بن علقمہ سے روایت کیا ہو اور ابو حاتم نے کہا ہو کہ عبد الرحمن بن علقمہ تابعی ہین- انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبد مناف (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمر بن مخزوم سلمہ کے والد اور ام المومنین ام سلمہ کے شوہر تھے انکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے نکاح کرلیا تھا یہ صحابی بدری ہین قدیم الاسلام تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مین انکی وفات ہوئی تھی انکا تذکرہ عبد اللہ بن عبد الاسد کے بیان مین گذر چکا ہو یہ اپنی کنیت (ابوسلمہ) سے زیادہ مشہور تھے- انکا تذکرہ باب الکنیت مین انشاء اللہ تعالی لکھا جاویگا- انکا تذکرہ

ابوموسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون ابوموسی کی یہ عادت نہین ہو کہ اس قسم کی باتون کا اہتمام کرین اور جن لوگون کا نام نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا ہو انکو پھر پہلے نام مین کے ساتھ ذکر کرین کیونکہ پہلا نام تو ترک ہو گیا اس سے پہلے اور بھی اس قسم کے نام بہت آئے اگر ابوموسی یہی روش اختیار کرتے تو بہت طول ہو جاتا۔ پس کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ خلاف عادت وخلاف عقل عبد مناف کا تذکرہ ابوموسی نے کیون لکھا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام بجائے عبد مناف کے عبد اللہ رکھدیا تھا) واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبد ہلال (رضی اللہ عنہ)

انکو مستغفری نے صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ ابراہیم بن عرعرہ نے زید بن حباب سے انھون نے بشر بن عمران سے انھون نے اپنے غلام عبد اللہ بن عبد ہلال سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین بالکل نہین بھولا (مجھے خوب یاد ہی) جب میرے والد مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین لے گئے تھے اور عرض کیا تھا کہ اس بچہ کے لیے دعا فرمائیے اور برکت بھیجیے اور مین بالکل نہین بھولا (مجھے خوب یاد ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا تھا بلکہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی ٹھنڈک جو میرے دماغ کو پہونچی تھی (وہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہی) یہ عبد ہلال صائم الدہر اور شب بیدار تھے جب انکا انتقال ہو گیا تو انکے سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے اور انکے سر کے بال اس کثرت سے تھے کہ انکو کنگھی کرنا دشوار ہوتی تھی اسکو عبدہ بن عبد اللہ نے بھی اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت تو کیا ہو مگر کہا ہو کہ یہ عبد اللہ ابن عبد اللہ بن ہلال ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا

(سیدنا) عبد الواحد (رضی اللہ عنہ)

انکا نسب نہین بیان کیا گیا۔ انکا تذکرہ باطرقانی نے قرآن پڑھانے والون مین لکھا ہو ابن وہب نے خلاد بن سلیمان سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین قرآن شریف کو حفظ کیا تھا انہیں سے عبد اللہ بن مسعود اور یہ عبد الواحد بھی تھے (ایک مرتبہ) عبد الواحد نے عبد اللہ بن مسعود سے پوچھا کہ تم مجھکو بتاؤ اللہ تعالیٰ جو اپنے کلام مین فرماتا ہو کہ تسع وتسعون نعجۃ انثی۔ کیا نعجہ کی لفظ سے یہ بات معلوم نہین ہو سکتی کہ نعجہ مونث ہو لفظ تا ئے تانیث خود مونث ہونے پر دلالت کر رہی ہو پھر لفظ انثی کی کیا ضرورت تھی) عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ تم مجھکو بتاؤ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہو کہ تین روزے حج کے دنون مین اور سات روزے اسوقت جبکہ تم حج سے لوٹو یہ دس پورے ہوئے۔ کیا لوگون کو یہ نہین معلوم ہو کہ تین اور سات دس ہوئے پھر کیا ضرورت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ دس روزے ہوئے۔ اس قول سے

سلہ انثی۔ یہ لفظ قرأت حضرت عبد اللہ بن مسعود مین زیادہ تھی واللہ اعلم ہو۔

یہ مطلب تھا کہ جو جواب تم اسکا دوگے وہی تمہارے سوال کا جواب ہو جاویگا - ابو زرعہ نے کہا ہو کہ عبد الواحد کا نسب نہین بیان کیا گیا اور خلاد بن سلیمان جنکا حدیث مذکورہ کی سند مین ذکر ہو وہ مصری ہین -

(سیدنا) عبد یالیل (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن عمیر ثقفی قبیلہ ثقیف کے سرداروں مین سے یہ بھی ایک سردار تھے - یہ وہ شخص ہین کہ انکو قبیلہ ثقیف کے لوگون نے اپنے اسلام کی خبر دینے کے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عروہ بن مسعود کے قتل ہونے کے بعد بھیجا تھا اور انکے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے تھے خاندان ثقیف (والے یہ) ارادہ کرتے تھے کہ انکو (رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) تنہا بھیجین مگر یہ (تنہا جانے پر) راضی نہوے اور انکو خوف ہوا کہ مبادا کفار میرے ساتھ بھی ویسا ہی کرین جیسا کہ عروہ بن مسعود کے ساتھ کیا ہو لہذا اُن لوگون نے اسی وجہ سے انکے ساتھ پانچ آدمی اور بھیجے جنکے نام یہ ہین - عثمان بن ابی العاص - اوس بن عوف - نمیر بن خرشہ - حکم بن عمرو - شرحبیل بن غیلان بن سلمہ - یہ سب لوگ اسلام لائے اور انکا اسلام بہت اچھا رہا (اسلام لانے کے بعد) یہ سب اپنی قوم ثقیف کی طرف لوٹ گئے پھر قبیلہ ثقیف کے باقی سب لوگ اسلام لے آئے اسی طرح ابن اسحاق نے کہا ہو (کہ یہ) عبد یالیل ہی ہین مگر اُنکے علاوہ اور لوگون نے کہا ہو کہ (یہ) مسعود ابن عبد یالیل ہین اسکو موسی بن عقبہ اور یونس بن کلبی اور ابو عبید وغیرہم نے بیان کیا ہو ابو عمر نے کہا ہو کہ یہی صحیح ہو انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبد یالیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ناشب بن غیرۃ لیثی بنی سعد بن لیث (کے خاندان) سے تھے اور بنی عدی بن کعب کے حلیف تھے یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے انھون نے حضرت عمر بن خطاب کی خلافت کے زمانے مین وفات پائی یہ ایک بوڑھے آدمی تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو - مین کہتا ہون کہ میرے علم مین خاندان بنی سعد بن لیث مین عبد یالیل نامی سوائے ایاس اور خالد اور عاقل فرزندان بکیر بن عبد یالیل بن ناشب بن سعد بن لیث کے دادا کے دوسرا کوئی نہین ہو یہ ایاس اور انکے بھائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ سب فرزندان عدی کے حلیف تھے جیسا کہ ابو عمر نے بیان کیا ہو (اگر یہی عبد یالیل ہین تو) انکا صحابی ہونا بعید ہو اور اگر انکے سوا کوئی دوسرے ہین تو مین نہین جانتا -

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن ازور بعض لوگون نے انکو ضرار بن ازور بیان کیا ہو اور یہی زیادہ مشہور ہو مجاہد بن مروان نے کہا ہو مجھکو میرے والد نے اپنے والد سے انھون نے عبد بن ازور سے روایت کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا جب آپکے سامنے کھڑا ہوا تو مینے ان اشعار کو پڑھا ؎

تقول جمیلۃ فرقتنا وصدعت اہلک شتی سلالا ترکت القداح وعزف القیان والخمر تصلیۃ وابتھالا

انکا تذکرہ ضرار کے بیان مین گذر چکا ہی۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن جحش بن ریاب اسدی قبیلہ اسد (خاندان) خزیمہ سے تھے انکے بھائی عبد اللہ کے تذکرے مین انکا نسب بیان ہو چکا ہی انکی کنیت ابو احمد تھی انکے (نام) پر انکی کنیت غالب تھی (یعنے کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے) یہ حرب بن امیہ کے حلیف تھے جن لوگون نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی انمین سے یہ بھی ہین۔ زینب بنت جحش زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی تھے کنیت کے باب مین انکا تذکرہ اس مقام سے زیادہ آئیگا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن جلندی یہ اور انکے بھائی جیفر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لائے تھے اور (شہر) عمان مین (رہتے) تھے۔ انکا بیان ابو عمر نے انکے بھائی جیفر کے تذکرے مین لکھا ہی اور ہمنے بھی انکو جیفر کے تذکرے مین بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو حدرد ہی۔ اسلمی ہین یہ اپنی کنیت ہی کے ساتھ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین آئیگا انکے نام مین علما (نسب) نے اختلاف کیا ہی احمد بن حنبل اور یحیی بن معین نے تو انکا نام عبد بیان کیا ہی اور ہشام ابن کلبی نے انکا نام سلامہ بن عمیر بیان کیا ہی اور پہلے بیان ہو چکا ہی کہ یہ عبد اللہ بن ابی حدرد (یعنی ابو حدرد) کے والد تھے واللہ اعلم۔ ہمکو عبید اللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے جعفر بن عبد اللہ بن اسلم سے انھون نے ابو حدرد سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے اپنی قوم کی ایک عورت سے نکاح کیا اور دو سو درہم اسکے مہر کے مقرر کیے اور مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (اسواسطے) حاضر ہوا کہ آپ میرے نکاح مین کچھ مدد کرین آپنے (مجھسے) دریافت کیا کہ تمنے مہر کس قدر معین کیا ہی مینے عرض کیا دو سو درہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سبحان اللہ تم شاید (سمجھے ہوگے) کہ ان (دو سو درہمون) کو جنگل سے اٹھا لاؤگے۔ خدا کی قسم میرے پاس کچھ نہین ہی کہ جس سے مین تمھاری مدد کرون مین (آپکے اس فرمانے سے

؎ ترجمہ۔ جمیلہ (انکی بی بی یا معشوقہ) کہتی ہی کہ تمنے ہمین چھوڑ دیا اور اپنے گھر والون کو پریشان و متفرق کر دیا تمنے رزم و بزم کے سب سامان چھوڑ دیئے اور شراب بھی چھوڑ دی جو خوش کرنے والی اور رلانیوالی چیز ہی"

کچھ دنون ٹھہر گیا (اس اثنا رمین) جشم بن معاویہ کے خاندان سے ایک شخص آیا جسکو لوگ رفاعہ بن قیس یا قیس بن رفاعہ
کہتے تھے وہ اپنی قوم اور ہمراہیون کے ساتھ مقام غابہ مین اُترا در ارادہ رکھتا تھا کہ قبیلۂ قیس کے لوگون کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کے واسطے جمع کرے یہ شخص خاندان جشم سے بڑا عالی مرتبہ تھا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھکو اور دو اور مسلمانون کو بلا بھیجا (جب ہم لوگ حاضر ہوئے تو) آپنے (ہمسے) فرمایا اس شخص کی طرف تم لوگ
(جاسوس بنکر) جاؤ اور اُسکے حالات سے ہمکو اطلاع دو چنانچہ ہم لوگ مع اپنے ہتھیارون کے چلے غروب آفتاب کے وقت
ہم ان لوگون کے پاس پہونچے پھر مین ایک گوشہ مین چھپ گیا اور دونون ساتھیون کو بھی حکم دیا کہ تم بھی چھپ رہو حسب الحکم
وہ دونون بھی اُن لوگون کے دوسری جانب ایک گوشہ مین چھپ رہے مینے ان دونون سے یہ بھی کہا کہ جب تم دونون لشکر مین
میری تکبیر اور حملہ کرنیکی آواز سننا تو تم بھی تکبیر کہنا اور میرے ساتھ حملہ کرنا یہانتک کہ جب رات ہوگئی اور شام کی تاریکی دفع ہوگئی
اور (اتفاق سے اس دن) انکے چرواہے کو آنے مین دیر ہوگئی تو اُن لوگون کو اُسکی جان کا خوف پیدا ہوا اس وقت
انکا سردار رفاعہ بن قیس کھڑا ہوا اور تلوار کو (ہاتھ مین) لیکر کہا خدا کی قسم مین چرواہے کا پتہ لگاؤنگا اسکے ساتھیون مین سے
کچھ لوگون نے کہا اس کام کے لیے ہم کافی ہین اسنے کہا خدا کی قسم سوائے میرے کوئی شخص نجائے اور نہ کوئی تم مین سے
میرے پیچھے آئے (یہ کہکر) باہر نکلا اور ہمارے پاس اُسکا گذر ہوا جب وہ بالکل میری زد پر آگیا تو مینے اُسپر ایک تیر چلایا
کہ وہ اُسکے دل پر (ایسا کاری) پڑ گیا جسکی وجہ سے کچھ بات بھی نکر سکا پھر مینے اسکے سر کو کاٹ لیا اور لشکر کے ایک کنارے پر
حملہ شروع کر دیا اور میرے ساتھیون نے بھی حملہ اور تکبیر شروع کی خدا کی قسم اُسوقت وہ لوگ بھاگنے کے سوا کچھ نکر سکے
اور سوا اپنی عورتون اور بچون اور ہلکے اسباب کے کچھ اپنے ساتھ نہ لیجا سکے اور ہم لوگ اُنکے بہت سے اونٹ اور بکریان
ہانک کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اور مینے اُس رفاعہ کا سر بھی حضرت کے سامنے رکھدیا پس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین سے مجھکو تیرہ ۱۳ اونٹ ادائے مہر کے لیے عنایت کیے اور مین اپنی بی بی کو رخصت کرا لایا ۔ اسکو
محمد بن سلمہ وغیرہ نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو انھون نے جعفر سے انھون نے عبد اللہ بن ابی حدرد سے انھون نے
اپنے والد سے روایت کیا ہو اور اسکو ابراہیم بن سعد نے ابن اسحاق سے نقل کیا ہو کہ انھون نے کہا مینے ان لوگون سے
روایت کی ہو جنپر مجھے بدگمانی نہین ہو سلمہ بن فضل نے یونس کی روایت کے مانند اسکو روایت کیا ہو اور اسکو عبد الملک بن
ہشام نے کلبی سے انھون نے ابن اسحاق سے ابراہیم بن سعد کی روایت کے مانند نقل کیا ہو۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن زمعہ بن اسود ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے انکا نسب ابو نعیم نے اسی طرح بیان کیا ہو ابو عمر نے کہا ہو

کہ عبد بن زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی عامری ہین انکی والدہ عاتکہ بنت احنف بن علقمہ خاندان بنی معیص بن عامر بن لوی سے تھین ابن مندہ نے کہا ہو کہ عبد بن زمعہ ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ عبد سرداران صحابہ مین سے ایک بزرگ سردار تھے اور ام المومنین سودہ بنت زمعہ کے علاتی بھائی تھے اور عبد الرحمن بن زمعہ کے حقیقی بھائی تھے یہ زمعہ کی لونڈی کے لڑکے تھے انھین کی بابت عبد بن زمعہ نے سعد بن ابی وقاص کے ساتھ جھگڑا کیا تھا اور انکے اخیافی بھائی قرظہ بن عبد عمرو بن نوفل بن عبد مناف تھے ہمکو یحیی بن محمود نے اپنی سند کو ابو بکر بن عاصم تک پہونچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن یحیی بن سعید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے محمد بن عمرو سے انھون نے یحیی بن عبد الرحمن سے انھون نے حضرت عائشہؓ سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتی تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سودہ بنت زمعہ کے ساتھ نکاح کیا اور انکے بھائی عبد بن زمعہ حج سے آئے تو انھون نے اپنے سر پر خاک ڈالنا شروع کی پھر اسلام لانے کے بعد انھون نے کہا بیشک مینے حماقت کی اُس روز جب مینے اپنے سر پر خاک ڈالی تھی اس رنج مین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بہن سے کیون نکاح کر لیا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ عبد کے نسب مین ابو نعیم کا یہ کہنا کہ عبد بن زمعہ بن اسود سودہ بنت زمعہ کے بھائی تھے یہ انکی غلط فہمی ہو کیونکہ سودہ زمعہ بن قیس کی بیٹی ہین (نہ زمعہ بن اسود کی) اسی طرح انکے نسب کو ابو نعیم نے بھی بیان کیا ہو اور اسود کو ذکر نہین کیا لیکن ابن مندہ نے انکے نسب مین زمعہ سے زیادہ نہین بیان کیا پس وہ تو غلط فہمی سے چھوٹ گئے اور صحیح پہلا نسب ہو کہ وہ خاندان عامر بن لوی سے ہین۔ یہ جھگڑا عبد الرحمن بن زمعہ کے بیان مین پورا پورا گذر چکا ہو۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

زمعہ کے والد تھے بلوی ہین یہ اُن شخصون مین سے ہین جنھون نے درخت کے نیچے بیعۃ الرضوان والی بیعت کی تھی یہ مصر مین رہتے تھے انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہو جعفر نے کہا ہو کہ انکا نام عبد تھا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کنیت انکی ابو الحجاج ہو ثمالی ہین بعض نے بیان کیا ہو کہ انکا نام عبد اللہ بن عبد ہو یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور تھے ہم انکو انشاء اللہ تعالی کنیت کے باب مین پورے طور سے ذکر کرینگے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے ابو الحجاج ثمالی کے عنوان مین لکھا ہو۔

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد جدلی زمانہ قدیم سے انکا تذکرہ صحابہ مین کیا جاتا ہو مگر (انکا صحابی ہونا) صحیح نہین ہو انسے معبد بن خالد نے

روایت کی ہو انکو بخاری نے تابعین مین ذکر کیا ہو- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو-

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

عرکی ہین بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکا نام عبید ہو یہ وہی شخص ہین کہ جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریا کے پانی کی نسبت پوچھا تھا (کہ اس سے طہارت ہو سکتی ہو یا نہین اور حضرت نے فرمایا تھا کہ ہو سکتی ہو) ابن منیع نے کہا ہو کہ مجھکو خبر پہونچی ہو کہ انکا نام عبد ہو اور انکو طبرانی نے اُن لوگون مین ذکر کیا ہو کہ جنکا نام عبید تھا اور عرکی ملاح (کو کہتے ہین)- انکا نام نہین ہو- انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو-

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد غنم ابو ہریرہ (انکی کنیت تھی) دوسی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انھون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کی روایت تمام صحابہ سے زیادہ کی ہو انکے نام مین بہت اختلاف کیا گیا ہو انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن عامر بن خالد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہین یہ (بیعت) عقبہ اور (غزوۂ) بدر مین شریک تھے- انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو-

(سیدنا) عبد (رضی اللہ عنہ)

مزنی یزید کے والد ہین انسے انکے بیٹے یزید نے روایت کی ہو- ہمکو ابو الفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچا کر اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یعقوب بن حمید نے ابن وہب سے انھون نے عمرو بن حارث سے انھون نے ایوب بن موسیٰ سے انھون نے یزید بن عبد مزنی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کا عقیقہ کیا جاوے مگر اُسکے سر مین (عقیقہ کا) خون نہ لگایا جاوے- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو- ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حدیث مرسل ہو اور ابو احمد عسکری نے اس حدیث کو ذکر کر کے بیان کیا ہو کہ مین اس حدیث کو مرسل خیال کرتا ہون-

(سیدنا) عبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن نصری- نصر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کی اولاد سے ہین بعض لوگون نے انکے والد کا نام نصر بن حزن بیان کیا ہو یہ کوفہ کے رہنے والے تھے انسے ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہو- شعبہ اور ثوری اور اعمش اور یونس ابن ابی اسحاق نے ابو اسحاق سے انھون نے عبدہ بن حزن سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو

(حضرت) داؤد (علیہ السّلام اس حالت مین) مبعوث ہوے کہ بکریان چرایا کرتے تھے اور حضرت موسی (علیہ السلام) اسی حالت مین مبعوث ہوے کہ وہ بکریان چراتے تھے مین بھی اسی حالت مین مبعوث ہوا کہ اجیاد[1] مین بکریان چراتا تھا ابن مندہ نے کہا ہو کہ یونس بن ابی اسحاق نے اپنے والد سے نقل کر کے (انکا نام) عبید بیان کیا ہو ابونعیم نے ابو اسحاق سے روایت کر کے (انکا نام) عبدہ بیان کیا ہو جیسا کہ پہلے ذکر ہوا بخاری نے کہا ہو کہ (انکا نام) عبدہ ابن حزن ہو نصری ہین نصر بن معاویہ کی اولاد سے تھے - ولید کے والد تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا بعض لوگون نے انکو تابعی کہا ہو اور انکی حدیث کو بھی مرسل بیان کیا ہو کیونکہ (انھون نے عبداللہ) بن مسعود سے روایت کی ہو مسلم بن بطین اور حسن بن مسلم کی انھین سے روایت ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عبدۃ (رضی اللہ عنہ)

ابن حسحاس - انکو قیس بن سائب نے غزوۂ بدر مین گرفتار کیا تھا - جعفر نے کہا ہو کہ واقدی نے اسی طرح بیان کیا ہو اور ابو حاتم بن حبان نے انکو اپنی تاریخ مین عبید بن حسحاس بیان کیا ہو - انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہو واقدی نے کہا ہو کہ عبدہ بن حسحاس مجذر بن زیاد کے بھتیجے اور اخیافی بھائی تھے غزوۂ احد مین شہید ہوے ابن اسحاق اور ابومعشر نے کہا ہو کہ عبادہ بن خشخاش بن عمرو بن زمزمہ صحابی تھے غزوۂ احد مین شہید ہوے ان دونون نے عبدہ کو عبادہ اور حسحاس کو خشخاش بیان کیا ہو انکا حال عبادہ کے نام مین یہان سے زیادہ بیان ہو چکا ہے اسکو امیر ابونصر نے بیان کیا ہو -

(سیدنا) عبدۃ (رضی اللہ عنہ)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے ابن شاہین نے انکو ذکر کیا ہو یحیی بن بکیر نے ابن مبارک سے انھون نے سلیمان تیمی سے انھون نے ایک شخص سے روایت کی ہو کہ وہ کہتا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبدہ سے کہا گیا کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سواے فرض نماز کے (کسی دوسری) نماز کا بھی حکم دیتے تھے عبدہ نے کہا (ہان) مغرب اور عشا کے درمیان (ایک اور نماز کا بھی حکم دیتے تھے جسکو صلوۃ الاوابین کہتے ہین انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسہر انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو - اسمعیل بن ابی خالد نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے انھون نے عبدہ بن مسہر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابن مسہر تمھاری فرودگاہ کہان ہی

[1] اجیاد مکہ معظمہ مین ایک مقام کا نام ہو اور بعض نے وہین کے ایک پہاڑ کا نام بیان کیا ہو ۱۲

یہ کہتے تھے مینے عرض کیا کعبہ نجران مین - اسکو ابن ابی زائدہ اور منصور بن ابی اسود وغیرہما نے اسمعیل سے نقل کرکے روایت کیا ہی - انکا تذکرہ ابن مندہ و ابو نعیم نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حیث بن جد بن عجلان بن حارثہ بن ضبیعہ بن حرام بن جعل بن عمرو بن جشم بن ودم بن ذبیان بن ہمیم بن ہنی بن بلی بلوی ہین - انصار کے خاندان بنی ظفر کے حلیف تھے غزوہ بدر اور احد مین شریک تھے یہ انھین شریک بن سحما کے والد ہین جنکا واقعۂ لعان مشہور ہی سحما شریک کی والدہ کا نام ہی - انکا ذکر ابو بکر خطیب نے انکے بیٹے شریک بن سحما کے ذکر مین کتاب الاسماء المبہمہ کے آخر مین کیا ہی - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عبس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہین بیعت عقبہ اور غزوہ بدر و احد اور تمام غزوات مین شریک تھے ابن اسحاق نے انکا نام عبس اور موسی بن عقبہ نے عبسی بیان کیا ہی -

(سیدنا) عبس (رضی اللہ عنہ)

غفاری ہین بعض لوگون نے (انکا نام) عابس کہا ہی یہی اکثر (مشہور) ہی شامی تھے انسے ابو امامہ باہلی نے روایت کی ہی اور حنش کندی اور علیم کندی ساکنان کوفہ نے بھی روایت کی ہی اور زاذان نے انسے بلا واسطہ اور نیز بواسطہ علیم کے روایت کی ہی - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی - ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ ابن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین یزید بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین شریک بن عبد اللہ نے عثمان بن عمیر سے انھون نے زاذان یعنی ابو عمر سے انھون نے علیم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہم ایک چھت پر بیٹھے ہوے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے بھی تھے [یزید (راوی) نے کہا مین یہی جانتا ہون کہ وہ عبس غفاری تھے] اور (زمانہ وہ ہوکہ) لوگ طاعون کے سبب سے بھاگ رہے تھے عبس نے کہا اے طاعون مجھکو بھی لیلے اور اس کلمہ کو تین بار کہا تو انسے علیم نے کہا آپ ایسا کیون کہتے ہین کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ تم لوگون مین سے کوئی شخص موت کی آرزو نکرے کیونکہ موت سے انسان کے عمل منقطع ہو جاتے ہین اور انسان پھر نہین لوٹیگا کہ اعمال کی تلافی کرے عبس نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہی کہ چھ چیزون سے پیشتر موت کی خواہش کرو (اول) احمقون کی حکومت (دوسرے) سپاہیون کی کثرت (تیسرے) جبریہ بیع (چوتھے) خون ناحق کا خفیف سمجھنا

(پانچوین) قرابت قطع کرنا (چھٹے) ان لوگون کا پیدا ہونا جو قرآن کو گا گا کر پڑھین اور انکو لوگ انکے گانے کے سبب (نماز مین) آگے کرین اگرچہ مسائل دینی کے سمجھنے مین وہ سب سے کم ہون۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسلم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے انکا شمار اہل کوفہ مین ہی ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن موسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بکر بن سوادہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبیداللہ بن اسلم سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جعفر بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ تم میری صورت اور سیرت مین میرے مشابہ ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن اسود سدوسی ہین یہ کہتے تھے مین بنی سدوس کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن بسر مازنی مازن بن قیس کی اولاد سے ہین عبداللہ بن بسر کے بھائی تھے انسکو ابوالفضل سلیمانی نے بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن تیہان بن مالک بن عتیک بن عمرو بن عبد الاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو یہ عمرو نبیت بن مالک بن اوس انصاری اوسی ہین یہ ابوالہیثم اور عبید فرزندان تیہان کے بھائی تھے غزوۂ احد مین شریک تھے (انکے بعد) زعورا کی اولاد مین سے کوئی شخص باقی نہین رہا اور انکا زمانہ گذر گیا یہ زعورا عبد الاشہل کے بھائی تھے بعض نے بیان کیا ہی کہ ابوالہیثم اور انکے بھائی قضاعہ کے خاندان سے ہین پھر بلی کے خاندان سے ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب عبداللہ بن حارث ملقب بہ ببّہ کے بھائی تھے زہری نے اعرج سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مینے عبداللہ بن حارث کو کہتے ہوے سنا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو نماز سب سے آخر مین پڑھی وہ مغرب کی نماز تھی آپنے پہلی رکعت مین (سورۂ) طور اور دوسری مین

(سورہ) قل یا ایہا الکافرون پڑھی تھی - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

حرب کے والد تھے ثقفی ہین بعض لوگون نے انکو حرب بن عبید اللہ بیان کیا ہے عطاء بن سائب نے حرب بن عبید اللہ سے انھون سے اپنے والد سے روایت کی ہے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد (مین) آئے تھے اور کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھکو اسلام تعلیم کیجیے آپنے (مجھکو اسلام) تعلیم فرمایا پھر عبید اللہ نے کہا کہ اسلام تو مجھکو معلوم ہو گیا مگر زکوۃ اور عشور کی کیا کیفیت ہے آپنے فرمایا کہ عشور تو نصاری اور یہود پر مقرر ہے اہل اسلام پر نہیں ہے ہان اُنپر زکوۃ فرض ہے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

خالد کے والد تھے سُلمی ہین ہمین یحیی نے اپنی سند کو ابو بکر یعنی احمد بن عمرو بن ضحاک تک پہونچا کر کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الوہاب بن ضحاک نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن عیاش نے عقیل بن مدرک سے انھون نے خالد بن عبید سُلمی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ عزوجل نے تمکو تمھاری وفات کے وقت تیسرا حصہ تمھارے مال کا (اسواسطے) عنایت کیا ہے کہ (اُسکی وجہ سے) تمھاری نیکیون مین زیادتی ہو جاوے - انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے کہ ابو عبد اللہ نے انکا تذکرہ عبد اللہ کے بیان مین لکھا ہے مگر عبید اللہ بہت صحیح ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الخالق انصاری ہین انکا ذکر عبد اللہ بن عمر کی حدیث مین ہے - عطاء بن ابی رباح نے ابن عمر سے روایت کر کے بیان کیا ہے کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ فرما رہے تھے کہ میرا خط شاہ روم کے پاس کون لیجائیگا اس معاوضہ پر کہ اُسے جنت ملے - ابن عمر نے کہا ہے کہ ایک شخص انصاری جسکو لوگ عبید بن عبد الخالق کہتے تھے کھڑے ہوے اور کہا کہ مین لیجاؤنگا اگر مر جاؤنگا تو میرے لیے جنت ہے آپنے فرمایا ہان تمھارے لیے جنت ہے - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عبد ربہ عبد اللہ کے بھائی تھے عبد اللہ بن محمد بن زید سے اپنے چچا عبید اللہ بن زید سے روایت کر کے

سلف اسکا مطلب یہ ہے کہ مرنے کے وقت تمکو ایک تہائی مال کی وصیت کا اختیار دیا ہے جسکو چاہو دلا جاؤ جس کار خیر مین چاہو صرف کرا جاؤ ۱۲

بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چاہا کہ نماز کی اطلاع کا کوئی انتظام کرین عبد اللہ بن زید آپکے پاس حاضر ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ مینے اذان کے یہ کلمات خواب مین دیکھے ہین آپنے فرمایا جاؤ (وہ کلمات) بلال کو بتا دو انھون نے بلال کو بتا دیے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھی کو اذان خواب مین دکھائی گئی اور مین چاہتا تھا کہ مین ہی اذان دون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تم ہی دو زید کہتے تھے پس عبد اللہ کھڑے ہوگئے اور انھون نے اذان دی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبد الاسد قریشی مخزومی ہین انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہے جنگ یرموک مین شہید ہوے اور یہ ہبار ابن سفیان کے بھائی ہین۔ انکی کوئی روایت معلوم نہین ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سہل بن عمرو انصاری ہین جعفر نے کہا ہے کہ انکا صحابی ہونا بیان کیا جاتا ہے مگر انھون نے انکی کوئی روایت نہین بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شقیر بن عبد الاسد بن ہلال قریشی مخزومی ہین واقعہ یرموک مین شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے مین کہتا ہون کہ کچھ شک نہین کہ ابو عمر نے اس بیان مین غلطی کی ہے کیونکہ انھون نے انکو عبید اللہ بن سفیان بیان کیا ہے

سلہ جاننا چاہیے کہ اذان کی ابتدا مدینہ منورہ مین سلہ ہجری سے ہوئی اس سے پہلے نماز بے اذان کے پڑھی جاتی تھی چونکہ اسوقت تک مسلمانونکی تعداد کچھ ایسی کثیر نہ تھی اسلیے انکا جماعت کے لیے جمع ہونا بغیر کسی اطلاع کے دشوار نہ تھا جب مسلمانون کی تعداد یوماً فیوماً ترقی کرنے لگی اور مختلف حرفہ اور پیشہ کے لوگ جوق جوق دین الٰہی مین داخل ہونے لگے تو ضرورت اس امر کی ہوئی کہ نماز کا وقت آنے اور جماعت قائم ہونیکی اطلاع انکو دیجاے جس سے وہ اپنے قریب و بعید مقامات سے جماعت کے لیے مسجد مین آسکین لہذا یہ طریقہ اذان کا غرض مذکورہ کے پورا کرنے کے لیے مقرر کیا گیا اذان کی مشروعیت کا قصہ یہ ہے کہ جب صحابہ کو اطلاع اوقات نماز اور قیام جماعت کی ضرورت معلوم ہوئی تو انھون نے آپسمین مشورہ کیا بعضون نے یہ راے دی کہ یہود کیطرح سنکھ بجایا جاے بعضون کی راے ہوئی کہ آگ جلا دی جایا کرے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو پسند نہین فرمایا حضرت فاروق نے یہ راے دی کہ نماز کیوقت الصلوۃ جامعۃ کہدیا جایا کرے اسکے بعد عبد اللہ بن زید اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہما نے خواب دیکھا کہ ایک فرشتہ نے اذان مسنون کا طریقہ انکو تعلیم کیا کہ اسی طریقہ سے نماز کے اوقات اور جماعت کی اطلاع مسلمانون کو کی جایا کرے بعض روایات مین ہے کہ عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میںنے جو یہ خواب دیکھا تھا تو جاگا نیند مین تھا بالکل سوتا نہ تھا پھر صبح کو عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کلمات بلال کو تعلیم کرو حضرت عبد اللہ بن زید نے انکو تعلیم کر دیے ۱۲

اور اس بیان مین شقیر لکھا ہو اور عبد اللہ کو بن ابی سفیان بن عبد الاسد بیان کیا ہو اور سب جگہ لکھا ہو کہ یہ واقعہ یرموک مین شہید ہوے تھے سفیان بن عبد الاسد تو مشہور ہین لیکن شقیر مشہور نہین ہین۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ضمرہ بن ہوذہ حنفی یمامی ہین مدینہ مین رہتے تھے ان سے انکے بیٹے منہال نے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مین گواہی دیتا ہون کہ انصر بن سلمہ پانی کا وہ ظرف لیکر آئے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا پس انھون نے مسجد قران (راوی کہتا ہو) یا مسجد مردان مین چھڑک دیا اسکو ابو نعیم اور ابو عمر نے بیان کیا ہو۔ ابن مندہ نے کہا ہو کہ (انکا نام) عبید اللہ بن ضمرہ بن ہوذہ (ہی)۔ ہوذہ کو مین خیال کرتا ہون کہ آخر مین ہا ہو اور یہی بہت صحیح ہو اور ہوذہ بن علی بادشاہ یمامہ کے بیٹے تھے اور یہی مشہور ہو لیکن ہو قبیلہ حنیفہ مین کوئی شخص مشہور نہین ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم قریشی ہاشمی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے انکی والدہ لبابہ کبری ام الفضل بنت حارث تھین۔ انکی کنیت ابو محمد تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپکی حدیثین بھی انکو یاد تھین۔ یہ اپنے بھائی عبد اللہ سے بہت چھوٹے تھے بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ عبد اللہ اور عبید اللہ کی پیدائش مین ایک سال کا فرق تھا ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے یزید بن ابی زیاد سے انھون نے عبد اللہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ اور عبید اللہ اور کثیر فرزندان عباس کو بلایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو میرے پاس پہلے آویگا اسکو فلان فلان چیز ملیگی پس یہ فرزندان عباس آپکے پاس دوڑ دوڑکر جاتے تھے اور آپکی پشت وسینہ مبارک پہ لد جایا کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکو پیار کرتے تھے اور لپٹا لیتے تھے یہ عبید اللہ بڑے بزرگ اور سخی تھے انکی سخاوت ضرب المثل تھی انکو حضرت علی مرتضی نے یمن کا عامل بنایا تھا (اور حج کے زمانے مین) انکو امیر موسم کرکے (کعبہ معظمہ) روانہ کیا تھا پس انھون نے ۳۶ھ اور ۳۷ھ مین لوگون کو حج کرایا جب ۳۸ھ (مین حج کا زمانہ آیا) علی (مرتضی) نے (پھر) انکو امیر موسم کرکے (کعبہ معظمہ) روانہ کیا اور حضرت معاویہ نے یزید بن شجرہ رہاوی کو بھیجا تاکہ لوگون کو حج کرادین پس ان دونون یعنے عبید اللہ اور یزید بن شجرہ رہاوی نے جب دیکھا کہ ہم دونون ایک ہی کام کے واسطے آکر یہان جمع ہو گئے ہین تو انھین یہ صلاح کی کہ شیبہ بن عثمان لوگون مین نماز پڑھادین اور اس سے پیشتر یہ قثم بن عباس کے ساتھ رہتے تھے یمن پر

برابر حاکم رہے یہانتک کہ حضرت علی شہید ہو گئے اسکے بعد جب بسر بن ارطات شیعان علی کو قتل کرنے کے لیے یمن گئے
تو انھون نے انکے دو لڑکون کو شہید کروا لا ا بمنے اُسکو بسر کے نام مین ذکر کیا ہی یہ عبید اللہ روز ایک اونٹ قربانی
کیا کرتے تھے انکے بھائی عبد اللہ نے انھین منع کیا انھون نے اُنکا کہنا کچھ نہ سنا اور روزانہ دو اونٹ کی قربانی کرنی
شروع کی یہ عبید اللہ اور انکے بھائی عبد اللہ جب مدینہ جاتے تو تمام اہل مدینہ (کہتے تھے کہ ہم سب) سے عبد اللہ کا
علم زیادہ ہی اور عبید اللہ کی سخاوت زیادہ ہی ہمین ابو محمد بن ابی القاسم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ہمارے والد نے
خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حمزہ بن علی بن محمد اور محمد بن محمد بن
احمد نے خبر دی وہ دونون کہتے تھے ہمسے ابو الفرج قصاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو محمد یعنے جعفر بن
محمد خواص نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو العباس یعنے احمد بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ
ابن مروان بن معاویہ فزاری نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن ولید ابو الحجاج فزاری نے بیان کیا
کہ عبید اللہ بن عباس کو ایک سفر پیش آیا اس سفر مین انکا غلام بھی اُنکے ساتھ تھا۔ راستہ مین (ایک منزل پر) دن
دونون کو دور سے ایک اعرابی کا مکان نظر آیا عبید اللہ نے اپنے غلام سے کہا کاش چلکر اس گھر مین قیام کرتے اور رات
وہین گذارتے (چنانچہ چلے) جب وہان پہونچے تو اعرابی نے انکو دیکھکر انکی بڑی تعظیم کی کیونکہ یہ بڑے خوبصورت
اور نیک سیرت وجیہ آدمی تھے وہ اعرابی اپنی عورت سے کہنے لگا ہمارے یہان ایک بزرگ شخص مہمان آیا ہو پھر
انکو اپنے مکان مین اُتارا اور عورت سے آکر پوچھا کہ ہمارے اس مہمان کے واسطے رات کے کھانیکا سامان ہے
اُسنے کہا کچھ بھی نہیں ہان یہ ایک بکری ہو جسکے دودھ سے تیری لڑکی کی زندگی دکا مدار ہو اعرابی نے کہا اسی کو
ذبح کرونگا عورت نے جواب دیا کیا اسکو ذبح کرکے لڑکی کو بھی قتل کریگا۔ اعرابی نے کہا اگرچہ (کچھ بھی ہو راوی نے)
کہا پھر اس اعرابی نے بکری (کو ذبح کرنے کے واسطے) چھری (ہاتھ مین) لی اور کہنے لگا

یاجارتی لا توقظی ابنیہ ان توقظیہا تنتحب علیہ وتنزع الشفرۃ من یدیہ

پھر بکری کو ذبح کرکے کھانیکا
سامان درست کرکے عبید اللہ اور انکے غلام کے پاس لایا اور انکو کھانا کھلایا عبید اللہ اعرابی اور اسکی عورت کی گفتگو
سن رہے تھے جب صبح ہوئی عبید اللہ نے اپنے غلام سے کہا کیا تیرے پاس کچھ (مال) ہو اُسنے کہا ہان پانچسو دینار
ہمارے خرچ سے فاضل ہین عبید اللہ نے کہا وہ اعرابی کو دیدے غلام نے کہا سبحان اللہ اسکو پانچسو دینار
آپ عنایت کرتے ہین باوجودیکہ جو بکری آپکے واسطے اُسنے ذبح کی تھی اُسکی قیمت پانچ ہی درہم ہوگی عبید اللہ نے کہا
تیرے حال پر افسوس ہو خدا کی قسم وہ اعرابی ہمسے بھی زیادہ سخی اور بخشش کرنیوالا ہو کیونکہ ہم تو اپنی ملک مین سے

ترجمہ اے میری پڑوسن تو لڑکی کو نہ جگانا اگر جگا دیگی تو وہ رو رو کر مجھے پریشان کریگی اور میرے ہاتھ سے چھری چھین لیگی ۱۲

بعض ہی حصہ اسکو دینا چاہتے ہیں اور وہ سخاوت میں ہمپر غالب ہوگیا کیونکہ اُسنے اپنا اور اپنی لڑکی کا سرمایہ زندگی ہمکو دیدیا یا بناوی سنے کہا یہ خبر حضرت معاویہ کو پہونچی تو انھوں نے کہا عبید اللہ کے تمام کام اللہ کے لیے ہوتے ہیں اور (دیکھو تو سہی) وہ ہیں کسکے بیٹے اور ہیں کس گھرانے کے عبید اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور انسے سلیمان بن یسار اور محمد بن سیرین اور عطار بن ابی رباح نے روایت کی ہے ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن ابی اسحاق نے سلیمان بن یسار سے انھوں نے عبید اللہ بن عباس سے روایت کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمیصار یا رمیصاء (یہ راوی کا شک ہے) اپنے شوہر کا گلہ کرتی ہوئی آئیں اور کہنے لگیں کہ میرا شوہر میری حاجت برآری نہیں کرسکتا۔ تھوڑی دیر کے بعد انکے شوہر بھی آگئے اور انھوں نے کہا کہ یہ عورت جھوٹی ہے اور یہ ارادہ کرتی ہے کہ پہلے شوہر کے پاس لوٹ جائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تجھکو جائز نہیں ہے جب تک تو اپنی چاشنی اس مرد کے علاوہ دوسرے شخص کو نہ چکھا دے یعنے اسوقت تک تو پہلے شوہر کے پاس نہیں جاسکتی) ۵۸ھ میں عبد اللہ کی وفات ہوئی تھی اسکو ابو عبید یعنے قاسم بن سلام نے بیان کیا ہے اور خلیفہ نے بیان کیا ہے کہ انکی وفات ۵۷ھ میں ہوئی تھی اور بعض نے بیان کیا ہے کہ یزید بن معاویہ کے زمانے میں انکی وفات ہوئی تھی اور یہی قول اکثر ہے مدینہ میں انکا انتقال ہوا تھا اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ یمن میں وفات ہوئی تھی مگر پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید بن تیہان بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ یہ عبید اللہ عتیک کے بیٹے تھے کیونکہ عبید کے بیان میں عتیک کو بھی بیان کیا ہے انکا نسب عبید اللہ بن تیہان کے نام میں گذر چکا ہے اور ابو ہیثم کے بھتیجے تھے واقعہ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن خیار بن عدی بن نوفل بن عبد مناف قریشی نوفلی ہیں انکی والدہ ام قتال بنت اسید بن ابی العیص عتاب بن اسید کی بہن تھیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوئے تھے اور ولید بن عبد الملک کے زمانے میں وفات پائی مدینہ میں حضرت علی کے مکان کے پاس انکا مکان تھا انھوں نے حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے ہمکو یحیی بن عبد الوہاب بن شبہ نحوی نے اپنی سند کو یحیی بن یحیی تک پہونچا کر

امام مالک سے انھون نے ابن شہاب سے اونھون نے عطار بن یزید لیثی سے انھون نے عبید اللہ بن عدی ابن خیار سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے درمیان مین تشریف رکھتے تھے یکایک ایک شخص آیا اور اُسنے آپ سے کچھ چپکے سے کہا ہم لوگ نہ سمجھ سکے کہ چپکے سے اُسنے کیا کہا یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بلند آواز سے جواب دیا اس جواب سے معلوم ہوا کہ وہ ایک منافق کے مار ڈالنے کی اجازت چاہتا تھا حضرت نے اسکو جواب یہ دیا تھا کیا وہ شخص لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی نہیں دیتا اُسنے کہا گواہی تو دیتا ہو مگر اسکا گواہی دینا قابل اعتبار نہین ہو آپنے فرمایا اللہ نے مجھے لاالہ الا اللہ کہنے والون کے قتل سے منع کیا ہو عروہ بن عیاض نے عبید اللہ بن عدی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سورج کو گہن لگا اور پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمر بن خطاب بن نفیل قریشی عدوی ہین ابو عیسی انکی کنیت تھی انکا نسب انکے بھائی عبد اللہ کے بیان مین گذر چکا ہو یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے قریش کے شہسوارون اور بہادرون مین سے تھے انھون نے اپنے والد اور حضرت عثمان بن عفان اور ابو موسی وغیرہم سے حدیث کی سماعت کی ہو زید بن اسلم نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبید اللہ کو درے لگائے اور کہا تمنے اپنی کنیت ابو عیسی رکھی ہو تو یہ بتاؤ کہ حضرت عیسی کا کوئی باپ تھا یہ عبید اللہ جنگ صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور اسی جنگ مین انکی شہادت ہوئی انکا جنگ صفین مین (معاویہ کی طرف) شریک ہونیکا یہ سبب تھا کہ جب ابولؤلؤ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شہید کر ڈالا اور انکی کفن و دفن سے فراغت ہوئی تو کسی نے عبید اللہ سے کہا ہم دیکھتے ہین کہ ابولؤلؤ اور ہرمزان دونون بیٹھے تھے حالانکہ ہرمزان وہ خنجر جس سے حضرت عمر کو شہید کیا تھا اپنے ہاتھ مین اُلٹ پلٹ رہا ہو اور ان دونون کے ساتھ جفینہ نامے غلام بھی ہو جفینہ کو اور نیز ابن فیروز کو سعد بن ابی وقاص اہل مدینہ کو کتابت سکھانے کے واسطے لائے تھے اور یہ سب مشرک تھے لیکن ہرمزان مشرک نہ تھا عبید اللہ نے یہ سنکر ان لوگون پر تلوار سے حملہ کیا ہرمزان اور اسکی بیٹی اور جفینہ کو مار ڈالا اگرچہ لوگون نے انکو منع کیا مگر یہ اپنے قصد سے باز نہ آئے اور کہا خدا کی قسم (انکی کیا ہستی ہو) ان لوگون کو قتل کرونگا جنکے مقابل میں یہ کچھ بھی نہیں ہین انکا تشدد دیکھکر صہیب نے عمرو بن عاص کو انکے پاس اسواسطے بھیجا کہ عبید اللہ کے ہاتھ سے تلوار چھین لیں یہ صہیب وہ شخص ہین کہ حضرت عمر نے جنکو اپنے جنازے کی نماز پڑھانے کی اور جب تک کوئی خلیفہ نہ مقرر ہو اسوقت تک لوگون کی امامت کی وصیت کی تھی۔ جب عمرو بن عاص سے

اُنسنے تلوار چھین لی سعد بن ابی وقاص نے انپر حملہ کیا اور آپسمین جھگڑنے لگے اور کہا تمنے میرے پڑوسی کو قتل کر ڈالا
اور مجھکو ذلیل کیا پھر عبید اللہ کو سب نے قید کر لیا جب حضرت عثمان خلیفہ ہوے تو عبید اللہ اُنکے سپرد کر دیے گئے
حضرت عثمان نے فرمایا کہ تم لوگ مجھکو اس شخص کے حق مین مشورہ دو جسنے اسلام مین ایسی حرکت کی جو ابتک نہوئی تھی
مہاجرین نے مشورہ دیا کہ عبید اللہ قتل کیے جاوین اور ایک گروہ نے کہا جسمین سے عمرو بن عاص بھی تھے کہ کل تو حضرت
عمر شہید ہوے ہین آج اُنکے بیٹے شہید کر دیے جاوین اللہ ہرمزان اور جفینہ کو غارت کرے پس حضرت عثمان نے عبید اللہ کو
چھوڑ دیا اور مقتول کی دیت دیدی بعض لوگون نے کہا ہو کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مسلمانون سے دریافت کیا کہ ہرمزان کا
ولی کون ہو لوگون نے جواب دیا کہ آپ ہی ہین (آپنے فرمایا جب مین ولی ہون تو معاف کرتا ہون) مینے عبید اللہ کو معاف کیا
بعض لوگ بیان کرتے ہین بلکہ حضرت عثمان نے عبید اللہ کو قماذیان بن ہرمزان کے حوالہ کر دیا کہ اپنے والد کا قصاص
لیلے قماذیان کہتے تھے (جب مینے باجازت خلیفہ وقت عبید اللہ پر قابو پایا تو) لوگون نے مجھے گھیر لیا اور عبید اللہ سے
قصاص لینے کی معافی مین مجھسے گفتگو کرنے لگے مینے لوگون سے کہا کیا مجھکو انکے قتل کرنے سے کوئی منع کر سکتا ہو لوگون نے
جواب دیا کہ نہین (منع کر سکتا ہی) مینے کہا اگر مین انکو قتل کرنا چاہون تو کیا قتل نہیں کر سکتا ہون لوگون نے
کہا کہ قتل کر سکتے ہو (کیونکہ تمکو قصاص لینے کی اجازت ہی) قماذیان نے کہا کہ (جب یہ ہو تو) مینے عبید اللہ سے قصاص لینے کو
معاف کیا بعض علما نے کہا ہو کہ اگر حضرت عثمان اس طرح نکرتے تو طعنہ کرنیوالے یہ نہ کہتے کہ عثمان نے چھ برس عدل کیا
بلکہ یہ کہتے کہ انکی خلافت ابتدا ہی سے ظلم کے ساتھ ہوئی کیونکہ اُنھون نے خدا کی حدون مین سے ایک حد کو معطل کر دیا تھا
اور اس روایت مین پھر بھی کلام ہو کہ اگر قماذیان نے عبید اللہ سے قصاص لینا معاف کر دیا ہوتا تو حضرت علی کو جائز نہوتا
کہ عبید اللہ کو قتل کرین مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ جب خلیفہ ہوے تو انھون نے عبید اللہ کے قتل کا ارادہ کیا عبید اللہ
وہان سے بھاگ کر حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے اور حضرت معاویہ کی طرف سے جنگ صفین مین شریک ہوے
یہ (وہان) سوارون کے سردار تھے۔ یہ جنگ صفین مین کسی روز شہید کر ڈالے گئے ربیعہ نے انکو قتل کیا تھا۔ زیاد
ابن خصیفہ ربعی ربیعہ پر حاکم تھے پس عبید اللہ کی بی بی بحریہ جو ہانی شیبانی کی بیٹی تھین (زیاد کے پاس) آئین اور اپنے
شوہر کی نعش مانگی زیاد نے کہا لیجاؤ انھون نے عبید اللہ کی نعش کو لے لیا اور اسکو دفن کر دیا یہ عبید اللہ دراز قد شخص
تھے بیان کیا گیا ہو کہ جب انکی بی بی نے انکی نعش کو خچر پر رکھا تو اسکے جانب عرض مین انکی نعش تھی اُنکے ہاتھ پیر
دونون زمین سے ملے ہوے تھے جب عبید اللہ شہید ہو گئے تو حضرت معاویہ نے انکی تلوار خرید لی اور وہ تلوار حضرت
عمر کی تھی۔ اور اسکو عبد اللہ بن عمر کے پاس بھیجدیا۔ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکو ایک ہمدانی شخص نے

قتل کیا تھا اور بعض نے کہا ہو کہ عمار بن یاسر نے اور بعض نے کہا ہو فرزندان حنیفہ مین سے کسی نے قتل کیا تھا حنیفہ ربیعہ کے خاندان کا ایک قبیلہ ہو۔جنگ صفین ماہ ربیع الاول ۳۷ھ مین ہوئی تھی۔انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فضالہ لیثی ہین۔ابو موسی نے کہا ہو کہ انکو ابن مندہ نے عبد اللہ کے نام مین بیان کیا ہو اور انکا نسب نہین لکھا اور ابن شاہین نے انکو عبید اللہ کے نام مین بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عدی بن فضل سے انھون نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے ابو حرب بن ابی اسود دیلی سے انھون نے عبید اللہ بن فضالہ سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (ایک سفر سے) آیا تو آپنے فرمایا جسکا کوئی شناسا ہو وہ اپنے شناسا کے یہان اترے اور جسکا کوئی شناسا نہو وہ اہل صفہ کے پاس اُترے (حسب الحکم) مین اہل صفہ کے پاس اُترا جمعہ کے دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ ایک شخص نے بھوک کی شکایت کی آپنے فرمایا عنقریب بڑے بڑے ظروف جو لوگ تم مین سے زندہ رہینگے اُنکے سامنے صبح وشام (دونون وقت) کھانے کے لگائے جاینگے اور کھاتا کھاوینگے کپڑے (ایسے پر تکلف) جیسے کعبہ کے پردے اس حدیث کو بہت سے لوگون نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے ابو حرب سے انھون نے بجائے عبید اللہ بن فضالہ کے طلحہ بن عمرو نصری سے روایت کی ہے۔ یہ حدیث پہلے بیان ہو چکی ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کثیر محمد کے والد تھے۔انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو سلیمان بن بلال نے سہیل بن ابی صالح سے انھون نے محمد بن عبید اللہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالی کے پاس اس حال مین جائیگا کہ (وہ زندگی مین) شراب خوار تھا تو اللہ کے سامنے اسکی وہی حالت ہوگی جو بت پرست کی ہوتی ہو۔اس حدیث کو محمد بن سلیمان اصفہانی نے سہیل سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہو۔انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو لیکن ابو عمر نے انکو عبید اللہ بن کثیر بیان کرکے محمد کا والد کہا ہے اور ابن مندہ نے انکو عبید اللہ ابو محمد بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ عبید اللہ ہین اور انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہو (ان تین قولون سے) یہ گمان ہوتا ہو یہ تین شخص (علیحدہ علیحدہ) ہین حالانکہ (یہ تینون شخص جو علیحدہ علیحدہ عنوان سے بیان ہوے ہین) ایک ہی شخص ہین واللہ اعلم۔ابو عمر نے کہا ہو کہ محمد اور انکے والد عبید اللہ دونون غیر معلوم شخص ہین اور (یہ) حدیث سہیل نے اپنے والد سے انھون نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ رضی اللہ عنہ

ابن مالک بن نعمان بن یعمر بن ابی اسید اسلمی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے انکو غسانی نے ابن کلبی سے روایت کرکے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن محصن انصاری ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو ہمکو ابراہیم بن محمد بن مہران فقیہ وغیرہ نے اپنی سندون کو محمد بن عیسیٰ بن سورہ تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن مالک اور محمود بن خداش بغدادی نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے مروان بن معاویہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن ابی شمیلہ انصاری نے سلمہ بن عبید اللہ بن محمد بن انصاری خطمی سے انھون نے اپنے والد سے جو صحابی تھے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جس شخص نے اس حال مین صبح کی کہ اسکو اپنی جان کا خوف نہو اور بدن صحت وعافیت کے ساتھ ہو اور اُس دن کھانے کو بھی اُسکے پاس ہو تو اُسکو گویا تمام دنیا (کی نعمت) ملگئی انسے انکے بیٹے سلمہ نے بھی (ماہ) رمضان کی فضیلت مین ایک حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے عبید اللہ کی حدیث کو مرسل بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے انکا صحابی ہونا صحیح لکھا ہو اور انکی حدیث کو مسند کہا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم قریشی مسلم کے والد تھے۔ بعض لوگون نے انکو مسلم بن عبید اللہ بیان کیا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عبید اللہ بن مسلم قریشی ہین بیان کیا جاتا ہو کہ یہ حضرمی ہین اور صحابہ مین انکا ذکر کیا گیا ہو اور کہا ہو کہ مین انکے قریشی ہونے سے واقف نہین ہون اور اسمین کلام ہو اور کہا ہو کہ بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ یہ عبید بن مسلم ایسے شخص ہین جنسے روایت کی گئی ہو۔ اگر وہی شخص ہین تو اسدی ہین اور اسد قریش کا ایک بطن ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اپنی سندون کے ساتھ ابو نعیم یعنے فضل بن دکین اور قاسم بن حکم عرنی سے اُن دونون نے ہارون بن سلمان فراء ابو موسیٰ سے جو عمرو بن حریث کے غلام تھے انھون نے مسلم بن عبید اللہ قریشی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ مین ہمیشہ روزہ رکھا کرون آنحضرت نے (جواب سے) سکوت کیا انھون نے اسکو دوبارہ پوچھا پھر آپنے (جواب سے) سکوت کیا انھون نے سہ بارہ اسکو پھر پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تھوڑی دیر کے بعد) فرمایا کہ روزے کی نسبت دریافت کرنیوالا کہان ہو انھون نے کہا یا رسول اللہ مین ہون۔ آپنے فرمایا آگاہ ہو جاؤ تمپر تمھاری بی بی کا بھی حق ہو (تم) رمضان اور (چھ روزے) عیدین

جو کہ اسکے قریب مین اور بدھ اور جمعرات کے روزے رکھا کرو۔ جب تم ایسا کروگے تو (گویا) تمنے ہمیشہ روزہ رکھا اور بعض نے اس روایت مین بجاے مسلم بن عبید کے عبید بن مسلم بیان کر کے کہا ہو کہ انھون نے اپنے والد سے کلام ہے کی ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے مقام پر اسکا ذکر آویگا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ وہ شخص نہین ہین جنکی نسبت بیان کیا گیا ہو کہ انکے بیٹے نے انسے روایت کی ہو انکو علی عسکری نے ذکر کیا ہو جیسا کہ ابوبکر بن ابی علی نے بیان کیا ہو اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ حماد بن عوام سے انھون نے حصین بن عبد الرحمن سے نقل کر کے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مینے عبید اللہ بن مسلم صحابی کو کہتے ہوے سنا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام اللہ تعالیٰ کی بھی اطاعت کرتا ہو اور اپنے آقا کی بھی تابعداری کرتا ہو اسکو دونا ثواب ملتا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ یہ تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو مگر انھون نے عبید اللہ بن مسلم کو عبید بن مسلم لکھکر غلام والی حدیث انسے روایت کی ہو۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معمر انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو اور اہل مدینہ مین انکا شمار ہو انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو انسے عروہ بن زبیر اور محمد بن سیرین نے روایت کی ہو مگر انکی کوئی حدیث صحیح نہین ہو یہ سب ابن مندہ کا بیان تھا اور ابونعیم نے (انکے تذکرے مین) یہ بات زیادہ بیان کی ہو کہ یہ مدینہ مین رہتے تھے اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ ہشام ابن عروہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبید اللہ بن معمر سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن لوگون کو (خدا کی طرف سے) نرمی عطا ہوتی ہو وہ انکو فائدہ دیتی ہو اور جن لوگون کو نرمی نہین عطا ہوتی وہ نقصان مین رہتے ہین۔ ابوعمر نے انکا تذکرہ اچھا لکھا ہو اور انھون نے اسطرح لکھا ہو کہ عبید اللہ بن معمر بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قریشی تیمی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہو اور یہ آپکے صحابہ مین (بہت کم سن اور) نوجوان تھے اسی طرح انکو بعض لوگون نے بیان کیا ہو (ابوعمر نے) کہا ہو کہ یہ بیان غلط ہو (کیونکہ جو عبید اللہ کی حالت بیان کی ہو کہ وہ نوجوان تھے (ایسی حالت مین یہ نہین کہا جاتا کہ انھون نے صحبت پائی ہو (ہان یہ کہا جائیگا) کہ آپکو دیکھا ہو جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تھا تو یہ بچے تھے عبد اللہ بن عامر کے ساتھ جنگ اصطخر مین شہید ہوے تھے اسوقت انکی عمر چالیس برس کی تھی۔

یہ اُس جنگ مین لشکر کے سردار تھے انھون نے نرمی کی حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو اور یہ وہی ہین کہ جنھون نے حضرت معاویہ سے کہا تھا ؎

افاانت لم ترخ الازار تکرما　علی الکلمۃ العوراء من کل جانب　فمن ذا الذی نرجو لحقن دمائنا　ومن ذا الذی نرجو لحمل النوائب

اور انکے بیٹے عمر بن عبید اللہ بن معمر سخی لوگون مین تھے اسکے بعد انھون نے کچھ عمر بن عبید اللہ کا حال بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھکر کہا ہو کہ عبید اللہ معمر کے بیٹے مین مستغفری نے کہا ہو کہ انکو یحیی بن یونس نے ذکر کیا ہو مین نہین جانتا کہ صحابی تھے یا نہین اور یہ بھی ذکر کیا ہو کہ انھون نے حضرت عثمان کے عہد مین بمقام اصطخر انتقال کیا اور نرمی والی حدیث بھی روایت کی ہو مجھکو نہین معلوم ہوتا ہو کہ یحیی بن یونس نے کس سبب سے انکا تذکرہ کیا اور ابن مندہ نے انکا تذکرہ مختصر لکھا ہو اور (کہا ہو) عبید اللہ نے عمر و عثمان و طلحہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہو اور انکی کنیت انکے بیٹے کے نام کے موافق ابو معاذ تھی ابو عمر کا یہ کہنا کہ عبید اللہ اصطخر مین ابن عامر کے ساتھ شہید ہوے اور چالیس برس کے تھے قابل اعتراض ہو کیونکہ انھون نے کہا ہو کہ سب صحابہ سے یہ چھوٹے تھے اور انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا ثابت نہین ہو تو یہ اصطخر مین شہید ہونے کے وقت چالیس برس کے کیونکر ہونگے کیونکہ اصطخر کا واقعہ ۲۹ھ مین ہوا ہو اسی بنا پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت یہ اکیس برس کے ہونگے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معیہ سوائی سواءہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ انھون نے جاہلیت کا زمانہ پایا ہو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو طائف مین رہتے تھے بعض نے انکو عبد اللہ بن معیہ بیان کیا ہو اور ہمنے انکا ذکر پیشتر لکھا ہے وکیع نے سعد بن سائب سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے ایک بوڑھے آدمی کو عامر کے خاندان سے جو سواءہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے اور عبید اللہ بن معیہ کے نام سے مشہور تھے کہتے ہوے سنا کہ واقعۂ طائف کے دن مسلمانون مین سے دو آدمی شہید ہو گئے اُن دونون کی نعش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روانہ کی گئی مگر آپکو (پہلے ہی سے) یہ خبر ملگئی تھی تو آپنے کہلوا بھیجا کہ جس مقام پر وہ شہید ہوے ہین یا یہ فرمایا کہ جہان وہ لڑے ہین وہین انکو دفن کر دو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

۱؎ ترجمہ جب آپ ہی نے از راہ بزرگی (ہماری) نامناسب باتون پر ہر طرف سے پردہ نہ ڈالا تو پھر کون ہو جس سے ہم اپنی جانون کی حفاظت کی امید رکھین اور کون ہو جس سے ہم مصائب مین مدد پہونچنے کی آرزو رکھین ۱۲

(سیدنا) عبید اللہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی ملیکہ عبداللہ فقیہ کے والد تھے حکم نے عبداللہ سے انھون نے اپنے والد عبید اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی مان کی نسبت پوچھا کہ وہ بڑی نیک اور بڑی صلہ رحم کرنے والی اور بڑی نیکوکار تھین کیا ہم انکی مغفرت کی امید رکھین حضرت نے فرمایا انھون نے کبھی کسی لڑکی[1] کو زندہ در گور کیا تھا انھون نے کہا ہان حضرت نے فرمایا تو وہ دوزخ مین ہے۔ انکا تذکرہ غسانی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم۔ انکی کنیت ابوزمعہ تھی بلوی ہین مصر مین رہتے تھے اور صحابی ہین اپنی کنیت سے مشہور تھے کنیت کے باب مین انکا یہان سے زیادہ بیان کیا جاویگا۔ انکو ابو احمد عسکری نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ انسے عبداللہ بن بریدہ نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھین کتروانے کا حکم دیا ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے یہ پہلے عبید کے علاوہ ہین یہ کہتے تھے کہ مجکو حضرت عمر نے تجارت کے واسطے مال دیا تھا اور نفع کی شرکت تھی انکی حدیث اہل کوفہ مین ہے فضل بن دکین نے انھون نے عبداللہ بن حمید بن عبید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے مگر کہا ہے کہ ان عبید اور اسسے پہلے والے عبید مین کچھ کلام ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن مالک بن سواد بن کعب انصاری ظفری ہین انکو ابوعمر نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے کہ عبید بن اوس انصاری ہین ان دونون نے اس سے زیادہ انکا نسب نہین بیان کیا اور ابن کلبی نے انکا نسب اس طرح بیان کیا ہے عبید بن اوس بن مالک بن زید بن عامر بن سواد بن ظفر۔ ظفر کا نام کعب ہے وہ خزرج ابن عمرو بن مالک بن اوس کے بیٹے تھے۔ ابوعمر نے (سیاق نسب مین) زید اور عامر کو ساقط کر دیا ہے۔ انکی کنیت

[1] زمانۂ جاہلیت مین لڑکی کی ولادت بہت بُری سمجھی جاتی تھی اور جب کسی کے یہان لڑکی پیدا ہوتی تھی تو وہ مارے شرم کے کسی کو منہ نہ دکھاتا تھا اکثر عورتین اپنے شوہر کی یہ حالت دیکھکر اور بعض اوقات خود مرد بھی اپنی لڑکیون کو زندہ دفن کر دیتے تھے ۱۲

نعمان تھی غزوہ بدر میں شریک تھے انکا لقب مقرن اس وجہ سے مشہور ہوگیا کہ انھوں نے بدر میں ایک ہی ساتھ چار آدمیوں کو قید کیا تھا انھوں نے ہی عقیل بن ابی طالب کو بھی قید کیا تھا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ انھوں نے عباس اور نوفل اور عقیل کو قید کیا اور انکو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ انکے قید کرنے میں بادشاہ بزرگ نے تمھاری مدد کی اور حضرت نے انکو مقرن کا خطاب دیا تھا یہ سلمہ یہ دعوے کرتے ہیں کہ ابو الیسر یعنے کعب بن عمرو نے عباس کو قید کیا تھا۔ ایسا ہی ابن اسحاق نے بیان کیا ہو ابو نعمان کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہو اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھکر کہا ہو کہ عبید بن اوس بن مالک بن سواد انصاری ہیں اوس کے خاندان سے تھے پھر سواد بن کعب کی اولاد سے ہیں یہ غزوہ بدر میں شریک تھے بعض لوگوں نے کہا ہو کہ یہ وہی شخص ہیں جنھوں نے عقیل بن ابی طالب کو قید کیا تھا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو اور انھوں نے عبید کے بیان میں سے کچھ بھی نہیں چھوڑا لیکن عقیل کو قید کرنا نہیں بیان کیا ہو) شاید ابو موسی کو اس بات پر اشتباہ ہوگیا جو کہ ابن مندہ نے انکا نسب نہیں بیان کیا پس انکو خیال ہو کہ یہ کوئی دوسرے شخص ہیں حالانکہ وہ وہی ہیں ابو موسی کے اس استدراک کی کوئی وجہ نہیں ہو کیونکہ جہان ابن مندہ نے کسی کے نسب کو ساقط کردیا ہو انھوں نے استدراک نہیں کیا۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن تیہان بن مالک ابو الہیثم بن تیہان کے والد تھے انکا نسب پہلے بیان ہو چکا ہو اور اب انشاء اللہ تعالی ابو الہیثم مالک ابن تیہان (کے حال) میں بیان ہوگا۔ اور ابو عمر نے یہاں پر انکا نسب اوس انصاری تک بیان کیا ہو اور انکے سوا دوسروں نے انکی مخالفت کی ہو اور عبد الاشہل کی اولاد کا انکو حلیف کہا ہو۔ انکو جس نے حلیف کہا ہو وہ ابن اسحاق اور واقدی اور موسی بن عقبہ اور ابو معشر ہیں اور ابن اسحاق اور واقدی کہتے ہیں کہ (انکا نام) عبید ہو اور موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور عبد اللہ بن محمد بن عمارہ نے کہا ہو کہ یہ عتیک بن تیہان ہیں اور انکی موافقت ابن کلبی نے بھی کی ہو۔ یہ عبید ان ستر لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے لیلۃ العقبہ میں بیعت کی تھی یہ غزوہ بدر میں شریک تھے اور غزوہ احد میں شہید ہوے تھے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا۔ بعض نے کہا ہو (کہ غزوہ احد میں نہیں) بلکہ جنگ صفین میں حضرت علی کے ساتھ شہید ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے کہا ہو کہ یہ بلی کے حلیف تھے اسکو سوا ابو موسی کے کسی اور نے نہیں بیان کیا اور بعض نے تو انکو انصاریوں میں سے لکھا ہو اور بعض نے خاندان بلی میں نسب ملاکر انصار کا حلیف کہا ہو مگر ابو موسی کا قول مقصود کے خلاف ہو۔

سیدنا عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ثعلبہ انصاری بنی نجار (کے خاندان) سے ہیں ابن اسحاق سے اُن انصار کے ناموں میں جو قبیلہ خزرج کی شاخ بنی ثعلبہ بن غنم بن مالک سے شریک بدر تھے عبید بن ثعلبہ کا نام بھی روایت کیا گیا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

جُہنی ہیں انکی کنیت ابو عاصم تھی اور صحابی تھے عاصم بن عبید جہنی نے اپنے والد سے جو صحابی تھے روایت کی ہے وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ایک روز) میرے پاس جبرئیل نے آکر کہا کہ تمہاری اُمت میں تین عمل ایسے ہونگے جنکو اگلی امتوں نے نہیں کیا ہے۔ کفن چورانا۔ فخر کرنا۔ عورتوں کا عورتوں کے ساتھ مشغول ہونا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ (وہ) تین کام یہ ہیں کفن چورانا اور جھگڑا کرنا اور فخر کرنا۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قریشی عدوی ہیں انکی کنیت ابو جہم تھی خمیصہ[1] پکارے جاتے تھے انکے نام میں اختلاف ہے بعض تو عبید اور بعض عامر بیان کرتے ہیں ہم انکو انشاء اللہ تعالے یہاں سے زیادہ کنیت کے باب میں بیان کرینگے۔ ابن مندہ نے کہا ہے کہ عبید بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ ابن عبید بن عویج بن عدی بن کعب۔ انصاری ہیں ابو جہم انکی کنیت تھی ابن مندہ نے ایسا ہی بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے انکا نسب کعب تک بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکو ابو بکر بن ابو عاصم نے بیان کرکے کہا ہے کہ انکا شمار انصار میں ہے اور یہی بیان کیا ہے کہ حضرت معاویہ کی خلافت میں انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے

میں کہتا ہوں کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ انصاری ہیں اور ابن ابی عاصم کا یہ کہنا کہ انصار میں انکا شمار ہے۔ میں اسکا مطلب نہیں سمجھتا کیونکہ ابو جہم جنکا نسب یہاں بیان کیا گیا ہے وہ عدوی ہیں اور عدی بلاشبہ خاندان قریش کی ایک شاخ ہے اور نعیم نحام اور مطیع بن اسود عبید بن عویج میں جا کر ملجاتے ہیں اور ابو نعیم نے جو ابن ابی عاصم کے قول کو نقل کیا ہے کہ انکا شمار انصاریوں میں ہے یہ قول ابن ابی عاصم کی کتاب میں جو میرے پاس ہے نہیں پایا واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد سلمی ہیں پھر بہزی ہیں۔ بعض لوگ انکا نام عبدہ بن خالد اور بعض عبیدہ بن خالد کہتے ہیں مگر عبید بہت صحیح ہے

[1] خمیصہ ایک قسم کا کرتہ ہوتا ہے جو صوف کے کپڑے سے بنایا جاتا ہے

ابوعبد اللہ انکی کنیت تھی یہ مہاجری تھے انسے کوفیون کے ایک گروہ نے روایت کی ہی- یہ کوفہ مین رہتے تھے- جن لوگون نے انسے روایت کی ہی انمین سعد بن عبیدہ اور تمیم بن سلمہ بھی ہین یہ جنگ صفین مین حضرت علی کے ساتھ شریک تھے ہمکو عبداللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کے ساتھ ابوداؤد طیالسی سے روایت کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید نے عمرو بن مرہ سے انھون نے عمرو بن میمون سے انھون نے عبداللہ بن ربیعہ سلمی سے انھون نے عبید بن خالد سلمی سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصون کے درمیان مواخات کرا دی تھی تو ان دونون مین سے ایک تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین قتل کیے گئے پھر دوسرے نے انتقال کیا تو لوگون نے انکے جنازہ کی نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم لوگون نے (نماز مین) کیا دعا مانگی انھون نے جواب دیا کہ ہمنے کہا اے اللہ انپر رحم کر اے اللہ انکو انکے دینی بھائی سے ملادے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اپنے دینی بھائی کے ساتھ کیونکر ملائے جا سکتے ہین) انھون نے انکے شہید ہونیکے بعد جسقدر نمازین پڑھین روزے رکھے عبادات کیے وہ سب کہان چلی جائینگی درمیان مین بہت بڑی دوری ہو جیسے کہ آسمان اور زمین کے درمیان مین اس حدیث کو منصور اور زید بن ابی انیسہ نے عمرو بن مرہ سے اسیطرح روایت کیا ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

بن خالد محاربی اسود بن خالد کے بھائی تھے انکا شمار اہل کوفہ مین ہو- انکا نسب سلیمان بن قرم نے اشعث بن ابی شعثاء سے انھون نے رہم بنت اسود سے انھون نے اپنے چچا عبید بن خالد سے روایت کر کے بیان کیا ہو انسے انکی بھتیجی رہم بنت اسود بن خالد نے روایت کی ہو اور سعید بن عامر نے شعبہ سے انھون نے اشعث بن ابی شعثاء سے انھون نے سلیم سے انھون نے اپنی پھوپھی سے انھون نے اپنے چچا سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین ایک روز اتفاقاً مدینہ کی گلیون مین سے ایک گلی مین جارہا تھا کہ یکایک کسی نے میرے پیچھے سے مجھکو آواز دی کہ (اے شخص) اپنی ازار کو اونچا کر کیونکہ ازار کو اونچا رکھنے مین زیادہ پرہیز گاری اور پائداری ہو (اس آواز کو سنکے) مینے پھر کے دیکھا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے مینے عرض کیا یارسول اللہ یہ (میری ازار کی) چادر ملحا[١] ہو (یعنے یہ اسی قدر عرض مین ہوتی ہو) پھر آپنے اپنی ازار کو جو نصف ساق تک تھی مجھے دکھایا اور فرمایا کیا تمکو میری پیروی ضروری نہین ہو- یہ حدیث شعبہ کی روایت سے مشہور ہو اور جس نے شعبہ سے روایت کی ہو وہ ابوسلمہ یعنی موسی بن اسمعیل ہین ابوسلمہ نے اس حدیث کے سوا شعبہ سے کوئی دوسری حدیث نہین سنی ہو- انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو-

[١] ملحا بفتح میم وسکون لام یہ ایک چادر ہوتی ہو اسمین سیاہ اور سفید دھاریان ہوتی ہین ١٢

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن حسحاس عنبری ہین مالک اور قیس کے بھائی تھے انکا شمار بصرہ کے بدوون مین ہی معاذ بن مثنی بن معاذ نے اپنے والد سے انھون نے حسن بن حسین سے انھون نے اپنے دادا نصر بن حسان سے انھون نے حصین بن ابی حر سے انھون نے اپنے والد مالک اور اپنے چچا قیس اور عبید سے روایت کی ہی کہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے اور آپسے بنی فہم کے ایک شخص کی شکایت کی آپنے (انکی شکایت سنکر) اس شخص کے پاس ایک خط (اس طرح سے) لکھا کہ ہذا کتاب من محمد رسول اللہ لمالک و عبید و قیس بنی الحسحاس انکم آمنون مسلمون علی دمائکم واموالکم لا تواخذون بجریرۃ غیرکم و لا تجنی علیکم الا ایدیکم - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی - ابو نعیم نے کہا ہی اسکو بعض متاخرین یعنے ابن مندہ نے معاذ بن مثنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہی مگر انھون نے اس (حدیث کی سند) مین تصحیف کی ہی اور کہا ہی کہ حسن بن حسین نے نصر سے روایت کی ہی حالانکہ وہ (اصل مین) حر بن حصین ہین اور اسی طرح (سند مین اور بھی) تصحیف کی (وہ یہ ہی کہ) ایک شخص سے جو انکے چچا کی اولاد سے ہی روایت کی (بجاے اسکے کہا ہی کہ بنی فہم سے روایت کی ہی - اسکو مالک بن حسحاس کے بیان مین ذکر کر کے کہا ہی انکے چچا مین یہی درست ہی -

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن وحی جہضمی بصری ہین انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی اور انکی سند حدیث مین بھی اختلاف ہی یحیی بن اسحاق سیلحینی نے سعید بن زید سے انھون نے ابو عیینہ کے غلام واصل سے روایت کی ہی اور انکے بیٹے یحیی نے بھی انسے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیشاب کرنے کے واسطے بھی جگہہ تجویز کر لیتے تھے جس طرح اپنے ٹھہرنے کی جگہہ تجویز کرتے تھے - وکیع نے سعید سے اسکو روایت کیا ہی اور اسکو عمرو بن عاصم نے حماد بن سعید بن زید سے انھون نے واصل سے انھون نے یحیی بن عبید سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی - لیکن ابو عمر نے انکو ابن وحی جہضمی لکھا ہی اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے ابن وحی جہنی کہا ہی مگر ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض لوگون نے ابن دحی بیان کیا ہی - واللہ اعلم

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

یہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے - انسے سلیمان تیمی نے روایت کی ہی - ہم کو ابو منصور یعنے مسلم بن علی

سلہ ترجمہ یہ تحریر ہی محمد رسول اللہ کی طرف سے مالک اور عبید اور قیس فرزندان حسحاس کے لیے کہ تم لوگ اپنی جان اور مال کی طرف سے بے خوف و خطر رہو کسی دوسرے کی خطا کا تمسے مواخذہ نہ کیا جائیگا مگر اسی بات کا مواخذہ ہوگا جو خود تمہارے ہاتھون نے کیا ہو ۱۲

ابن محمد معدل نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ ہمکو محمد بن محمد ذہبی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو نصر یعنے احمد بن عبد الباقی
طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم بن عربی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو یعلی موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے
ہمسے عبد الاعلی نرسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے سلیمان تیمی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے غلام عبید سے روایت کرکے بیان کیا کہ دو روزہ وار عورتین لوگونکی غیبت کر رہی تھین آنحضرت نے ایک
پیالہ منگایا اور ان دونون عورتون سے کہا کہ (اسمین) قی کرو تو انھون نے قی کی جسمین پیپ اور خون اور تازہ گوشت نکلا
آنحضرت نے فرمایا کہ ان دونون نے روٹی سے روزہ رکھا تھا اور افطار حرام چیز سے کیا۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ
سلیمان نے عبید سے یہ حدیث نہین سنی بلکہ ان دونون کے درمیان مین ایک اور راوی ہے معتمر بن سلیمان نے اپنے
والد سے انھون نے ایک شخص سے انھون نے عبید سے جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے روایت کی ہے
کہ انسے کسی نے پوچھا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فریضہ نماز کے بعد بھی کسی اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے انھون نے
جواب دیا ہان مغرب اور عشا کے درمیان (نماز کے واسطے حکم فرمایا ہے) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن رفاعہ بن رافع زرقی۔ انکا نسب انکے والد کے تذکرے مین بیان ہو چکا ہے۔ یہ مدینہ مین رہتے تھے بعض لوگون نے
کہا ہے کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہے ہمکو ابو احمد یعنے عبد الواحد
ابن علی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد سجستانی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ہارون بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے مالک بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد السلام بن حرب نے یزید بن عبد الرحمن سے
انھون نے یحیی بن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انھون نے اپنی والدہ حمیدہ یا عبیدہ (یہ راوی کا شک ہے) بنت
عبید بن رفاعہ سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے بیان کیا آپنے فرمایا تین دفعہ
تک چھینکنے والے کے لیے (الحمد للہ کے جواب مین) یرحمک اللہ کہنا چاہیے پھر (اگر چوتھی بار اسے چھینک آئے) تو چاہے
یرحمک اللہ کہے چاہے نہ کہے۔ لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انھون نے سعید بن ابی ہلال سے انھون نے ابو ایمن
انصاری سے انھون نے عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مین ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس حاضر ہوا تو آپ کے پاس ایک شخص آپ ہی کے اصحاب مین سے موجود تھے اسکو ابو مسعود نے عبد اللہ بن صالح
سے انھون نے لیث سے انھون نے اپنی سند کے ساتھ عبید بن رفاعہ سے انھون نے اپنے والد سے اسی حدیث کے
مانند روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ان دونون نے انکو عبد اللہ بن رافع کے نام مین بھی ذکر کیا ہے

مگر یہ صحیح نہیں ہے اگر ان دونوں نے انکو دو شخص سمجھا ہے تو یہ غلط ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید بن عامر بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہیں یہ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہے اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ یہ عبید اللہ بن زید بن عامر بن عجلان انصاری اوسی ہیں عجلان کی اولاد سے تھے اور عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق ہیں اور انھوں نے اپنی سند کے ساتھ موسیٰ بن عقبہ سے انھوں نے ابن شہاب سے ان انصار کے نام میں جو خاندان اوس سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عبید بن زید کا نام بھی روایت کیا ہے نیز ابو نعیم نے اپنی سند کے ساتھ ابن اسحاق سے اُن انصاری کے نام میں جو خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے غزوۂ بدر میں شریک تھے عبید بن زید بن عجلان کا نام بھی روایت کیا ہے۔ اسی طرح ابو موسیٰ نے کہا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ ابو نعیم اور ابو موسیٰ کا انکے نسب میں یہ کہنا کہ زرقی ہیں اسکے بعد اوسی کہنا ٹھیک نہیں ہے کیونکہ زریق خزرج کے خاندان سے ہیں انکو اوس کے خاندان سے کہنا غلط ہے۔ لیکن ابن شہاب نے تو نسب ہی زیادہ نہیں بیان کیا جس سے کچھ (انکی نسبت بھی) معلوم ہوتا۔ وہ تو (اس غلطی سے) چھوٹ گئے اور ابو نعیم کا ابن اسحاق سے یہ روایت کرنا کہ انھوں نے خاندان اوس کی شاخ بنی عجلان بن عمرو سے جو انصار غزوۂ بدر میں موجود تھے ان کا نام بیان کرتے وقت عبید بن زید کو بھی بیان کیا تو ہمارے پاس ابن اسحاق کی کتاب جسقدر سندوں سے مروی ہے انمیں سے کسی میں ایسا نہیں ہے۔ ہمکو عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ جو لوگ عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق کے اولاد میں سے غزوۂ بدر میں شریک تھے وہ رافع بن مالک اور عبید بن زید بن عامر بن عجلان تھے اسی طرح عبد الملک بن ہشام نے بکائی سے انھوں نے ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور ان دونوں کے مانند سلمہ نے بھی ابن اسحاق سے روایت کی ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن زید زرقی ہیں۔ انکی کنیت ابو عیاش تھی محمد بن اسحاق نے انکا نام اسی طرح بیان کیا ہے ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ منصور بن معتمر سے انھوں نے مجاہد بن جبر سے انھوں نے ابو عیاش زرقی سے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ نماز خوف پڑھی ہے۔ اسکے بعد پوری حدیث بیان کی ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

بعض لوگوں نے انکو ابن سعد بیان کیا ہے۔ عبد الوہاب بن عطا نے اُس شخص سے جسنے ابراہیم بن میسرہ سے

انھون نے عبید بن سعد سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرکے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص میرے دین کو دوست رکھے اُسے چاہیے کہ میری سُنت کی پیروی کرے اور منجملہ میری سنتون کے نکاح بھی ہے۔ ان کا تذکرہ ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن حضار اشعری ہین ابوموسی کے چچا تھے انکی کنیت ابوعامر تھی۔ یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے۔ ہمنے انکا نسب ابوموسی یعنے عبداللہ بن قیس کے نام مین ذکر کیا ہے ہم انکا حال انکی کنیت مین یہان سے زیادہ بیان کرینگے

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن ضبع بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ انصاری حارثی ہین اوس کے خاندان سے تھے غزوۂ احد مین شریک تھے یہ عبید السہام کے نام سے مشہور تھے واقدی نے کہا ہے کہ ابن ابی حبیبہ سے لوگون نے دریافت کیا کہ انکا نام عبید السہام کیون ہوا اُنھون نے کہا کہ مجھکو داؤد بن حصین نے خبر دی کہ خیبر کے حصون مین سے انھون نے اٹھارہ حصے مول لیے تھے (اسی وجہ سے) انکا نام عبید السہام پڑگیا۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ نہین بلکہ انکا نام عبید السہام (پڑجانیکی یہ وجہ تھی) کہ یہ عبید خیبر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تھے۔ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ خیبر کے حصہ کردیے جاوین تو آپنے لوگون سے فرمایا کہ قوم کے چھوٹے لوگون کو بلاؤ (حسب الحکم حضرت کے) یہ عبید بُلائے گئے (جب حاضر ہوئے) تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کئی حصے دیدیے اسی وجہ سے انکا نام عبید السہام پڑگیا۔ انکی کنیت انکے بیٹے ثابت بن عبید کے نام کے موافق ابوثابت تھی۔ یہ ثابت وہی شخص ہین کہ جنسے اعمش نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔ لیکن ابوموسی نے انکا نسب نہین بیان کیا بلکہ کہا ہے کہ عبید السہام یہی شخص ہین۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن شریہ بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ عمیر بن شبرمہ ہین ہشام بن محمد کلبی نے اپنے والد سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ یہ عبید بن شریہ جرہمی دوسو چالیس برس زندہ رہے بعض لوگ کہتے ہین کہ یہ تین سو برس تک زندہ رہے انھون نے اسلام کا زمانہ پایا تھا اور اسلام لائے تھے (ایک مرتبہ) یہ عبید حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے پاس انکی خلافت کے زمانے مین گئے حضرت معاویہ نے اُنسے کہا (کہ تمنے اپنی عمر مین) جو خبر سب سے زیادہ تعجب خیز دیکھی ہو مجھ سے بیان کرو انھون نے کہا کہ مین ایک مرتبہ کچھ لوگون کے پاس پہونچا کہ وہ لوگ اپنے مردے کو

دفن کر رہے تھے جب مینے اس میت کو (دفن کرتے ہوئے) دیکھا میری آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور مین نے یہ مثالیہ اشعار پڑھے سلہ

استجرزق اللہ خیرا وارضین ۔ فبینما العسر اذدارت میاسیر ۔ وبینما المرؤ فی الاحیاد مغتبط ۔ اذ صار میتا تعفیہ الاعاصیر
یبکی علیہ غریب لیس یعرفہ ۔ وذو قرابتہ فے الحی مسرور

عبید نے کہا (جب مین نے یہ اشعار پڑھنا شروع کیے) تو (ان لوگون مین سے) ایک شخص نے مجھسے کہا کہ تم ان اشعار کے کہنے والے کو جانتے ہو ان اشعار کا کہنے والا وہی شخص ہے جسکو ابھی ہمنے دفن کیا ہی۔ یہ روایت ایک دوسری سند سے بھی نقل کی گئی ہے اور (آمین) انکا نام عمیر بن شبرمہ (مروی) ہی اور دوسری روایت مین یہ بھی بیان زیادہ ہے کہ تم تو مسافر ہو اور اس میت کو پہچانتے بھی نہین ہو تو اسپر روتے ہو حالانکہ اسکا چچا زاد بھائی (جو) اسی موقع مین (رہتا) ہی اس میت کی عورت پر قابض ہوگیا ہی اور اسکے مال کو اسنے اپنے تبضہ مین کرلیا ہی اور اسی (زمیت) کے مکان مین رہتا ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی مگر وہ اس امر پر نہین دلالت کرتا ہی کہ عبید صحابی تھے (ہان یہ ضرور ہی) کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشتر اور آپکے بعد بھی موجود تھے اور مسلمان بھی تھے۔ شاید کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اسلام لائے تھے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن صخر بن لوذان انصاری ہین۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کے ساتھ جن لوگون کو یمن بھیجا تھا انمین یہ بھی تھے۔ سیف بن عمر تیمی نے سہل بن یوسف بن سہل انصاری سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے عبید بن صخر بن لوذان انصاری سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے تمام عاملون کو حکم دیا کہ تم لوگ قرآن کا دور باہم کرتے رہو اور نیک نصیحت کی پیروی کرو کیونکہ نیک نصیحت لوگون کو نیک کام کرنے کی رغبت دلاتی ہی اور تم اللہ کی راہ مین ملامت کرنیوالے کی ملامت سے نہ ڈرو اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو جسکی طرف تم لوٹوگے اور عبید سے یہ بھی روایت کی گئی ہی کہ آپنے یمن کے عاملون سے یہ عہد لیا تھا کہ (جب زکوۃ لینا تو) تیس گائے مین ایک سال کی گائے اور چالیس مین دو برس کی گائے اور تیس اور چالیس کے درمیان جو کچھ مال زیادہ ہو انمین سے کچھ نہ لینا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

سلہ اللہ نیکی نصیب کرے اور مین اس سے خوش رہون سختی ہی کے بعد آسانی ہوتی ہی ہاںکہ ایک اس حال مین کہ آدمی زندون کے درمیان مین بانشاط ہوتا ہی پھر وہ مرجاتا ہی تو اسکے بعد اسکو بھول جاتے ہین اور اسپر ایک بیسا پردیسی روتا ہی جو اسکو جانتا بھی نہین اور اسکی قرابت والے اپنے قبیلہ مین خوش ہوتے ہین۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عازب انصاری ہین براء بن عازب کے بھائی تھے۔ انکا نسب انکے بھائی (براء) کے تذکرے مین پہلے گزر چکا ہے انکا شمار اہل کوفہ مین ہی۔ قیس بن ربیع نے ابن ابی لیلی سے انھون نے حفصہ بنت براء بن عازب سے انھون نے اپنے چچا عبید بن عازب سے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا نام اور میری کنیت کو جمع نکر (یعنی کسی شخص کا نام رکھا جاوے اور وہ نام میرا ہی نام ہوا ور میری کنیت کے موافق اسکی کنیت بھی ہو تو یہ اسکو نہین لازم ہی کیونکہ اسمین تشابہ پیدا ہوتا ہی) اس حدیث کو ابن سندہ نے روایت کیا ہی مگر سند اس طرح بیان کی ہی کہ حفصہ بنت عازب نے اپنے چچا سے روایت کی ہی (اس سند کو اس طرح سے بیان کرنا) یہ انکی صریح غلطی ہی یہان درست یہ ہی کہ حفصہ بنت براء بن عازب نے روایت کی ہی کیونکہ ابن سندہ کا یہ کہنا کہ حفصہ نے اپنے چچا سے روایت کی ہو انھین کے قول کا رد ہی ابو عمر نے کہا ہی کہ عبید اور براء حضرت علی کے ساتھ انکی ہر جنگ مین شریک تھے اور کہا ہی کہ یہ عدی بن ثابت کے دادا تھے انھون نے وضوا ور حیض کی نسبت ایک حدیث روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہی کہ ثابت بن قیس بن حطیم عدی بن ثابت کے نانا تھے اور عبد اللہ بن یزید حطمی کی نسبت بھی کہا ہی کہ وہ عدی بن ثابت کے نانا تھے اور دینار انصاری کو کہا ہی کہ وہ عدی بن ثابت کے دادا تھے اب یہان پر (ان اقوال مین) غور کرنا چاہیے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

یہ عبد الرحمن کے والد تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی ہی تنہال بن بحر نے حماد بن سلمہ سے انھون نے ابو سنان یعنی عیسی بن سنان سے انھون نے مغیرہ بن عبد الرحمن بن عبید سے اور عبید صحابی تھے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ایمان کی تین سو تینتیس شاخین ہین جسنے ایک شاخ کو بھی پورا کیا وہ جنت مین داخل ہوا۔ لیکن ابو عمر نے انکی نسبت بیان کیا ہی کہ عبید صحابہ مین سے جو ایک شخص تھے وہ یہی ہین۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد الغفار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے حماد بن سلمہ نے ثابت بنانی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام عبد الغفار سے روایت کی ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جب میرے

صحابہ کا ذکر کیا جاوے تو تم اُنکی بُرائی کرنے سے باز رہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد۔ انکو مستغفری نے بیان کیا ہے کہ انسے عتبہ بن عبد نے روایت کی ہے یہ صحابی تھے۔ اسی طرح (عتبہ بن عبید نے) یہ بھی کہا ہے کہ میں نے عبید بن عبد کو (یہ بیان کرتے) سنا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی کے بال اور اُنکے یالوں[1] اور دُموں کے بالوں کو نہ کترا کرو کیونکہ دُمیں اُنکی انکے لیے پنکھے ہیں (جس سے وہ اپنے اوپر بیٹھے ہوئے چھوٹے جانور کو ہٹا دیتے ہیں) اور یالیں اُنکے لیے سردی دور کرنے کے لیے پوشش ہیں اور اُنکی پیشانی کے بالوں میں خیر وابستہ ہے اور یہ حدیث عتبہ بن عبد سے بھی روایت کی گئی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اپنے موقع پر بیان کی جاویگی۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عُبید (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عبید انصاری اوسی امیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس کی اولاد ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اسکو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کرکے بیان کیا ہے اور انکے قول کو محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابو عمر نے کہا ہے کہ یہ عبید غزوۂ بدر اور احد اور خندق میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے ابن مندہ کے علاوہ لکھا ہے۔ باوجودیکہ ابن مندہ نے انکا تذکرہ لکھا ہے۔ پس ابو موسیٰ نے جو ابن مندہ پر استدراک کیا ہے اسکی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔

(سیدنا) عُبید (رضی اللہ عنہ)

سوکی (یعنی ملاح) ہیں۔ انکا تذکرہ طبرانی نے عبید نام والوں صحابہ میں لکھا ہے اور بعض لوگوں نے انکا نام عبد بیان کیا ہے انکی حدیث جو دریا کے پانی کی نسبت ہے پہلے بیان ہو چکی ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے انکا حال یہاں پر نہیں بیان کیا ہے بلکہ عبد کے نام میں انکا تذکرہ لکھکر یہ کہا ہے کہ بعض لوگ انکا نام عبید بیان کرتے ہیں۔

(سیدنا) عُبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صالح رعینی حجر دجانی ہیں انکو لوگوں نے صحابہ میں ذکر کیا ہے یہ فتح مصر میں شریک تھے اسکو ابو سعید بن یونس نے لکھا ہے انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہے۔ انسے کوئی روایت نہیں ہے میرا خیال ہے کہ یہ عبید وہی عرکی ہیں جن کا تذکرہ انسے پہلے بیان ہوا ہے۔

---

[1] یال گھوڑے کی گردن کے بالوں کو کہتے ہیں ۱۲

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کلابی ہیں بعض لوگوں نے انکو عبیدہ بیان کیا ہے اور یہی صحیح ہے یہ کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ کی اولاد سے تھے۔ ہمکو عبدالوہاب بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے مجھ سے اسمعیل ابن ابراہیم بن معمر یعنے ابومعمر ہذلی نے سعید بن خثیم سے انھوں نے ربیعہ بنت عیاض سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتی تھیں میں نے اپنے دادا عبید بن عمرو کو کہتے ہوے سُنا تھا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپنے وضو کیا اور طہارت کو پورا کیا جب (ربیعہ) وضو کرتی تھیں تو پوری طہارت کرتی تھیں۔ اس حدیث کو سریج بن یونس نے سعید ابن خثیم سے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ انھوں نے عبیدہ سے روایت کیا ہے۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔ ابونعیم نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بعض متاخرین نے روایت کیا ہے اور بجاے ربیعہ کے ربعیہ بیان کیا ہے یہ انکی غلطی ہے ابوعمر نے کہا ہے کہ انکی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ عبیدہ ہیں اور عبیدہ بن عمرو۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیر بن قتادہ بن سعد بن عامر بن جندع بن لیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ لیثی جندعی ہیں انکی کنیت ابوعاصم تھی۔ یہ اہل مکہ کے قصہ بیان کرنے والوں میں سے تھے۔ انکو بخاری نے ذکر کیا ہے۔ انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اور مسلم نے ذکر کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پیدا ہوے تھے اور کبار تابعین میں انکا شمار ہے۔ انھوں نے حضرت عمر اور انکے علاوہ اور صحابہ سے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمرو ابوموسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

قاری ہیں یہ انصار کے خاندان بنی حنظلہ میں سے ایک شخص ہیں انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور انسے زید بن اسحاق نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے۔ نیز ابوعمر نے انکو عمیر کے نام میں ذکر کیا ہے۔ وہ عمیر کے تذکرے میں بیان ہوگا اور وہی صحیح ہے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ انکا نام عبید بیان کیا گیا ہے پس اگر ابوعمر اس طرف اشارہ کردیتے تو بہت اچھا ہوتا۔ اور ابواحمد عسکری نے انکو دو عنوان میں ساتھ ہی بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن قشیر سعری ہیں۔ انکی یہ روایت کردہ حدیث مرفوع ہے کہ تم لوگ اُس لشکر سے بچتے رہو جو (لشکر اعداکو لوٹ) ڈالکر چھاجائے اگر جب مال غنیمت دیکھے تو لوٹنے میں پڑجاوے انسے لمیجہ بن عقبہ نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس انکی کنیت ابو ورد تھی انصاری ہیں بعض لوگون نے ابو ورد کا نام ثابت بن کامل بیان کیا ہے۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔ اور کہا ہے کہ ابن مندہ نے ان کا تذکرہ کنیت کے باب مین لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن مخمر انکی کنیت ابو اُمیہ تھی معافری ہین صحابی تھے جیساکہ ابو سعید بن یونس نے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ فتح مصر مین شریک تھے اِن سے ابو قبیل معافری نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن مراوح مزنی ہین انکو ابن قانع نے بیان کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ عبید بن عبید مراوح مزنی سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے ایکمرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مقام) نقیع مین نزول فرمایا تھا اور حال یہ تھا کہ لوگ لوٹ ہوجانیکا اندیشہ کرتے تھے استنے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی (یعنی مؤذن) نے پکارا اللہ اکبر مینے (اپنے دل مین) اُس مؤذن سے مخاطب ہو کر کہا کہ تو نے ایک بڑے کی بڑائی بیان کی پھر منادی نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ مینے (اپنے دل مین) کہا ان لوگون کے پاس (ضرور خدا کیطرف سے) کوئی خبر (آئی) ہے (ورنہ اسقدر جزم و یقین کے ساتھ خدا کی توحید بلفظ شہادت نہ بیان کرتے) پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور اسلام لایا آپنے مجھکو وضو تعلیم کیا اور مینے آپکے ساتھ نماز ادا کی آپنے نقیع کو حمیٰ[1] بنالیا اور مجھے وہان کا عامل مقرر کر دیا یہ غسانی کا بیان ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن مسلم اسدی ہین عباد بن عوام نے حصین بن عبد الرحمن سے اُنھون نے عبید بن مسلم صحابی سے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو غلام اللہ تعالی کی فرمانبرداری کرے اور اپنے آقا کی بھی فرمانبرداری کرے اسکو دونا ثواب ملتا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ لیکن ابو عمر نے کہا ہے (یہ حدیث) عباد بن حصین سے روایت کیگئی ہے اور وہ کہتے تھے مینے عبید بن مسلم سے سُنا ہے اور ابن مندہ اور ابو نعیم نے عباد بن عوام سے اُنھون نے حصین بن عبد الرحمن سے اُنھون نے عبید بن مسلم سے روایت کی ہے۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ بن انس انصاری ہین۔ یہ معاذ بن عبد اللہ بن خبیب جہنی کے والد کے چچا تھے عبد اللہ بن سلیمان بن ابی سلمہ

---

[1] حمیٰ اُس مقام کو کہتے ہین جو بادشاہ کے مویشی چرنے کیلئے مخصوص کر دیا جاوے اس مقام کو حضرت نے صدقات اور جہاد کے جانورون کے چرنے کیلئے مخصوص کر دیا تھا

مدنی نے معاذ بن عبداللہ بن خبیب جہنی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے چچا عبید سے روایت کی ہر کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے اور آپکے جسم مبارک پر غسل کی علامت پائی جاتی تھی اور آپکی طبیعت بھی بشاش تھی پس ہم لوگوں نے یہ گمان کر کے کہ آپنے اپنی ازواج سے خلوت کی ہوگی عرض کیا یارسول اللہ آپنے خوشی کے ساتھ صبح کی۔ فرمایا ہاں الحمد بعد پھر آپنے دولتمندی کا ذکر کر کے فرمایا دولتمندی مین کوئی قباحت اس شخص کے واسطے نہین ہی جو اللہ برتر سے ڈرتا ہو مگر جو شخص اللہ برتر سے ڈرتا ہو اسکے واسطے تندرستی دولتمندی سے بہتر ہی اور طبیعت کا بشاش ہونا خوش رہنا بھی ایک نعمت ہی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن معاویہ بعض لوگوں نے انکو عبید بن معاذ اور بعض نے عتیک بن معاذ اور بعض نے انکو زید بن صامت بیان کیا ہی انکی کنیت ابوعیاش تھی زرقی ہین انکا حال ردیف زاے مین پہلے گذر چکا ہی اور عبید بن زید کے نام مین بھی انکا بیان ہی ان کا تذکرہ ابونعیم وابوموسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن معلی بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن زید مناہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج۔ مالک بن زید مناہ کی اولاد بنی زریق کی حلیف تھی۔ اور حبیب اور زریق دونوں (حقیقی) بھائی بھائی تھے۔ یہ عبید انصاری زرقی ہین غزوۂ احد مین شہید ہوئے انکو عکرمہ بن ابی جہل نے شہید کیا تھا۔ اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن سعد بعض نے انکو عبید اللہ بن سعد بیان کیا ہی۔ انکا حال پہلے گذر چکا ہی انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہی

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن نضیلہ خزاعی ہین کوفے مین رہتے تھے انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہی۔ اوزاعی نے ابوعبیدہ سے جو سلیمان بن عبدالملک کے دربان تھے انھوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انھوں نے عبید بن نضلہ سے روایت کی ہی کہ ایک سال قحط کے زمانہ مین صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ غلہ کا نرخ مقرر کر دیجئے (تقال روز بروز گران کرتے جاتے ہین) حضرت نے فرمایا نہین (مین ایسا نکرونگا) اللہ تعالی مجھسے اس سال کی بابت سوال کریگا جسمین مین تمھارے لئے کوئی ایسی بات کرون جسکا خدا نے مجھے حکم نہین دیا بلکہ تم لوگ اللہ سے اسکے فضل کی دعا مانگو۔ اور شعبہ نے

منصور سے انھون نے ابراہیم بن عبید بن نضیلہ سے انھون نے مغیرہ بن شعبہ سے ان دونون عورتون کا قصہ روایت کیا ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو خیمہ کا ستون مار دیا تھا اور اس عورت کو مع اسکے پیٹ کے بچے کے قتل کر ڈالا تھا پس اسی روایت کی بنا پر یہ عبید تابعی ہونگے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عبید (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب کنیت انکی ابو عامر تھی اشعری ہین غزوہ اوطاس کے واقعہ سنہ ۸ھ مین شہید ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ درید بن صمہ نے انکو شہید کیا تھا مگر یہ صحیح نہین ہے کیونکہ درید داس زمانے مین) ایسے بوڑھے ہو چکے تھے کہ خود اپنی حفاظت سے معذور تھے وہ کیونکر کسی کو قتل کر سکتے تھے انکے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعای مغفرت کی تھی۔ اور انکا نام عبید رکھا تھا انسے ان کے بیٹے عامر اور انکے بھتیجے ابو موسیٰ اشعری نے روایت کی ہے۔ انکا تذکرہ باب الکنی مین اس مقام سے زیادہ لکھا جائیگا یہ اپنی کنیت (ابوعامر) کے ساتھ زیادہ مشہور تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔ مین کہتا ہون۔ بعض علما نے بیان کیا ہے کہ لوگون کا ان ابو عامر کے حق مین جو غزوہ وطاس مین شہید ہوئے تھے یہ بیان کرنا کہ وہ ابوموسیٰ کے چچا تھے غلط ہے کیونکہ ابو عامر دو آدمیون کی کنیت ہے ایک وہ جنکا نام عبید بن سلیم بن حضار ہے جو ابوموسیٰ کے چچا ہین اور وہی غزوہ اوطاس مین شہید ہوئے تھے دوسرے وہ جنکا نام عبید بن وہب ہے دونون کے والد کے نام مین اختلاف ہے شام مین فروکش تھے۔ انسے انکے بیٹے عامر بن ابی عامر نے روایت کی ہے۔ حاکم نیشاپوری یعنی ابو احمد نے ان دونون (ابو عامر) کے حال کو بیان کر کے کہا ہے کہ عبید بن سلیم اور بعض نے انکو ابن حضار بیان کیا ہے (یہ بیان کر کے) انکے نسب کو اشعر بن ببت تک بیان کیا ہے (اور کہا ہے کہ) ابو عامر (انکی) کنیت تھی ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس بن حضار کے چچا تھے بعض نے کہا ہے کہ یہ سلیم بن حضار کے بیٹے تھے اشعری ہین صحابی تھے غزوہ حنین مین شہید ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک لشکر کا سردار بنا کے اوطاس بھیجا تھا وہین شہید ہو گئے پھر انکے شہید ہونے کی کیفیت بیان کی ہے اور کہا ہے کہ انکا نام عبید بن وہب ہے اور بعض نے انکو عبد اللہ بن ہانی اور بعض نے عبد اللہ بن وہب بیان کیا ہے اور (کہا ہے کہ) یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی ہے کہ قبیلہ ازد اور قبیلہ اشعر کے لوگ اچھے ہین۔ حاکم نے کہا ہے کہ یہ ابوموسیٰ کے چچا نہ تھے انکے چچا تو حنین کے واقعہ مین شہید ہوئے تھے۔ اور ان عبید نے عبد الملک بن مروان کے زمانے مین وفات پائی تھی انسے انکے بیٹے عامر نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبیلہ ازد اور قبیلہ اشعر اچھے (قبیلے) ہین۔ خلیفہ بن خیاط نے کہا ہے کہ جو صحابہ شام مین فروکش تھے انھین سے ابو عامر اشعری بھی تھے انکا نام عبد اللہ بن ہانی ہے اور بعض لوگ انکو ابن وہب کہتے ہین اور یہ بھی بیان

کرتے ہین کہ عبید بن وہب نے عبد الملک بن مروان کے زمانے مین وفات پائی اور یہ ابو موسی اشعری کے چچا تھے
کیونکہ ابو موسی کا سلسلہ اس بات کو باطل کرتا ہی کہ یہ ابو موسی کے چچا ہون واللہ اعلم

(سیدنا) علبید (رضی اللہ عنہ)

صحابہ مین سے ایک شخص ہین انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہی۔ جریر بن عبید الحمید نے عطا بن سائب سے انھون نے ابو عبد الرحمن
سلمی سے نقل کیا ہی کہ وہ کہتے تھے مجھسے عبید نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے ایک شخص تھے اس حدیث کی
سند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچا کر بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص نماز پڑھکر اپنے مصلے پر
بیٹھ جائے اور اللہ تعالی کا ذکر کرے تو گویا وہ شخص نماز ہی مین ہی اس وجہ سے کہ فرشتے برابر اُسکے لئے استغفار کرتے
رہتے ہین کہتے ہین ای اللہ اسکو بخشدے ای اللہ اسپر رحم کر اور جو شخص مسجد مین آکر نماز کا انتظار کرے اُسکا بھی یہی حکم ہی۔
اسکو ابن فضیل اور حماد بن سلمہ وغیرہما نے عطا سے انھون نے عبد الرحمن سے انھون نے اُس شخص سے جسنے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہی اسی کے مثل روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) علبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ملوکی ہین بعض لوگ انکو ملیکی کہتے ہین شامی تھے۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ آپنے فرمایا ای
اہل قرآن قرآن کو تکیہ نہ بناؤ (یعنی اسکی تلاوت پر مداومت رکھو اور اُسکو یاد رکھو نہ کہ اُس سے مانند سونے والونکے
غافل رہو) انسے مہاجر بن حبیب اور سعید بن سوید نے روایت کی ہی۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی اور ابو عمر نے لکھا ہی
مگر ابو موسی نے انکو کہا ہی کہ علبیدہ یا عبیدہ ہین۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جابر بن سلیم ہجیمی ہین یہ اور نیز انکے والد دونون صحابی تھے ہم انکا تذکرہ لکھ چکے ہین انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حزن نصری ہین بعض کہتے ہین کہ انکا نام عبدہ تھا ہم انکو ذکر کر چکے ہین انکی کنیت ابو ولید تھی انسے صرف
ابو اسحاق سبیعی نے روایت کی ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) علبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بعض لوگون نے انکو ابن خلف حنظلی بیان کیا ہی یعنی حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم کے اولاد سے اور بعض نے
انکو محاربی کہا ہی اور بعض نے انکو ابو شعثا یعنی اشعث بن سلیم کی پھوپھی کا چچا بیان کیا ہی انکی حدیث اشعث نے اپنی پھوپھی

سے اُنھون نے عبیدہ سے نقل کرکے روایت کی ہی اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اشعث سے اپنی قوم کے ایک آدمی سے اُنھون نے اپنی پھوپھی سے اُنھون نے اپنے چچا عبید بن خالد سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہی کہ آپ نے فرمایا کہ تم اپنی ازار کو (ٹخنون سے) اونچا رکھو کیونکہ اسمین پرہیزگاری اور پائداری زیادہ ہی دارقطنی نے انکا نام عُبیدہ بیان کیا ہی یہ اُنھون نے کچھ نکیا اور یہ بھی کہا ہی کہ انکو ابن خلف یا ابن خالد کہنا غلط ہی بخاری نے اور نیز ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے نقل کرکے انکا نام عبیدہ بیان کیا ہی اور یہی صحیح ہی ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے لکھا ہی مگر بعض لوگون نے انکو عبید ہی بیان کیا ہی۔ انکا تذکرہ پہلے گذر چکا ہی۔

(سیدنا) عَبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن جبیر۔ عمرو بن کعب بن بہزاسکے اولاد سے تھے بنی عصینہ جو انصار کے حلیف تھے اُنکے یہ حلیف تھے یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ انکو ہشام بن کلبی نے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن صیفی جہنی ہین بعض نے کہا ہی کہ جعفی ہین۔ حماد بن عیسیٰ جہنی نے روایت کی ہی کہ مجھسے میرے والد نے اپنے والد سے اُنھون نے اپنے دادا عبیدہ بن صیفی سے نقل کرکے بیان کیا کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا نبی اللہ میرے اولاد کے واسطے اللہ سے دعا کیجیے آپنے دعا فرمائی اور فرمایا اے عبیدہ تم لوگون پر جب کوئی تنگی پیش آویگی اللہ تعالیٰ اسکو دور کردیگا اور حماد بن عیسیٰ سے روایت کی گئی ہی اُنھون نے بشر بن محمد بن طفیل سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے عبیدہ بن صیفی سے نقل کرکے روایت کی ہی کہ عبیدہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کی اور اپنے مال کی زکوۃ آپ کے خدمتمین پیش کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ میرے لئے دعا فرمایئے اسکے بعد مثل گذشتہ روایت کے بیان کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بعض لوگون نے انکو ابن قیس سلمانی کہا ہی۔ قبیلہ مراد کی ایک شاخ ہی انکی کنیت ابومسلم تھی اور بعض نے کہا ہی کہ انکی کنیت ابوعمرو تھی یہ ایک بزرگ فقیہ ہین عبداللہ بن مسعود کے شاگرد تھے پھر حضرت علیؓ کے ساتھ رہے اُنھون نے حضرت ابن مسعود اور حضرت علی اور حضرت عمر سے روایت کی ہی (رضی اللہ عنہم) ابن سیرین نے انسے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے دو برس پیشتر ایمان لایا تھا اور مینے نماز پڑھنا شروع کردی تھی مگر آپسے ملاقات نہوئی انکا شمار اکابر تابعین مین ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسہر۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہی۔ انکی حدیث اسمٰعیل بن ابی خالد نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کی ہے۔ انکا ذکر عبدہ کے نام مین گذر چکا ہی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہین انکی کنیت ابو حارث تھی بعض لوگون نے کہا ہی کہ ابو معاویہ تھی۔ انکی اور ان کے دونون بھائیون کی والدہ سخیلہ بنت خزاعی بن حویرث ہین ثقفیہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے انکی عمر دس برس زیادہ تھی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ارقم بن ارقم کے مکان مین تشریف لیجانے سے پیشتر اسلام لائے تھے۔ یہ اور ابو سلمہ بن عبد الاسد اور عبد اللہ بن ارقم مخزومی اور عثمان بن مظعون ایک ہی وقت مین اسلام لائے تھے۔ انھون نے اپنے دونون بھائیون طفیل بن حارث اور حصین بن حارث اور مسطح بن اثاثہ بن عباد بن مطلب کیساتھ مدینہ کیطرف ہجرت کی تھی۔ اور عبد اللہ بن سلمہ عجلانی کے مکان پر اُترے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان انکی بڑی قدر و منزلت تھی۔ ہمکو ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے روایت کر کے خبر دی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ ودان سے واپس آکر بقیہ ماہ صفر اور کچھ دن ربیع الاول سنہ ۱ ہجری کے مدینہ مین (بغیر جہاد) قیام کیا بعد اسکے آپنے مدینہ سے عبیدہ بن حارث بن مطلب کو ساٹھ مہاجرین سوارون کے ساتھ (جہاد کے لئے) روانہ کیا ان سوارون مین کوئی شخص انصار سے نہ تھا۔ یہ سب سے پہلا جھنڈا تھا جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا ثنیۃ المرہ مین پہونچکر عبیدہ کا مقابلہ مشرکون سے ہوا مشرکون کے سردار ابو سفیان بن حرب تھے (اس معرکہ مین) جس نے پہلے فی سبیل اللہ تیر چلایا ہی وہ سعد بن مالک تھے۔ اسلام مین اول معرکہ یہی تھا۔ پھر عبیدہ غزوہ بدر مین شریک ہوئے۔ ابو جعفر نے کہا ہی کہ ہمسے یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا کہ پھر ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ نکلے اور لڑائی کے واسطے (اپنے مقابل مین) لوگون کو آواز دینا شروع کی (انکی آواز سنکر) تین جوان انصار (انکے مقابلہ کو) نکلے عتبہ وغیرہ نے اُنسے کہا تم کون لوگ ہو انھون نے کہا کہ ہم انصار کی گروہ سے ہین۔ اُنھون نے کہا تم سے ہمین کچھ مطلب نہین ہی پھر مشرکین کیطرف سے کسی پکارنے والے نے آواز دی کہ ای محمد ہماری قوم والون مین سے ہمارے برابر والون کو بھیجیے آپنے (اُنکی یہ آواز سنکے) فرمایا اے حمزہ اُٹھو ای علی اُٹھو ای عبیدہ اُٹھو (جاؤ) تو حسب الحکم یہ سب آدمی نکلے اور عبیدہ نے عتبہ سے مقابلہ کیا اور ایک نے دوسرے پر حملہ کر کے اپنے مقابل کو مجروح کیا اور حمزہ نے

ثنیۃ المرہ بفتح اول و سوم و سکون دوم و کسر چہارم۔ مکہ مین احیاء کے قریب ایک گھاٹی ہی ۱۲۔

شیبہ سے مقابلہ کرکے اُسکو وہین مار ڈالا۔ علیؓ نے ولید سے مقابلہ کیا اور اُسکو وہین قتل کیا پھر دونون نے عتبہ پر حملہ کیا اور اُسکو مار ڈالا۔ اُسکے بعد دونون نے عتبہ پر حملہ کیا اور اُسکو قتل کر دیا پھر دونون عبیدہ کو اُٹھا کر اُنکے فرودگاہ مین لے آئے بعض لوگون نے کہا ہے کہ غزوہ بدر مین جو مسلمان شریک تھے عبیدہ اُن سب سے معمر تھے۔ (اس لڑائی مین) انکا پیر کٹ گیا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا سر اپنے زانو پر رکھ لیا۔ انھون نے کہا یا رسول اللہ اگر ابوطالب مجھکو دیکھتے تو سمجھتے کہ میرے اس شعر کا عبیدہ سب مجھسے زیادہ حقدار ہے[1] ونسلمہ حتی نصرع حولہ ﷺ ونذہل عن ابنائنا والحلائل ؛

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر سے لوٹے اور مقام صفرا[2] مین وفات پائی بعض لوگون نے کہا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تازہین[؟] مین فروکش ہوئے تو آپکے اصحاب نے آپ سے عرض کیا کہ ہم مشک کی خوشبو (یہان پر) پاتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیون نہین یہان پر ابومعاویہ کی قبر ہے بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ جب یہ شہید ہوے تھے تو انکی عمر تریسٹھ برس کی تھی یہ عبید میانہ قد اور خوبصورت شخص تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا عبیدہ رضی اللہ عنہ)

ابن خالد ابوعمر نے کہا ہے کہ مینے صحابہ مین عبیدہ نام سوا عُبَیدہ بن حارث کے کسی کو نہین پایا لیکن دارقطنی نے موتلف والمختلف مین انکو عُبَیدہ بن خالد محاربی کہا ہے اور بعض لوگون نے انکو ابن خلف کہا ہے انکی حدیث اشعث بن ابی شعثاء سے روایت کی گئی اُنھون نے اپنی پھوپھی سے اُنھون نے عبیدہ سے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور شیبان نے کہا ہے کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے اُنھون نے اپنے والد کے چچا سے روایت کی ہے ان دونون کے سوا دوسرون نے کہا ہے کہ اشعث نے اپنی پھوپھی سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ابوعمر نے کہا ہے کہ انکے عبیدہ نام ہونے مین تو کسی نے اختلاف نہین کیا ہان انکی حدیث کی سند اور انکے والد کے نام مین اختلاف ذکر کیا ہے ابن ابی حاتم نے انکو اپنے والد سے عبیدہ بفتح عین روایت کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ ابن خالد ہین جو کچھ انکی نسبت ابن ابی حاتم نے کہا ہے وہی درست ہے ابن ماکولا نے انکے نام کو بضم عین و فتح عین دونون طرح سے بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابن خلف ہین بہرحال عبید بن خالد اور عبیدہ بن خالد کے تذکرے مین گذر چکا ہے۔ یہ تینون نام ایک ہی شخص کے ہین انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

[1] ترجمہ ہم محمد کی حفاظت کرینگے یہان تک کہ ہم انکے گرد مقتول ہوکر گر جاہین ، اور ہم اپنے فرزندون اور عورتون کو بھی انکے حمایت مین فراموش کردینگے ۱۲

[2] صفرا بدر کے قریب ایک موضع کا نام ہے ۱۲

(سیدنا) علبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو کلابی ہین بعض نے انکا نام عبیدہ بیان کیا ہی ہمنے انکو عبیدا اور عبیدہ کے نام مین صحیح طور سے بیان کیا ہی انکا تذکرہ ابن مندہ او ابو نعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) علبیدہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن ہمام بن معاویہ ہمنے انکا نسب مرثدہ کے نام مین ذکر کیا ہی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو ابن کلبی نے بیان کیا ہی۔

باب العین مع التاء

(سیدنا) عتاب (رضی اللہ عنہ)

ابن اُسید بن ابی العیص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی اموی ہین انکی کنیت ابو عبد الرحمن تھی۔ بعض نے کہا ہی کہ ابو محمد تھی۔ زینب بنت عمرو بن امیہ بن عبد شمس انکی والدہ تھین یہ فتح مکہ کے واقعہ مین ایمان لائے تھے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ مکہ فتح کرکے حنین تشریف لیجانے لگے تو آپنے اُنکو مکہ کا عامل بنا دیا۔ اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ نبی صلی اللہ نے حضرت معاذ کو مکہ مین ٹھیرا دیا تھا تاکہ وہان کے لوگونکو دینی مسائل سکھائین۔ اور محاصرۂ طائف سے لوٹنے کے بعد عتاب کو مکہ کا عامل بنا دیا اور فرمایا کہ ای عتاب تم جانتے ہو کہ مینے تمکو کن لوگون پر عامل بنایا ہے اگر مین انکے لئے تم سے بہتر کسی اور کو سمجھتا تو اُسی کو اُنپر عامل بناتا۔ جب اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کا عامل بنایا تھا تو انکی عمر بیس سے ایک یا دو سال زیادہ تھی پھر اُنھون نے لوگونکو حج کرایا یہ سنہ ۸ ہجری کا زمانہ تھا اور (اس سال بھی) مشرکون نے اپنے قواعد کے موافق کیا۔ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سنہ ۹ ہجری مین حج کیا۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ اسلام مین سب سے پہلے جو شخص امیر حج بنایا گیا وہ ابو بکر صدیق تھے اور بعض نے کہا ہی (نہین) بلکہ عتاب (پہلے امیر) تھے واللہ اعلم اور عتاب مکہ پر برابر عامل رہے یہانتک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی پھر حضرت ابو بکر نے بھی انکو بدستور باقی رکھا یہانتک کہ اُنھون نے بھی وفات پائی۔ واقدی کا قول ہی کہ جس روز حضرت ابو بکر نے وفات پائی تھی اُسی دن انکی بھی وفات ہوئی۔ اسیطرح عتاب کی اولاد نے بھی کہا ہی۔ مگر محمد بن سلام وغیرہ نے کہا ہی کہ عتاب کے دفن کے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر مکہ مین آئی۔ یہ عتاب ایک باخبر شخص نیک اور بزرگ تھے باقی رہے انکے بھائی خالد بن اُسید تو اُنکی نسبت محمد بن اسحاق سراج نے عبد العزیز بن معاویہ سے جو عتاب بن اسید کی اولاد سے تھے روایت کی ہی کہ خالد بن اسید جو عتاب کے حقیقی بھائی تھے فتح مکہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین داخل ہونے سے پیشتر وفات پائی تھی

ابن ابی عقرب نے عتاب بن اُسید سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے جس زمانے مین کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مکہ کا عامل بنایا تھا مجھکو دو چادرین ایک بنی سی ہوئی ملین تھین وہ دونون مینے اپنے غلام کیسان کو دیدین تم مین سے کوئی یہ نہ کہے کہ عتاب نے مجھسے کچھ لے لیا ہے میرے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو درہم روزانہ وظیفہ مقرر کردیا تھا۔ جسکو دو درہم روزانہ میسر نہ ہو سکین اللہ اُسکا پیٹ نہ بھرے اور اُنسے عطاء بن ابی رباح اور سعید بن مسیب نے روایت کی ہے مگر ان لوگون نے انکو دیکھا نہ تھا ہمکو ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی امین صوفی نے اپنی سند کو ابو داود سجستانی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد العزیز بن سری ناقط[1] نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بشر بن منصور نے عبد الرحمن بن اسحاق سے اُنھون نے زہری سے اُنھون نے سعید بن مسیب سے اُنھون نے عتاب بن اسید سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے کہ انگور کا تخمینہ بھی درخت ہی مین کر لیا جائے جسطرح کہ خرمے کا کیا جاتا ہے اور انگور کی بھی زکوۃ جب وہ خشک ہو جاوے لیجاوے جسطرح کہ خرمے کی زکوۃ (اسوقت) لی جاتی ہے جبکہ وہ خشک ہو جاتا ہے ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عتاب (رضی اللہ عنہ)

ابن سلیم بن قیس بن خالد بن مدلج یعنی ابو الحشر بن خالد بن عبد مناف بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قریشی تیمی ہین۔ فتح مکہ کے زمانہ مین اسلام لائے تھے۔ اور واقعہ یمامہ مین شہید ہوئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے حشر کی حا کو فتحہ اسکو ابن ماکولا اور دارقطنی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عتاب (رضی اللہ عنہ)

ابن شمیر ضبی ہین صحابی تھے انسے انکے بیٹے مجمع نے روایت کی ہے۔ فضل بن دکین اور یحییٰ حمانی نے عبد الصمد بن جابر بن ربیعہ ضبی سے اُنھون نے مجمع بن عتاب بن شمیر سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا ایک بوڑھا باپ ہے اور کئی بھائی ہین اُنکے پاس جاتا ہون شاید وہ اسلام لے آدین پھر اُنکو آپکے پاس لاؤن آپنے فرمایا اگر وہ لوگ اسلام لادین تو اُنکے لئے بھلائی ہے اور اگر اسلام کو نہ منظور کرین تو کچھ پروا نہین) خود پھیل رہا ہے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عتبان (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن عمرو بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن خزرج انصاری خزرجی سالمی غزوہ بدر مین شریک تھے

[1] یعنی نفط فروش نفط ایکقسم کا روغن ہے جو کسی ولایت سے آتا تھا ۱۲

مگر ابن اسحاق نے انکو اہل بدر مین نہین لکھا دوسرون نے انکو اہل بدر مین ذکر کیا ہو۔ ہمکو خطیب عبد اللہ بن احمد طوسی نے اپنی سند کے ساتھ ابو داؤد طیالسی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابراہیم بن سعد نے خبر دی وہ کہتے تھے مینے زہری کو محمود بن ربیع سے روایت کرتے ہوئے سنا و محمود بن ربیع عتبان بن مالک سالمی سے نقل کرتے تھے کہ مین اپنی قوم بنی سالم کی امامت کرتا تھا مگر جب بینہ آتی تھی تو مجھے اس نشیب کا پار اُترنا مشکل ہوتا تھا جو کہ میرے اور مسجد کے درمیان مین تھا (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کیخدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ مجھے اس نشیب کا اُترنا بہت مشکل ہو پس اگر آپ مناسب سمجھین تو میرے گھر مین تشریف لائین اور میرے گھر کے کسی مقام پر نماز پڑھ دین تاکہ مین اس مقام کو نماز کی جگہہ بنا لون حضرت نے فرمایا مین ایسا کرونگا پھر آپ دوسرے روز تشریف لائے مینے آپکو خزیرہ بھی کھلایا جب آپ مکان مین تشریف لائے تو بیٹھے نہین یہانتک کہ فرمایا تم اپنے گھر کے کس مقام مین چاہتے ہو کہ مین نماز پڑھون مینے وہ جگہہ بتادی جہان مین نماز پڑھا کرتا تھا۔ پس آپنے اسی مقام پر دو رکعت نماز پڑھی پھر پوری حدیث بیان کی۔ انکی یہ درخواست سو بسبب تھی کہ یہ نابینا ہوگئے تھے اور بعض لوگون نے بیان کیا ہو کہ انکی بینائی مین کچھ کمزوری تھی۔ ہمکو محمد بن سرایا بن علی فقیہ اور مسمار اور ابو الفرج محمد بن عبد الرحمن بن ابی العز وغیرہم نے اپنی سندون کے ساتھ محمد بن اسمٰعیل سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے (امام) مالک نے ابن شہاب سے انھون نے محمود بن ربیع انصاری سے انھون نے عتبان بن مالک سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ انکی قوم انکو (نماز) مین امام بناتی تھی مگر یہ نابینا تھے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سے عرض کیا یارسول اللہ (بعض اوقات) یہ حالت ہوتی ہو کہ (شب کو) تاریکی ہوتی ہے اور بینہ (آئی ہوئی) ہوتی ہو اور میری یہ حالت ہی کہ مین نابینا شخص ہون پس آپ میرے مکان مین نماز پڑھ لیجئے تو مین اسکو نماز کیلئے بنا لون پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم (میرے یہان) تشریف لائے اور فرمایا کہ کون سی جگہہ تم پسند کرتے ہو کہ مین وہان نماز پڑھون پس (مینے) اپنے گھر کی ایک جگہہ کو بتادیا آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم نے اسی مقام پر نماز پڑھی ان عتبان سے انس بن مالک اور محمود نے روایت کی ہو حضرت معاویہ کے زمانے مین عتبان کا انتقال ہوا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن اسید بن جاریہ بن اسید بن عبد اللہ بن سلمہ بن عبد اللہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف ثقفی ہین انکی کنیت ابو بصیر تھی اور یہ اپنی کنیت کے ساتھ زیادہ مشہور ہین یہ وہی ہین کہ جو صلح حدیبیہ مین کافرونکے پاس سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف بھاگ آئے تھے پھر انکو قریش نے طلب کیا تاکہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم انکی طرف واپس کردین۔

کیونکہ (اُس زمانہ مین) آپ نے کفار قریش سے اس بات پر صلح کر لی تھی کہ جو شخص تمھاری طرف سے ادھر آئیگا وہ پھر تمھاری طرف لوٹا دیا جاویگا لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کو دو کافرونکی ہمراہی مین واپس کر دیا انھون نے اثنا راہ مین ایک کافر کو قتل کر ڈالا اور دوسرا (یہ دیکھکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھاگ آیا اور ابو بصیر نے بھی آپکے پاس حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ آپ کا عہد پورا ہو گیا اور خدا نے آپ سے (وفای عہد کا بار) اُتار دیا میںنے اپنی ذات کو مشرکون سے بچایا تھا تا کہ مجھکو میرے دین کی بابت فتنے مین نہ ڈالین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ سے مخاطب ہو کر) فرمایا اسکی مان کی خرابی ہو یہ شخص (آتش) حرب کا روشن کرنے والا ہی اگر اُسکے پاس کچھ لوگ ہوتے (تو یہ بغیر لڑائی کئے ہوئے نہ مانتا اس گفتگو سے) ابو بصیر سمجھ گئے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکو مشرکونکی طرف پھر واپس کر دینگے پس یہ سمندر کے کنارے چلے گئے اور جتنے مسلمان مشرکون کے پاس سے بھاگ کر آتے تھے انکے پاس پہنچ جاتے اور وہان انھون نے قریش کا ناک مین دم کر دیا اور اُنکے قافلہ لوٹ لئے (اور آدمی مار ڈالے) پس کفار نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خط لکھا کہ ان لوگونکو آپ مدینہ مین بلا لیجئے لہذا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بصیر کے سوا ان سب کو مدینہ مین بلا لیا کیونکہ انکی وفات ہو چکی تھی ہم انشاء اللہ تعالی باب الکنیت مین ان کا حال یہان سے زیادہ بیان کرینگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیع بن رافع بن عبید بن ثعلبہ بن عبد بن ابجر انھین ابجر کا نام خدرہ ہی یہ عتبہ انصاری خدری ہین غزوہ احد مین شہید ہوئے یہ ابن اسحاق نے بیان کیا ہی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن خالد بن معاویہ بہرانی ہین اوس کے خاندان کے حلیف تھے ابن اسحاق نے کہا ہی کہ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے مختصر لکھا ہی مگر ابو عمر نے کہا ہی کہ انکی شرکت بدر مین اختلاف کیا گیا ہی ابن اسحاق نے تو انکو بہرانی بیان کیا ہی مگر ابن کلبی نے انکو بہزی بہز بن امرء القیس بن بہثہ بن سلیم کی اولاد سے بیان کیا ہی۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سالم بن حرملہ عدوی تھے صحابی ہین انکو مستغفری نے بیان کیا ہی اور اس سے زیادہ کچھ نہین لکھا انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی سفیان ۔ ابوسفیان کا نام صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس تھا یہ عتبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے حقیقی بھائی تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو چکے تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طائف کا حاکم بنا دیا تھا جب عمرو بن عاص (والی مصر) کا انتقال ہوگیا تو حضرت معاویہ نے (اپنی خلافت کے زمانہ مین) اپنے بھائی عتبہ کو مصر کا حاکم کر دیا یہ وہان ایک سال حاکم رہے پھر اُنھون نے وہین مصر مین وفات پائی اور وہین دفن ہوئے انکی وفات ۴۴ھ ہجری مین ہوئی تھی اور بعض لوگون نے کہا ہی کہ سنہ ۴۳ ہجری مین انکی وفات ہوئی تھی ۔ یہ نہایت فصیح خطیب تھے ۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ انسے بڑھکر کوئی شخص فصیح (خطبہ پڑھنے والا) نہ تھا ۔ اُنھون نے ایک روز مصر والونکے سامنے خطبہ پڑھا کہ اہل مصر تمھاری زبانون پر حق کی تعریف کرنا آسان ہی مگر تم اُسکو کبھی زبان پر بھی نہین لاتے ہو ۔ اور ہر باطل کی مذمت بیان کی اور کہا تم اسکو کرتے ہین (تم) گدھے کے مانند ہو کہ کتابین لادتا ہی اُن کتابونکے بار سے بوجھل ہو جاتا ہی مگر انکا علم کچھ اُسکو نفع نہین دیتا اور مین تمھارے مرض کی دوا انکرونگا لیکن تلوار سے اور جب تک کوڑے سے میرا کام نکلیگا اُسوقت تک تلوار نہ اُٹھاونگا اور جب تک درے سے تمھاری اصلاح ہو سکے اُسوقت تک کوڑا نہ اُٹھاونگا پس جو حقوق ہمارے تمپر خدا نے لازم کر دئے ہین اُنکو لازم سمجھو اور جو حقوق تمھارے ہمپر قائم کئے ہین انکو ہمسے پورا کراؤ ۔ آج مین بہت آسانی سے باتین کر رہا ہون (کسیکو) سزا نہین دیجائیگی مگر آج کے بعد (بھر زبانی) غصہ نکیا جاویگا (بلکہ عملی کارروائی کیجائیگی) والسلام ۔ یہ عتبہ اپنے بھائی حضرت معاویہ کے ساتھ جنگ صفین مین شریک تھے اور بمقام دومۃ الجندل واقعہ تحکیم مین بھی شریک تھے اور اس واقعہ مین اُنھون نے بڑا کار نمایان کیا ہی اور حضرت عائشہ کے ساتھ جنگ جمل مین بھی شریک تھے ان کی ایک آنکھ بھی کام آگئی تھی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طویع ۔ مازنی ہین ۔ انکا ذکر صحابہ مین کیا تو گیا ہی مگر صحابی ہونا ثابت نہین ہی انسے ابن جریج نے یزید بن عبد اللہ بن سفیان سے اُنھون نے عتبہ بن طویع مازنی سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے غلامونکے گروہ تم مین شریر وہ ہی جو عرب (کی عورتون) سے نکاح کرے اور اے عرب تم مین وہ شخص بد ہی جو کہ غلامون مین نکاح کرے جب لوگون نے آنحضرت کا یہ کلام سُنا تو آپ سے ایک غلام کی نسبت جسنے انصار کی عورت سے نکاح کر لیا تھا عرض کیا گیا آپنے فرمایا کہ وہ عورت راضی ہی ۔ لوگون نے کہا ہان راضی ہی پس آپنے اُسکو روا رکھا انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عائذ ۔ انکو ابن شاہین نے بیان کر کے کہا ہی کہ اگر ابن عائذ ہین (تو خیر) ورنہ یہ ابن عبد ہین کیونکہ حدیثین دونونکی روایت کردہ

ایک ہین خالد بن معدان نے عتبہ بن عائذ سے روایت کی ہی۔ اور اسیطرح ابن عائذ ہی بیان کیا ہی یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جس شخص نے فجر اور عشا کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی اُسکو حج اور عمرہ کرنے والیکا ثواب ملیگا۔ اسکو ابو عامر الہانی نے ابو امامہ اور عتبہ بن عبید سے روایت کیا ہی انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ بن صخر بن خنسا بن سنان بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سُلمی ہین یہ بیعت عقبہ اور غزوہ بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہی مگر ابو موسی نے کہا کہ انکا نسب اسیطرح ہی عتبہ بن عبد اللہ بن عبید بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ پھر خنسا کی اولاد سے ہین غزوہ بدر مین شریک تھے اسکو ابو موسی نے ابن اسحاق سے روایت کر کے نقل تو کیا ہی۔ مگر اُنکے نسب مین صخر اور خنسا، اور سنان تین پشتونکو ساقط کر دیا اور کہا کہ خنسا کی اولاد سے ہین لیکن بنی خنسا کو نسب مین نہین ذکر کیا ہی تاکہ سمجھا جاتا کہ یہ نسب کیونکر ہی مین انکا نسب صحت کے ساتھ پہلے ہی ذکر کر چکا ہون واللہ اعلم اور جو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی وہ وہی ہی جو ہمسے عبد اللہ بن احمد بن علی نے اپنے سند سے یونس بن بکیر تک پونہچا کر ابن اسحاق سے ان لوگونکے نام مین جو غزوہ بدر مین شریک تھے روایت کی ہی کہ بنی عبید بن عدی بن غنم بن کعب سے پھر بنی خنسا بن سنان بن عبید سے عتبہ بن عبد اللہ بن صخر بن خنسا بن سنان بدری تھے یونس کے علاوہ اور لوگون نے بھی ابن اسحاق سے نقل کر کے بیان کیا ہی پس اس سے بھی معلوم ہوا کہ ابو موسی نے نسب سے اُسکو ساقط کر دیا ہی جسکو ہم اول ذکر کر چکے ہین۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد اللہ اسماعیلی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی اسماعیل بن عیاش نے حسن بن ایوب سے اُنھون نے عبد اللہ بن ناشج سے اُنھون نے عتبہ بن عبد اللہ سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا دو شخصون کے پاس جو باہم ایک بکری کی خرید و فروخت کر رہے تھے گذر ہوا اور آپس مین دونون قسمین کھا رہے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم برکت کو دور کرتی ہی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی اور شاید یہ وہ عتبہ ہین جنکا ذکر اسکے بعد آویگا اور وہ عتبہ بن عبد سلمی ہین ابو نعیم نے انکے بیان مین ذکر کیا ہی کہ عبد اللہ بن ناشج اُن سے روایت کرتے ہین بعض راویون نے انکے والد کو عبد اللہ اور بعض نے عبد کہا ہی اس قسم کا اختلاف راویون مین بہت ہوا کرتا ہے واللہ اعلم

(سیدنا) عتبہ رضی اللہ عنہ

ابن عبد ثمالی انکی روایت کردہ حدیث یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں ساتوں پر قسم کھاؤں تو وہ بہت سچی ہوگی کہ میری امت سے پہلے جو لوگ جنت میں داخل ہونگے وہ پورے جس بھی ہونگے منجملہ انکے ابراہیم اور اسمعیل اور اسحاق اور یعقوب اور بارہ اسباط اور موسیٰ اور عیسیٰ اور مریم بنت عمران علیہم السلام ہونگے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے اور بیان کیا ہے کہ مینے یعقوب بن سفیان کی تاریخ میں اسیطرح پایا ہے اور صحیح عبد اللہ بن عبد ہے ہم انکو پہلے ذکر کر چکے ہیں

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد سلمی ہیں۔ انکی کنیت ابو الولید تھی اور نام عتلہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ نام رکھا یہ حمص میں رہتے تھے انکی حدیث شریح بن عبید اور لقمان بن عامر اور کثیر بن مرہ حضرمی اور خالد بن معدان اور عبد اللہ بن ناشج اور عقیل بن مدرک اور حبیب بن عبید الرحبی اور راشد بن سعد وغیرہم سے مروی ہے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے اُنھوں نے شریح بن عبید سے روایت کی ہے کہ عتبہ بن عبد سلمی نے بیان کیا کہ جب کوئی شخص انکی خدمت میں حاضر ہوتا اور اُسکا نام انکو پسند نہ آتا تو آپ اُس نام کو بدل دیا کرتے تھے اور ہم بھی آپکے پاس حاضر ہوئے ہم سات شخص آئے تھے قبیلہ بنی سلیم کے ہم میں سب سے بڑے عرباض بن ساریہ تھے ہم سب نے آپ سے بیعت کی ہمکو ابو یاسر بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسماعیل بن عیاش نے ضمضم بن زرعہ سے اُنھوں نے شریح بن عبید سے روایت کرکے بیان کیا ہے کہ عتبہ کہتے تھے عرباض مجھسے بہتر ہیں اور عرباض کہتے تھے کہ عتبہ مجھسے بہتر ہیں کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مجھسے ایک برس پیشتر پہنچے تھے۔ ہمکو ابو محمد دمشقی نے ام المجتبیٰ فاطمہ کے خط سے نقل کرکے اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ہمارے والد نے ام مجتبیٰ یعنی فاطمہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتی تھیں ہمکو ابراہیم بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو بکر بن مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلیٰ موصلی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں جبارہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مندل بن علی نے ثور بن یزید سے اُنھوں نے نصر بن علقمہ سے اُنھوں نے عتبہ بن عبد سے جو صحابی تھے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گھوڑوں کی پیشانیوں کے بال نہ کترو کیونکہ انکی پیشانیوں میں بھلائی وابستہ ہے اور انکی یالیں نہ کترو کیونکہ یالیں انکی لگاوٹ ڈھنے کی چیزیں ہیں اور نہ انکی دمیں کترو وہ انکے پنکھے ہیں یہ حدیث عبید بن عبد کے حال میں پہلے گذر چکی ہے مگر عتبہ صحیح ہے عبید تصحیف ہے واللہ اعلم۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے یحییٰ بن عتبہ بن عبد نے اپنے والد سے نقل کرکے

روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ایکمرتبہ بلایا مین اُسوقت بہت کمسن تھا آپ نے فرمایا کہ تمھارا نام کیا ہی مین نے عرض کیا کہ عتلہ آپنے فرمایا بلکہ تمھارا نام عتبہ ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی یحیی بن عتبہ نے اپنے والد سے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واقعہ قریظہ اور نضیر مین فرمایا جو اس قلعہ مین ایک تیر بھی داخل کریگا اُسکے واسطے جنت واجب ہو جائیگی مین نے جب اپکا یہ کلام سنا تو اُس قلعہ کے اندر تین تیر داخل کئے اسکو ابن ماکولا نے بیان کرکے کہا ہی کہ عبدالغنی نے عتلہ بیان کیا ہی مین کہتا ہون کہ اسیطرح (حدیث مین) قریظہ اور نضیر آیا ہی حالانکہ ان دونون واقعون کا دن ایک دن نہین ہی کیونکہ واقعہ قریظہ کا زمانہ غزوہ خندق کے بعد ۵ہجری مین ہی لیکن نضیر کو جلاوطن کرنے کا واقعہ ۴ہجری مین ہوا تھا مگر ابوعمر نے عتبہ بن عبد اور عتبہ بن زید کو ایک ہی کہا ہی اسکے نسبت انشاءاللہ تعالی آگے بیان کیا جاویگا

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن جردہ بن عدی بن عامر بن عدی بن کعب بن خزرج انصاری ہین یہ غزوہ احد مین شریک تھے انکی کوئی اولاد نہ تھی اسکو ابن دباغ نے عدوی سے نقل کرکے بیان کیا ہی۔

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن صالح بن ذبجان (یعنی بھنر ذبجانی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور فتح مصر کے واقعہ مین شریک تھے اسکو ابن ماکولا نے ابن یونس سے نقل کرکے بیان کیا ہی

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن عویم بن ساعدہ انصاری ہین انشاءاللہ تعالی انکا نسب انکے والد کے تذکرہ مین بیان کیا جاویگا ابن ابی داؤد نے کہا ہی کہ یہ درخت کے نیچے بیعت الرضوان مین شریک تھے اور اسکے بعد تمام مشاہد مین شریک رہے عبدالرحمن بن سالم بن عبدالرحمن بن عتبہ بن عویم بن ساعدہ نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا عتبہ سے روایت کی ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالی نے میرے لئے (جو) اصحاب بنائے ہین (انکو تمام عالم سے) منتخب کرکے تجویز کیا ہی اور ان صحابہ کو میرا انصار اور وزیر بنادیا ہی جس شخص نے انکو برا کہا اُسپر اللہ اور تمام فرشتوں اور تمام لوگونکی لعنت ہی انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا عتبہ رضی اللہ عنہ)

ابن غزوان بن جابر بن وہب بن نسیب بن زید بن مالک بن حارث بن عوف بن حارث بن مازن بن منصور

بن عکرمہ بن خصفہ بن قیس عیلان اور بعض نے (اسطرح نسب) بیان کیا ہی کہ غزوان بن حارث بن جابر۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے (اسطرح) بیان کیا ہو کہ عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب بن نسیب بن مالک بن حارث بن مازن ان دونون نے انکے نسب سے زید اور عوف کو ساقط کر دیا ہی ابن مندہ نے (یہ بھی) کہا ہو کہ بعض نے بیان کیا ہو کہ غزوان بن ہلال بن عبد مناف بن حارث بن منقذ بن عمرو بن معیص بن عامر بن لوئی ہیں اور ابن مندہ نے کہا ہی کہ اسکو ابن ابی خیثمہ نے مصعب زبیری سے نقل کرکے بیان کیا ہی۔ انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی بعض نے کہا ہو کہ ابو غزوان تھی اور بنی نوفل بن عبد مناف بن قصی کے حلیف تھے۔ یہ قدیم الاسلام تھے کیونکہ جو لوگ مسلمان ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو گئے تھے انمین یہ ساتوین شخص تھے۔ اور اسی کو انھون نے اپنے خطبے مین بمقام بصرہ بیان کیا کہ مینے اپنے کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسلام مین ساتوان شخص دیکھا (اور عسرت کیحالت یہ تھی کہ) ہمین کوئی غذا میسر نہ تھی سوا درختون کے پتون کے (جس سے) ہم لوگونکی باچھین زخمی ہو جاتی تھین (جب) انھون نے شہر حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی تو یہ چالیس برس کے تھے پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آگئے (اس زمانہ مین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین تشریف رکھتے تھے یہ بھی وہین رہنے لگے یہان تک کہ انھون نے مقداد کے ساتھ مدینہ منورہ کیطرف ہجرت کی یہ دونون شخص اول اسلام لانیوالے لوگون مین سے ہین۔ اور یہ دونون کفار کے ساتھ (مکہ سے) چلے تھے تاکہ (انکی معیت مین) مدینہ پہنچ جائین کفار کا ایک چھوٹا سا لشکر تھا جسکا سردار عکرمہ بن ابی جہل تھا (یہ اسی لشکر کے ساتھ تھے اثنا راہ مین انکو مسلمانونکا ایک چھوٹا سا لشکر جسکے سردار عبیدہ بن حارث تھے۔ مقداد اور عتبہ مسلمانون مین جا کر ملگئے۔ اسکے بعد عتبہ غزوہ بدر اور تمام غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو روانہ کیا تو فرمایا ابلہ والون سے جو ملک فارس مین ایک موضع ہی جہاد کرین جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو روانہ کیا تو فرمایا کہ تم اور تمھارے ہمراہی یہان سے برابر چلے جاؤ یہانتک کہ سلطنت عرب کی انتہا اور عجم کی ابتدا تک پہونچ جاؤ بس وہان قیام کر دینا۔ اللہ کی برکت اور یمن کے ساتھ چلے جاؤ اور جہانتک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہنا اور سمجھ لو کہ تم دشمن کے مقابلہ پر جا رہے ہو مین امید کرتا ہون کہ اللہ تعالی انپر تمھاری مدد کریگا اور مینے علاء بن حضرمی کو لکھدیا ہی کہ عرفجہ بن ہرثمہ کو تمھاری مدد کے لئے بھیجدین وہ دشمن سے لڑنے مین بڑے تجربہ کار اور فن حرب سے خوب واقف ہین بس تم انسے مشورہ لیا کرنا اور فتحیاب ہونیکے بعد وہان کے لوگونکو اللہ کیطرف بلانا جو شخص تمھاری بات مان لے اسکا اسلام قبول کر لینا اور جو شخص نہ ماننے اسپر جزیہ مقرر کرنا جسکو وہ خود اپنے ہاتھ سے عاجزی اور ذلت کے ساتھ ادا کرے اور

لہ ابلہ بضم ب اور با کے اور فتح لام بصرے مین ایک مقام ہی اور ایک قبیلہ کا بھی نام ہی ۱۲

جو اسکو بھی نہ مانے تو تلوار سے کام لینا ہان بچون بوڑھون اور عورتونکو نہ مارنا اور مسلمانون کو جہاد کی ترغیب دیتے رہنا اور اپنے دشمن کے ساتھ ہوشیاری سے برتاؤ کرنا اور اپنے پروردگار (عزّ وجلّ) سے ڈرتے رہنا چنانچہ عتبہ روانہ ہوگئے اور اُنھون نے مقام ابلہ کو فتح کرکے بصرہ کو اپنے لئے مخصوص کرلیا یہ پہلے شخص ہین جنھون نے بصرہ کو رونق دی اور آباد کیا اور انھون نے محجن بن ادرع کو حکم دیا چنانچہ اُنھون نے بصرہ کی بڑی مسجد کی بنیاد ڈالی اور اُسکو نرکل سے چھت پاٹکر تیار کیا پھر عتبہ حج کرنے گئے اور مجاشع بن مسعود کو وہان خلیفہ کردیا اور اُنکو فرات کیطرف روانگی کا حکم دیا اور مغیرہ بن شعبہ کو حکم دیا کہ وہ نماز کی امامت کیا کرین جب عتبہ حضرت عمر کے پاس پہونچے تو اُنھون نے بصرہ کی حکومت کا استعفا دیا حضرت عمر نے ان کا استعفا منظور نکیا تو اُنھون نے دعا کی اے اللہ بصرہ مین اب مجھکو نہ بھیج (یہ دعا اُنکی مقبول ہوگئی) یہ اپنے اونٹ سے گر پڑے اسی صدمہ مین) انکا ۱۷ھ ہجری مین انتقال ہوگیا (یہ واقعہ اُسوقت ہوا جبکہ) یہ مکہ سے لوٹ کر بصرہ کیطرف جارہے تھے اور اس مقام پر پہونچگئے تھے جسکو لوگ معدن بنی سلیم کہتے تھے اسکو ابن سعد نے بیان کیا ہی مدائینی نے کہا ہی کہ ۱۷ھ ہجری مین مقام ربذہ مین انکا انتقال ہوا تھا۔ بعض نے کہا ہی کہ ۱۵ھ ہجری مین انکی عمر ستاون برس کی تھی یہ دراز قد اور خوبصورت شخص تھے ہمکو عبدالوہاب نے اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن احمد سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قرہ بن خالد نے حمید بن ہلال عدوی سے انھون نے خالد بن عمیر سے اُنھون نے اپنی قوم کے ایک شخص سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے عتبہ بن غزوان کو کہتے ہوئے سُنا کہ مینے اپنے کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام مین ساتوان شخص دیکھا ہی ہمارے پاس کیلے کے پتے کے سوا کچھ کھانیکو نہ تھا اُسی کو کھاتے تھے) یہانتک کہ ہمارا منہ زخمی ہوجاتا تھا۔ عتبہ نے دست میسان کو فتح کیا تھا اور جو کچھ وہان مال تھا اُسکو لوٹ لیا تھا۔ اور اُنکی عورتون اور اولاد کو قید کرلیا تھا اور جن لوگونکو اُنھون نے گرفتار کیا تھا اُنھین مین یسار یعنی ابوالحسن بصری اور ارطبان جد عبداللہ بن عون بن ارطبان وغیرہم بھی تھے ہمکو یحیی بن مسعود بن سعد نے اپنی سند کے ساتھ ابوبکر بن عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ازہر بن حمید یعنی ابوالحسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبدالرحمن طفاوی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ایوب سختیانی نے حمید بن ہلال سے اُنھون نے خالد بن عمیر سے نقل کرکے بیان کیا کہ عتبہ بن غزوان نے جو بصرے کے سردار تھے (ایکمرتبہ) خطبہ پڑھا اور اپنے خطبہ مین کہا اے لوگو خبردار ہوجاؤ کہ دنیا بہت جلدی پھر جاویگی اور اس مین سے کچھ بھی باقی نرہیگا سوا بس خوردہ کے جیسا کہ برتن مین رہجاتا ہے کوئی شخص تم مین سے چھوڑدے تم لوگ دنیا سے ضروری منتقل ہوجاؤ گے پس جب تم منتقل ہوئے تو نیکی کے ساتھ منتقل ہو جو دنیا مین تمھارے سامنے ہو ہمسے بیان کیا گیا ہی کہ ایک پتھر جہنم کے کنارے ڈالا جاویگا وہ ستر برس تک دوزخ مین گرتا رہیگا مگر

اُسکے قعر تک پونچیگا اور خدا کی قسم وہ دفعۃً باوجود اس قعر کے بھر جائیگی اور مجھسے یہ بھی کہا گیا ہی کہ جنت کے کواڑون مین سے دو کواڑون کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوگا اور خدا کی قسم اُسپر بھی ایک دن آویگا کہ وہ بھی آدمیون سے پُر ہوگی اور مین اللہ سے پناہ مانگتا ہون کہ اپنے آپ کو تو مین بڑا سمجھون اور لوگون کی نظر مین حقیر سمجھا جاؤن اور تم لوگ میرے بعد سرداروں کا تجربہ کروگے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن فرقد بن یربوع بن حبیب بن مالک بن اسعد بن رفاعہ بن ربیعہ بن حارث بن بہثہ بن سلیم سُلمی ہین انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی۔ کلبی نے کہا ہی کہ فرقد ہی کا نام یربوع ہی۔ انکی والدہ عباد بن علقمہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھین یہ صحابی تھے اور صاحب روایت تھے بزرگ شخص تھے۔ ابن مندہ نے کہا ہی کہ عتبہ ابن فرقد سلمی بنی مازن کے خاندان سے تھے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ سلم کے ساتھ دو جہاد کئے تھے ہمکو ابو منصور بن مکارم بن سعد مودب نے اپنی سند کو ابو زکریا یعنی یزید بن ایاس ازدی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمین عبد اللہ بن عبد اللہ بن احمد بن حنبل نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین حصین نے خبر دی وہ کہتے تھے کہ عتبہ بن فرقد غزوہ خیبر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے (راوی نے) کہا کہ خیبر (لوگون مین) تقسیم کردیا گیا تو اُنکو اُسمین سے ایک حصہ ملا اُنھون نے اس حصہ کو ایکسال کے لئے تو اپنے چچا کی اولاد کے لئے اور ماموں کے لئے ایکسال کیواسطے (معین) کردیا پس بنو سلیم ایکسال آتے تھے اور تحصیل کرتے تھے اور ایکسال اسکے ماموں آتے اور وہ تحصیل کرتے تھے ہشیم نے کہا ہی کہ حصین اور عتبہ کے درمیان قرابت تھی عتبہ بعض فتوح عراق پر حضرت عمر بن خطاب کیطرف سے سردار تھے ہمکو یحیی بن محمود اور عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند دن کے ساتھ ابو الحجاج یعنی مسلم بن حجاج سے نقل کرکے خبر دی کہ وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن یونس نے بیان کیا ہی وہ کہتے تھے ہمسے زہیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عاصم احول نے ابو عثمان سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے ہم شہر آذربیجان مین تھے کہ ہمکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خط لکھا اے عتبہ بن فرقد (یہ مال) نہ تو تمھاری کوشش سے (حاصل ہوا) ہی نہ تمھارے والد کی کوشش سے (تمکو ملا ہی) اور نہ تمھاری والدہ کی کوشش سے (تم تک پہونچا) ہی پس مسلمانون کو اُنکی منزلون مین اُسی چیز سے سیر کرو جس سے تم اپنی منزل مین سیر ہوتے ہو یعنی جسطرح فراغت کے ساتھ تم اپنی بسر کرتے ہو اُسیطرح بفراغت سب مسلمانونکی بسر ہونی چاہیئے) اور تم امیرانہ عیش سے بچو پھر پوری حدیث بیان کی۔ ہمکو یحیی بن محمود نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچا کر کتاباً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے وہبان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد نے حصین سے

انھون نے ام عاصم زوجہ عتبہ بن فرقد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ عتبہ کی ہم تین بیبیان تھے ہر ایک ہم مین سے چاہتی تھی کہ اپنے ساتھ والیون سے زیادہ خوشبو کا استعمال کرے اور عتبہ کے پاس سب سے زیادہ خوشبو آتی تھی یہ جب کسی طرف نکل جاتے تھے تو اپنی خوشبو کیوجہ سے پہچان لئے جاتے تھے (ایکدن) ہم سب نے انکا سبب پوچھا تو انھون نے کہا کہ (ایکمرتبہ مین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین پتی کے مرض مین مبتلا ہوگیا مینے اسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی آپنے مجھکو اپنے سامنے بیٹھنے کا حکم دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن اپنے ہاتھ مین لیکر اُسے میری پیٹھ اور پیٹ پر ملدیا اُسیوقت سے یہ بینظیر خوشبو میرے جسم مین پیدا ہوگئی ہے) انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی اور ان سے انکی زوجہ اُم عاصم نے روایت کی ہی یہ کوفہ مین رہتے تھے ام عاصم سے انکی اولاد باقی رہی تھی جنکو فرقدے کہتے ہین۔ ہمکو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا تک پہنچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ عتبہ بن فرقد حضرت عمر کی طرف سے موصل کے حاکم تھے اور بعض روایات مین ہی کہ انھون نے موصل کو فتح کیا تھا۔ (اور راوی نے یہ بھی) کہا ہی کہ انھون نے (وہین) ایک گھر اور ایک مسجد بنائی تھی۔ راوی نے کہا ہی ہمکو ابو زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو خلیفہ بن خیاط سے نقل کرکے خبر دیگئی وہ کہتے تھے ہمسے حاتم بن مسلم نے بیان کیا ہی کہ حضرت عمر بن خطاب نے عیاض بن غنم کو روانہ کیا پس انھون نے موصل کو فتح کیا اور عتبہ بن فرقد کو دو قطعون مین سے ایک قطعہ کا سردار بنادیا۔ اور انھون نے سوای حصن کے کل شہر ونکو بزور شمشیر فتح کیا تھا کیونکہ حصن والون نے انسے وہین پر صلح کرلی تھی یہ صلح ۲۰ھ مین ہوئی تھی۔ (راوی نے کہا ہی کہ) ہمکو ابو زکریا نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو محمد بن یزید نے سری بن یحیی سے انھون نے شعیب سے انھون نے سیف بن عمر سے انھون نے محمد اور طلحہ اور مہلب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے موصل کی لڑائی مین جو ۲۰ھ مین ہوئی تھی ربعی بن افکل سردار تھے اور خراج پر عرفجہ بن ہرثمہ تھے اور دوسرے قول مین ہی کہ حرب اور خراج پر عتبہ بن فرقد سردار تھے۔ اس سے پہلے یہ تمام کام عبد اللہ بن معتم کے سپرد تھا۔ ان کا تذکرہ تینون نے لکھا ہے مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ قبیلہ مازن سے تھے اسکو مین صحیح نہین سمجھتا کیونکہ انکے نسب مین سلیم تک کوئی مازن نہین ہے کہ اُسکی طرف یہ منسوب کئے جاتے شاید ابن مندہ کو سلیم کے بھائی مازن بن منصور کا خیال آگیا یا اُس کتاب سے نقل کیا ہی جسمین غلطی اور اسقاط ہی یا ابن مندہ کو کوئی بات ایسی معلوم ہو کہ جسکو ہم نہین جانتے واللہ اعلم

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی لہب ابو لہب کا نام عبد العزی تھا۔ عبد المطلب کا بیٹا تھا۔ یہ عتبہ قریشی ہاشمی تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے۔ انکی والدہ ام جمیل حرب بن امیہ کی بیٹی اور ابو سفیان کی بہن تھی حمالۃ الحطب[1] یہی تھی عتبہ اور

[1] یعنی سورہ تبت یدا مین جس عورت کو حمالۃ الحطب فرمایا گیا ہے وہ یہی تھی حمالۃ الحطب کے معنی لکڑی لادنے والی ہے قول صحیح یہ لقب اس عورت کا اس سبب سے دیا گیا [illegible]

انکے بھائی معتب فتح مکہ مین ایمان لائے تھے یہ دونون نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے خوف) سے (مکہ چھوڑ کر) بھاگ گئے تھے۔
بس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب کو جو ان دونون کے چچا تھے انکے پاس بھیجا چنانچہ حضرت عباس ان دونونکو
لے آئے اور دونون اسلام بھی لائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انکے اسلام لانے سے خوش ہوئے یہ دونون رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ حنین مین شریک تھے اور اُسدن یہ اُن لوگون مین تھے جو ثابت قدم رہے اور نہین بھاگے
اور غزوۂ طائف مین بھی شریک تھے یہ دونون مکے سے کبھی نہین نکلے اور مدینہ مین نہین آئے ان دونون نے اپنی
اولاد چھوڑی تھی زبیر ابن بکار نے کہا ہی کہ عتبہ ومعتب جو ابولہب کے بیٹے تھے غزوۂ حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ شریک تھے یہ دونون ثابت قدم لوگون مین سے تھے مکہ ہی مین رہتے تھے ان کا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے
لکھا ہی اور ابوموسی نے کہا ہی کہ بشرطیکہ یہ ثابت ہوجائے مگر مین ایسا نہین سمجھتا اور زبیر کا قول خود ہی انکے کلام کو
رد کرتا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود ہذلی ہین۔ انکا نسب انکے بھائی عبد اللہ بن مسعود کے تذکرہ مین گذرچکا ہی انکی کنیت ابوعبد اللہ تھی انھون نے
اپنے بھائی عبد اللہ کے ساتھ حبشہ کیطرف دوبارہ ہجرت کی تھی اور مدینے مین بھی آئے تھے غزوہ احد اور اُسکے بعد کے
کل غزوات مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے۔ زہری نے کہا ہی کہ ہمارے نزدیک عبد اللہ اپنے بھائی
سے زیادہ مسائل دینی کو نجانتے تھے لیکن یہ بہت جلد انتقال کر گئے تھے۔ زہری سے یہ بھی منقول ہی کہ عبد اللہ اپنے بھائی سے
زیادہ قدیم الصحبت اور قدیم الہجرت نہ تھے لیکن وہ عبد اللہ سے پہلے انتقال کر گئے عبید اللہ بن عتبہ سے روایت ہی کہ وہ
کہتے تھے جب عبد اللہ بن عتبہ کا انتقال ہوا تو اُنکے بھائی عبد اللہ اُنکو رونے لگے بعض لوگون نے اُن سے کہا کہ کیا تم
روتے ہو اُنھون نے کہا کہ (ہمین تعجب ہی کیا عتبہ) میرے بھائی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہان میرے ساتھی تھے
اور سوا عمر بن خطاب کے سب لوگون سے مجھکو زیادہ محبوب تھے۔ بعض لوگون نے کہا ہی کہ عتبہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہما
کی خلافت مین وفات پائی تھی۔ جیسا کہ کہا گیا ہی اور وہ جو کہ قاسم بن عبد الرحمن سے روایت کیگئی ہی کہ عتبہ نے ۴۴ھ
مین وفات پائی تھی تو اس بنا پر ان کا انتقال اپنے بھائی کے بعد ہوگا نہ کہ پہلے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ندر سلمی ہین۔ شام مین رہتے تھے آپسے علی بن رباح اور خالد بن معدان نے روایت کی ہی ہمکو یحیی بن محمود نے اپنی
سند کو ابوبکر بن ابی عاصم تک پہونچا کر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن مصفی نے بیان کیا وہ کہتے ہمسے بقیہ نے

مسلمہ بن علی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے سعید بن ابی ایوب نے حارث بن یزید حضرمی سے اُنھون نے علی بن رباح سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے مینے عتبہ بن ندر صحابی کو کہتے ہوئے سُنا کہ ایکدن ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے آپنے سورۂ طسم پڑھی یہانتک کہ حضرت موسیٰ کے بیان تک پونہچے (پھر) فرمایا کہ موسیٰ صلی اللہ علیہ وعلی جمیع الانبیاء وسلم نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت اور پیٹ بھرنے کیواسطے آٹھ برس مزدوری کی تھی یا فرمایا کہ دس برس اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔ ابو عمر نے کہا کہ عتبہ بن ندر عتبہ بن عبد سلمی ہین صحابی تھے انکا نام عتلہ تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے نام کو بدلکر عتبہ رکھا محمد بن قاسم طائی نے یحیی بن عتبہ بن عبد سے اُنھون نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے پوچھا کہ تمھارا کیا نام ہے مینے عرض کیا عتلہ آپنے فرمایا (عتلہ نہین بلکہ) عتبہ تمھارا نام ہے بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکا نام نشبہ تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم عتبہ ہو ابو عمر نے کہا ہے کہ عتبہ بن عبد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر مین شریک تھے انکی کنیت ابو الولید تھی بعہد ولید بن عبد الملک ۸۷ھ مین انکی وفات ہوئی تھی اور ان کی عمر چورانوے سال کی تھی۔ اہل شام مین ان کا شمار تھا۔ اُنسے اہل شام کے تابعین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے اُنہین سے خالد بن معدان اور عبد الرحمن بن عمرو سلمی اور کثیر بن مرہ اور راشد بن سعد اور ابو عامر الہانی اور علی بن رباح ہین واقدی نے کہا ہے کہ عتبہ بن عبد کی وفات ان تمام اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہوئی تھی جو شام مین رہتے تھے ابو عمر نے (یہ بھی) کہا ہے کہ بعض لوگون نے کہا ہے کہ عتبہ بن ندر عتبہ بن عبد کے سوا دوسرے شخص ہین مگر یہ صحیح نہین ہے صحیح وہی ہے جسکو ہمنے ذکر کیا (ہان) ان دونون کے سلمی ہمنے مین کسی نے اختلاف نہین کیا۔ خالد بن معدان نے ان دونون سے روایت کی ہے۔ ابو حاتم رازی نے کہا ہے کہ عتبہ بن ندر شامی ہین ان سے خالد بن معدان اور علی بن رباح نے روایت کی ہے اور دوسرے باب مین اُنھون انکو عتبہ بن عبد سلمی ابو الولید شامی بیان کیا ہے ان سے خالد بن معدان اور عبد الرحمن بن عمرو سلمی نے روایت کی ہے اور عبد الرحمن بن ابی حاتم نے کہا ہے کہ ان سے کثیر بن مرہ اور لقمان بن عامر اور راشد بن سعد اور ابو عامر الہانی اور عبد اللہ بن عائذ اور حبیب بن عبید اور شرحبیل بن شفعہ اور عبد الرحمن بن ابی عوف اور انکے بیٹے یحیی نے روایت کی ہے یہ سب اُنھون نے عتبہ بن عبد کے نام مین ذکر کیا ہے اور اُنھون نے عتبہ بن ندر کے نام مین سوا ان دو راویون کے جنھون نے اُنسے روایت کی ہے کہ وہ خالد بن معدان اور علی بن رباح ہین اور کسی کو نہین ذکر کیا اور اسمین (بھی) کلام ہے اسلئے کہ میرے نزدیک صحیح وہی ہے جو مینے ذکر کیا ہے یہ تمام قول ابو عمرو کا ہے وہ اسطرف مائل ہین کہ ابن ندر اور ابن عبد دونون ایک ہی شخص ہین واللہ اعلم

(سیدنا) علتبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سیار۔ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن سیف کے پاس بھیجا تھا اسود نے عروہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زرعہ بن سیف بن ذی یزن کے پاس یہ خط لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد من محمد رسول اللہ الی زرعة بن ذی یزن اذا اتاکم رسلی فامرکم بہم خیرا معاذ بن جبل و ابن رواحہ و مالک بن عبادة و عتبہ بن نیار[1] انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے میں کہتا ہوں کہ اس بیان میں کلام ہے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کے لوگون سے بعد فتح مکہ کے سنہ ۹ھ میں خط کتابت کی تھی اور عبد اللہ بن رواحہ سنہ ۸ ہجری واقعہ موتہ میں شہید ہو چکے تھے واللہ اعلم۔

عتبہ

ابن ابی وقاص۔ ابو وقاص کا نام مالک تھا۔ انکا نسب انکے بھائی سعد کے تذکرے میں گذر چکا ہے۔ انکا صحابہ میں ذکر کیا گیا ہے انسے انکے بھائی سعد نے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا ہی ہے (تم اسکو لے لینا) اسکو زہری نے عروہ سے انھون نے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے یہ ابن مندہ کا بیان تھا ابونعیم نے کہا ہے کہ انکو بعض متاخرین نے صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ اور زہری کی اس حدیث سے کہ سعد نے اپنے بھائی سے وصیت کی تھی کہ زمعہ کی کنیزک کا لڑکا میرا بیٹا ہے (ابونعیم نے) کہا ہے کہ یہ وہ شخص ہیں جنھون نے غزوہ احد میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کے دندان مبارک کو زخمی کیا تھا اور آپکے دانت شہید کیے تھے انکا اسلام لانا مجھکو معلوم نہیں ہے انکو متقدمین نے صحابہ میں ذکر نہیں کیا ہے بلکہ کہا گیا ہے کہ یہ کافر مرے معمر سے روایت ہے انھون نے عثمان جزری سے انھون نے مقسم سے نقل کیا ہے کہ عتبہ نے (جب) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے کے دانت شہید کیے تو آنحضرت نے انپر بد دعا کی اور فرمایا کہ اے اللہ اسکو ایکسال نہ گذرنے پائے کہ یہ کافر مرجائے پس انپر سے ایکسال نہ گذرا اور کافر ہی مر گئے یہ کلام ابونعیم کا تھا۔ زبیر بن بکار نے کہا ہے کہ عتبہ ابن وقاص نے قریش میں ایک خون کیا تھا جسکی وجہ سے وہ (وہاں سے) قبل ہجرت مدینے چلے گئے تھے۔ پس ان کا مکان اور مال بعوض خون کے لے لیا گیا تھا ان کی وفات حالت اسلام میں ہوئی تھی انھون نے سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی تھی ان کی والدہ ہند بنت وہب بن حارث بن زہرہ تھین

---

[1] ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم اما بعد محمد رسول اللہ کیطرف سے زرعہ بن ذی یزن کو معلوم ہو جب تمھارے پاس میرے قاصد پہنچین تو مین تمکو انکے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہون (میرے قاصدون کے نام یہ ہین) معاذ بن جبل ابن رواحہ مالک بن عبادہ عتبہ بن سیار۔

(سیدنا) عتبہ (رضی اللہ عنہ)

یہ دوسرے شخص ہین انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو انھون نے انکے اور دوسرون کے درمیان فرق ظاہر کیا ہو اور انکی حدیث یہ ہو کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قبل از نبوت آپ کی کیا کیفیت تھی۔ آپنے فرمایا کہ میری دایہ سعد بن بکر کی اولاد سے تھین اور پوری حدیث بیان کی انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے مختصر لکھا ہو

(سیدنا) عترس (رضی اللہ عنہ)

ابن عرقوب جن لوگون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو انھین مین یہ بھی مذکور ہین۔ انسے طارق بن شہاب نے روایت کی ہو یہ عبداللہ بن مسعود کے شاگردون مین سے تھے مگر صحابی ہونا ثابت نہین ہے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

یہ بنوی النسب ہین پھر انصاری کے حلیف ہو گئے تھے حسن نے ابن ابی ثعلبہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے کہ آپکے پیچھے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک عملت سوءً وظلمت نفسی فاغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم آنحضرت نے (بعد نماز کے) فرمایا کہ یہ کلام کہنے والا کون شخص تھا اس شخص نے کہا یا رسول اللہ مین ہون اور یہ شخص خاندان بلی سے پھر انصار سے تھا عتیبہ انکا نام تھا پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہو اُسکی جسکے قدرت مین میری جان ہو تیرے مُنہ سے یہ کلمات ختم بھی نہونے پائے تھے کہ مینے گیارہ فرشتون کو دیکھا کہ وہ لکھنے مین سبقت کرتے ہین کہ کون لکھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

بدری ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے اور آپ سے روایت بھی کی تھی ان سے سلیمان بن عبدالرحمن ازدی نے روایت کی ہو مستغفری نے ان کا نام عشیر بیان کیا ہو مین سمجھتا ہون کہ یہی عتیبہ عذری ہین جنکو ہم بیان کرینگے یہ دوسرے شخص نہین

(سیدنا) عتیبہ (رضی اللہ عنہ)

عذری ہین۔ ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ انکی نسبت ابو زکریا نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہو حالانکہ انکے دادا نے انکا

لے ترجمہ پاکی بیان کرتا ہون تیری اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ شہادت دیتا ہون کہ کوئی معبود تیرے سوا نہین ہو تیرا کوئی شریک نہین ہو مینے گناہ کیا ہو اپنی جان پر ظلم کیا ہو پس تو مجھے بخشدے اور مجھپر رحم کر اور میری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول کرنیوالا ہو مہربان ہو ۱۲

ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ غسس (انکا نام) ہی اور بعض نے کہا ہی کہ دونون نام ہین اور برذعی نے انکو عش کہا ہی اسیطرح عشامہ بن قیس کی بابت بعض لوگون نے عسامہ کہا ہی انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی ابو احمد نے انکے نام کو عیشر کو کہا ہے اور انکی یہ حدیث روایت کی ہی کہ جب عورت کا زفاف کیا جائے الخ ابو احمد نے ان دونون کو ایک سمجھا ہے۔

(سیدنا) علیق (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ہم نے انکا حال انکے بیٹے حارث کے نام مین ذکر کیا ہی انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہی۔

(سیدنا) علیقمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث انصاری ہین۔ مکحول نے عبد اللہ بن عمر سے روایت کی ہی کہ ایک روز ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ یکایک علیقمہ بن حارث آئے اور کہا کہ اسوقت مجھے اچھا موقع ملا ہی چاہتا ہون کہ آپسے چند باتین پوچھون آپنے فرمایا جو چاہے پوچھو اُنھون نے کہا یا رسول اللہ جو شخص اپنی گردن مین فی سبیل اللہ تلوار لٹکاوے (یعنی جہاد کرے) تو اسکو کیا (ثواب) ہی آپ نے فرمایا کہ اُسکے واسطے جنت کے ہارون مین سے ایک ہار ہوگا (جو) موتی اور یاقوت اور زبرجد کا ہوگا۔ پھر اُنھون نے کہا یا رسول اللہ جس نے نیزے کو فی سبیل اللہ پاؤن اور رکاب کے درمیان مین رکھا اُسکے واسطے (قیامت مین) کیا ہوگا آپنے فرمایا اُسکے واسطے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس سے وہ شخص پہچانا جاویگا پھر کہا یا رسول اللہ جو شخص فی سبیل اللہ کمان کو اپنے کندھے پر لٹکاوے اُسکے واسطے (قیامت کے دن) کیا ہوگا آپنے فرمایا اُسکے واسطے جنت کی چادرون مین سے ایک چادر ہوگی اور جہاد فی سبیل اللہ عز وجل کی فضیلت مین ایک بڑی حدیث بیان کی ہی۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہی

(سیدنا) علیقمہ (رضی اللہ عنہ)

انسے عبد اللہ بن صفوان نے روایت کی ہی اور انکی (روایت کردہ) حدیث صحیح نہین ہی بخاری نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہی مگر انکی کوئی حدیث نہین بیان کی انکا تذکرہ ابن مندہ نے مختصر لکھا ہی واللہ اعلم

(سیدنا) عتیک (رضی اللہ عنہ)

ابن تیہان یہ ابو الہیثم بن تیہان کے بھائی تھے انصاری اوسی اشہلی ہین اسکو ابن مندہ نے بیان کیا ہی اور ابو نعیم نے کہا ہی کہ بعض متاخرین نے انکا نام عتیک بیان کیا ہی اور میرے نسخہ مین عتید ہی اور وہ زہری اور ابن اسحاق سے روایت کیا گیا ہی ابو عمر نے کہا ہی کہ ان کا نام عتیک بن تیہان ہی اور انکا نام عبید بھی بیان کیا جاتا ہی اور ابو عمر نے یہ بھی کہا ہی کہ

انھنے اسکو بھی ذکر کیا ہی جسنے عبید کے نام مین کہا ہی کہ وہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ اُحد مین شہید ہوے بعض نے کہا ہی کہ صفین مین شہید ہوے ابن ہشام نے کہا ہی کہ یہ تیہان کے جاتے ہین اور تیہان بھی کہے جاتے ہین انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عتیک (رضی اللہ عنہ)

بن قیس بن ہیشہ بن حارث بن امیہ بن معاویہ بن مالک۔ انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہی انسے انکے بیٹے جابر نے اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے روایت کی ہی کہ اپنے فرمایا ایک غیرت وہ ہی کہ اسکو اللہ پسند کرتا ہی اور ایک غیرت وہ ہی جسکو اللہ ناپسند کرتا ہی۔ اور ایک تکبر وہ ہی کہ اسکو اللہ پسند کرتا ہی اور ایک تکبر وہ ہی کہ اللہ اسکو ناپسند کرتا ہی پس وہ غیرت کہ جسکو اللہ تعالی پسند کرتا ہی وہ غیرت ہی کہ جو مقام شک مین ہوتی ہی اور وہ غیرت کہ جسکو اللہ ناپسند کرتا ہی وہ ہی جو غیر شک مین ہوتی ہی اور وہ تکبر جسکو اللہ پسند کرتا ہی وہ ہی کہ انسان لڑائی کیوقت بطور رجز کے کرتا ہی اور وہ تکبر جسکو اللہ تعالی ناپسند کرتا ہی وہ تکبر ہی جو ناحق فسق و فجور مین ہوتا ہی۔ اسکو بہت لوگون نے جابر بن عتیک سے اُنھون نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کیا ہی اور یہ بہت صحیح ہی ان کا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی

باب العین والشار

(سیدنا) عثامہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بعض نے ان کا نام عسامہ بیان کیا ہی ابو بشیر بن عثامہ بن قیس ازدی نے عبداللہ بن سفیان ازدی سے روایت کی ہی یہ دونون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ مین ایکدن روزہ رکھتا ہی اللہ تعالی اُسکو دوزخ کی آگ سے بقدر سو برس کی مسافت کے دور کر دیگا۔ عبداللہ بن سفیان نے کہا ہی کہ مین تمسے وہی بیان کرتا ہون جو مینے سنا ہی عثامہ سے بلال بن ابی بلال نے روایت کی ہی کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ابراہیم سے زیادہ شک[1] کرنیکے حقدار ہین اور اللہ تعالی حضرت لوط پر رحم کرے کیونکہ وہ کسی شدید[2] کیطرف پناہ ڈھونڈھتے تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

---

[1] اشارہ ہی اس آیت قرآنی کیطرف کہ حضرت ابراہیم نے ایکمرتبہ عرض کیا تھا کہ ای میرے پروردگار مجھے دکھا دے کہ تو مردون کو کسطرح زندہ کرتا ہی اللہ نے فرمایا کیا تم نہین لائے حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ ہان ایمان تو لایا ہون مگر اطمینان قلب چاہتا ہون شک کا لفظ مجازا استعمال ہوا ورنہ انبیاء علیہم السلام شک شبہ سے پاک ہوتے ہین [illegible]

[2] [illegible] کہ حضرت لوط کے یہان فرشتے بشکل انسان مہمان بنکر آئے قوم کو جب خبر ہوئی تو وہ لوگ ان مہمانونکو اپنی خواہش کے موافق مانگنے آئے حضرت لوط اسوقت بہت پریشان ہوے اور پریشانی مین [illegible] زبان سے نکل گیا کہ کاش میرا کوئی رکن شدید یعنی مضبوط سہارا ہوتا تو مین اسکی پناہ لیتا حالانکہ ایک پیغمبر کی بانسبت حق تعالی کو غیرت آیا اور عتاب ہوا کہ لوط سے زیادہ [illegible] رکن [illegible]

(سیدنا) عثمؐ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ جہنی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قدمین آئے تھے (پہلے) انکا نام عبد العزیٰ تھا اُسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدلدیا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ارقم مخزومی ہین۔ ہمکو ابو الفرج بن ابی الرجا نے اپنی سند کے ساتھ احمد بن عمر بن ضحاک سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن صالح نے بیان وہ کہتے تھے مجھسے عطاف بن خالد مخزومی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا عثمان بن ارقم سے روایت کر کے بیان کیا کہ مین (ایکروز) رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کیخدمتمین حاضر ہوا آپنے مجھسے فرمایا کہ کہان (جانے) کا ارادہ رکھتے ہو مینے عرض کیا کہ بیت المقدس کا ارادہ کرتا ہون آپنے فرمایا کیا سوداگری کے ارادے سے وہان جاتے ہو مینے کہا نہین لیکن یا رسول اللہ میرا ارادہ ہے کہ وہین نماز پڑھون آپنے فرمایا کہ اس مسجد مین ایک نماز ہزار نمازون سے بہتر ہے پھر بیت المقدس کا کوئی کیون ارادہ کرے اسکو ابن عفیر نے عطاف بن خالد مخزومی سے اُنھون نے عبد اللہ بن عثمان بن ارقم سے اُنھون نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہے اور ابن ابی عاصم نے بھی ایک حدیث روایت کی ہے اور کہا ہے (کہ یہ حدیث) عبد اللہ بن عثمان بن ارقم سے مروی ہے اُنھون نے اپنے دادا ارقم سے روایت کی ہے ہمکو یحییٰ بن مسعود نے اپنی سند کو ابی عاصم تک پہونچا کر اس حدیث کی اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عوف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی مریم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عطاف بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد اللہ بن عثمان بن ارقم نے اپنے دادا ارقم سے روایت کر کے بیان کیا۔ یہ عثمان بدری تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم انھین کے گھر مین جو مقام صفا مین تھا تشریف فرما ہوے تھے ارقم کے نام مین اسکا بیان ہو چکا ہے جو اسکی تائید کرتا ہے اور یہی صحیح ہے انکا تذکرہ ابو موسیٰ نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ازرق ہشام بن زیاد نے عمار بن سعد سے روایت کی ہے کہ (ایکمرتبہ) عثمان بن ازرق ہم لوگون کے پاس جمعہ کے دن مسجد مین آئے اور امام خطبہ پڑھ رہا تھا پس اُنھون نے آگے آنے مین کمی کی اور وہین مسجد مین بیٹھ گئے ہم لوگون نے اُنسے کہا آپ پر اللہ رحم کرے اگر آپ ہم لوگون تک پہونچ جاتے تو آپ کو بہت مناسب تھا اُنھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا ہے کہ خروج امام کے بعد (یعنی امام جب مسجد مین اپنی جگہہ پر پہونچ جائے) جو شخص آدمیون کو پھلانگے یا آدمیون مین تفرقہ ڈالدے (یعنی اُنکے درمیان بیٹھ جاوے) وہ مثل اُس شخص کے ہوگا جو دوزخ

ہین اپنی انتریونکو کھینچے انکا تذکرہ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن حنیف انصاری اوسی ہین - انکا نسب انکے بھائی سہل بن حنیف کے تذکرے مین بیان ہوچکا ہی - انکی کنیت ابوعمر تھی بعض لوگ کہتے ہین کہ ابوعبداللہ تھی یہ احد اور اُسکے بعد کے غزوات مین شریک تھے انکو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک عراق کی پیمائیش کرنے پر مقرر کیا تھا اُنھون نے وہانکی مزروعہ اور غیر مزروعہ زمین کی پیمائش کی اور اُسپر خراج مقرر کیا اور انکو حضرت علی نے بصرہ پر عامل بنا دیا تھا چنانچہ یہ وہان عامل رہے یہانتک کے حضرت طلحہ و زبیر حضرت عائشہ کے ہمراہ واقعہ جمل مین وہان پہونچے تو اُنھون نے انکو بصرہ سے نکالدیا پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرے مین آئے اور جنگ جمل شروع ہوئی جب حضرت علی نے لوگون پر فتح پائی تو عبداللہ بن عباس کو بصرہ کا عامل کر دیا اور عثمان بن حنیف نے کوفہ مین سکونت اختیار کر لی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے تک زندہ رہے انسے انکے بھتیجے ابوامامہ بن سہل اور انکے بیٹے عبدالرحمن اور ہانی بن معاویہ صدفی نے روایت کی ہی ہمکو ابراہیم بن محمد اور اسمعیل بن علی نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ یعنی محمد بن عیسیٰ (ترمذی) تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے ابوجعفر سے اُنھون نے عمارہ بن خزیمہ بن ثابت سے اُنھون نے عثمان بن حنیف سے روایت کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص آیا اور کہا آپ اللہ سے دعا کیجیے کہ اللہ مجھکو اچھا کردے آنحضرت نے فرمایا اگر تو چاہے تو مین دعا کردون اور چاہے صبر کر وہی تیرے لئے بہتر ہی اس نے کہا کہ دعا کیجیے (راوی نے کہا) کہ آپنے اُسکو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر یہ دعا مانگے اللھم انی اسئلک و اتوجہ الیک بمحمد نبیک نبی الرحمۃ یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضی لی اللھم فشفعہ فی[1] انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن اہبان بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشی جمحی ہین یہ مہاجرین حبشہ مین سے تھے اس کو ابن اسحاق نے بیان کیا ہی اور واقدی نے کہا ہی کہ انکے بیٹے نبیہ بن عثمان وہی ہین جنھون نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

---

[1] ترجمہ - اے اللہ مین تجھسے سوال کرتا ہون اور بوسیلہ تیرے نبی محمد نبی الرحمۃ کے تیری طرف متوجہ ہوتا ہون ای محمد مین آپکے وسیلہ سے اپنے پروردگار کیطرف اپنی اس حاجت کے متعلق توجہ کی ہی تاکہ میری یہ حاجت روا ہوجائے پس یا اللہ انکی شفاعت میرے حق مین قبول کر ۱۲

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن شماس بن لبیعہ مخزومی مہاجری ہین۔ غزوہ بدر مین شریک تھے اور غزوۂ اُحد مین شہید ہوئے اسکو ابن مندہ
نے بیان کیا ہے اور انھون نے یونس بن بکیر سے انھون نے ابن اسحاق سے ہجرت کے ذکر مین روایت
کی ہے کہ پھر مصعب بن عمیر اور عثمان بن مظعون اور عثمان بن شماس بن شرید اور ایک گروہ جنکا انھون نے بہ روایت
مین نام بیان کیا ہے (ہجرت کیواسطے) نکلے اور ابن مندہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ عثمان بن شماس بن لبیعہ
انھین مین ہین جنکے حق مین اللہ عزوجل نے آیات قرآنیہ نازل کین ہین اور انکو اپنی کتاب میں یاد کیا ہے ابن مندہ نے تمام
بن لبیعہ کے نام مین ایسا ہی بیان کیا ہے اور جس شخص نے ابن اسحاق سے روایت کرکے شماس بن شرید کہا ہے ابونعیم کا
بیان ہے کہ اسکی بہت بڑی غلطی ہے کیونکہ وہ عثمان بن شماس بن شرید ہین جیساکہ ابن بکیر نے ابن اسحاق سے ان لوگونکے نام
مین جوکہ مخزوم کی اولاد سے اور غزوۂ احد مین شہید ہوے روایت کی ہے یہ حال شماس کے نام مین بیان ہو چکا ہے اور زبیر بن
بکار نے انکا ذکر کرکے کہا ہے کہ عامر بن مخزوم کے بیٹے ہرمی بن عامر تھے اور ہرمی بن عامر کے بیٹے شرید تھے اور شرید
بن عامر کے بیٹے عثمان اور عثمان بن شرید کے بیٹے عثمان بن عثمان تھے اور شماس یہی ہین یہ نہایت نیک ذات تھے
اور مہاجر تھے غزوۂ احد مین شہید ہوے اُنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جان کو سپر بنا دیا تھا۔
انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن طلحہ بن ابی طلحہ یعنی عبد اللہ بن عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرہ قریشی عبدری حجبی
ہین ام سعید انکی والدہ تھین اور وہ عمرو بن عوف کی اولاد مین سے تھین انکے والد طلحہ اور چچا عثمان بن ابی طلحہ غزوۂ
اُحد مین بحالت کفر قتل کیے گئے حضرت حمزہ نے عثمان کو اور حضرت علی نے طلحہ کو مقابلے کیوقت قتل کیا تھا نیز واقعہ
اُحد مین مسافع اور جلاس اور حارث اور کلاب فرزندان طلحہ یہ سب عثمان بن طلحہ کے بھائی تھے کافر قتل کیے گئے عاصم
بن ثابت بن ابی افلح نے مسافع اور جلاس کو اور زبیر نے کلاب کو اور قزمان نے حارث کو قتل کیا تھا اور عثمان بن طلحہ
خالد بن ولید کے ساتھ صلح حدیبیہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہجرت کر آئے تھے (اثنار راہ مین) ان
دونون نے عمرو بن عاص سے ملاقات کی کیونکہ وہ بھی نجاشی کے پاس سے بارادہ ہجرت آ رہے تھے پس سب
ساتھ ہو گئے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مدینہ مین حاضر ہوئے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھکر
صحابہ سے فرمایا کہ مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے ہمارے حوالے کر دئے یعنی یہ لوگ اہل مکہ کے سردار ہین عثمان نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ مین رہنے لگے اور آپ کے ساتھ فتح مکہ مین شریک ہوے آپ نے انکو اور اُنکے بھتیجے شیبہ بن ابی طلحہ کو فتح مکہ کے بعد کعبہ شریفہ کی کنجی دیدی اور فرمایا کہ تم کنجی لو ہمیشہ اسکے مالک ہو یہ کنجی تمسے وہی لیگا جو ظالم ہوگا عثمان مدینے مین رہتے تھے جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو یہ مکہ چلے گئے اور اپنی وفات تک وہین رہے سنہ ۴۲ ہجری مین انکی وفات ہوئی بعض لوگون نے کہا ہی کہ اجنادین کے واقعہ مین شہید ہوئے ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن مہدی اور حسین بن موسی نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے حماد بن سلمہ نے ہشام بن عروہ سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے عثمان بن طلحہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مین مقابلے سامنے ہی دو رکعت نماز دونون ستونون کے درمیان مین پڑھی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عاص بن بشر بن عبد بن دہمان بعض نے عبد دہمان کہا ہی ابن عبد اللہ بن ہمام بن ابان بن یسار بن مالک بن حطیط بن جشم بن ثقیف ثقفی ہین انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی یہ ثقیف کے وفد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور اسلام لائے تھے انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر طائف کا عامل کر دیا تھا ہمکو عبید اللہ بن احمد بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچاکر ابن اسحاق سے روایت کرکے خبر دی اور ثقیف کے وفد کے قصہ کو بیان کرکے کہا کہ جب ثقیف کے وفود اسلام لائے تو آپ نے اُنکو ایک تحریر لکھدی اور عثمان بن ابی عاص کو انکا امیر کر دیا یہ اپنی قوم مین سب سے زیادہ نوجوان تھے اور اُس زمانے مین یہ مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے مین زیادہ حریص تھے چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے کہا یا رسول اللہ مین اس لڑکے کو مسائل دینی اور قرآن کے سیکھنے مین سب سے زیادہ حریص پاتا ہون عبید اللہ بن احمد بن سمین نے کہا ہمسے یونس نے اسحاق سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے سعید بن ابی ہند نے مطرف بن عبید اللہ بن شخیر سے اُنھون نے عثمان بن ابی عاص سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو ثقیف کی طرف بھیجتے وقت آخری وصیت یہ کی تھی کہ اے عثمان نماز ہلکی پڑھا کرنا طول طویل قرارت نکرنا اور لوگون کی حالت کا اندازہ جو اُنمین ضعیف ہون اُنکی حالت سے کرنا کیونکہ اُنمین بڈھے بھی ہونگے اور ضعیف اور حاجت والے اور چھوٹے بھی ہونگے یہ عثمان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور حضرت ابوبکر کی خلافت مین طائف کے عامل رہے اور حضرت عمر کی خلافت مین بھی دو برس تک طائف کے عامل رہے پھر اُنکو حضرت عمر نے سنہ ۱۵ مین عمان

اور بحرین کا حاکم کر دیا اُنھون نے عمان کیطرف کوچ کیا اور اپنے بھائی حکم کو بحرین کیطرف روانہ کیا عثمان نے شہر توج کیطرف
کوچ کی بعد اسکو فتح کیا اور آباد کیا اور وہان کے بادشاہ شہرک کو قتل کیا یہ واقعہ سنہ ۲۱ھ مین ہوا تھا یہ کئی برس حضرت عمر
و عثمان کی خلافت کے زمانے مین جہاد کرتے رہے یہ گرمی مین جہاد کیا کرتے تھے اور جاڑے کے ایام مین توج مین رہتے
تھے یہ عثمان وہی شخص ہین جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اہل طائف کو مرتد ہو جانے سے روکا تھا اور
اُن لوگون نے اُنکی فرمانبرداری کی تھی بعد اسکے اُنھون نے بصرہ کی سکونت اختیار کر لی تھی اُنھون نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کی ہی اُنسے اُنکے عزیزون نے اور اہل مدینہ نے روایت کی ہی اور حسن بصری نے بھی اُنسے روایت
کی ہی اور بہت روایت کی ہی اور بعض لوگون کا بیان ہی کہ حسن بصری نے (خود بلا واسطہ) اُنسے کوئی حدیث نہین سُنی
ہمکو یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم بن سمرقندی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین مبارک
بن عبد الجبار صیرفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ملاعب انماطی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین
ابو حامد یعنی احمد بن حسین بن علی مروزی نے جو ابن طبری کے نام سے معروف تھے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو العباس
یعنی احمد بن حارث بن محمد بن عبد الکریم مروزی عبدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے دادا ابو جعفر یعنی محمد بن عبد الکریم
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہیثم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہشام بن حسان فردوسی نے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہمسے لقیط بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ کلاب بن امیہ بن اسکر کے پاس عثمان بن ابی العاص کا گذر ہوا
اور کلاب اُسوقت شہر ابلہ مین تھے۔ عثمان نے کہا کہ تم یہان کیون ٹھہرے ہوے ہو کلاب نے کہا مین اسی بستی پر
مقرر کیا گیا ہون عثمان نے پوچھا کیا تم عشر تحصیل کرتے ہو کلاب نے کہا ہان عثمان نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوے سُنا ہی کہ جب آدھی رات ہو جاتی ہی تو اللہ تعالی ایک منادی کو حکم دیتا ہی کہ (دنیا مین) پکارے کہ ہی کوئی بخشش
مانگنے والا کہ اُسکو بخشدون ہی کوئی دعا کرنے والا کہ اُسکی دعا قبول کرون ہی کوئی مانگنے والا کہ اُسکو دون پس کسی
دعا کرنے والے کی دعا نہین رد کرتا ہی سوا اُس عورت کے جو اپنی شرمگاہ سے زنا کراتی ہو یا عشر تحصیل کرنیوالے کی۔
عثمان نے اپنی اولاد چھوڑی تھی اور سب بزرگ تھے انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی قرشی تیمی ہین۔ انکی کنیت ابو قحافہ تھی حضرت ابو بکر
صدیق کے والد تھے (رضی اللہ عنہما) انکی والدہ آمنہ بنت عبد العزی بن حرثان بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب تھین
اسکو زبیر بن بکار نے بیان کیا ہی یہ فتح مکہ کے واقعہ مین ایمان لائے تھے یہ حضرت ابو بکر کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس اسواسطے آئے تھے کہ آپکی بیعت کرین ہمکو عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سلمہ حرانی نے ہشام سے اُنھون نے محمد بن سیرین سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ انس بن مالک سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب لگانے کی نسبت دریافت کیا گیا تو اُنھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سفید نہ تھے لیکن چند اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے آپکے بعد مہندی اور وسمہ کا خضاب کیا تھا۔ انس نے کہا ہے کہ ابوبکر (صدیق) اپنے والد ابی قحافہ کو فتح مکہ کے دن گود مین اُٹھا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یہانتک کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بٹھا دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ ورضوانہ سے فرمایا کہ اگر تم اس شیخ کو گھر ہی مین رہنے دیتے تو یقیناً ہم خود انکے دیکھنے کو وہین آتے (یہ کلمہ محض ابوبکر صدیق کی بزرگی کے لحاظ سے آپ نے فرمایا) پھر ابوقحافہ اسلام لائے انکے سر اور داڑھی کے بال مثل ثغامہ[۱] کے سفید تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ان بالونکا رنگ بدلدو مگر سیاہ رنگ سے پرہیز کرو قتادہ نے کہا کہ اسلام مین یہ پہلے شخص ہین جنھون نے خضاب لگایا یہ اپنے بیٹے حضرت ابوبکر کے بعد بھی زندہ رہے اور انکی میراث پائی یہ پہلے آدمی ہین جو خلیفۂ اسلام کے وارث ہوئے لیکن اُنھون نے اپنے حصہ کو جو کہ انکو میراث مین ملا تھا اور وہ چھٹا حصہ تھا اپنے پوتے کو دیدیا ہمکو ابوجعفر یعنی عبیداللہ بن احمد بن علی نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی اُنھون نے ابن اسحاق سے نقل کی وہ کہتے تھے مجھسے یحیی بن عباد نے اپنے والد عباد بن عبداللہ بن زبیر سے اُنھون نے اسماء بنت ابی بکر سے نقل کرکے بیان کیا کہ فتح مکہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقام ذوطوی مین فروکش تھے ابوقحافہ نے اپنی لڑکی سے جو اُنکی اولاد مین سب سے چھوٹی تھی کہا کہ ابوقبیس پر چڑھ چلو کیونکہ انکی آنکھین جا چکی تھین یہ لڑکی انکو لئے ہوئے (کوہ) ابوقبیس پر چڑھ گئی پھر ابوقحافہ نے لڑکی سے کہا) اے میری چھوٹی بیٹی تو (یہان) کیا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا کہ مین (یہان) ایک بہت بڑا مجمع دیکھتی ہون اور ایک شخص کو دیکھتی ہون کہ وہ اس مجمع مین آگے پیچھے دوڑتا پھرتا ہے ابوقحافہ نے کہا اے میری بیٹی یہ لشکر ہے اور وہ شخص جو دوڑ رہا ہے سپہ سالار ہے ابوقحافہ نے کہا کہ اب کیا دیکھتی ہے لڑکی نے کہا اب مجمع کو دیکھتی ہون کہ پراگندہ ہوگیا اُنھون نے کہا کہ خدا کی قسم جب لشکر چلا جاوے تو جلدی سے گھر چلی چل پس چنانچہ یہ لڑکی تیزی کے ساتھ انکو لیکر چلی وہ جب انکو لئے ہوے ابطح تک پہونچی تو وہان لشکر مل گیا یہ لڑکی جو چاندی کا طوق پہنے ہوے تھی اسکو کسی شخص نے اُسکی گردن سے اُتار لیا جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مسجد مین تشریف لائے تو حضرت ابوبکر بھی اپنے والد کو ساتھ

[۱] ایک درخت کا نام ہے جسکے پھل سفید براق ہوتے ہین ۱۲

لائے جب انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا فرمایا کہ ان بوڑھے آدمی کو تمنے گھر مین کیون نرہنے دیا مین اُنکے پاس
خود آتا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ یہ آپکے پاس آہی رہے تھے پھر انکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
بٹھلا دیا آنحضرت نے اُنکے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم اسلام لاؤ (آتش دوزخ سے) بچ جاؤگے یہ اسلام لے آئے پھر
حضرت ابوبکر اپنی بہن کا ہاتھ پکڑکے کھڑے ہوئے اور کہا مین اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر طلب کرتا
ہون مگر انکو کسی نے جواب نہ دیا پھر دوبارہ کہا کہ مین اپنی بہن کا طوق اللہ اور اسلام کا واسطہ دیکر طلب کرتا ہون
کسی نے پھر جواب نہین دیا۔ تو اُنھون نے کہا اے میری چھوٹی بہن تو طوق کو چھوڑ دے خدا کی قسم لوگون مین امانت
بہت کم ہے ابوقحافہ کی وفات ۱۴؁ھ ہجری مین ہوئی اور انکی عمر ستانوے برس کی تھی انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

بن عبدالرحمن تیمی ہین۔ حسن بن عثمان نے کہا ہے کہ عثمان بن عبدالرحمن تیمی نے جنکی کنیت ابوعبدالرحمن تھی ۹۷؁ھ
مین وفات پائی اور صحابی تھے انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبدغنم بن زہیر بن ابی شداد بن ربیعہ بن ہلال بن مالک بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک قریشی فہری ہین
یہ اول زمانے مین اسلام لائے تھے۔ انھون نے حبشہ کیطرف ہجرت کی تھی یہ سب کا قول ہے مگر ہشام بن کلبی نے
کہا ہے کہ یہ عامر بن عبدغنم ہین۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبیداللہ بن عثمان۔ انکا نسب ان کے بھائی طلحہ بن عبیداللہ کے بیان مین گذر چکا ہے یہ قریشی تھے تیم کی اولاد
سے تھے انکی والدہ کریمہ بنت موہب بن نمران قبیلہ کندہ کی ایک خاتون تھین یہ اسلام لائے تھے اور مہاجر تھے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے ابوعمر نے کہا ہے کہ مجھکو انکی کوئی روایت نہین یاد ہے انکی اولاد مین سے محمد بن طلحہ بن
محمد بن عبدالرحمن بن عثمان بن عبیداللہ تھے نسب اور مغازی کو سب سے زیادہ جانتے تھے ان سے حدیث روایت
کی گئی ہے انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عبیداللہ بن ہدیر بن عبدالعزیٰ بن عامر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ۔ قریشی تیمی ہین۔ یہ رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہوے تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان ثقفی ہیں انکا شمار اہل حمص میں ہی آپ سے عبد الرحمن بن ابی عوف نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی بندے کی توبہ ایکسال مرنیکے پیشتر قبول کرتا ہی پھر فرمایا ایک مہینہ پہلے پھر فرمایا ایکدن پہلے پھر فرمایا حالت غرغرہ سے پہلے۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن شرید بن سوید بن ہرمی بن عامر بن مخزوم قریشی مخزومی ہیں۔ انکی والدہ صفیہ بنت ربیعہ بن عبد شمس ہمشیر عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ تھیں یہ مہاجرین حبشہ میں سے ہیں غزوۂ بدر میں شریک تھے اور احد میں شہید ہوے یہ شماس کے نام سے مشہور تھے۔ اور اسیطرح انکو ابن اسحاق نے ذکر کرکے کہا ہی کہ شماس بن عثمان ہیں ہشام بن کلبی نے کہا ہی کہ شماس بن عثمان کا نام عثمان ہی انکا نام شماس اس وجہ سے مشہور ہوگیا کہ ایام جاہلیت میں نصرانیوں کے بعض سردار مکہ میں آئے تھے لوگ انکی خوبصورتی دیکھکر تعجب کرنے لگے تو عتبہ بن ربیعہ نے جو انکے ماموں تھے کہا کہ یہ بات کیا تعجب خیز ہی میں تمہارے پاس ایسے شماس (یعنی آفتاب تاباں) کو لاؤں جو اسسے بھی زیادہ خوبصورت ہو اور اپنے بھانجے عثمان بن عثمان کو لائے اُسی دن سے انکا نام شماس ہوگیا اور اسی نام سے پکارے جاتے تھے ہشام کے قول کے مانند زبیر نے بھی کہا ہی اور زہری تک اسکا نسب بیان کیا ہی شماس بن عثمان کی ردیف میں بھی یہ حال بیان ہوچکا ہی انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہی

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

امیر المومنین صاحب الحلم والحیا ذو النورین

ابن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف قریشی اموی ہیں انکا نسب اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب عبد مناف میں ملجاتا ہی انکی کنیت ابو عبد اللہ تھی اور بعض لوگوں نے ابو عمرو بیان کی ہی یہ بھی بیان کیا گیا ہی کہ پہلے انکی کنیت انکے بیٹے عبد اللہ کے نام پر رکھی گئی تھی جنکی والدہ رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھیں پھر انکی کنیت ابو عمرو ہوگئی حضرت عثمان کی والدہ اروی بنت کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبد شمس عبد اللہ بن عامر کی پھوپھی زاد بہن تھیں اور اروی کی والدہ بیضا بنت عبد المطلب تھیں جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں ذو النورین انھیں کا لقب ہی امیر المومنین تھے یہ اول زمانہ اسلام میں اسلام لائے تھے انکو حضرت ابوبکر نے اسلام کی طرف بلایا تھا پس اسلام لے آئے یہ اسلام لانے والوں میں چوتھے شخص ہیں انکو ابو جعفر نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچاکر ابن اسحاق سے

نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے کہ جب حضرت ابو بکر اسلام لائے اور اپنے اسلام کو ظاہر کیا تو اُنھوں نے لوگونکو اللہ
عزوجل اور اُسکے رسول کیطرف بلایا۔ حضرت ابو بکر کو اُنکی قوم کے لوگ بہت عزیز رکھتے تھے اور وہ نہایت نرمی والے
تھے اور قریش کے نسب کو قریش سے زیادہ جانتے تھے اور قریش میں جسقدر واقعات اچھے یا بُرے گذرے تھے
اُن سے خوب واقف عالم تھے قریشی اُنکے پاس آتے تھے اور ان سے اکثر معاملات میں دوستانہ صلاح لیتے تھے تو
اُنکے عالم اور تجربہ کار اور خوش خلق ہونیکے اور حضرت ابو بکر اسی ذریعہ سے لوگونکو اسلام کیطرف بلانے لگے یعنی اُنکو جنپر
یقین و وثوق تھا اور جو اُنکے پاس آمد و رفت رکھتے تھے پس اُنکے ہاتھ پر موافق اُن روایات کے جو مجھے پہونچی ہیں حضرت
زبیر بن عوام اور حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ اور کئی صحابہ اسلام لائے یہ سب لوگ حضرت ابو بکر
کے ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں گئے حضرت نے ان پر اسلام کو پیش کیا اور انھیں قرآن پڑھکر سُنایا
اور انھیں فرائض اسلام تعلیم کئے یہ سب لوگ اسلام لائے اور فرائض اسلام کا اقرار کیا یہ آٹھ آدمی تھے جنھوں نے اسلام کیطرف
سبقت کی اور نماز پڑھی اور صدقہ دیا۔ حضرت عثمان جب اسلام لائے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی رقیہ کا انکے
ساتھ نکاح کر دیا اندونوں نے حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی پھر مکہ لوٹ آئے اور مدینہ کیطرف ہجرت کی تو حسان بن ثابت
کے بھائی اوس بن ثابت کے یہاں فروکش ہوئے اسیوجہ سے وہ عثمان کو زیادہ دوست رکھتے تھے اور انکی شہادت
کے بعد روتے تھے اسکو ابن اسحاق نے بیان کیا ہے اُنھوں نے حضرت رقیہ کے وفات کے بعد حضرت ام کلثوم بنت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کر لیا تھا جب اُنکا بھی انتقال ہو گیا تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری
کوئی تیسری لڑکی ہوتی تمہارے ساتھ اُسکو منسوب کر دیتا ہمکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید
یعنی عبد الکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو مسعود یعنی سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمیں حافظ ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر یعنی محمد بن عبد اللہ بن محمد بن احمد بن اسحاق مفسر
مقری نے خبر دی ہمیں محمد بن ابراہیم بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن احمد بن بسطام نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمیں سہل بن عثمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے نضر بن منصور عنزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو الجنوب یعنی
عقبہ بن علقمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی بن ابی طالب کو کہتے ہوئے سُنا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے ہوئے سُنا کہ اگر میری لڑکیاں چالیس ہوتیں تو عثمان کے ساتھ یکے بعد دیگرے نکاح کر دیتا یہانتک کہ ان میں سے
کوئی بھی باقی نہ رہتی حضرت عثمان کے بیٹے عبد اللہ حضرت رقیہ سے پیدا ہوئے تھے انکی چھ سال کی عمر تھی کہ سنہ ۴ ہجری
میں وفات پائی حضرت عثمان غزوۂ بدر میں شریک نہیں تھے کیونکہ انکی بی بی رقیہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مرض موت

مین مبتلا تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو یہین رہنے کا حکم دیا تھا پس جناب کے فرمان کے موافق (حضرت عثمان
وہین رہے جس روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مسلمانونکے مشرکونپر فتح پانے کی خبر مدینہ مین آئی اُسی روز حضرت رقیہ کا انتقال
ہوا (باوجودیکہ حضرت عثمان بدر مین شریک نہ تھے) لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (مال غنیمت مین) ان کا حصہ اور
جہاد کا ثواب قائم کر دیا تھا پس وہ رتبہ مین اُنھین لوگون کے برابر ہین جو بدر مین شریک ہوئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے جن دس آدمیون کے واسطے جنت کی گواہی دی تھی اُن مین سے ایک یہ بھی ہین ہمکو ابو الفضل یعنی عبد اللہ خطیب بن
ابی نصر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الخطاب یعنی نصر بن احمد نے اجازتاً اگرچہ سماعاً نہین ہی خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد
بن طلحہ بن ہارون نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین احمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا وہ
کہتے تھے ہمسے علی بن عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عثمان بن غیاث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو عثمان
نہدی نے ابو موسیٰ اشعری سے روایت کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فلان
شخص کے باغ مین تھا اور اُس باغ کا دروازہ بند کر لیا گیا تھا یکایک ایک شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ای عبد اللہ بن قیس اُٹھو اور دروازہ کھولدو اور اُسکو جنت کی بشارت دو مین کھڑا ہوا اور دروازہ کھولدیا وہ
ابوبکر صدیق تھے اُنکو مینے اُسکی خبر دی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اُنھون نے اللہ کی حمد کی اور باغ
مین داخل ہوے اور سلام کرکے بیٹھ گئے مین نے پھر دروازہ کو بند کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنکے سے زمین
کھر چنے لگے پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا آنحضرت نے فرمایا ای عبد اللہ بن قیس اُٹھو اُسکے واسطے دروازہ
کھولدو اور اُسکو جنت کی بشارت دو پس مینے اُٹھکر دروازہ کھولدیا وہ عمر بن خطاب تھے جو کچھ مجھے رسول خدا نے حکم
دیا تھا مینے اُنکو خبر دی۔ پس عمر بن خطاب نے اللہ کی حمد کی اور باغ مین داخل ہوے اور سلام کرکے بیٹھ گئے اور مینے
دروازہ بند کر لیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک تنکے سے زمین کھر چنے لگے پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس اسکے لئے دروازہ کھولکر اسکو جنت کی خوشخبری دو اس مصیبت کے
معاوضہ مین جو اُنکو پیش آئیگی پس مین کھڑا ہوا اور دروازہ کھولدیا وہ حضرت عثمان تھے جو رسول خدا نے مجھسے فرمایا تھا
انکو اسکی مینے خبر دی حضرت عثمان نے کہا اللہ ہی سے مدد مانگی جاتی ہی اور اسی پر بھروسا ہی پھر باغ کے اندر
آنے اور سلام کرکے بیٹھ گئے ہمکو ابو منصور بن مکارم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی نصر بن احمد بن
صفوان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن احمد بن سراج نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو طاہر
یعنی ہبۃ اللہ بن ابراہیم بن انس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو الحسن یعنی علی بن عبید اللہ بن صوق سے

خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو جابر یعنی زید بن عبد العزیز بن حیان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبد اللہ بن عمار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے معافی بن عمران نے سعید بن حجاج سے اُنھوں نے حر بن صیاح سے نقل کرکے بیان کیا کہ مینے عبید اللہ بن اخنس کو کہتے ہوئے سُنا کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل آئے اور کہا کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو بکر جنت مین اور عمر جنت مین اور عثمان جنت مین اور علی جنت مین اور طلحہ جنت مین اور زبیر جنت مین اور عبد الرحمن بن عوف جنت مین اور سعد جنت مین اگر مین چاہوں تو دسوین شخص کا بھی نام بتاؤن بعد اُس کے اُنھون نے اپنا نام بتایا ابو المنصور نے کہا کہ ہمسے معافی بن عمران نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے سفیان نے منصور سے اُنھون نے ہلال بن یساف سے اُنھون نے ابو طالب سے اُنھون نے سعید بن زید سے نقل کرکے بیان کیا کہ ایک شخص نے سعید بن زید سے کہا کہ مین حضرت علی کو ایسا محبوب رکھتا ہون کہ اُنسے زیادہ کسی کو ہرگز محبوب نہین سمجھتا ہون سعید نے کہا بہت اچھا ہے کہ تو جنتی شخص سے محبت رکھتا ہے۔ اُس نے کہا حضرت عثمان سے ایسی دشمنی رکھتا ہون کہ مجھکو کسی چیز سے ہرگز ایسی دشمنی نہین ہے۔ سعید نے کہا بُرا کیا تو نے کہ تو جنتی شخص سے دشمنی رکھتا ہے۔ پھر سعید بیان کرنے لگے کہ ایکمرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر موجود تھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر (رضی اللہ عنہم) موجود تھے آپ نے فرمایا (اے) حرا ثابت رہ (کیونکہ) تجھپر سوا نبی اور صدیق اور شہید کے دوسرا کوئی نہیں ہے ہمکو احمد بن عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو رشید یعنی عبد الکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو مسعود بن سلیمان بن ابراہیم بن محمد بن سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن عبد اللہ بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن احمد بن حسن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو الاحوص نے ابو ابراہیم اسدی سے اُنھون نے اوزاعی سے اُنھون نے حسان بن عطیہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان اللہ بر تیرے تمھارے اگلے پچھلے ظاہر باطن گناہ بخشدئے وہ گناہ جو قیامت کے دن تک ہونے والے ہین ہمکو ابو الفرج یعنی یحیی بن محمود ثقفی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن احمد نے خبر دی اور مین اپنی موجودگی مین سُنتا تھا وہ کہتے تھے ہم سے حافظ احمد بن عبد اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہم سے ابو بکر بن خلاد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن اسامہ نے بیان کیا نیز ابو نعیم نے کہا اور ہم سے عبد اللہ بن حسن بن بندار نے بیان کیا وہ کہتے

سنتے ہمسے محمد بن اسمٰعیل زرگرنے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہم سے روح بن عبادہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے سعید بن قتادہ نے اُنھون نے انس سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ
کوہ اُحد پر تشریف لیگئے اور آپ کے ساتھ ابوبکر و عمر و عثمان بھی تھے پھر کوہ اُحد ہلنے لگا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اے اُحد قائم رہ تجھپر نبی اور صدیق اور دو شہید ہین ہمکو ابوالبرکات یعنی حسن بن
محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالعشائر محمد بن خلیل قیسی نے خبردی وہ کہتے تھے
ہمین ابوالقاسم یعنی علی بن محمد بن علی مصیصی نے خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابومحمد یعنی عبدالرحمٰن بن عثمان بن قاسم
نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے ابوالحسن یعنی خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ طرابلسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے ابوالحسن یعنی احمد بن عبداللہ بن محمد بن سلیمان سمار نے مقام صنعا مین بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
ابراہیم بن احمد یامی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یزید بن ابی حکیم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے
سفیان ثوری نے کلبی سے اُنھون نے ابوصالح سے اُنھون نے ابن عباس سے اس آیت ونزعنا
ما فی صدورھم من غل مین روایت کرکے بیان کیاہے کہ یہ دس آدمیون کے حق مین نازل ہوئی وہ ابوبکر اور
عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد اور عبدالرحمٰن بن عوف اور سعید بن زید اور عبداللہ
بن مسعود ہین ہمکو ابومحمد یعنی حسن بن علی بن ابی القاسم یعنی حسین بن حسن اسدی نے خبردی وہ
کہتے تھے ہمین ہمارے دادا ابوالقاسم نے خبردی وہ کہتے تھے مین نے ابوالقاسم یعنی علی بن محمد مصیصی
سے اس حدیث کو پڑھا تھا وہ کہتے تھے ہمین ابونصر یعنی محمد بن احمد بن ہارون بن موسیٰ عبداللہ غسانی نے
خبردی وہ کہتے تھے ہمین ابوالحسن یعنے خیثمہ بن سلیمان بن حیدرہ نے خبردی وہ کہتے تھے ہم سے ہلال
بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد اور عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہم سے عبداللہ بن عمر نے زید بن ابی انیسہ سے اُنھون نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُنھون نے قیس
بن ابی حازم سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حضرت عثمان کے غلام ابوسہلہ نے بیان کیا
وہ کہتے تھے مین نے واقعہ دار مین (اپنے آقا) حضرت عثمان سے عرض کیا کہ یا امیرالمومنین آپ
(بھی اُن لوگون سے) لڑیے اور عبداللہ نے بھی کہا کہ یا امیرالمومنین آپ بھی لڑیے حضرت عثمان نے
کہا نہین خدا کی قسم مین (ان سے) نہ لڑونگا کیونکہ مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
بات کا وعدہ کیاہے پس مجھے آخرکار وہ بات حاصل ہونے والی ہے - ابونعیم نے کہا اور ہم سے

ہلال نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے اسحاق ارزق نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوسفیان ضحاک بن زاحم سے اُنھوں نے نزال بن سبرہ ہلالی نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے
تھے ہم نے حضرت علی سے کہا یا امیر المومنین ہم سے حضرت عثمان بن عفان کا حال بیان کیجئے۔ کہا
حضرت علی نے وہ ایک شخص تھے کہ ملاء اعلیٰ مین ذو النورین (کے لقب سے) پکارے جاتے ہین۔ اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے آپ کی دو بیٹیاں ان کے عقد مین آئی تھین آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کے واسطے جنت مین ایک محل کی ذمہ داری کی تھی ہم کو اسمٰعیل
بن عبید اور ابراہیم بن محمد وغیرہما نے اپنی سندون کو محمد بن عیسیٰ تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے
تھے ہم سے ابوہشام رفاعی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یحییٰ بن یمان نے بنی زہرہ کے ایک شیخ
سے اُنھوں نے حارث بن عبد الرحمن بن ابی ذباب سے اُنھوں نے طلحہ بن عبید اللہ سے نقل
کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نبی کے لئے ایک رفیق
ہوتا ہے میرے رفیق یعنے جنت مین عثمان ہین۔ ابو نعیم نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ابوزرعہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حسن بن بشر نے بیان کیا
وہ کہتے تھے ہم سے حکم بن عبد الملک نے قتادہ سے اُنھوں نے انس بن مالک سے نقل کر کے بیان
کیا وہ کہتے تھے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت رضوان کا حکم دیا (اُس زمانے
مین) حضرت عثمان بن عفان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے اہل مکہ کے پاس گئے
تھے انس بن مالک نے کہا کہ لوگون نے بیعت کی پھر انس بن مالک نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ عثمان اللہ اور اُس کے رسول کے کام مین ہین (یہ فرما کر) اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے
ہاتھ پر رکھا اور فرمایا یہ ہاتھ عثمان کا ہے مین اُنکی طرف سے خود بیعت کرتا ہون) پس نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کا دست مبارک حضرت عثمان کے واسطے ان لوگون کے ہاتھون سے جو اپنے لئے وہ پیش
کرتے تھے بہتر تھا۔ راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے محمد بن بشار
نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے عبد الوہاب ثقفی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے ایوب نے
قلابہ سے اُنھوں نے ابوالاشعث صنعانی سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے (بعد شہادت
حضرت عثمان کے) چند خطیب شام مین خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اُن مین کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

بڑے اصحاب سے بھی سنتے سب اُن مین ایک آخری شخص کھڑے ہوے جو مرہ بن کعب سے پکارے جاتے تھے اور کہا اگر مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث نہ سُنی ہوتی تو ہرگز اسوقت یہ کھڑا ہوتا حضرت نے فتنون کا ذکر کیا اور اُن کو بہت قریب بتایا پھر اُدھر سے ایک شخص نقاب پوش نکلے حضرت نے فرمایا یہ اسوقت ہدایت پر ہون گے مین نے اُنکے دیکھا تو وہ عثمان بن عفان تھے پھر مین نے اُن کا چہرہ حضرت کے سامنے کر دیا اور پوچھا کہ یہی شخص ہین حضرت نے فرمایا ہان ایسا ہی حضرت ابن عمر سے بھی مروی ہے - راوی نے کہا اور ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے احمد بن ابراہیم دورقی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے علا بن عبد الرحمن عطار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حارث بن عمیر نے عبید اللہ بن عمر سے اُنھون نے نافع سے انھون نے ابن عمر سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین کہا کرتے تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان بہترین امت ہین بعض لوگون نے کہا بزرگی مین اور بعض لوگون نے کہا خلافت مین - ہمکو ابو امیر نے اپنی سند کے ساتھ عبد اللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے ابو قطن نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے یونس نے ابن ابی اسحاق سے اُنھون نے اپنے والد سے اُنھون نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے سنتے کہ حضرت عثمان ایام محصوریت مین مکان سے دکھنے پر چڑھ آئے اور کہا کہ مین اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون کس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ حرا مین سُنا ہے کہ جب وہ جنبش مین آیا اذ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو لات مار کر فرمایا اے حرا سکون کر کیونکہ تجھپر نبی اور صدیق اور شہید کے سوا اور کوئی نہین ہے اور مین آپکے ساتھ تھا پس بہت سے لوگون نے اس کو بیان کیا راوی نے کہا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مین اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون اُن سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بیعت الرضوان کے واقعہ مین موجود تھے جب مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین یعنی اہل مکہ کیطرف بھیجا تھا اور فرمایا تھا کہ یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے پس میرے لئے بیعت کر لی اسکا بھی سب لوگون نے اقرار کیا پھر حضرت عثمان نے کہا مین اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون اُن لوگون سے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہون جب آپ نے یہ فرمایا کون شخص ہے جو اس گھر کو مول لے کر مسجد مین اضافہ کر دے اُس کو جنت مین ایک گھر ملے گا پس بن بنی

نے اُسکو اپنے مال سے خرید کر مسجد میں اضافہ کر دیا پس اس کا بھی سب لوگون نے اقرار کیا پھر کہا مین اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون اُن لوگون سے کہ جو جیش العسرت کے واقعہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود ہون جب آپ نے فرمایا کون ہے جو آج کے دن قابل قبول خدمت کرے مین نے آدھے لشکر کا اپنے مال سے سامان مہیا کیا پس سب لوگون نے اُس کی گواہی دی۔ پھر حضرت عثمان نے کہا مین لوگون سے خدا کی قسم دیکر پوچھتا ہون جو واقعہ بیر رومہ سے واقف ہین کہ اُس کا پانی مسافرون کے ہاتھ بیچا جاتا تھا مین نے اُس کو اپنے مال سے خرید کیا اور وہ پانی مسافرون کے لئے وقف کر دیا پس اس کی بھی سب لوگون نے گواہی دی راوی کہتا ہی اور ہمسے عبداللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالصمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے قاسم یعنی ابن الفضل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عمرو بن مرہ نے سالم بن ابی جعد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے حضرت عثمان نے (بحالت محصور ہونیکے) رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے کچھ لوگونکو بلایا چنانچہ انمین عمار بن یاسر بھی تھے اور کہا مین تم لوگون سے پوچھتا ہون اور یہ بھی چاہتا ہون کہ مجھے سچ سچ جواب بتلاؤ میں اللہ واسطے قسم دیکر پوچھتا ہون کیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگون سے قریش کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے اور تمام قریش سے بنی ہاشم کو زیادہ برگزیدہ سمجھتے تھے (حضرت عثمان کا یہ کلام سب لوگون نے سنا) اور سکوت کیا حضرت عثمان نے فرمایا اگر جنت کی کنجیان میرے ہاتھ مین ہوتین تو مین بنی امیہ[۵] کو دیدیتا تاکہ وہ سب کے سب جنت مین داخل ہو جاوین پھر طلحہ اور زبیر کو بلوا بھیجا حضرت عثمان نے فرمایا کیا مین تمسے عمار کی حالت نہ بیان کردون مین (ایکمرتبہ) رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آتا تھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے بطحا مکہ مین ٹہل رہے تھے۔ یہانتک کہ عمار کے والدین پر آپکا گذر ہوا اور اُن دونون کو کافرونکی طرف سے سخت تکلیف دی جا رہی تھی پس عمار کے والد نے کہا یا رسول اللہ ہمیشہ یہی حالت رہتی ہی پس اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم صبر کرو اور دعا کی اے اللہ یاسر کی اولاد کو بخشدے اور تو بخش چکا راوی نے کہا اور ہمسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے لیث نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عقیل نے ابن شہاب سے اُنھون نے یحیی بن سعید بن عاص سے نقل کرکے بیان کیا انکو سعید بن عاص نے خبر دی کہ حضرت ام المومنین عائشہ زوجہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عثمان دونون نے اسکو بیان کیا کہ حضرت ابوبکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (اندر آنیکے واسطے) اجازت طلب کی اور رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بستر پر لیٹے ہوئے اور حضرت عائشہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے آنحضرت نے اجازت دی اور حضرت عائشہ کی چادر

ف۵ یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کو اور قریش مین سے بنی ہاشم کو زیادہ محبوب رکھنا اس بات کی دلیل ہی کہ امام وقت کو اپنی قوم سے محبت کرنا ضروری ہے اسی وجہ سے مین اپنی قوم بنی امیہ کو محبوب رکھتا ہون لوگ حضرت عثمان پر یہ اعتراض کیا کرتے تھے کہ وہ اپنی قوم کو ترجیح دیتے ہین۔"

اوٹھے رہے اور انسے اپنی حاجت بیان کی پھر حضرت عمر نے اجازت چاہی آپنے انکوبھی حکم دیا اور اسی حالت پر رہے اور انھون نے بھی اپنی حاجت بیان کی اور لوٹ گئے پھر مینے آپ سے اجازت چاہی بس آپ (اُٹھکر) بیٹھ گئے اور حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اپنا کپڑا اوڑھ لو پھر مینے اپنی حاجت آپ سے بیان کی اور واپس آیا حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا یارسول اللہ مینے آپکو نہین دیکھا کہ آپ ابو بکر و عمر کے واسطے اُٹھکر بیٹھ گئے ہوتے جس طرح کہ حضرت عثمان کے لیے آپ اُٹھ بیٹھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان ایک باحیا شخص ہین اور مین اندیشہ کرتا ہون کہ اگر انکو اسی حالت مین اجازت دیدیتا تو وہ اپنی حاجت مجھسے نہ بیان کرینگے اور لیث نے کہا کہ بہت سے راویون نے یہ کہا ہو کہ حضرت نے یہ جواب دیا کہ کیا اُس سے شرم نکرون جس سے ملائکہ شرم کرتے ہین۔

حضرت عثمانؓ کی خلافت

ہکو مسدد بن عمر بن عویس اور ابو الفرج یعنی محمد بن عبد الرحمن واسطی اور انکے سوا بہت سے لوگون نے اپنی سند کو محمد بن اسمعیل تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے موسی بن اسمعیل نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عوانہ نے حصین سے انھون نے عمرو بن میمون سے نقل کر کے بیان کیا کہ مینے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی ہونے سے چند روز پیشتر مدینہ مین دیکھا کہ آپ حذیفہ بن یمان اور عثمان بن حنیف کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ تم دونون کی کیا راے ہو کیا (معاملہ خلافت مین) تمہارا اخیال یہ ہو کہ زمین پر تمنے ایسا بار ڈالا جسکی وہ متحمل نہ تھی ان دونون نے کہا کہ (نہین بلکہ) ہمنے ایسا بوجھ لادا کہ جسکی وہ طاقت رکھتی ہو اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شہادت کے قصہ کو بیان کیا راوی نے کہا لوگون نے حضرت عمر سے کہا یا امیر المومنین خلیفہ کرینکی آپ وصیت کر دیجیے حضرت عمر نے فرمایا کہ مین کسی کو اس امر مین اُن لوگون یا گروہ سے زیادہ حقدار نہین پاتا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور انسے (زیادہ) خوش تھے۔ علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد یا عبد الرحمن کا نام بتایا اور فرمایا کہ عبد اللہ بن عمر بھی تمھارے پاس حاضر رہا کریگا مگر اسکو خلافت سے کوئی تعلق نہوگا یہ کلمہ محض حضرت عبد اللہ بن عمر کی تسکین کے لیے فرمایا پس اگر خلافت سعد کو ملے تو وہ اسکے قابل ہین ورنہ جو شخص تم مین خلیفہ ہو انسے مدد لیتا رہے کیونکہ مینے انکو کسی خرابی اور خیانت کی وجہ سے نہین معزول کیا اور یہ بھی کہا کہ مین اپنے بعد کے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے حقوق پہچاننے اور انکی حرمت کی حفاظت کرینکی وصیت کرتا ہون اور انصار کے ساتھ نیکی کرینکی وصیت کرتا ہون جنھون نے انسے پہلے ہی مدینہ مین سکونت اختیار کی تھی کہ انکے محاسن تو قبول کرے اور انکی برائیون سے چشم پوشی کرے۔ اور اسکو مین تمام رعایا کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ اسلام کے مددگار ہین اور مال حاصل کرنے کے ذریعہ ہین اور دشمنون کے غصہ کا سبب ہین

کہ انسے کچھ نہ لیا جاوے سوا اسکے جو انکی حاجت سے زیادہ ہو وہ بھی انکی خوشی سے اور بدوون کے ساتھ نیکی کرنے کی وصیت کرتا ہون کیونکہ وہ عرب کی اصل اور اسلام کے مادہ ہین اور منجملہ اسکے یہ ہو کہ انکے زائد مال سے زکوۃ لی جاوے اور اُنکے فقیرون کو دیدی جاوے اور مین خلیفہ کو اللہ کے ذمہ اور اسکے رسول کے ذمہ کی وصیت کرتا ہون اور یہ کہ وہ لوگون کے معاہدون کو پورا کرے اور یہ کہ انکے ہمراہ جہاد کرے اور لوگون کو انکی طاقت بھر تکلیف دے جب حضرت عمر کی وفات ہوگئی اور ہم جنازہ لے کے نکلے (اور جنازہ حجرۂ نبوی کے قریب پہونچ گیا تو) عبد اللہ بن عمر نے سلام کیا اور کہا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتا ہو حضرت عائشہ نے کہا کہ تم لوگ انکو داخل کرو (یعنی حجرہ مین دفن کرو) پس لوگون نے انکو داخل کیا اور انکے دونو دوستون کے ساتھ دفن کیا۔ جب انکے دفن سے فراغت ہوتی تو یہ لوگ (ایک جگہ) جمع ہوے اور عبد الرحمن نے کہا کہ تم اپنے کام کو اپنے مین سے تین شخصون کے سپرد کرو۔ زبیر نے کہا کہ مینے اپنے کام کو علی کے سپرد کیا طلحہ نے کہا مینے عثمان کو سپرد کیا سعد نے کہا مینے عبد الرحمن کو سپرد کردیا۔ عبد الرحمن نے کہا تم مین سے کون خلافت سے بری ہوتا ہو کہ ہم اس امر خلافت کو اُسکے سپرد کردین اور اسکو اللہ کی قسم اور اسلام کی قسم کہ جو سب سے افضل ہو اُسی کو خلیفہ بنالے (یہ سنکر) طلحہ وزبیر چپ ہو رہے عبد الرحمن نے کہا کہ کیا تم لوگ امر خلافت کو میرے حوالہ کرتے ہو خدا کی قسم جو شخص میرے نزدیک افضل ہوگا اسی کو مین خلیفہ بناؤنگا دونون نے اسکو منظور کیا پس عبد الرحمن نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑ کے کہا کہ تم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت اور اسلام کی قدامت کا شرف حاصل ہو پس مین تمکو خدا کی قسم دلاتا ہون کہ اگر مین تمکو خلیفہ بنادون تو تم عدل کرنا اور اگر عثمان کو خلیفہ بنادون تو تم انکی اطاعت کرنا بعد اسکے حضرت عثمان سے ایسا ہی کہا جب دونون سے عہد لے چکے تو کہا کہ اے عثمان اپنا ہاتھ اُٹھائیے اور انھون نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی حضرت علی نے بھی انکے ہاتھ پر بیعت کرلی بعد اسکے پھر گھر کے اور لوگ تھے اور انھون نے حضرت عثمان کے ہاتھ پر بیعت کی حضرت عثمان کی بیعت خلافت بروز شنبہ غرہ محرم ۲۴ھ مین حضرت عمر کے دفن کے تین دن بعد ہوئی ۔ یہ ابو عمر کا قول ہو۔

حضرت عثمان کی شہادت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت مدینہ مین جمعہ کے دن اٹھارہ یا سترہ تاریخ ذی الحجہ ۳۵ھ ہجری مین ہوئی تھی اسکو نافع نے بیان کیا ہو اور ابو عثمان نہدی نے بیان کیا ہو کہ ایام تشریق (یعنی ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ) کے وسط مین شہادت ہوئی تھی ابن اسحاق نے کہا ہو کہ حضرت عثمان کی شہادت شروع گیارھوین سال اور گیارھوین مہینہ اور بائیسوین دن حضرت عمر بن خطاب کی شہادت کے بعد ہوئی تھی اور شروع پچیسوین سال رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شہادت ہوئی تھی اور واقدی نے کہا ہو کہ انکی شہادت جمعہ کے دن ذی الحجہ کی آٹھ راتین گذر کر یوم ترویہ (یعنی ۸۔ ذی الحجہ) ۳۵ھ ہجری مین ہوئی تھی بعض نے کہا ہو

جمعہ کے دن دو رات ذی الحجہ باقی رہے شہادت ہوئی تھی واقدی کہتے ہین کہ آپکو لوگون نے اُنچاس روز محصور رکھا زبیر نے
کہا ہو کہ دو ماہ بیس یوم محصور رکھا۔ ہمکو عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبد اللہ بن احمد تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسحق بن عیسی طباع نے ابو معشر سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے
حضرت عثمان جمعہ کے دن اٹھارہوین ذی الحجہ کی گذرنے کے بعد ۳۵ھ ہجری مین شہید ہوے اور انکی خلافت بارہ دن کم
بارہ برس رہی تھی اور بعض نے کہا ہو کہ گیارہ برس گیارہ ماہ چوبیس روز خلافت رہی راوی نے کہا اور ہمسے عبد اللہ نے
بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے یونس نے ابو الیعفور عبدی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے حضرت عثمان بن عفان کے غلام ابو سعید سے
نقل کرکے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے محصور ہونیکی حالت مین بیس غلامون کو آزاد کیا اور ایک
پائجامہ منگاکر پہنا اس سے پہلے انھون نے پائجامہ کا استعمال نکیا تھا نہ زمانہ اسلام مین نہ زمانہ جاہلیت مین اور کہا مینے
آج شب کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا ہو اور حضرت ابو بکر اور عمر کو بھی دیکھا وہ مجھسے کہتے تھے صبر کرو
کیونکہ شام کو ہمارے پاس افطار کروگے۔ پھر حضرت عثمان نے کلام اللہ کو اپنے سامنے کھولا (اور قرارت شروع کی) پس
جب شہید ہوے تو قرآن پاک انکے سامنے تھا۔ ہمکو ابراہیم بن محمد اور اُنکے علاوہ بہت لوگون نے اپنی سند کو ابو عیسی تک
پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمود بن غیلان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجیر بن مثنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
لیث بن سعد نے معاویہ بن صالح سے اُنھون نے ربیعہ بن یزید سے اُنھون نے عبد اللہ بن عامر سے انھون نے نعمان
ابن بشیر سے انھون نے حضرت عائشہ سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان امید ہو کہ اللہ تعالیٰ
تمکو ایک لباس (یعنی لباس خلافت) پہنائیگا پس اگر لوگ تمسے وہ لباس اُتارنا چاہین تو ہرگز نہ اُتارنا۔ نیز ہمکو احمد بن
عثمان بن ابی علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو رشید یعنی عبد الکریم بن احمد بن منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو
ابو مسعود یعنی سلیمان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو بکر بن مردویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو علی بن شاذان نے خبر دی
وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن غالب نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے فضل
ابن جبیر وراق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے خالد بن عبد اللہ نے عطا بن سائب سے انھون نے سعید بن جبیر سے
انھون نے ابن عباس سے نقل کرکے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا تم مظلومیت کی حالت مین
قتل کیے جاؤگے اور تمھارے خون کا قطرہ (آیت) فسیکفیکہم اللہ پر گریگا حضرت ابن عباس کہتے تھے کہ انکے مصحف مین
اس آیت پر ابتک خون کا نشان ہو جب حضرت عثمان گھر گئے اور محاصرہ (کا زمانہ) طویل ہوگیا اور جن لوگون نے

انکا محاصرہ کیا تھا وہ مصری اور بصری اور کوفی تھے اور انکے ساتھ بعض اہل مدینہ بھی تھے ان لوگون نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اُنسے خلافت نکل جائے مگر یہ نکر سکے اور (اس بات سے) ڈرے کہ انکے پاس شام اور بصرہ وغیرہ سے لشکر آجاوے اور حجاج آجاوین اور سب کو ہلاک کردین پھر حضرت عثمان کو انھون نے گھیر لیا اور انکو قتل کیا رضی اللہ عنہ وارضاہ ۔ ہمنے انکی شہادت اور خلافت اور تمام فتوحات اور اُنکے حالات اور جو اعتراضات انپر کیے گئے تھے انکی کیفیت اور یہ کہ کس شخص نے انپر بغاوت کی ترغیب دی بتفصیل اپنی کتاب تاریخ کامل مین بیان کیا ہو ۔ پس ہم (کوئی وجہ) نہین دیکھتے ہین کہ اس ذکر سے یہان طول دین ۔ اور جب آپ شہید ہوگئے تو رات کو دفن ہوے اور اُنکے جنازے کی نماز جبیر بن مطعم نے پڑھی تھی بعض لوگون نے کہا ہو کہ حکیم بن حزام نے اور بعض نے کہا مسور بن مخرمہ نے پڑھی تھی بعض لوگون نے کہا ہو کہ اُنپر کسی نے نماز نہین پڑھی (کیونکہ) باغیون نے نماز سے منع کیا تھا حش کوکب مین بمقام بقیع دفن ہوے حش کوکب کو حضرت عثمان نے مول لیکر بقیع مین زیادہ کردیا تھا ۔ اور عبداللہ بن زبیر انکے دفن کے واسطے آئے اور ام البنین بنت عیینہ بن حصن فزاریہ اور نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ انکی دونون بی بیان موجود تھین ۔ جب انکو قبر مین لے چلے تو انکی بیٹی عائشہ چلائین اُنسے ابن زبیر نے کہا چپ ورنہ مین تجھکو قتل کرڈالونگا جب حضرت عثمان کو انھون نے دفن کردیا تو عائشہ سے کہا اب رُو جب تک رونے کوجی چاہے ہمکو ابو یاسر بن ابی حبہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے جریر نے جریر سے اُنھون نے ام موسیٰ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ حضرت عثمان نہایت خوبصورت تھے اور بعض نے کہا ہو کہ میانہ قد تھے نہ ٹھنگنے تھے نہ لمبے تھے خوبصورت تھے پتلا چہرہ تھا داڑھی بڑی تھی گندمی رنگ تھا بال بہت تھے انکے تمام اعضا فربہ تھے ۔ اپنی داڑھی کو زرد رنگتے تھے اپنے دانتون کو سونے کے تار سے بندھواتے تھے ۔ انکی عمر بیاسی برس کی تھی بعض نے کہا ہو کہ چھیاسی برس کی تھی اسکو قتادہ نے بیان کیا ہو اور یہ بھی کہا گیا ہو کہ نوے برس کی تھی بہتسے شاعرون نے انکا مرثیہ کہا چنانچہ حسان بن ثابت نے کہا ہو ؎

من سرہ الموت صرفا لامزاج لہ[1]	فلیات مادبۃ فی دار عثمانا
ضحوا باشمط عنوان السجود بہ	یقطع اللیل تسبیحا و قرانا
صبرا فدا لکم امی وما ولدت	قد ینفع الصبر فی المکروہ احیانا
لتسمعن وشیکا فی دیارہم	اللہ اکبر یا ثارات عثمانا

بعض اہل شام نے اس مرثیہ مین اور شعر بڑھائے ہین انکے بیان کی کوئی حاجت نہین ہو چنانچہ انمین کا ایک شعر یہ ہو ؎

---

[1] ترجمہ جسکو خالص موت کے دیکھنے کی آرزو ہو کہ اُسمین اور کسی چیز کی آمیزش نہین ہو اُسکو چاہیے کہ عثمان کے گھر جاوے ۔ لوگون نے ایک ایسے شخص کو ذبح کر ڈالا جسکی پیشانی پر سجدہ کے نشان تھے ۔ اور وہ تمام رات تسبیح و تلاوت مین بسر کرتا تھا ۔ اے مسلمانو صبر کرو تمپر میری ماں اور بھائی فدا ہوجائین ۔ مصیبت کے وقت صبر اکثر نفع دیتا ہو ۔ یقیناً تم ضرور انکے شہرون مین تاخت و تاراج کی خبر سنوگے ۔ اللہ اکبر عثمان کے خون کا انتقام لیا جائیگا ۔ ۱۲

یالیت شعری[1] ولیت الطیر تخبرنی ... ماکان بین علی وابن عفانا

یہ اشعار ان لوگون نے صرف اس لیے بڑھائے تھے تاکہ لوگون کو حضرت علی سے لڑنے کی ترغیب ہو اور ہنکے اس خیال کو قوت پہونچے کہ عثمان رض کو علی رض نے قتل کیا ہو نیز حسان نے یہ اشعار بھی کہے ہین سے

ان تمس[2] دار بنی عفان موحشۃ ... باب صریع و باب محرق حزب ... فقد یصادف باغی الخیر حاجتہ ... فیہا و یاوی الیہا الجود والحسب

اور قاسم بن امیہ بن ابی الصلب نے کہا ہو

لعمری[3] لبئس الذبح ضحیتم بہ ... خلاف رسول اللہ یوم الاضاحیا

ان دونون کے علاوہ اور شاعرون نے بھی مرثیہ کہا ہو ہم اسکے بیان سے طول نہ دینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو انصاری انکو ابو القاسم طبرانی نے معجم مین بیان کیا ہو۔ ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ میرے نزدیک نعمان بن عمرو بن رفاعہ ہین اور انھون نے وہ حدیث روایت کی ہو جو ہمسے ابو موسی نے کتابۃً بیان کی وہ کہتے تھے ہمین ابو علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو نعیم نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے محمد بن عمرو بن خالد حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ہمارے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انھون نے عروہ سے ان انصار کے نام مین جو غزوۂ بدر مین شریک تھے عثمان بن عمرو بن رفاعہ بن حارث بن سواد (کے نام) کو (بھی) نقل کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو۔ (حضرت) انس کی (روایت کردہ) حدیث مین ذکر ہو (اور) اس (حدیث) کو کثیر بن سلیم نے انس بن مالک سے روایت کیا ہو۔ حضرت انس کہتے تھے کہ عثمان بن عمرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے۔ یہ اپنی قوم کے امام تھے اور بدری تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ جب تم اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھا کرو تو بہت طول نہ دیا کرو کیونکہ انمین بوڑھے اور کمزور اور حاجتمند لوگ (ہوتے) ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو اور ان دونون نے

---

[1] ترجمہ کاش مجھے معلوم ہو جاتا کوئی پرندہ مجھے بتا دیتا کہ علی اور عثمان کے درمیان مین کیا واقعات پیش آئے ۱۲

[2] ترجمہ گو عفان کی اولاد کے گھر اب وحشت ناک ہو رہے ہین کوئی دروازہ گرا ہوا ہو اور کوئی جلا ہوا مگر اب بھی حاجتمندون کی وہان حاجت روائی ہوتی ہو اور جود و حسب وہین پناہ لیتا ہو ۱۲

[3] ترجمہ قسم اپنی جان کی اے لوگو تمنے بہت بری قربانی کی جو رسول اللہ کے بعد قربانی والے دن ۱۲

کہا ہو کہ اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہو - اور کہا گیا ہو کہ یہ عثمان بن عمرو ہین اور بدری تھے - اور یہ حدیث عثمان بن ابی العاص ثقفی (کی روایت) سے مشہور ہو - یہ بدری نہ تھے ثقیف کے وفد کے ساتھ اسلام لائے تھے -

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن ابی العاص بن قیس بن عدی سہمی ہین یہ اپنے والد کے ساتھ فتح مصر مین شریک تھے اسکو ابو سعید بن یونس نے کہا ہو - لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (اکبر تیہ) عمرو بن عاص کے پاس لکھا کہ جن لوگون نے تحت الشجرہ بیعت کی ہو جو تمھارے سامنے موجود ہین ہر ایک کو دو سو (درہم مشاہرہ) وظیفہ دیا کرو - اور وہی اپنے اور اپنے عزیزون کے واسطے مقرر کرو اور خارجہ بن حذافہ کو انکے شجاعت کے سبب سے (وہی) مقرر کرو - اور عثمان بن قیس کو شرف مہمان نوازی کے سبب سے (وہی) مقرر کرو - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو -

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ تیمی ہین ابن ابی علی نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہو ہمکو محمد بن ابی بکر نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن ابی رجا نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو احمد بن فضل مقری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد ابن اسحاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن محمد بن حارث نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین صالح بن احمد ابن ابی مقاتل نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عمار بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسد بن عمرو نے (امام اعظم) ابو حنیفہ (یعنی نعمان بن ثابت) سے انھون نے محمد بن منکدر سے انھون نے عثمان بن محمد بن طلحہ بن عبید اللہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم شکار کے گوشت کا ذکر کر رہے تھے جسکو غیر محرم نے شکار کیا ہو کہ آیا اسکو احرام والے کھا سکتے ہین (اسوقت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواب استراحت فرما رہے تھے - یہانتک کہ (اسی ذکر مین) ہم لوگون کی آوازین بلند ہوگئین آپ بیدار ہوے اور فرمایا کس چیز مین جھگڑتے ہو ہمنے عرض کیا کہ شکار کے گوشت مین کہ اسکو غیر محرم صید کرے آیا اسکو محرم کھا سکتا ہو راوی نے کہا کہ اسکو کھانیکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا - عبد اللہ ابن محمد نے کہا کہ اسی طرح اسکو اسد بن موسی نے ابو حنیفہ سے روایت کیا ہو اور فلان فلان نے یہانتک کہ ان لوگون کو پندرہ تک شمار کیا یعنی ان سب نے اسکو اسی طرح روایت کیا ہو اور یہ حدیث مرسل ہو اور صحیح نہین ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو - مین کہتا ہون کہ اسمین (کچھ) خلاف نہین ہو کہ عثمان صحابی نہ تھے کیونکہ انکے والد ۳۶ھ واقعہ جمل مین شہید ہوے تھے - اور وہ اسوقت جوان تھے اور انکی پیدایش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آخر زمانے مین تھی -

پس (یہ کیونکر) ہوگا کہ انکے بیٹے حجۃ الوداع مین ان لوگون مین سے ہون جو احکام شریعت مین مناظرہ کرین یہ صحیح نہیں ہو اس مین کچھ رہ گیا ہو - واللہ اعلم -

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب بن لوی بن غالب قریشی جمحی ہین - انکی کنیت ابو سائب تھی - سخیلہ بنت عنبس بن اہبان بن حذافہ بن جمح انکی والدہ تھین اور یہی سائب بن مظعون اور عبد اللہ بن مظعون کی والدہ تھین یہ عثمان اول (زمانہ) اسلام (مین) اسلام لائے تھے ابن اسحاق نے کہا ہو کہ عثمان بن مظعون تیرہ آدمیون کے بعد اسلام لائے تھے انھون نے اور انکے بیٹے سائب نے مسلمانون کی ایک جماعت کے ساتھ حبش کی طرف ہجرت کی تھی یہ پہلی ہجرت تھی - عثمان حبش ہی مین تھے کہ انکو خبر پہونچی کہ قریش اسلام لے آئے پس یہ واپس چلے آئے - ہمکو ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر ابن اسحاق سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے جب اُن لوگون کو جو کہ حبش مین تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اہل مکہ کے سجدہ کرنیکی خبر پہونچی[1] تو یہ لوگ وہان سے چل نکلے اور انکے ساتھ اور لوگ بھی تھے اور خیال یہ کرتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب نے پیروی کر لی جب مکہ سے قریب ہو گئے تو انکی خبر ان لوگون کو (اچھی طرح سے) ملی (اب) انکو حبش جانا گران گذرا اور مکہ مین بغیر دینے والے کے داخل ہونے سے خائف ہوئے (اسی پس وپیش مین) وہین پر ٹھہر گئے یہان تک کہ اُن مین سے ہر ایک بعض اہل مکہ کی امان مین مکہ کے اندر داخل ہوا - عثمان بن مظعون ولید بن مغیرہ کی امان مین آئے ابن اسحق نے کہا ہو کہ مجھسے صالح بن ابراہیم ابن عبد الرحمن بن عوف نے اپنے والد سے انھون نے اس شخص سے نقل کرکے بیان کیا ہو جس نے بیان کیا کہ جب عثمان نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے اصحاب کو تکلیف پہونچتی ہو اور یہ ولید بن مغیرہ کے امان مین رات دن (چین سے بسر) کرتے ہین عثمان نے کہا خدا کی قسم میری صبح وشام ایک مشرک کی امان مین امن کے ساتھ گذرتی ہو اور میرے دوستون اور میرے اہل بیت کو اللہ کی راہ مین تکلیف اور اذیت پہونچ رہی ہو اسکا سبب یہی ہو کہ مجھ مین کوئی سخت نقص ہو پس یہ ولید بن مغیرہ کے پاس گئے اور کہا کہ تمھارا ذمہ پورا ہو گیا کیونکہ مین تمھاری امان مین تھا اب یہ چاہتا ہون کہ یہان سے نکلکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤن مجھکو انکی اور انکے اصحاب کی پیروی (لازم) ہو

[1] یہ واقعہ اس طرح پر ہو کہ ایک مرتبہ کفار قریش جمع تھے آپنے انکو سورہ والنجم سنائی اثنائے تلاوت مین شیطان نے بتون کی تعریف کچھ ایسے لہجہ مین بیان کی کہ کفار سمجھے یہ بھی آنحضرت بیان کر رہے ہین لہذا سورہ والنجم مین جب حضرت سجدہ کرنے لگے تو سبنے آپکے ہمراہ سجدہ کیا بعد کو جب حضرت کو یہ کیفیت حضرت کو معلوم ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ جملہ میرا نہ تھا شیطنے نہین کہا اسپر سب کا فر پھر خلاف ہو گئے ۔

ولید نے کہا شاید ای بھتیجے تمکو کوئی تکلیف پہونچی یا تمہاری بے حرمتی کی گئی عثمان نے کہا نہین لیکن مین اللہ کی امان سے راضی ہون
اور مین یہ نہین چاہتا کہ اسکے سوا دوسرون سے امن چاہون ولید نے کہا کہ تم مسجد چلو اور (وہین) میرے امان مجھپر
علانیہ پھیر دو عثمان نے کہا چلو پس دونون گھر سے نکلکر مسجد کی طرف چلے (وہان پہونچکر) ولید نے کہا یہ عثمان بن مظعون
(یہان اسواسطے) آئے ہین کہ مجھپر امان کو پھیر دین عثمان نے کہا کہ سچ ہو مینے ولید کو وعدہ کے بعد سچا نیک سلوک کرنے والا پایا
مگر مین نہین چاہتا اللہ عزوجل کے سوا اور کسی کی امان مین رہون اور مینے ولید کی امان کو ولید پر واپس کیا پھر عثمان بن مظعون
اور لبید بن ربیعہ بن جعفر بن کلاب قیسی قریش کی مجلس مین گئے اور انکے ساتھ عثمان بیٹھے لبید نے یہ شعر انکو پڑھکر سنایا کہ
خبردار ہو جاؤ اللہ کے سوا سب چیزین باطل ہین عثمان نے کہا کہ تم سچے ہو۔ پھر لبید نے کہا کہ ہر نعمت کو ضرور زوال ہی
عثمان نے کہا تو تم جھوٹے ہو۔ لوگون نے انکی طرف پھر کر دیکھا اور لبید سے کہا کہ تم یہ شعر پھر پڑھو لبید نے پھر پڑھا عثمان
نے بھی پھر اُسکے ایک مصرعہ کی تصدیق اور ایک کی تکذیب کی اور کہا کہ جنت کی نعمت کو زوال نہین ہو لبید نے کہا خدا کی
قسم ای گروہ قریش تمہاری مجلسین تو ایسی (خراب طریقہ سے) نہ تھین (آج کیا ہوگیا) پس اُنمین سے ایک احمق کھڑا ہوا
اور اُسنے عثمان بن مظعون کو ایک طمانچہ مارا جسکی وجہ سے انکی آنکھ نیلی ہوگئی پس جو عثمان کے گرد (بیٹھے ہوے) تھے
انھون نے کہا ای عثمان بیشک تم ایک مضبوط پناہ مین تھے اور تمہاری آنکھ اس سے محفوظ تھی جو (اسوقت تمکو مصیبت)
پہونچی ہو عثمان نے کہا اللہ کی امان زیادہ مضبوط اور باعزت ہو اور میری دوسری آنکھ بھی اس مصیبت کی آرزومند ہو جو
اس آنکھ کو پہونچی مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو ایمان لا کر اُنکے ساتھ ہین اُنکی پیروی لازم ہو ولید نے کہا کہ
میری امان مین (رہنے سے) تمہارا کیا (حرج) ہو۔ عثمان نے کہا کہ اللہ کی امان کے سوا کسی کی امان کی حاجت
نہین ہو پھر عثمان نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ عبادت مین تمام لوگون سے زیادہ
کوشش کرتے تھے۔ یہ دن کو روزہ رکھتے تھے اور رات کو عبادت کرتے تھے خواہشات (نفسانی) سے پرہیز
رکھتے تھے اور عورتون سے کنارہ کشی رکھتے تھے انھون نے ترک دنیا اور خصی کرا دینے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
اجازت مانگی تھی مگر آپنے اس سے منع کیا۔ یہ اُن شخصون مین ہین جنھون نے اپنی ذات پر شراب کو (پہلے ہی سے) حرام
کیا تھا۔ اور یہ بھی کہا تھا کہ مین شراب نہ پیونگا (کیونکہ) میری عقل جاتی رہتی ہو اور مجھسے کم درجہ کے لوگ مجھپر ہنستے ہین
یہ مہاجرین مین اول شخص ہین جنھون نے مدینہ مین وفات پائی سنہ ۲ ہجری مین انکی وفات ہوئی تھی۔ بعض لوگون نے
بیان کیا ہو کہ غزوۂ بدر کی شرکت کے ایک سال دس مہینہ بعد انکی وفات ہوئی تھی۔ یہ پہلے شخص ہین کہ بقیع مین
دفن ہوے۔ ہمکو ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے اپنی سند کو محمد بن عیسیٰ ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے

ہمسے محمد بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے عاصم بن عبید اللہ سے انھون نے قاسم بن محمد سے انھون نے حضرت عائشہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتی تھین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کی نعش کو بوسہ دیا اور آپ رو رہے تھے - آپکی دونون آنکھون سے اشک جاری تھے اور جب ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے (انسے مخاطب ہوکر) فرمایا کہ سلف صالح یعنی عثمان بن مظعون سے جاکر ملجاؤ اور ایک روایت مین ہو کہ یہ جملہ آپنے اپنی صاحبزادی زینب علیہا السلام کے واسطے فرمایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان کی قبر پر ایک پتھر نشانی کے لیے رکھدیا تھا اور اُنکی قبر پر تشریف لیجایا کرتے تھے حضرت ابن عباس نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عثمان بن مظعون کی نعش کے پاس تشریف لے گئے اور اُنکے اوپر جھکے پھر سر اُٹھایا پھر دوبارہ جھکے بعد اسکے سر اُٹھالیا پھر سہ بارہ جھکے بعد اُسکے سر اُٹھایا اور بلند آواز سے فرمایا کہا ہو ابو السائب اللہ تمسے درگزر کرے تم دنیا سے اس حال مین گئے کہ دنیا کی کسی چیز سے آلودہ نہین ہوے حضرت ابن عباس سے روایت ہو کہ جب عثمان بن مظعون کی وفات ہوئی تو انکی بی بی نے کہا کہ جنت تمکو مبارک ہو تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف غصہ سے دیکھا اور فرمایا کہ تمکو یہ کیونکر معلوم ہوا انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ آپ کے سوار اور آپکے رفیق تھے حضرت نے فرمایا باوجودیکہ مین خدا کا رسول ہون مگر مین نہین جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا اُس عورت کی بابت اختلاف ہو جس نے ایسا کہا تھا بعض لوگون کا بیان ہو کہ وہ انھین کی بی بی ام سائب تھین اور بعض کا قول ہو کہ وہ ام علاء انصاریہ تھین جنکے یہان وہ رہتے تھے اور بعض کا بیان ہو کہ وہ ام خارجہ بنت زید تھین - انکی بی بی نے انکے مرثیہ مین یہ اشعار کہے تھے ؎

یا عین جودی بدمع غیر ممنون علی رزیة عثمان بن مظعون علی امرء بات فی رضوان خالقه طوبی له من فقید الشخص مدفون

طاب البقیع له سکنی و غرقده واشرقت ارضه من بعد تعیین واورثت القلب حزنا لا انقطاع له حتی الممات فما ترقی له شونی

ام علاء کہتی تھین مینے خواب مین دیکھا کہ عثمان بن مظعون کے لیے ایک نہر جاری ہو پس مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جاکر اسکی خبر دی آپنے فرمایا کہ یہ انکے اعمال نیک کا ثمرہ ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

---

لہ ترجمہ - اے آنکھ جاری کر آنسو جنکا سلسلہ قطع نہو ٭ حادثہ پر عثمان بن مظعون کے ٭ ایسے شخص کے حادثہ پر جو اپنے خالق کی خوشنودی مین شب بسر کرتا تھا ٭ خوشخبری ہو اُسکے لیے جسم اُسکا دفن ہو چکا ہے ٭ بقیع اور اسکا گورستان پاکیزہ ہوگیا ٭ زمین اسکے دفن سے روشن ہو گئی ٭ اسکی وفات نے قلب کو ایسا صدمہ دیا ہے جو موت تک منقطع نہوگا ٭ اور میری یہ حالت رہیگی ۱۲

(سیدنا) عثمان (رضی اللہ عنہ)

ابن معاذ۔ قریشی تیمی ہین یا (انکا نام) معاذ بن عثمان ہو۔ انکی (روایت کردہ) حدیث ابن عیینہ نے اسی طرح حمید بن قیس سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے انھون نے اپنی قوم بنی تیم کے ایک شخص سے جو عثمان بن معاذ یا معاذ ابن عثمان کہے جاتے تھے نقل کر کے روایت کی ہو کہ انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ تم لوگ رمی جمار کیا کرو چھوٹی کنکریون سے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عثمہ (رضی اللہ عنہ)

ابو ابراہیم جہنی ہین انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہو۔ چنانچہ اسکو یحییٰ بن بکیر نے رفیع بن خالد سے انھون نے محمد بن ابراہیم بن عثمہ جہنی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے محمد کے دادا سے روایت کر کے نقل کی ہو وہ کہتے تھے ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مکان سے) باہر تشریف لائے پس ایک انصاری سے آپ سے ملاقات ہوئی انھون نے عرض کیا یارسول اللہ میرے مان باپ حضور پر فدا ہون مجھے رنج ہو رہا ہو اس کیفیت کو دیکھکر جو آپکے چہرہ سے ظاہر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تھوڑی دیر انکی طرف دیکھا بعد اسکے فرمایا کہ (اسکی وجہ) گرسنگی ہو۔ وہ شخص اپنے گھر گئے مگر گھر مین کچھ کھانا نہین پایا (وہان سے) بنی قریظہ کے پاس گئے اور وہان مزدوری شروع کی ایک ڈول پانی کے عوض مین ایک چھوہارا ٹھیرا لیا یہانتک کہ ایک مٹھی بھر کر چھوہارے جمع ہو گئے پس ان چھوہارون کو لیکر یہ حاضر ہوے اور حضرت کے سامنے رکھدیے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کھایے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سمجھتا ہون کہ تم اللہ ورسول کو دوست رکھتے ہو انصاری نے کہا ہان قسم اسکی جس نے آپکو حق کے ساتھ بھیجا ہو کہ آپ مجھے اپنی جان اور اپنی اولاد اور اپنے گھر والون اور اپنے مال سے زیادہ محبوب ہین حضرت نے فرمایا تو آگاہ ہو جاؤ کہ تمکو فاقہ اور مصیبت کے لیے مستعد ہو جانا چاہیے کیونکہ جو شخص مجھے محبوب رکھتا ہو اسکو یہ مصائب اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ پیش آتے ہین جس تیزی کے ساتھ پانی پہاڑ سے گرتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے لکھا ہے اور ابو موسیٰ نے کہا ہو کہ ابن شاہین اور ابو نعیم نے انکا نام ثے کے ساتھ لکھا ہو مگر ابن مندہ نے بجائے ثے کے نون لکھا ہو اور ابن ماکولا اور ابو عمر نے بھی نون لکھا ہو۔

(سیدنا) عُثیم (رضی اللہ عنہ)

ابن کثیر بن کلیب۔ ابن شاہین نے انکا تذکرہ صحابہ مین لکھا ہو اور واقدی نے محمد بن مسلم بن عثیم بن کثیر بن کلیب جہنی سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

آپ غروب آفتاب کے بعد عرفات سے آرہے تھے۔ ابن شاہین نے اسی طرح لکھا ہے اور لوگون نے واقدی سے انھون نے اپنے دادا سے ایک دوسری حدیث روایت کی ہو شاید اصل مین محمد بن مسلم عن عثیم تھا غلطی سے بجاے عن کے ابن ہوگیا کیونکہ اس سند مین صحابی کلیب ہین۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہے۔

باب العین والجیم

(سیدنا) عجری (رضی اللہ عنہ)

ابن مانع سلکی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تھے۔ فتح مصر مین شریک تھے۔ انکی کوئی روایت مشہور نہین ہو اسکو ابن یونس نے کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عجوز (رضی اللہ عنہ)

ابن نمیر۔ نصر بن حماد نے اپنے والد سے انھون نے شعبہ سے انھون نے جریری سے انھون سے ابوسلیل سے انھون نے عجوز بن نمیر سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کعبہ مین دروازہ کے سامنے منھ کیے ہوے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کو (یہ بھی دعا) مانگتے ہوے مینے سنا اللھم اغفرلی ذنبی عمدی وخطائی[1] انکا تذکرہ ابونعیم اور ابوموسی نے لکھا ہو۔ اور ابونعیم نے کہا ہو کہ اسی طرح عجوز بن نمیر نے کہا ہو۔ اور اس حدیث کو غندر اور حجاج وغیر ہما نے شعبہ سے نقل کرکے روایت کیا ہو۔ اور انھون نے کہا ہو کہ عجوز نمیر کی اولاد سے ہین۔ ہمکو عبدالوہاب ابن ہبۃ اللہ نے اپنی سند کو عبداللہ بن احمد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حجاج بن یوسف نے سعید جریری سے انھون نے ابوالسلیل سے انھون نے عجوز سے جو نمیر کی اولاد سے تھے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کے قبل ابطح مین کعبہ کے سامنے نماز پڑھتے ہوے دیکھا اور یہ بھی آپکو فرماتے ہوے سنا اللھم اغفرلی ذنبی خطائی وجھلی اور ابوموسی نے بھی اسی طرح کہا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد یزید بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف بن قصی قریشی مطلبی ہین رکانہ بن عبد یزید کے بھائی تھے یہ ان لوگون مین ہین جنھین حضرت عمر بن خطاب نے حرم کے حدود قائم کرنے کیواسطے بھیجا تھا یہ قریش کے بزرگون مین تھے سب سے معمر تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو غنیمت خیبر مین سے تیس وسق دیے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

[1] ترجمہ۔ اے اللہ میرے گناہ بخشدے وہ گناہ میرے قصد سے ہوے ہون یا میری خطا سے ہون ۱۲

(سیدنا) عجیر (رضی اللہ عنہ)

ابن یزید بن عبد العزی مکہ مین رہتے تھے اسکو طبرانی نے بخاری سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ انھون نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو مگر انکی کوئی حدیث نہین روایت کی۔ بخاری کے علاوہ دوسرون نے مقبرہ مکہ کے بزرگی مین ایک حدیث انکی نسبت روایت کی ہو۔ کہ قیامت کے دن مکہ (کی قبرون مین) سے ستر ہزار آدمی اُٹھائے جاوینگے کہ اُنسے حساب نہوگا۔ مستغفری نے کہا ہو کہ انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس وسق[1] خیبر سے حصہ دیا تھا۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر دونون نے انکا نسب نہین بیان کیا ہو لیکن اسی طرح اور شاید یہ وہی عجیر بن عبد یزید ہین جنکا حال انسے پیشتر ذکر ہوا پس عبد کو (انکے والد کے نام مین سے) ساقط کردیا اور تائید اس سے بھی ہوتی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر سے تیس وسق انکو دیے تھے ہمکو ابو جعفر یعنے عبید اللہ بن احمد نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچاکر ابن اسحاق نے اُن لوگون کے نام مین جنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر مین سے حصہ دیا تھا نقل کرکے بیان کیا ہو کہ عجیر بن عبد یزید کو تیس وسق دیے تھے پس غالب گمان یہ ہو کہ پہلا ہی صحیح ہو اور یہ بیان غلط ہو۔ واللہ اعلم بالصواب۔

باب العین والدال

(سیدنا) عدا (رضی اللہ عنہ)

ابن خالد بن ہوذہ بن ربیعہ بن عمرو بن عامر بن صعصعہ بن معاویہ بن بکر بن ہوازن اور عمرو بکار بن عامر کے بھائی ہین اور بکار کا نام ربیعہ ہو اور ربیعہ عمرو کے بیٹے تھے اور یہی انف الناقہ (کے لقب سے مشہور) تھے یہ وہ انف الناقہ نہین ہین کہ جنکے قبیلہ کی مدح حطیئہ نے کی ہو۔ یہ عدا بصرے کے بدوون مین شمار کیے گئے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آئے تھے۔ انسے ابو رجاء عطاردی اور عبد المجید بن وہب اور جہضم بن ضحاک نے روایت کی۔ یہ فتح مکہ اور حنین کے واقعہ کے بعد ایمان لائے تھے۔ یہی ہین جنھون نے کہا تھا کہ ہمنے واقعہ حنین مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جنگ کی مگر نہ ہمکو اللہ نے غلبہ دیا اور نہ ہماری مدد کی پھر اسلام لائے اور انکا نسب اچھا ہوا ہمکو ابراہیم بن محمد کے علاوہ اور لوگون نے اپنی سندون کو ابو عیسی ترمذی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن بشار نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عباد بن لیث صاحب کرابیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد المجید بن وہب نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عدا بن خالد نے کہا کیا انکو (وہ) تحریر پڑھ کر نہ سناؤن (جو) کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو لکھدی۔ مینے کہا کہ

[1] ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہو۔

ہان سنائیے پس انھون نے میرے واسطے یہ تحریر نکالی ہذا ما اشتری العداء بن خالد بن ہوذۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد او امۃ لاداء ولا غائلۃ ولا خبثۃ بیع المسلم المسلم۔ آصمعی نے کہا میں نے غائلہ کی نسبت سعید بن ابی عروہ سے دریافت کیا انھون نے کہا کہ (غائلہ کے معنی) بندہ کا اپنے مولی کی خدمت سے بھاگنا اور چوری اور زنا مین مبتلا ہونا۔ اور انھین سے مینے خبثہ کے معنی دریافت کیے انھون نے کہا (خبثہ کے معنی) ایسے کافر کو بیچڈالنا جس سے مسلمانون سے معاہدہ ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عداس (رضی اللہ عنہ)

شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے غلام تھے۔ شہر موصل کے مقام نینوی کے رہنے والون سے ہین۔ یہ نصرانی تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کی (حدیث مین) انکا ذکر ہے۔ ہمکو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا یعنی یزید بن زیاد تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو شعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے نفیلی نے محمد بن اسحاق سے انھون نے یزید بن زیاد سے انھون نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کر کے خبر دی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے طائف کی طرف تشریف لیجانے کے قصہ کو ذکر کیا اور قبیلہ ثقیف سے جو مصائب آپکو پہونچے انکو بیان کیا اور کہا کہ اہل طائف نے آپ کو ایک باغ مین پناہ لینے پر مجبور کیا یہ باغ عتبہ اور شیبہ فرزندان ربیعہ کا تھا وہ دونون اس باغ مین (موجود) تھے پس آپ نے انگور کے سایہ (مین آرام لینے) کا قصد کیا چنانچہ وہین سایہ مین آپ بیٹھ گئے ربیعہ کے دونون بیٹے آپکو دیکھ رہے تھے اور دیکھتے تھے کہ جہلاے طائف آپکو کیسے مصائب دے رہے ہین پس ان دونون کے خون نے جوش کیا۔ ان دونون نے اپنے ایک نصرانی غلام کو جسکا نام عداس تھا بلایا اور اس سے کہا کہ ان انگورون مین سے ایک خوشہ لیکر اس شخص کے سامنے رکھدے (یہ اشارہ آنحضرت کی طرف تھا) چنانچہ اُسنے ویسا ہی کیا اور آپکے پاس آکر اس نے وہ انگور کا خوشہ رکھکر کہا اسکو نوش کیجیے جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ (کھانے کے لیے) رکھا تو (پہلے) بسم اللہ کہی پھر اسکو کھانا شروع کیا۔ عداس نے آپکے چہرۂ (انور) پر نظر کی پھر کہا کہ خدا کی قسم یہ کلام اس شہر کے لوگ تو نہین کہتے ہین۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا ای عداس تم کس شہر کے ہو اور تمھارا دین کیا ہے۔ اُسنے کہا مین نصرانی ہون اور نینوی کے باشندگان سے ہون۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا کہ یونس بن متی مرد صالح کے قریہ کے رہنے والون مین ہو۔ عداس نے کہا تم کیا جانو کہ یونس کون ہین آپنے فرمایا وہ میرے

۱؎ ترجمہ۔ یہ تحریر اس بات کی ہے کہ عداء بن خالد بن ہوذہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک غلام یا لونڈی خریدی جسمین نہ کوئی مرض ہو نہ کوئی غائلہ نہ کوئی خبثہ یہ خرید و فروخت ایسی ہوئی ہے جیسی ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان سے کرنی چاہیے ہے۔

بھائی نبی تھے اور مین بھی نبی ہون پس عداس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپکے سر اور ہاتھون اور قدمون کو بوسہ دیا۔ راوی نے کہا کہ ربیعہ کے دونون بیٹے آپسمین ایک دوسرے سے کہنے لگے خبردار ہو کہ تمھارے غلام کو تو اس شخص نے بگاڑ دیا جب عداس ان دونون کے پاس آئے تو ان دونون نے اُنسے کہا کہ اے عداس تمھاری خرابی ہو تمکو کیا ہو گیا تھا کہ تمنے اس شخص کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ انھون نے کہا اے آقا اس سے بہتر دنیا مین کوئی نہین ہے ان دونون نے کہا کہ تمپر افسوس ہے اے عداس اپنے دین سے نہ پھرو۔ تمھارا دین اُنکے دین سے بہتر ہے۔ انکا تذکرہ ابونعیم اور ابن مندہ نے لکھا ہے اور انکا تذکرہ ابوزکریا نے اپنے دادا ابوعبداللہ بن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ انکے دادا نے بھی انکا تذکرہ لکھا ہے۔

(سیدنا) عداس (رضی اللہ عنہ)

ابن عاصم بن قطن بن عبداللہ بن سعد بن وائل عکلی ہین اسکو ابن قانع نے اپنی سند کے ساتھ مستنیر بن عبداللہ بن عداس سے نقل کر کے بیان کیا ہے کہ عداس اور خزیمہ جو عاصم کے بیٹے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد مین آتے تھے انکو ابن دباغ اندلسی نے بیان کیا ہے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن بداء ہمکو عبیداللہ بن احمد بن علی وغیرہ اور لوگون نے اپنی سند کو ابوعیسیٰ ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن احمد بن ابوشعیب حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سلمہ حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن اسحاق نے ابونضر سے اُنھون نے باذان سے جو ام ہانی کے غلام تھے انھون نے عبداللہ بن عباس سے انھون نے تمیم داری سے آیت یاایھا الذین آمنوا شھادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت حین الوصیۃ اثنان کی نسبت نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے لوگ اس آیت کو میرے اور عدی بن بداء کے علاوہ کسی اور کے حق مین خیال کرتے تھے یہ دونون نصرانی تھے قبل اسلام شام کی طرف جایا کرتے تھے پس ایک مرتبہ بقصد تجارت شام کی طرف گئے ان دونون کے پاس بنی ہاشم کے غلام بدیل بن ابی مریم آئے اور انکے پاس ایک چاندی کا جام تھا۔ وہ (وہان آکر) بیمار پڑ گئے (چند عرصہ کے بعد) ان دونون کو (کچھ) وصیت کر کے مر گئے۔ تمیم داری کہتے تھے ہمنے اس جام کو ہزار درہم پر فروخت کر ڈالا پھر اسکو آپسمین ہمنے اور عدی نے بانٹ لیا۔ جب ہم لوگ بدیل کے عزیزون کے پاس آئے تو بدیل کا جو کچھ مال ہمارے پاس تھا وہ ہمنے اُنکے عزیزون کو دیدیا جب ان لوگون نے اسباب مین جام کو نہ پایا تو ہمسے اسکی کیفیت دریافت کی ہمنے کہا انھون نے (ہمارے پاس) اسکے سوا کچھ نہین چھوڑا۔ تمیم کہتے تھے جب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

مدینہ تشریف لانے کے بعد اسلام لایا تو مین پھر بدیل کے عزیزون کے پاس گیا اور بدیل کا سب واقعہ بیان کیا اور مینے (وہ) پانچسو درہم (جو جام فروخت کرکے لیے تھے) انکو دیدیے اور یہ بھی انکو مینے خبر دی کہ اسی قدر میرے دوست نے لیے ہین۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ لوگ انکو (یعنی عدی کو) لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگون سے گواہ طلب کیے انھون نے گواہون کو نہ پایا پس آنحضرت نے فرمایا تم اس شخص سے قسم لو اس چیز کی جسکی اسکے ہم مذہب تعظیم کرتے ہین پس انھون نے قسم کھالی اسی پر اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنو شہادۃ بینکم الآیہ کو نازل فرمایا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے عدی کا مسلمان ہونا مشہور نہین ہے۔ اور بعض متاخرین نے انکا ذکر کیا ہے۔

مین کہتا ہون کہ حق ابو نعیم کے ساتھ ہے۔ کیونکہ حدیث سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلام نہین لائے۔ کیونکہ تمیم حدیث مین کہتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکم دیا انسے اسکا حلف لو جسکو انکے دین والے معظم جانتے ہین۔ یہ قول اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ یہ مسلمان نہ تھے۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابو البداح ہمکو اسمعیل وغیرہ نے اپنی سند دن کو محمد بن عیسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابو البداح بن عدی سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عام رعیت کے واسطے اجازت دیدی تھی کہ ایک دن تیر اندازی کیا کرو اور ایک دن اسکو موقوف رکھا کرو۔ اسی طرح اسکو ابن عیینہ نے روایت کیا ہے اور اسکو مالک بن انس نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے ابو البداح ابن عاصم بن عدی نے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کیا ہے مگر مالک بن انس کی روایت بہت صحیح ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن تمیم کنیت ابو رفاعہ اسیطرح انکو ابن ابی علی نے بیان کیا ہے اور انکے نام مین اختلاف کیا گیا ہے بعض لوگون نے نمیم بن اسید اور بعض نے عبد اللہ بن حارث کہا ہے مگر جہانتک مین جانتا ہون تو سوا ابن علی کے دوسرون نے انکو عدی نہین کہا ہے انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

تیمی ہین انکو اسماعیلی نے بیان کیا ہے انسے وازع بن نافع نے انھون نے ابو سلمہ سے انھون نے عدی تیمی سے انھون نے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ آپنے فرمایا کہ قیامت رذیل آدمیون پر قائم ہوگی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

جذامی ہین۔ ہمکو ابو الحسن یعنی علی بن احمد بن علی بن ہیل طبیب بغدادی نے جو موصل مین فروکش تھے خبردی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم یعنی اسمعیل بن احمد بن عمر بن اشعث نے خبردی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد یعنی عبد العزیز بن احمد کنانی خبردی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد یعنی عبد الرحمن بن عثمان بن ابی نصر اور ابو القاسم تمام بن محمد رازی اور ابو نصر یعنی محمد بن احمد بن ہارون نے جو ابن جندی کے لقب سے ملقب تھے اور ابو القاسم یعنی عبد الرحمن بن حسین بن ابی العقب نے اور ابو بکر یعنی محمد بن عبد الرحمن بن عبید اللہ قطان نے خبردی وہ کہتے تھے ہمکو ابو القاسم یعنی علی بن یعقوب بن ابراہیم بن ابی العقب۔ نے خبردی وہ کہتے تھے ہمکو ابو زرعہ یعنی عبد الرحمن بن عمرو نصری نے خبردی وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن منصور نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن میسرہ صنعانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبد الرحمن بن حرملہ نے عدی جذامی سے نقل کرکے بیان کیا کہ انسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی سفر مین ملاقات ہوئی وہ کہتے تھے مینے کہا یا رسول اللہ میری دو عورتین ہین وہ دونون (مجھسے) لڑنے لگین مینے ایک کے تیر مار دیا وہ اپنے تختہ پر ڈالدی گئی پس وہ مرگئی آپنے فرمایا کہ تم اُسکی دیت دو اور اُسکے مال کے وارث نہ ہو وہ کہتے تھے گویا مین اب بھی دیکھ رہا ہون کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سرخ ناقہ پر ہین اور آپ فرماتے ہین ای لوگو تم جان لو کہ ہاتھ تین ہین (اول) اللہ کا ہاتھ (وہ) سب سے برتر ہی (دوسرے) دینے والے کا ہاتھ (وہ) اوسط ہو (تیسرے) وہ ہاتھ کہ جسکو دیا جاوے وہ سب سے نیچے ہو۔ پس تم لوگ مال دنیا سے بچو ای اللہ مینے (تیرے احکام کو) پہونچادیا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ طبرانی نے دونون کو دو عنوان مین ذکر کیا ہو یعنی ان عدی اور عدی بن زید جذامی کو پھر کہا ہو کہ عبد الرحمن بن حرملہ نے عدی جذامی سے روایت کی ہو یا انھون نے کسی اور شخص سے اور اسنے عدی جذامی سے روایت کی ہو کہ انھون نے عورت کو تیر مار دیا وہ مرگئی اور عبد اللہ بن ابی سفیان نے چراگاہ مدینہ کی نسبت عدی بن زید سے روایت کی ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ ابن مندہ نے ان دونون کو ایک کر دیا ہو لیکن یہ دونون دو شخص ہین ابن مندہ کا ایک کر دینا اس سبب سے معلوم ہوا کہ انھون نے یہ دونون حدیثین عدی بن زید جذامی کے تذکرہ مین لکھی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن حاتم بن عبد اللہ بن سعد بن حشرج بن امرء القیس بن عدی بن اخزم بن ابی اخزم بن ربیعہ بن جرول بن ثعل ابن عمرو بن غوث بن طی طائی ہین انکے والد حاتم ایسے بخشش والے تھے کہ انکی بخشش ضرب المثل تھی۔ عدی کی

کنیت ابو طریف تھی اور بعض نے کہا ہو کہ ابو وہب تھی انکے نسب مین طی تک بعض نامون کی نسبت نسب جاننے والون نے اختلاف کیا ہو یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سنہ ماہ شعبان مین وفد ہو کر آئے تھے۔ بعض نے کہا ہو کہ سنہ ہجری مین آئے تھے اور اسلام لائے یہ (پہلے) نصرانی تھے۔ ہمکو ابو الفضل یعنے عبداللہ بن احمد بن عبد القاہر نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ابو محمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو علی بن محسن تنوخی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عیسی بن علی بن عیسی بن داؤد نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے اسحق ابن ابراہیم مروزی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حماد بن زید نے ایوب سے انھون نے محمد بن سیرین سے انھون نے ابو عبیدہ بن حذیفہ سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مین عدی بن حاتم کے حالت کی نسبت کچھ دریافت کر رہا تھا اور وہ میرے ہمسایہ تھے مینے کہا کہ خود انھین سے چلکر کیون نہ دریافت کرون چنانچہ مین اُنکے پاس گیا اور اُنکی حالت پوچھی انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوے تو آپنے بلا بھیجا تو مجھکو ایسا سخت ناگوار ہوا کہ اُس سے زیادہ کوئی چیز ناگوار نہوئی پس مین وہان سے چل دیا یہانتک کہ جب مین روم کی سرحد کے قریب پہونچ گیا تھا تو مجھکو میری وہ جگہ ایسی ناگوار معلوم ہوئی کہ اس سے زیادہ سخت یا ناگوار کوئی چیز نہین معلوم ہوئی مینے (اپنے دل مین) کہا اگر مین اس شخص (یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤن اگر وہ کاذب ہونگے تو مجھکو کوئی خوف نہین ہو اور اگر سچے ہونگے تو مین انکی پیروی کر لونگا اور آگے بڑھنے لگا جب مین مدینہ مین آیا تو لوگ میری اطلاع پاکر میرے پاس آگئے اور انھون نے کہا عدی بن حاتم آگئے عدی بن حاتم آگئے پھر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپنے فرمایا اے عدی بن حاتم تم اسلام لاؤ مینے کہا کہ میرا بھی دین ہو آپنے فرمایا کہ مین تم سے زیادہ تمھارے دین کا جاننے والا ہون مینے کہا آپ مجھسے زیادہ میرے دین کو جانتے ہین آپنے دو یا تین بار فرمایا ہان آپ نے پھر فرمایا کیا تم اپنی قوم کے رئیس نہین ہو کیا تم مرباع نہین کھاتے ہو مینے کہا ہان پھر فرمایا کہ تم رکوسی (مذہب) نہین ہو کیا تم مرباع نہین کھاتے ہو مینے کہا ہان آپنے فرمایا یہ تو تمھارے مذہب مین جائز نہین ہو۔

بعض لوگون نے کہا ہو کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ طی کی طرف ایک تھوڑا سا لشکر بھیجا تو عدی نے اپنی بی بی کو (ساتھ) لیا اور ایک جزیرہ کی طرف چلے گئے تھے۔ اور اپنی ہمشیرہ سفانہ بنت حاتم کو وہین چھوڑ دیا چنانچہ مسلمانون نے سفانہ ہی کو گرفتار کر لیا۔ پس وہ اسلام لے آئین اور اپنے بھائی کے پاس لوٹ کر گئین اور اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا پس عدی اپنی بہن کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو کر اسلام لائے انکا اسلام اچھا ہو گیا ہمنے انکو (آیندہ) انکے ہمشیرہ سفانہ کے حال مین ذکر کیا ہو انھون نے رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم سے بہت سی حدیثین روایت کی ہین - جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو یہ حضرت ابوبکر صدیق کے
پاس صدقت کے وقت مین اپنی قوم کی زکاۃ لیکر آئے تھے اور اسلام پر ثابت (قدم) رہے مرتد نہین ہوسے اور انکی
قوم بھی انکے ساتھ ثابت (قدم) رہی یہ بڑی سخی اور اپنی قوم مین بڑے شریف تھے سب لوگ انکی تعظیم کرتے تھے خواہ
انکی قوم کے ہون یا کسی اور قوم کے حاضر جواب تھے - انسے روایت کی گئی ہو کہ انھون نے کہا کہ مجھپر کوئی نماز کا وقت
نہین داخل ہوا لیکن اس حال مین کہ مین اسکا مشتاق رہتا تھا - یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جسوقت آتے تھے
تو آپ انکا اکرام کرتے تھے ہمکو بہت سے لوگون نے اجازتاً ابو غالب بن بنا سے انھون نے ابو محمد جوہری سے انھون نے
ابو عمر حیویہ سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن معروف نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حسین بن فہم نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن سعد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یزید بن ہارون و علی بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے اسمعیل بن ابو خالد نے عامر شعبی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے جب عمر رضی اللہ عنہ (کی خلافت) کا زمانہ ہوا تو
عدی بن حاتم حضرت عمر کے پاس آئے جب یہ حضرت عمر کے پاس گئے تو گویا حضرت عمر کی طرف سے اپنی جانب کچھ بے التفاتی
دیکھی تو انھون نے کہا یا امیر المومنین کیا آپ مجھکو پہچانتے ہین حضرت نے کہا ہان خدا کی قسم پہچانتا ہون - تمکو اللہ تعالی نے
حسن معرفت کے ساتھ مشرف کیا مین تمکو پہچانتا ہون خدا کی قسم تم اسلام اسوقت لائے ہو کہ لوگون نے کفر کیا اور تمنے
پہچانا جب لوگون نے انکار کیا اور تمنے وفا کی جب لوگون نے بدعہدی کی تم آنگے ہوے جب لوگ پیچھے ہٹے - عدی نے
کہا کافی ہو مجھکو اے امیر المومنین مجھکو کافی ہو عدی فتوح عراق اور واقعہ قادسیہ اور واقعہ مہران اور واقعہ جسر مین ابو عبیدہ
کے ساتھ شریک تھے اور اسکے علاوہ (اور بھی فتوح مین شریک تھے) جب خالد بن ولید شام کی طرف گئے تھے تو یہ
انکے ساتھ بعض فتوح مین شریک رہے - خالد بن ولید نے انکے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس
خمس بھیجا تھا یہ عدی کوفہ مین رہتے تھے - شعبی نے کہا ہو کہ اشعث بن قیس نے عدی بن حاتم کے پاس ایک شخص کو
بھیجا کہ اُنسے حاتم کی دیگین عاریت مانگے انھون نے اِن دیگون کو بھر دیا اور مزدورون پر لاد کر وہ دیگین اشعث کے
پاس بھیجدین اشعث نے (یہ کیفیت دیکھکر) عدی کے پاس کہلا بھیجا کہ ہمنے خالی دیگ چاہی تھی عدی نے جواب دیا کہ ہم
خالی دیگین عاریت نہین دیتے عدی (کی خیرات کی یہ حالت تھی) چیونٹیون کے واسطے روٹی کے ریزے منتشر کرکے
ڈالدیا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ یہ ہمسایہ ہین انکا بھی حق ہو - یہ عدی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منحرف تھے
جب حضرت عثمان کی شہادت ہوئی تو انھون نے کہا کہ انکے قتل کی بابت ایک بکری کا بچہ بھی نہ مارا جاویگا - جب واقعہ
جمل مین انکی ایک آنکھ پھوٹ گئی اور انکا بیٹا محمد حضرت علی کی طرف مارا گیا اور انکا دوسرا بیٹا خارجیون کے ساتھ

مارا گیا تو اسے کہا گیا اے ابو طریف کیا حضرت عثمان کی شہادت مین بکری کا بچہ مارا گیا انھون نے کہا ہان خدا کی قسم بڑا بکرا (مارا گیا) یہ جنگ صفین مین علی رض کے ساتھ شریک تھے ان سے شعبی اور تمیم بن طرفہ اور عبد اللہ بن معقل اور ابو سحاق ہمدانی وغیرہم نے روایت کی ہو انھون نے ۶۸ھ مین وفات پائی تھی بعض نے کہا ہو ۶۶ھ اور بعض نے کہا ہو کہ ۶۷ھ مین وفات پائی انکی عمر ایک سو بیس کی تھی بعض نے کہا کہ کوفہ مین مختار کے زمانے مین وفات پائی تھی۔ بعض نے کہا کہ قرقیسا مین وفات ہوئی تھی مگر قول اول بہت صحیح ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ بن سوادہ بن جشم بن سعد جشمی ہین محمد کے والد تھے یہ عدی ان لوگون مین ہین جنھون نے زمانہ جاہلیت مین اپنے لڑکے کا نام محمد رکھا تھا۔ مگر مین نہین جانتا ہون کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے زمانے مین زندہ تھے یا نہین ہمنے انکے بیٹے محمد کے نام مین انکو ذکر کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ایسا ہی لکھا ہو اور ابو نعیم نے کہا ہے کہ انکے اسلام مین اختلاف کیا گیا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ انکو لوگون نے اُن شخصون مین ذکر کیا ہو جنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا تھا فتح مکہ کے نومسلمون مین ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین انکو گمان کرتا ہون کہ عدی بن ربیعہ بن عبد العزی بن عبد شمس بن عبد مناف ہین اور وہ ابو العاص بن ربیع کے چچازاد بھائی ہین پس اگر انکا خیال سچا ہو تو یہ دونون دو شخص ہین یعنی یہ عدی اور انسے پہلے (تذکرہ والے) عدی (دونون علیحدہ علیحدہ ہین)۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی زغبا ابو زغبا کا نام سنان بن سبیع بن ثعلبہ بن ربیعہ بن زہرہ بن بدیل بن سعد بن عدی بن کاہل بن نصر بن مالک بن غطفان بن قیس بن جہینہ جہنی ہین یہ انصار کے خاندان بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد اور خندق اور تمام مشاہد مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے یہ وہی شخص ہین کہ جنھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبس بن عمرو کے ساتھ واقعہ بدر مین ابو سفیان کے قافلہ کی تجسس مین بھیجا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن زید جذامی حجازی ہین انکی (بروایت کردہ) حدیث مین اختلاف ہو انسے عبد اللہ بن ابی سفیان نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اطراف مدینہ مین ایک ایک برید و نبیون کی چراگاہ بنائی تھی

کہ اُسکے درخت کے پتے نہ جھاڑے جائین سوا ایک لکڑی کے جس سے اونٹ ہانکے جلتے ہین اور کوئی چیز نکالی نہ جائے اُنسے عبدالرحمن بن حرملہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے قبیلہ جذام مین سے ایک شخص کو بیان کرتے ہوے سنا انھون نے ایک شخص سے نقل کیا جنکو لوگ عدی ابن زید کہتے تھے کہ انھون نے اپنی عورت کو ایک پتھر مار دیا جسکی وجہ سے وہ عورت مرگئی یہ شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تبوک مین پیچھے آکر ملے اور آپ سے اس عورت کا حال بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ اُسکی تم دیت دو اور اُسکے (مال کے) وارث نہ بنو- اسکو ابن مندہ اور ابونعیم نے کہا ہے اور ابوعمر نے عدی جذامی کہا ہو اور انسے ایک حدیث اُنھین کی عورت کے قتل کی روایت کی ہو اور کہا ہو کہ یہ حدیث عبدالرحمن بن حرملہ نے ایک شخص سے سنی جو قبیلہ جذام سے تھے اُنھون نے اُنھین مین سے ایک شخص سے سنی جنکو لوگ عدی کہتے تھے مگر نسب نہین بیان کیا اور وہ یہی ہین اور انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھکر کہا ہو کہ عدی بن زید عدوی جذامی ہین اور طبرانی نے ان دونون کو دو عنوان مین بیان کیا ہو عدی بن زید سے عبداللہ بن ابی سفیان نے حمی مدینہ کی نسب روایت کی ہو اور جذامی سے عبدالرحمن بن حرملہ نے روایت کی ہو کہ انھون نے اپنی عورت کو مارا وہ مرگئی ابوموسی نے کہا اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے دونون کو ایک کر دیا ہو حالانکہ وہ دونون دو شخص ہین عدی جذامی کا حال پہلے گذر چکا ہو- انکا تذکرہ تینون نے اور ابوموسی نے لکھا ہو-

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن شراحیل یہ عامر بن ذہل بن ثعلبہ بن عکابہ کی اولاد مین ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہوکر اپنے اور اپنے اعزا کی اسلام (کی خبر لیکر) آئے تھے اور انھون نے بسبب کسی خوف کے امان کا سوال کیا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو ایک خط لکھدیا تھا- انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو-

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد بن سوارہ بن قاطع بن جری بن عوف بن مالک بن سود بن تمیل بن جشم بن جذام جذامی ہین یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہوکر آئے تھے- اسکو ابن کلبی نے بیان کیا ہو-

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ بن ارقم بن نعمان بن عمرو بن وہب بن ربیعہ بن معاویہ اکرمین کندی ہین انکی کنیت ابوفروہ تھی انکو ابن ابی عاصم اور علی عسکری اور طبرانی وغیرہم نے صحابہ مین بیان کیا ہو لیکن انکے والد کے صحابی ہونے مین تو کوئی شک ہی نہین ہو- طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ یحیی بن سعید سے انھون نے ابوزبیر سے انھون نے

عدی بن عدی بن عمیرہ کندی سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سے سلمان کے مال (تلف کرنے) مین قسم کھائی وہ شخص اپنے اوپر اللہ تعالی کو بہت غصہ مین پاویگا۔ اور یہ حدیث بہت سے لوگون نے عدی بن عدی سے انھون نے اپنے والد سے اور اپنے چچا عرس بن عمیرہ سے نقل کرکے روایت کی ہو۔ ہکو ابو احمد یعنی عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے اپنی سند کو ابو داؤد یعنی سلیمان بن اشعث تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن علاء نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو بکر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے مغیرہ بن زیاد موصلی نے عدی بن عدی سے انھون نے عرس سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے بیان کیا کہ آپ فرماتے تھے جب کسی مقام مین کوئی برا کام کیا جائے تو جو شخص وہان موجود ہو مگر اُس کام کو بُرا جانے یا فرمایا کہ اس سے منع کرے تو وہ مثل اُس شخص کے ہوگا جو وہان موجود نہین ہو اور جو شخص وہان موجود نہو مگر اس کام کو پسند کرے وہ مثل اُس شخص کے ہوگا جو وہان[1] موجود ہو۔ یہ عرس بن عمیرہ عدی بن عدی کے چچا ہین نیز اسکو ابو داؤد نے احمد بن یونس سے انھون نے ابو شہاب سے انھون نے مغیرہ سے انھون نے عدی بن عدی سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہو پس جہان یہ حدیثین مرسل روایت ہوئی ہین انکو دیکھکر بعض لوگون نے انکو صحابی خیال کیا ہو۔ ہکو ابو منصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابو زکریا تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن سعید نے بیان کیا نیز ابو زکریا نے کہا کہ ہمسے احمد بن علی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے وہبہ نے بیان کیا وہ دونون کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عدی بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے رجاء ابن حیوۃ اور عرس بن عمیرہ نے عدی بن عمیرہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے ایسی حلف کی کہ اُس سے اپنے بھائی (مسلمان) کا مال اپنی ملک مین کرے وہ اللہ بزرگ کو اپنے اوپر غصہ کرتے ہوے دیکھیگا ابو زکریا نے کہا ہو کہ مینے عبداللہ بن احمد بن حنبل کو کہتے ہوے سنا وہ کہتے تھے مینے اپنے والد کو کہتے ہوے سنا کہ عدی بن عدی کے والد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔ مین کہتا ہون کہ عدی صحابی نہ تھے انکو عمر بن عبدالعزیز نے جزیرہ اور موصل کا عامل بنا دیا تھا اور بڑے عبادت گزار تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہو کہ یہ اہل جزیرہ کے سردار تھے عمر بن عبدالعزیز کا انکو عامل بنانا اُسپر دلالت کرتا ہو کہ یہ صحابی نہ تھے کیونکہ انکی خلافت سنہ ہجری مین تھی اور یہ عدی اسکے بعد بھی زندہ رہے۔

---

[1] مقصود یہ ہو کہ برے کام کو سنکر اس سے بیزاری ظاہر کرو بنا چاہیے یا کم از کم اس سے دل مین ناراض ہونا چاہیے ۱۲

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن سوید بن زبان بن عمرو بن سلسلہ بن غنم بن ثوب بن معن بن عتود طائی ہین یہ مغنی اور شاعر ہین ابن کلبی نے کہا ہو کہ انھون نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا تھا اور اسلام کا بھی بحالت اسلام جو اشعار انھون نے کہے تھے انمین سے چند یہ ہین ؎

ترکت الشعر واستبدلت منہ ۔ اذا داعی صلوۃ الصبح قاما
کتاب اللہ لیس لہ شریک ۔ وودعت المدامۃ والندامی
وودعت القداح وقد ارانی ۔ بھا سدکا وان کانت حراما

یہ عدی اعرج کے لقب سے مشہور تھے۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ بن فروہ کندی ہین انکی کنیت ابو زرارہ تھی انھون نے مقام رہا مین وفات پائی تھی۔ آپسے قیس بن ابو حازم نے روایت کی ہو ہمکو عبد الوہاب بن ابی منصور امین نے اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن اشعث سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے مسدد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی نے اسمعیل بن خالد سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے قیس نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عمرو کندی نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو تم مین سے جو شخص ہماری طرف سے عامل بنکر جائے تو وہ اگر ایک تاگہ بھی (وہان کی آمدنی کا) ہمسے چھپائے تو یہ خیانت ہو قیامت کے دن اُسے لائیگا پس ایک انصاری سیہ فام کھڑے ہو گئے اور انھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھسے اپنا کام واپس لیجیے حضرت نے فرمایا کیون انھون نے کہا ابھی آپنے ایسا ایسا فرمایا ہو آپنے فرمایا ہان یہ مین اُس شخص کے لیے کہتا ہون جسکو عامل بناؤن کہ وہ قلیل و کثیر سب لے آئے پھر جسقدر اسکو دیدیا جائے لے لے ورنہ نہ لے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ حضرمی ہین اور بعض لوگ انکو کندی کہتے ہین صحیح یہی ہو کہ یہ کندی ہین۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ یہ عرس بن عمیرہ کندی کے بھائی تھے انسے انکے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کے معاملات مخفی ہوتے ہین ثیبہ عورت تو اپنی رضامندی یا نارضامندی

۱؎ ترجمہ مینے شعر گوئی ترک کر دی اور اُسکے عوض مین یہ بات اختیار کی ہو کہ جب اذان صبح کی ہوتی ہو اُٹھ کھڑا ہوتا ہون ٭ کتاب خدا کا کوئی شریک نہین ہو ٭ مینے شراب خواری اور رندانہ مجلسین چھوڑ دین ٭ مینے جاموشی ترک کر دی اور مین اپنے آپکو اسکی وجہ سے خوشدل پاتا ہون اور یقیناً وہ حرام تھی ۱۲

بیان کروسے مگر بکر کی رضا اُسکا خاموش ہوتا ہو- اور سلیمان بن بلال نے یحیی بن سعید سے انھون نے ابو زبیر سے
انھون نے عدی بن عدی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ دو شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس ایک زمین کی بابت جھگڑتے ہوے حاضر ہوے اور آپ سے ایک نے عرض کیا کہ وہ زمین میری ہو اور
دوسرے نے کہا وہ میری زمین ہو اور اسنے اسکو غصب کرلیا ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے ہاتھ مین
زمین ہو وہ قسم کھادے جب لوگون نے اس شخص کو حلف لینے کے واسطے کھڑا کیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ خبردار ہو
جس نے مرد مسلمان کے مال (تلف کرنے) پر قسم کھائی وہ (قیامت کے دن) اللہ تعالی کو اپنے اوپر غصہ کرتے
ہوے دیکھے گا- اسنے کہا جو اس زمین کو چھوڑ دے آپنے فرمایا کہ اُسکے لیے جنت ہو- انکا تذکرہ ابن مندہ
اور ابو نعیم نے لکھا ہو مگر ابو نعیم نے کہا ہو کہ یہ میرے خیال مین پہلے ہی شخص ہین یعنی عدی بن عمیرہ بن فروہ-
مین کہتا ہون کہ حق ابو نعیم ہی کے ساتھ ہو کہ وہ دونون ایک ہین لیکن انکے بیٹے عدی بن عدی بن عمیرہ کا صحابی ہونا
ثابت نہین ہو- اور عدی بن عمیرہ بن فروہ کوفہ مین رہتے تھے جب امیر المومنین علی بن ابی طالب وہان گئے تو انھون نے
اہل کوفہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین کچھ سخت و ناملائم باتین سنین پس ہوار قم نے جو قبیلۂ کندہ کے خاندان سے
اور عدی بن عمیرہ کے گروہ سے کہا تھا کہ ہم اس شہر مین نہین رہتے ہین کہ جسمین لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کو
دشنام دہی کرتے ہین پس وہ وہان سے حضرت معاویہ کے پاس چلے گئے جب عدی کے پاس کوئی عراقی آتا تھا
تو یہ اُسکو جزیرہ مین اُترنے کی جگہ دیتے تھے (کیونکہ یہ) اہل شام سے ڈرتے تھے کہ وہ فساد کر بیٹھین گے اور انکو
کچھ زمین دیدیتے تھے بعد اسکے انھون نے اہل عراق کو یہ لکھ بھیجا کہ مین خوف کرتا ہون کہ نصیبین کے بچھو تمکو تکلیف
پہونچا ئینگے لہذا تم مقام رہا مین رہو اور وہین انکو زمین دیدی یہ سب لوگ حضرت معاویہ کے ساتھ صفین مین شریک
ہوے- عدی کا انتقال مقام رہا مین ہوا- ابو الہیثم نے کہا ہو کہ یہ عدی اور وہ عدی جنکا ذکر اس سے پہلے ہوا
دونون ایک ہین اور ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ عدی بن عمیرہ کندی اور بقول بعض حضرمی بن زرارہ بن ارقم
ابن نعمان عدی بن فروہ کندی کے قوم سے ہین کنیت انکی ابو فروہ ہو- ابن ابی خیثمہ نے عدی بن عمیرہ اور عدی بن
فروہ کے درمیان مین فرق بیان کیا ہو واللہ اعلم-

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن فروہ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو اور (یہ بھی) کہا ہو کہ انکی نسبت کہا جاتا ہو کہ یہ عدی بن عمیرہ بن فروہ بن زرارہ
ابن ارقم کندی ہین کوفی الاصل تھے اور وہین انکا مسکن تھا مگر حران چلے گئے تھے بعض نے کہا ہو کہ وہی پہلے

شخص ہین یعنی عدی بن عمیرہ کندی ہین یہ اکثر لوگون کے نزدیک عمر بن عبد العزیز کے مصاحب تھے اسکو بخاری نے کہا ہو اور بخاری کے علاوہ لوگون نے بخاری کی مخالفت کی ہو اور انکو عدی بن عمیرہ کندی کہا ہو اور بعض کے نزدیک یہ پہلے شخص نہین ہین اور احمد بن زہیر نے کہا ہو کہ یہ نہ تو عمیرہ کے بیٹے ہین نہ فروہ کے اور انکے والد کو تیسرا شخص کہا ہو اور انسے ایک شخص نے روایت کی ہو جسکو لوگ عرس کہتے تھے رجا ابن حیوہ نے عدی بن عدی بن عدی بن عمیرہ بن فروہ سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو۔ واقدی نے کہا ہو کہ عدی بن عمیرہ بن زرارہ نے سنہ میں بمقام کوفہ وفات پائی۔ انکو مین پہلا ہی عدی خیال کرتا ہون واللہ اعلم۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر کا یہ کلام ایسا نہین ہو کہ اول کی غیریت پر دلالت کرے اور ابو حاتم و بخاری کا قول بھی اس امر پر دلالت نہین کرتا کہ یہ ان دونون کے علاوہ ہین ہان احمد بن زہیر کا قول اس امر پر دلالت کرتا ہو کہ یہ عدی ان دونون کے علاوہ شخص ہین اور شک نہین ہو کہ اسمین احمد بن زہیر نے غلطی کی اور مین بھی اس بات مین نہین شک کرتا ہون کہ یہ عدی بن فروہ اپنے دادا کی طرف منسوب کر دیے گئے حالانکہ وہ ابن عمیرہ بن فروہ ہین نیز یہی عدی عرس بن عمیرہ کے بھائی ہین میرے خیال مین یہ تینون شخص ایک ہی ہین واللہ اعلم۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس سہمی ہین یہ بھی مولفۃ القلوب مین سے تھے علی بن مبارک نے محمد بن ابی کثیر سے روایت کی ہے کہ وہ انھین مین سے تھے مولفۃ القلوب تیرہ آدمی تھے آٹھ قریشی اور انھین مین عدی بن قیس سہمی کو بھی بیان کیا ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ معروف نہین ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن سراقہ بن خباب بن عدی بن جد بن عجلان بلوی ہین جو انصار عمرو بن عوف کی اولاد سے تھے یہ انکے حلیف تھے اور خیبر کے واقعہ مین شہید ہوے انکے سینہ مین برچھا مار دیا گیا تھا اُسی کے صدمہ سے مر گئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ اسی طرح ابن اسحاق اور واقدی نے کہا ہو اور ابن کلبی نے کہا ہو کہ ابن نضیلہ اور یہ نضیلہ بن عبد العزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن کعب قریشی عدوی ہین اور عدی کی والدہ مسعود بن نضافہ بن سعد بن سہم کی بیٹی تھین انھون نے اور انکے بیٹے نعمان نے حبش کی طرف ہجرت کی تھی اور وہین یہ عدی

ابن نضلہ نے وفات پائی یہ اسلام مین اول مورث ہین کہ انکے بیٹے نعمان نے انکی میراث پائی۔ انکا تذکرہ ابوعمر اور ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن نوفل بن اسد بن عبد العزی بن قصی اسدی قریشی ہین یہ نوفل کے دونون بیٹون ورقہ اور صفوان کے بھائی تھے انکی والدہ آمنہ بنت جابر بن سفیان تابط شرا فہمی کی بہن تھین اسکو زبیر نے بیان کیا ہو عدی فتح مکہ مین اسلام لائے تھے پھر حضرت عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کی طرف سے حضرموت کے عامل رہے ام عبد اللہ بنت ابی بختری بن ہشام انکی زوجہ تھین عدی انکو برابر لکھ لکھ بھیجتے تھے کہ تم میرے پاس چلی آؤ مگر وہ نہ آتی تھین بالآخر عدی نے انکو یہ شعر لکھکر بھیجا ؎

اذا ما ام عبد اللہ لم تحل بواديه ولم تمس قريبا هيج الشوق دواعيه

توام عبد اللہ سے انکے بھائی اسود بن ابی بختری نے کہا کہ تمھارے چچازاد بھائی کا اب یہ حال ہو رہا ہو تم اُسکے پاس چلی جاؤ چنانچہ یہ (اُنکے پاس) چلی گئین۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عدی (رضی اللہ عنہ)

ابن ہمام بن مرہ بن حجر بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ بن حارث اصغر بن معاویہ کندی ہین ابو عائذ انکی کنیت تھی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہو کر آئے تھے اسکو ابن دباغ نے ابن کلبی سے نقل کیا ہو۔

باب العین والراء

(سیدنا) عرابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اوس بن قیظی بن عمرو بن زید بن جشم بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی پھر حارثی ہین انکے والد اوس بن قیظی ان منافقون کے سردارون مین سے تھے جو کہتے تھے کہ ان بیوتنا عورة اور ابن اسحاق اور واقدی نے ذکر کیا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو احد مین بوجہ کمسنی کے چند اور لوگون کے ہمراہ جنمین ابن عمر اور براء بن عازب بھی تھے واپس کر دیا تھا یہ عرابہ اپنی قوم کے سردارون مین سے تھے

ف۱ ترجمہ۔ جب ام عبد اللہ نے اسکے یہان آنا نہ چاہا اور قریب بھی نہ گئین تو انکا شوق اور بھی جوش مین آیا ۱۲

ف۲ ترجمہ۔ بیشک ہمارے گھر تنہا ہین ہم جہاد مین نہین جا سکتے ۱۲

بڑی سخی تھے سخاوت بن عبداللہ بن جعفر اور قیس بن سعد بن عبادہ کے مقابل سمجھے جاتے تھے - ابن قتیبہ اور مبرد نے ذکر کیا ہو کہ (ایک مرتبہ) عرابہ نے شماخ شاعر کو دیکھا وہ مدینہ جا رہا تھا اس سے پوچھا کہ مدینہ کیون جاتے ہو اسنے کہا اپنے گھر والون کے واسطے غلہ لینے جاتا ہون اسکے ساتھ دو اونٹ تھے پس انھون نے چھوہارے اور گیہون سے انکو بھر دیا اور اسکو کپڑے پہنا دیے اور اسکی بڑی عزت کی پس وہ مدینہ سے (اپنے مکان) چلا گیا اور انکی اپنے اس قصیدہ مین مدح کی سے

رائیت عرابۃ الاوسی یسمو الی الخیرات منقطع القرین اذا ما رایۃ رفعت لمجد تلقاہا عرابۃ بالیمین
اذا بلغتنی وحملت رحلی عرابۃ فاشرقی بدم الوتین

کا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عرابہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شماخ جہنی ہین - یہ اس تحریر مین گواہ تھے جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علاء بن حضرمی کے لیے بحرین بھیجنے کے وقت لکھ دی تھی - اسکو دباغ نے اسمین ذکر کیا ہو کہ جسمین ابو عمر پر استدراک کیا ہو -

(سیدنا) عرابہ (رضی اللہ عنہ)

عبد الرحمن کے والد تھے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو انکی سندون مین انکا ذکر ہو اور اس سے زیادہ انکی نسبت اور کچھ نہین بیان ہو -

(سیدنا) عرباض (رضی اللہ عنہ)

ابن ساریہ سلمی ہین انکی کنیت ابو نجیح تھی - انسے عبد الرحمن بن عمرو اور جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان وغیرہم نے روایت کی ہو یہ شام مین رہتے تھے - ہمکو ابو بکر یعنی محمد بن عبد الوہاب بن عبد اللہ معروف بابن شیرجی دمشقی وغیرہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حافظ ابو القاسم یعنی علی بن حسن بن ہبۃ اللہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو العلاء یعنی احمد بن مکی بن حسنویہ حسنوی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو منصور یعنی محمد بن احمد بن علی بن شکرویہ نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو عبد اللہ یعنی محمد بن ابراہیم بن جعفر یزدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن فرج حمصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے بقیہ بن ولید نے بحیر بن سعد سے انھون نے خالد بن

سلہ ترجمہ مینے عرابہ اوسی کو دیکھا کہ وہ نیکیون کی طرف ترقی کرتے ہین اور کوئی انکا ساتھی نہین ہوتا جب کوئی جھنڈا بزرگی کا بلند کیا جاتا ہو تو عرابہ اسکو داہنے ہاتھ سے لے لیتے ہین جب تمنے مجھے پہونچا دیا اور سواری میری غلہ سے لاد دی تو نے ای عرابہ تو اب رگ گردن کو سرخ کرے ۱۲

معدان سے انھون نے عبد الرحمن بن عمرو سے انھون نے عرباض بن ساریہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نہایت بلیغ نصیحت فرمائی (ذکر جسکی وجہ ہے) آنکھون سے آنسو بہنے لگے اور دل لوگون کے دہلنے لگے تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو گویا رخصت ہونیوالے کی ہو پس آپ ہمین کیا وصیت کرتے ہین آپنے فرمایا مین تمکو اللہ سے ڈرنے کی اور حاکم کی فرمانبرداری کرنے کی وصیت کرتا ہون اگرچہ حبشی غلام ہو۔ پس جو شخص تم مین سے زندہ رہیگا بڑا اختلاف دیکھیگا تم لوگ امور محدثہ سے بچو کیونکہ وہ گمراہی ہین پس جو شخص تم مین سے اسکو پاوے وہ میرے طریقہ کو اختیار کرے اور خلفاء مہدیین وراشدین کے طریقہ کو (اختیار کرنے) اور سخت پکڑو انکو عرباض کی وفات سنہ ھجری مین ہوئی تھی اور بعض نے کہا کہ عبد اللہ بن زبیر والے فتنہ مین انکی وفات ہوئی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) غرریب (رضی اللہ عنہ)

کندی تھے انکا شمار اہل شام مین ہو انسے ابو عفیف یعنی عبد الملک نے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تم لوگ میرے بعد نئی چیزین پیدا کروگے مگر محدثات عمر (رضی اللہ عنہ) مجھکو بہت محبوب ہین۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عرس (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن ربیعہ بن ہوذہ بن ربیعہ اور وہی ربیعہ بکار بن عامر بن صعصعہ ہین یہ عرس اور انکے بھائی عمرو بن عامر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہو کر آئے تھے آپنے انکے رہنے کے مقامات یعنے مصنع اور فرار ہبہ کردیے تھے اسکو ابن دباغ نے بیان کیا ہو۔

(سیدنا) عرس (رضی اللہ عنہ)

ابن عمیرہ کندی ہین عدی بن عمیرہ کے بھائی تھے انکا نسب انکے بھائی عدی کے تذکرہ مین گذر چکا ہو انسے انکے بھتیجے عدی بن عدی بن عمیرہ نے روایت کی ہو۔ انکی حدیث اہل شام سے مروی ہو انسے زہدم بن حارث نے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھپر قصداً جھوٹ باندھا پس اسکو چاہیے کہ اپنی جگہ دوزخ مین تلاش کرے۔ اور عدی بن عدی نے عرس سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتون کی تزویج مین عورتون ہی سے مشورہ لو۔ اور یہ حدیث عدی سے روایت کی گئی ہو اور انھون نے اپنے والد عدی بن عمیرہ سے انھون نے عرس سے روایت کی ہو۔ اور عدی بن عمیرہ اور عدی بن عدی کی نسبت مین جو کچھ کلام ہو وہ پہلے گذر چکا ہو۔

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عرس (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس بن سعید بن ارقم بن نعمان کندی ہین انکا صحابہ مین ذکر کیا گیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو اور کہا ہو کہ
مین انکو نہین جانتا ہون بعض لوگون نے کہا ہو کہ عبد اللہ بن زبیر کے فتنہ مین انکی وفات ہوئی تھی۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسعد بن کرب تمیمی ہین اسکو ابن مندہ اور ابو نعیم نے کہا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ عرفجہ بن اسعد بن صفوان تمیمی ہین۔
بصری تھے یہ وہی شخص ہین کہ ایام جاہلیت مین واقعہ کلاب کے دن انکی ناک کو صدمہ پہونچا تھا ہمکو ابو منصور بن مکارم
مودب نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو القاسم یعنی نصر بن صفوان نے اپنی سند کو معافی بن عمران تک پہونچا کر خبر دی
انھون نے ابو الاشہب سے انھون نے عبد الرحمن بن طرفہ بن عرفجہ سے انھون نے اپنے دادا سے روایت کی ہو
انکے دادا نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور انکے دادا کی ناک واقعہ کلاب مین کٹ گئی تھی تو انھون نے چاندی کی ناک لگالی تھی
وہ بدبو کرنے لگی (انھون نے کہا) مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ سونے کی ناک لگاؤن اور اس حدیث کو ہاشم بن برید اور ابو سعید
صنعانی نے ابو الاشہب سے اپنی سند کیساتھ نقل کر کے اُسی کے مثل روایت کیا ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خزیمہ یہ وہ شخص ہین کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان سے انکے حق مین کہا تھا اور انکو مدد کیلیے
بھیجا تھا کہ انسے مشورہ لیا کرنا کیونکہ وہ دشمن کو فریب دینے والے اور جہاد کرنے والے ہین۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو
مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے انکو اسی طرح ذکر کیا ہو کہ عرفجہ ابن خزیمہ ہین مینے اسکو بہت سے اُن صحیح نسخون مین دیکھا ہو جو کہ
نہایت معتبر ہین کہ خزیمہ غلط ہو بلکہ وہ ہرثمہ ہین اور یہ وہی شخص ہین جنکو عتبہ بن غزوان کی مدد کے لیے حضرت عمر نے بھیجا
تھا اور ابو بکر صدیق نے بھی عمان مین انسے جیفر بن جلندی کو مدد دی تھی (یہ اسوقت) کہ جب وہان کے لوگ لقیط بن
مالک ازدی صاحب تاج کے ساتھ مرتد ہو گئے تھے اور عرفجہ کے ساتھ حذیفہ بن محصن علقانی اور عکرمہ بن ابی جہل
تھے پس انھون نے مرتدون پر فتح پائی۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن شریح اشجعی ہین بعض نے کہا کندی ہین اور بعض نے انکے والد کا نام صریح اور بعض نے ضریح اور بعض نے طریح
اور بعض نے شریک اور بعض نے ذریح بیان کیا ہو اور بعض لوگون نے انکے علاوہ کہا ہو) ور انمین سے بعض

لوگون نے انکو اسلمی کہا ہو یہ کوفہ مین رہتے تھے انسے قطبہ بن مالک اور زیاد بن علاقہ اور نسیبی وغیرہم نے روایت کی ہو کہ
زیاد بن علاقہ نے قطبہ بن مالک سے انھون نے عرفجہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ
فجر کی نماز پڑھی پھر فرمایا کہ آج کی شب (مینے خواب دیکھا کہ) میرے اصحاب وزن کیے گئے چنانچہ ابوبکر وزن کیے گئے پھر
عمر وزن کیے گئے پھر عثمان وزن کیے گئے یہ سب لوگ بھاری اترے - ہکو یحیی بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابوبکر یعنی احمد
ابن ابی عاصم تک پہونچا کر اجازۃً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابوموسی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے شعبہ نے زیاد
ابن علاقہ سے انھون نے عرفجہ بن شریک سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ عنقریب فتنہ اور شر برپا ہوگا پس جو ارادہ کرے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو پراگندہ کرے حالانکہ وہ مجتمع
ہون تو تم لوگ اُسکو مار دو خواہ کوئی ہو - ابوعمر نے کہا ہو کہ احمد بن زہیر نے کہا ہو کہ عرفجہ اشجعی عرفجہ بن شریح کندی کے
علاوہ ہین اور کہا کہ جسطرح احمد نے کہا ہو وہ میرے نزدیک نہین اور انسے ابوعمر نے یہ دونون حدیثین روایت کی ہین
اور کہا ہو کہ عرفجہ کے والد کے نام مین بہت اختلاف ہو - انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو -

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ہرثمہ بن عبد العزی بن زہیر بن ثعلبہ بن عمرو بارق کے بھائی تھے اور بارق کا نام سعد بن عدی بن حارثہ بن
عمرو مزیقیا یہ وہی شخص ہین جنھون نے موصل مین لشکر جمع کیا تھا - اور اُسکے حاکم ہوے اور موصل کی نسبت انکی
بہت خبرین ہین یہ وہی شخص ہین کہ انکے ذریعہ سے عمر بن خطاب نے عتبہ بن غزوان کو مدد دی تھی جب اُنکو بصرہ کا
حاکم کیا تھا - اور ابن غزوان کے پاس لکھ بھیجا تھا کہ مین عرفجہ بن ہرثمہ سے تمھاری مدد کرتا ہون کیونکہ وہ دشمن سے
بڑے لڑنے والے اور مکر کرنے والے ہین - جب وہ تمھارے پاس آوین تو اُنسے (امور جنگ مین) مشورہ لیتے رہنا
ہشام کلبی نے انکو اسی نسب سے ذکر کیا ہو اور انکو بنی عمرو سے جو بارق کا بھائی تھا شمار کیا ہو اور کہا ہو کہ انکا شمار
بارق مین ہو اور طبرانی نے ذکر کیا ہو کہ یہ وہی شخص ہین کہ جنھین حضرت عمر نے عتبہ بن غزوان کی امداد کے واسطے
بھیجا تھا اور ابوعمر نے انکو عرفجہ بن خزیمہ کہا ہو پس اسمین تصحیف ہوگئی ہو اور ہم اسکو ذکر کر چلے ہین کہ اُنکی غلطی پہچان
لی جاوے ہکو ابومنصور بن مکارم نے اپنی سند کو ابوزکریا یزید بن ایاس ازدی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے
مجھسے حسین بن علیل عنزی نے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے ابوغسان یعنی ربیع بن سلمہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے
ہمسے ابوعبیدہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ موصل کو حضرت عثمان بن عفان نے آباد کیا اور وہان چار ہزار لوگونکو
ازد اور طی اور کندہ اور عبد القیس کے بسایا اور عرفجہ بن ہرثمہ بارقی کو حکم دیا پس انھون نے فارس سے موصل تک

انکو معافی مین دیدیا عرفجہ کو حضرت عثمان نے اہل فارس پر شبخون مارنے کی غرض سے بھیجا تھا اور جیسے ابوزکریا نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھے محمد بن یزید نے سری بن یحیی سے اُنھون نے سیف بن عمرو سے انھون نے محمد اور طلحہ اور مہلب سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے سعد بن ابی وقاص نے حضرت عمر کو لکھا کہ اہل موصل انطاق مین جمع ہو رہے ہین اور مین وہان سے چلا آیا ہون تکریت مین مقیم ہون پس حضرت عمر نے انکے پاس لکھا کہ عبد اللہ بن معتم عبسی کو انطاق کی طرف روانہ کردو اور مقدمۃ الجیش انکے ربعی بن افکل عنزی اور محافظ لشکر عرفجہ بن ہرثمہ بارقی ہون اور تکریب و موصل کی فتح مین پوری حدیث بیان کی واللہ اعلم۔

(سیدنا) عرفجہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی یزید۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر مستغفری نے انکو صحابہ مین بیان کیا ہے۔ ابو موسی نے کہا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ انکو شرف صحبت حاصل تھا مگر کوئی حدیث انکی نہین بیان کی۔

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین۔ کلبی نے ابو صالح سے انھون نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے کہ اللہ برتر کا قول للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون الآیہ (اسکی شان نزول یہ ہے کہ) اوس بن ثابت نے وفات پائی اور تین لڑکیان چھوڑین اور ایک بی بی جنکا نام کجہ کے نام مشہور تھین پس دو شخص اوس کی چچا کی اولاد سے کھڑے ہوے جنکا نام قتادہ اور عرفطہ تھا اور دونون نے اوس کا مال لے لیا۔ توام کجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئین اور عرض کیا یا رسول اللہ اوس بن ثابت نے وفات پائی اور میرے پاس تین لڑکیان چھوڑین اور میرے پاس کچھ نہین ہے کہ انکی معاش مین خرچ کرون حالانکہ انھون نے اچھا مال چھوڑا ہے وہ انکے چچا کے بیٹے قتادہ و عرفطہ لے گئے اور انھون نے لڑکیون کو کچھ بھی نہین دیا اور وہ لڑکیان میرے پاس ہین اور وہ دونون اُن لڑکیون کو کچھ کھانے پینے کو نہین دیتے اور میرے پاس ایسا نہین کہ انکو کفایت کرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا کہ تم اپنے گھر لوٹ جاؤ مین دیکھون اللہ برتر اسکے بارہ مین کیا حکم دیتا ہے۔ پس اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون الآیہ اور آپنے قتادہ اور عرفطہ کے پاس کہلوا بھیجا کہ تم مال سے کسی شی کے قریب نہونا (یعنے اسمین سے کچھ صرف نکرنا) یہانتک کہ مین تمکو دیکھون پھر اللہ تعالے نے یہ آیت نازل کی یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین (انکا) تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے۔

[۱] ترجمہ۔ مردون کے لیے حصہ ہے اس (مال) مین جو چھوڑ جائین والدین اور رشتہ دار ۱۲

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حباب بن حبیب اور بعض نے کہا ہو کہ یہ ابن جبیر ازدی ہین بنی امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف کے حلیف تھے واقعۂ طائف مین شہید ہوے انھون نے اولاد چھوڑی تھی - انکی کوئی روایت معروف نہین انکو ابن اسحاق نے بھی ذکر کیا ہو کہ ابن حباب ہین اور ابن ہشام نے کہا ہو کہ یہ ابن حباب کہے جاتے تھے - انکا تذکرہ ابو عمر اور ابن مندہ نے بیان کیا ہے

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نضلہ اسدی ہین انکی کنیت ابو ملعت تھی انکا تذکرہ ابو ملعت اور ابو مصعب مین کیا گیا ہو پس چاہیے کہ وہان انکا حال دیکھا جائے -

(سیدنا) عرفطہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نہیک تیمی ہین یہ صحابی تھے - انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو اور ابو موسی نے انکا تذکرہ لکھکر کہا ہو کہ یزید بن عبد اللہ نے صفوان بن امیہ سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھے کہ عرفطہ بن نہیک تیمی کھڑے ہوے اور کہا یا رسول اللہ مین اور میرے گھر والے شکار سے رزق حاصل کرتے ہین اور اسمین ہمارے لیے حصہ و برکت ہو اور وہ اللہ عزوجل کے ذکر اور نماز جماعت سے باز رکھنے والا ہو اور ہمکو اسی کی طرف حاجت ہو گیا پس آپ اسکو حلال کہتے ہین یا حرام آپنے فرمایا حلال کہتا ہون اس لیے کہ اللہ تعالی نے اسکو حلال کیا ہو اور پوری حدیث بیان کی -

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اثاثہ عدوی ہین مہاجرین فتح مکہ سے تھے اور عمرو بن عاص کے اخیافی بھائی تھے اسکو ابو موسی نے کہا ہو اور ابو عمر نے کہا یہ عروہ بن اثاثہ ہین اور بعض نے کہا ہو کہ یہ ابن ابی اثاثہ بن عبد العزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب قریشی عدوی ہین قدیم الاسلام تھے شہر حبش کی طرف انھون نے ہجرت کی تھی مگر ابن اسحاق نے انکو مہاجرین حبش مین نہین ذکر کیا ہو ہان موسی بن عقبہ اور ابو معشر اور واقدی نے ذکر کیا ہو - مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح مکہ سے تھے سمجھ مین نہین آتا ہجرت فتح مکہ کی ساتھ ہی منقطع ہو گئی تھی ابو موسی نے انکے تذکرہ کو دو دفعہ کیا ہو اور کہا ہو کہ عروہ بن عبد العزی ہین اور آخیر وہان کلام وارد ہوگا -

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اسماء بن صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن سماک بن عوف بن امرئ القیس بن بہثہ بن سلیم سلمی ابن ...

بنی عمرو بن عوف کے حلیف تھے محمد بن اسحاق اور واقدی نے انکو اُن لوگون مین بیان کیا ہو جو کہ بیر معونہ کے واقعہ مین شہید ہوے تھے۔ مشرکون نے واقعہ بیر معونہ مین عروہ بن اسمار کے امان دینے کی خواہش کی کیونکہ یہ عامر بن طفیل کے دوست تھے مگر باوجودیکہ انکی قوم بنی سلیم نے انکو امان طلب کرنے کی بہت ترغیب دی انھون نے منظور نکیا اور کہا کہ مین اپنے ساتھیون سے اپنی جان عزیز نہین رکھتا بعد اسکے آگے بڑھے اور لڑے یہانتک کہ شہید ہوگئے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جعد بعض نے کہا ہو کہ ابن ابی الجعد بارقی ہین اور بعض نے ازدی کہا ہو یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا بیان ہو کوفہ مین رہتے تھے انسے شعبی اور سبیعی اور شبیب بن غرقدہ اور سماک بن حرب اور شریح بن ہانی وغیرہم نے روایت کی ہو یہ اُن لوگون مین سے تھے جنکو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے شام بھیجا تھا اہل کوفہ مین تھے اور سرحد روذ کے محافظ تھے اور انکے ساتھ بہت سے گھوڑے تھے اُنمین ایک گھوڑا ایسا تھا کہ جسکو دس ہزار درہم کو لیا تھا شبیب بن غرقدہ نے کہا ہو کہ عروہ بن جعدہ کے گھر مین مینے ستر گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے بندھے ہوے دیکھے ہمکو عبد اللہ بن احمد خطیب نے اپنی سند کو ابو داود طیالسی تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے جریر بن حازم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمین زبیر بن حریث ازدی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین نعیم بن ابی ہند نے عروہ بن جعد بارقی سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے کہ (ایک مرتبہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گیا کہ آپ اپنے گھوڑے کے رخسار کو مسح کر رہے تھے پس اسکی نسبت آپ سے دریافت کیا گیا تو آپنے فرمایا کہ جبریل نے گھوڑے کی نسبت مجھے بہت تاکید کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ مگر ان دونون کا بارقی لکھنا اور یہ کہنا کہ بعض نے ازدی کہا ہو ایک ہی ہو کیونکہ بارق ازد ہی کی شاخ ہو اور وہ بارق ابن عدی بن حارثہ بن امرء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد ہین انکو بارق اس وجہ سے کہا گیا ہو کہ یہ ایک پہاڑ کے نزدیک فروکش ہوے تھے اسکا نام بارق تھا پس یہ اسی سے منسوب ہوگئے تھے اور بعض نے اسکے علاوہ کہا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

سعدی ہین اسکو ابو بکر اسمعیلی نے بیان کیا ہو انسے انکے بیٹے محمد نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کی علامتین یہ ہین کہ ویران (مقام) آباد ہوجاوین اور آباد (مقام) ویران ہوجاوینگے اور جہاد (کا مال غنیمت) فی ہوجاویگا اور آدمی امانت کو اپنے قلب سے اس طرح نکالڈالیگا جس طرح

اونٹ درخت سے پتے کھینچ لیتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جہنی انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو۔ ہمکو عبد الوہاب بن ابی منصور صوفی نے اپنی سند کو ابو داؤد (سجستانی) تک پہونچاکر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے احمد بن حنبل و ابو بکر بن ابی شیبہ نے بیان کیا ہو وہ کہتے تھے ہمسے وکیع نے سفیان سے انھون نے حبیب بن ابی ثابت سے انھون نے عروہ بن عامر سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ احمد قریشی نے کہا کہ مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فال بد کے متعلق پوچھا آپنے فرمایا کہ فال نیک اچھی چیز ہو اور مسلمانون کو فال بد پر خیال نکرنا چاہیے۔ پس جس وقت کوئی شخص تم مین سے فال بد دیکھے تو کہے اللّٰھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیأت الا انت لاحول ولا قوۃ الا بک۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھکر کہا ہو کہ ابن ابی حاتم نے کہا ہو کہ عروہ بن عامر نے ابن عباس اور عبید بن رفاعہ سے (حدیث کی) سماعت کی ہو انسے حبیب نے روایت کی ہو اس بنا پر یہ حدیث مرسل ہوگی اور ابو احمد عسکری نے کہا ہو کہ عروہ بن عامر جہنی ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کی ہو اسکو ہمنے ذکر کر دیا تاکہ پہچان ہو جاوے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عبید بن رفاعہ انکو بھی اسمعیلی نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عمرو بن دینار سے انھون نے عروہ ابن عبید بن رفاعہ سے روایت کی ہو کہ اسماء بنت عمیس اپنے تین لڑکون کو لیکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور ان لڑکون کو افسون سکھانے کی اپسے اجازت مانگی آپنے فرمایا سکھا دو۔ اسمعیلی نے کہا ہو کہ عمرو بن دینار نے عروہ بن رفاعہ انصاری سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد العزی بن حرثان بن عوف بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب یہ مہاجرین حبش سے تھے اور وہین ہلاک ہوے انھون نے کوئی اولاد نہین چھوڑی تھی یہ جعفر نے کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسی نے انکو عروہ بن اثاثہ عدوی بیان کیا ہو اور انکا تذکرہ اس بیان سے پیشتر ہو چکا ہو اور یہ بھی کہا ہو کہ یہ مہاجرین فتح سے تھے مگر وہان انکا نسب نہین بیان کیا پھر یہان انکو عروہ بن عبد العزی کہا ہو اور نسب بھی بیان کیا اور کہا ہو کہ مہاجرین حبش سے ہین اور یہ دونون ایک ہین حالانکہ وہ ابن اثاثہ بن عبد العزی ہین اور

لہ ترجمہ۔ اے اللہ نیکیاں تو ہی لاتا ہو اور برائیان تو ہی دفع کرتا ہو نہین طاقت و قوت مگر تیری مدد سے۔

انکے بیان مین انکا نسب پہلے گذر چکا ہو جس طرح کہ ابو عمر اور زبیر وغیرہما نے ذکر کیا ہو اور شک نہین کہ ابوموسی نے چونکہ اس تذکرہ مین عروہ کو ابن اثاثہ اور مہاجرین فتح سے لکہا ہوا دیکہا اور انکا نسب انکو معلوم نہ تہا اور یہان عزوہ کو ابن عبد العزی لکہا ہوا دیکہا عبد العزی نام انکے دادا کا تہا لہذا انہون نے ان دونون کو دو شخص خیال کیا اگر وہ غور کرتے تو ضرور سمجھ لیتے کہ وہ ایک ہی شخص ہین اور ابوموسی کا یہ کہنا کہ یہ مہاجرین فتح سے ہین وہم اور غلطی بعض کاتبون کی ہو واللہ اعلم۔ اور جسنے صحابہ سے اس شخص کو خیال کیا جو ان عبد العزی کی طرف منسوب ہین اور انکی صلبی اولاد کے صحابی ہونے کا منکر ہو منجملہ انکے نعمان بن عدی بن نضلہ بن عبد العزی بن حرثان ہین نعمان کے اور عبد العزی کے درمیان مین دو شخص ہین علی ہذا القیاس اور یہ صرف اس سبب سے کہا جاتا ہو کہ بعض لوگون نے عزوہ و اثاثہ بن عبد العزی کی طرف منسوب کیا ہو اور زبیر بن بکار نے کہا ہو کہ ابو اثاثہ بن عبد العزی کے بیٹے عمرو ابن اثاثہ ہین۔ اور وہ مہاجرین حبش سے ہین اور انکی والدہ نابغہ بنت حرملہ تہین یہ عمرو بن عاص کے اخیافی بہائی تہے ہمنے انکو عمرو بن اثاثہ کے نام مین ذکر کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عیاض بن ابی الجعد بارقی ہین اور بارق (خاندان) ازد سے (ایک بطن) ہو اور یہ بہی کہا جاتا ہو کہ بارق ایک پہاڑ (کا نام) ہو بعض لوگ قبیلہ ازد کے وہان فروکش ہوے تہے پس وہ اسی (کے نام) سے منسوب ہوگئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہین عروہ کو کوفہ کا قاضی بنایا تہا اور انکے ساتھ سلمان بن ربیعہ باہلی کو بہی مقرر کیا تہا یہ واقعہ شریح کے قاضی بنانے سے پہلے تہا۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکہا ہو اور یہ حدیث انسے مروی ہو کہ گہوڑی کی پیشانی مین خیر وابستہ ہو اور اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے عروہ بن ابی الجعد کے بیان مین لکہا ہو اور بعض نے ابن ابی الجعد کہا ہو۔ یہ پہلے گذر چکا ہو۔ اور ابوموسی نے انکا تذکرہ نہین کیا حالانکہ ایسے تذکرون کی انکی عادت ہو۔ عروہ کے پاس ستر گہوڑے رہتے تہے جن لوگون نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ مین کوفہ سے شام کی طرف کوچ کیا تہا یہ اُن سب مین بڑے تہے۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو غاضرہ تہی فقیمی تہے فقیم بن دارم تمیمی کی اولاد سے تہے۔ ہمکو ابو الفضل یعنی منصور بن ابی الحسن فقیہ مخزومی نے اپنی سند کو ابو یعلی احمد بن علی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تہے ہمسے وہب بن بقیہ نے بیان کیا وہ کہتے تہے ہمسے عاصم ابن ہلال نے غاضرہ بن عروہ فقیمی نے بیان کیا وہ کہتے تہے مجھکو میرے والد نے خبر دی کہ مین مدینہ آکر مسجد مین داخل ہوا

اور لوگ نماز کا انتظار کر رہے تھے پس ایک شخص ہمارے پاس (مکان سے) باہر آئے انکے سر سے وضو کے (پانی کے) قطرے ٹپک رہے تھے یا غسل کے پس اُنھون نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی جب ہم لوگ نماز پڑھ چکے تو لوگ انکی طرف کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ یارسول اللہ فلان بات بتائیے فلان بات بتائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو اللہ کا دین نہایت آسان ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) قشیری (رضی اللہ عنہ)

انکو اسماعیلی نے صحابہ مین بیان کیا ہو اور انھون نے اپنی سند کے ساتھ عروہ قشیری سے روایت کی ہو کہ عروہ نے کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ ہم کئی خداؤن کی پرستش کیا کرتے تھے انسے ہم دعا مانگتے تھے مگر ہماری دعا مقبول نہوتی تھی پھر خدا نے آپکو مبعوث کیا اور ہمکو اُن خداؤن سے نجات دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کامیاب ہوا وہ شخص جسے عقل دی گئی بعد اسکے آپنے میرے لیے دو مرتبہ دعا کی اور مجھے دو کپڑے دیے انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو اور انھون نے کہا ہو کہ یہ حدیث اور کسی سے بھی مروی ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک اسلمی ہین۔ صحابی تھے اسکو جعفر نے کہا ہو اور کچھ انھون نے انکی نسبت ذکر نہین کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک بن شداد بن خزیمہ بعض لوگون نے جذیمہ بن دراع بن عدی بن دار بن ہانی کہا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عبدالرحمن رکھا تھا اسکو جعفر نے کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

مرادی ہین جعفر مستغفری نے کہا ہو کہ ابن منیع نے بخاری سے نقل کر کے بیان کیا ہو کہ یہ کوفہ مین رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بھی روایت کی ہو مگر حدیث کو ذکر نہین کیا۔ انکا تذکرہ ابوموسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مرہ بن سراقہ انصاری ہین اوسی ہین واقعہ خیبر مین شہید ہوے تھے۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود بن معتب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف بن ثقیف بن منبہ بن بکر بن ہوازن بن عکرمہ ابن خصفہ بن قیس غیلان ثقفی ہین کنیت انکی ابومسعود تھی اور بعض لوگون نے کہا ہو کہ ابویعفور تھی اور انکی والدہ سبیعہ

ہنت عبد شمس بن عبد مناف قریشیہ تھین ۔ عروہ اور مغیرہ بن شعبہ بن ابی عامر بن مسعود کا سلسلہ نسب مسعود مین جا کر
ملجاتا ہے یہ عروہ وہی شخص ہین کہ جنکو قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واقعہ حدیبیہ مین بھیجا تھا یہ (وہان سے جب)
قریش کے پاس واپس آئے تو اُنسے کہا کہ تم لوگون پر ایک واضح امر پیش ہی اُسکو قبول کرو ۔ ہمکو ابو جعفر ن یمین نے
اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر خبر دی انھون نے اسحاق سے روایت کی ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ثقیف سے واپس ہوئے تو عروہ بن مسعود بن معتب بھی آپکے پیچھے سے چل نکلے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مدینہ
مین پہونچنے سے پیشتر ملاقات کی اور اسلام لائے اور دریافت کیا کہ اپنی قوم کی طرف اسلام کے ساتھ لوٹ جاؤن سو خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے فرمایا جیسا کہ انکی قوم بیان کرتی تھی کہ وہ لوگ تمکو قتل کر ڈالین گے اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ پہچان لیا کہ انمین نخوت ہی بوجہ اسکے کہ وہ اسوقت تک اسلام نہ لائے تھے پس عروہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ مین اپنی قوم مین انکی آنکھون سے زیادہ محبوب ہون تو قوم انکی تابعدار تھی اور یہ بہت محبوب تھے ۔ پس یہ
اپنی قوم کو اسلام کی طرف بلاتے ہوئے چلے اور یہ امید کر لی کہ انکے مرتبہ کی وجہ سے وہ لوگ انکی مخالفت نکرینگے
جب یہ اُنسے نزدیک ہوئے اور اُن لوگون کو اسلام کی طرف بلایا اور انکو اپنا دین ظاہر کیا ۔ ان لوگون نے ہر طرف سے
انکے تیر مارنا شروع کر دیے پس ایک تیر ایسا پڑا (کہ اُسکے صدمہ سے) شہید ہو گئے ۔ بنو مالک تو یہ خیال کرتے ہین
کہ انھین لوگون مین سے ایک شخص نے انکو قتل کیا اور اُسکا نام اوس بن عوف تھا اور وہ سالم بن مالک کی اولاد سے
تھا اور ہمارے احلاف کا خیال ہی کہ عتاب بن مالک کی اولاد مین سے وہب بن جابر نے قتل کیا تھا ۔ عروہ سے کہا گیا کہ تم
اپنے خون مین کیا دیکھتے ہو انھون نے کہا کرامت کہ اُسی سے مجھکو اللہ نے بزرگی دی اور وہی اللہ ترتر نے شہادت کو میرے
پاس بھیجا ہی نہین ہی مجھ مین کوئی چیز لیکن جو اُن شہیدون مین تھی جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شریک ہو کر اللہ کی
راہ مین شہید ہو گئے قبل اسکے کہ آنحضرت ہجرت کرین پس تم لوگ مجھکو اُنکے ساتھ دفن کر دو پس اُن لوگون نے
اُنھین کے ساتھ دفن کر دیا پس وہ لوگ خیال کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے حق مین فرمایا تھا کہ
عروہ کا حال اُنکی قوم مین مثل حال صاحب یس کے ہی اُنکی قوم مین اور قتادہ نے اللہ تعالی کے قول لولا انزل ہذا القران
علی رجل من القریتین عظیم کی تفسیر مین بیان کیا ہی کہ یہ قول ولید بن المغیرہ المخزومی ابو خالد کا تھا ۔ وہ کہتا تھا کہ محمد جو کچھ
کہتے ہین اگر حق ہوتا تو قرآن مجھپر یا عروہ بن مسعود ثقفی پر نازل ہوتا اور دو گانون سے مراد مکہ اور طائف ہی اور عروہ
حضرت مسیح صلی اللہ علیہ وسلم سے صورت مین مشابہ تھے ۔ انکسے حذیفہ بن یمان نے روایت کی ہی کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مُردون کو تم لوگ لا الہ الا اللہ تلقین کرو کیونکہ وہ گناہون کو ہدم کر دیتا ہی جس طرح کہ بھینیاو ونکو

ہدم کر دیتی ہو کہا گیا یا رسول اللہ زندون کے واسطے اسکی کیا کیفیت ہو آپنے فرمایا کہ زندون کے واسطے تو وہ بڑی ہدم کرنے والی چیز ہو۔ عروہ کے ایک بیٹا تھا جسکو لوگ ابو الملیح کہتے تھے وہ اپنے والد کے شہید ہو جانے کے بعد قارب بن اسود کے ساتھ اسلام لایا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مسعود غفاری ہین انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہو اسنے شعبی نے روایت کی ہو کہ انھون نے ماہ رمضان کی نسبت ایک حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اسکے واسطے ایک سیاق ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ مین نہین جانتا ہون کہ کسی نے انکا عروہ نام بیان کیا ہو کیونکہ یہ ابن مسعود ہی کہے جاتے ہین انکا کوئی نام نہین بیان کیا گیا ہو ہان بعض لوگون نے عبد اللہ نام بیان کیا ہو ہم اس سے پہلے تذکرہ مین اسکو ذکر کر چکے ہین پس اگر یہ قول محفوظ ہو تو وہ ضرور ہی نادر ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام بن عمرو بن طریف بن عمرو بن ثمامہ بن مالک بن حدعان بن ذہل بن رومان ابن جندب بن خارجہ بن سعد بن قطرہ بن طی یہ اپنی قوم کے سردار تھے اور ریاست کی وجہ سے عدی بن حاتم سے دشمنی رکھتے تھے۔ انکے والد بھی بڑی ریاست والے تھے یہ وہی عروہ ہین جنکے ساتھ خالد بن ولید نے عیینہ بن حصین فزاری کو بھیجا جبکہ انھون نے انکو زمانہ ردت مین قید کر کے ابو بکر صدیق کے پاس بھیجا تھا ہمکو اسمعیل بن عبید اور ابراہیم ابن حمید وغیرہما نے اپنی سندون کو ابو عیسی محمد بن عیسی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے داؤد بن ابی ہند سے انھون نے اسمعیل بن ابی خالد اور زکریا بن زائدہ سے انھون نے شعبی سے انھون نے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام طائی سے نقل کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ مین آیا جبکہ آپ نماز ادا کرنے نکلے تھے مین نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ مین قبیلہ طی کے پہاڑون سے آیا ہون مینے اپنی سواری کو پست کر دیا ہو اور اپنے آپ کو بہت تکلیف مین ڈالا ہو خدا کی قسم جو پہاڑ مجھکو ملا مین اوسپر ٹھیرا پس کیا میرا حج ہو گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری اس نماز مین شریک ہوا اور ہمارے ساتھ وقوف کرے چلنے کے وقت تک اور اس سے پہلے دن کے وقت یا رات کے وقت عرفہ مین وقوف کر چکا ہو تو اسکا حج پورا ہو گیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عروہ (رضی اللہ عنہ)

ابن معتب انصاری ہین انکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو (امام) بخاری نے کہا ہو کہ انکا شمار تابعین مین ہو اور یہی درست ہو ابن ابی خیثمہ نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو انسے ولید بن عامر مدنی نے روایت کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری کا مالک اسکے صدر مقام مین بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو

(سیدنا) عریب (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ تھی ملیکی ہین۔ اہل شام مین انکا شمار ہو بخاری نے کہا ہو کہ بعض لوگون کا بیان ہو کہ یہ صحابی تھے ہمکو محمد بن عمر بن ابی عیسی نے اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن احمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے احمد ابن عبدالرحمن بن عفان حرانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو جعفر نفیلی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمکو سعد ابن سنان نے یزید بن عبداللہ بن عریب نے اپنے والد سے انھون نے اپنے دادا سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرکے خبر دی کہ آپنے فرمایا یہ آیت الذین ینفقون اموالہم باللیل والنہار سرا و علانیہ ان لوگون کے حق مین نازل ہوئی ہو جو جہاد فی سبیل اللہ مین اپنا مال خرچ کرتے ہین۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عریب (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد کلال بن عریب بن سرح مدل بن ذی رعین حمیری کی اولاد سے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے اور انکے حارث بن عبد کلال کی طرف تحریر لکھی تھی اور حکومت حمیر ان دونون کی متعلق تھی۔ اسکو کلبی نے کہا ہو انکے بھائی کے تذکرہ مین اس سے زیادہ بیان ہوا ہو۔

باب العین والسین

(سیدنا) عس (رضی اللہ عنہ)

عذری ہین اور بعض لوگ انکو غفاری کہتے ہین۔ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک زمین وادی قریٰ مین مانگی تھی جو آپنے انھین دیدی تھی اسی وجہ سے اس زمین کا نام بویرہ عس مشہور ہوا۔ یہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوۂ تبوک مین دیکھا تھا آپنے مسجد وادی القریٰ مین نماز پڑھی تھی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو عمر نے اسی طرح عس کے نام مین لکھا ہو اور ابو عمر نے عنبر کے نام مین بھی انکا تذکرہ لکھا ہو مگر اسمین اختلاف ہو امیر ابو نصر نے عنتر لکھا ہو اور کہا ہو کہ یہ عذری ہین اور صحابی ہین انکی حدیث ابو حاتم رازی نے روایت کی ہو بعض لوگون کا بیان ہے کہ

وہی اسکے ساتھ متفرد ہین۔ اور عبد الغنی بن سعید نے کہا ہو کہ بعض لوگون نے انکا نام عس بیان کیا ہو اور بہ نسبت عنتر کے وہ صحیح ہو مگر ابو عمر کی کتاب استیعاب کے کئی صحیح نسخون مین مینے عنتر لکھا ہوا دیکھا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عسمدی (رضی اللہ عنہ)

ابن مانع سکسکی۔ انکا شمار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین ہو فتح مصر مین شریک تھے اہل مصر مین مشہور ہین یہ ابو سعید بن یونس کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عسعس (رضی اللہ عنہ)

ابن سلامہ تیمی ہین بصری تھے بصرہ مین رہتے تھے انکا صحابی ہونا ثابت نہین ہو انسے حسن اور ازرق بن قیس حارثی نے روایت کی ہو۔ بیان کیا جاتا ہو کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود حدیث نہین سنی انکی حدیث مرسل تھی انکی کنیت ابو صفرہ تھی بعض نے کہا ہو کہ ابو صفیرہ اور بعض نے کہا کہ ابو سفرہ تھی۔ شعبہ نے ازرق بن قیس سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مینے عسعس بن سلامہ کو کہتے ہوے سنا کہ اصحاب نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے ایک شخص پہاڑ مین عبادت کرنے کو چلے آے پس (وہین) گم ہو گئے پھر وہ ڈھونڈھے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر کیے گئے انھون نے عرض کیا کہ مینے نذر مانی تھی کہ مین گوشہ نشینی کرونگا اور عبادت کیا کرونگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نکرو یا یہ فرمایا کہ کوئی ایسا نکرے یہی تین بار فرمایا (پھر فرمایا کہ) اسلامی مقامات[1] مین ایک تھوڑی دیر ٹھیرنا بہتر ہو تنہائی مین چالیس برس عبادت کرنے سے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

باب العین والصاد

(سیدنا) عصام (رضی اللہ عنہ)

مزنی ہین صحابی تھے۔ ہمکو ابراہیم بن محمد وغیرہ نے اپنی سندون کے ساتھ محمد بن عیسی بن سورہ سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابن ابی عمر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابن عیینہ نے عبد الملک بن نوفل بن مساحق بن عصام مزنی نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا اور وہ صحابی تھے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب (کہین) لشکر بھیجا تھا تو آپنے فرمایا کہ تم جب مسجد دیکھو یا (شک راوی ہی) موذن (کی اذان) کو سنو تو (اسوقت) تم کسی کو قتل نکرو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

[1] کیونکہ اسلامی مقامات مین رہنے سے یا تو خود اسکو مسلمانون سے دینی نفع ہوگا یا اس سے دوسرے مسلمان نفع اٹھائینگے ۱۲۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن اُبیر بن زید بن عبد اللہ بن صریم بن واثلہ بن عمرو بن عبد اللہ بن لوی بن عمرو بن حارث بن تیم بن عبد مناہ ابن اد بن طانجہ بن الیاس بن مضر تمیمی تیم ربابی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی قوم بنی تیم بن عبد مناہ کے اسلام کی خبر لیکر آئے تھے۔ یہ تیم تیم بن مر بن اد بن طانجہ کے چچازاد بھائی تھے یہ عصمہ سجاح کے کارزار مین شریک تھے (کیونکہ) اُسنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے مین نبوت کا دعوی کیا تھا۔ یہ ان دنون بنی عبد مناہ کے سردار تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

اسدی تھے اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے غزوۂ بدر مین شریک تھے اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔ اور ابو نعیم نے کہا ہے انکا نام عصیمہ بھی بیان کیا گیا ہے عصیمہ کے نام مین انشاء اللہ تعالی انکا حال بیان کیا جاویگا۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

انصاری ہین یہ بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور قبیلہ اشجع سے تھے۔ انکو موسی بن عقبہ نے اُن لوگون مین ذکر کیا ہے جو بدر مین شریک تھے انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔ انکے نسب مین بھی جو کچھ کلام ہے انشاء اللہ عصیمہ کے نام مین ذکر کیا جاویگا۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین یہ اکثر اپنے دادا کی طرف منسوب کیے گئے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ عصمہ بن وبرہ بن خالد بن عجلان بن زید بن غنم بن سالم بن عوف بن عمرو بن عوف بن خزرج اکبر انصاری خزرجی ہین۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے اسکو موسی بن عقبہ اور واقدی اور ابن عمارہ نے بیان کیا ہے مگر ابن اسحاق اور ابو معشر نے انکو اہل بدر سے نہین کہا ہے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کرکے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ جو لوگ غزوۂ بدر مین شریک تھے انمین ہبیل اور عصمہ بھی تھے دونون وبرہ کے بیٹے اور عوف بن خزرج کے خاندان سے تھے اسی طرح انکو ابن کلبی نے بھی کہا ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رباب بن حنیف بن رباب بن حارث بن امیہ بن زید یہ غزوۂ حدیبیہ مین شریک تھے۔ انھون نے درخت کے نیچے

بیعت کی تھی اُسکے بعد تمام غزوات مین شریک تھے اور واقعہ یمامہ مین شہید ہوے تھے انکو ابن دباغ اندلسی نے ابو عمر پر استدراکاً بیان کیا ہو-

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سرج یہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین مین شریک تھا۔ انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو- اور انکو ابو احمد عسکری نے ذکر کرکے کہا ہو کہ یہ عصمہ بن سرج ہین-

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن قیس ہوزنی ہین اور بعض نے کہا ہو کہ سلمی ہین انکا نام عصیہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے انکا نام عصمہ رکھا انسے عبد اللہ بن ازہر نے روایت کی ہو کہ یہ فتنہ مشرق سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے انسے کہا گیا کہ فتنہ مغرب کی کیا کیفیت ہو انھون نے کہا وہ بہت بڑا ہو بہت بڑا ہو- انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک انصاری خطمی ہین اسکو ابو نعیم اور ابو عمر نے کہا ہو لیکن ابو عمر نے انکا نسب نہین بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے انکا نسب بیان کیا ہو کہ عصمہ بن مالک بن امیہ بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف اور انھین کے مانند ابن مندہ نے بھی انکا نسب بیان کیا ہو لیکن کہا ہو کہ خثعمی تھے انسے عبد اللہ بن وہب نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگون مین سے اسکا دنیا مین رہنا جو حق کلام کرے اور اُس سے باطل کو رد کرے اور حق کی تائید کرے میرے ساتھ ہجرت کرنے سے افضل ہو- نیز اُنسے روایت لی ہو اور انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپنے فرمایا طلاق کا اختیار اُسی کو ہو جسکے ہاتھ مین عورت کی پنڈلی ہو (یعنی شوہر کو طلاق کا اختیار ہو غیر کو اختیار نہین) انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو-

مین کہتا ہون کہ ابن مندہ کا یہ کہنا کہ یہ خثعمی ہین انکی غلطی ہو اور یہ نسب جسکو انھون نے بیان کیا ہو انصار مین مشہور ہو اسمین کوئی شبہہ نہین ہو اور ناسخ کی بھی غلطی نہین ہو کیونکہ مینے اسکو بہت سے صحیح نسخون مین دیکھا ہو (بنابرین وجہ) مین نہین جانتا ہون کہ ابن مندہ نے (خثعمی ہونا) کہان سے کہدیا-

(سیدنا) عصمہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مدرک انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ آپ دھوپ مین بیٹھنے سے ناخوش ہوتے تھے اور اسکو نعیم بن حماد نے راجح بن صلب سے انھون نے بسطام بن عبید سے انھون نے عصمہ بن مدرک سے روایت

کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔ واللہ اعلم۔

(سیدنا) عصیمہ (رضی اللہ عنہ)

یہ عصیمہ اسدی اسد بن خزیمہ کی اولاد سے تھے اور بنی مازن بن نجار کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور انکو ابو نعیم اور ابن مندہ نے عصمہ کہا ہو اور (بیان کیا ہو کہ) کہا گیا ہو (کہ یہ) عصیمہ ہین غزوۂ بدر مین شریک تھے (یہ) ابن شہاب وابن اسحاق کے قول مین ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے کہا ہو کہ ابو عبد اللہ بن مندہ نے انکا تذکرہ عصمہ کے نام مین لکھا ہو۔

(سیدنا) عصیمہ (رضی اللہ عنہ)

یہ اشجعی ہین بنی سواد بن مالک بن غنم بن مالک بن نجار کے حلیف تھے غزوۂ بدر اور احد اور اُسکے بعد کے مشاہد مین شریک رہے۔ حضرت معاویہ کی خلافت مین انکی وفات ہوئی تھی انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو۔

مین کہتا ہون کہ ابو عمر نے ذکر کیا ہو کہ عصمہ انصاری بنی مالک بن نجار کے حلیف تھے اور کہا ہو کہ یہ اشجعی ہین اور یہی کہا ہو کہ غزوۂ بدر مین شریک تھے اور وہ یہی ہین اگر یہ کہتے اس ترجمہ مین کہ عصمہ مگر بعض نے عصیمہ کہا ہو اپنی عادت کے موافق تو بہتر ہوتا واللہ اعلم۔

باب العین والطاء

(سیدنا) عطاء (رضی اللہ عنہ)

ابن ابراہیم اور بعض نے کہا ہو کہ یہ ابراہیم بن عطا ثقفی ہین اُنکے صحابی ہونے مین اختلاف ہو ہمکو یحیی بن محمود نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچا کر اجارتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن حلوانی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو عاصم نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد اللہ بن مسلم بن ہرمز نے یحیی بن عبد الرحمن بن عطا بن ابراہیم سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے اُنکے دادا سے نقل کرکے بیان کیا اور وہ طائف کے رہنے والون مین سے تھے۔ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام منی مین لوگون سے یہ فرماتے ہوے سنا کہ اے لوگو اپنے جوتون مین دو تسمے لگایا کرو۔ ابو عاصم نے کہا ہو کہ ہم انکو یحیی بن ابراہیم بن عطا کہتے تھے مگر بعد مین معلوم ہوا کہ انکا نام یحیی بن عطا بن ابراہیم ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح لکھا ہو اور ابو عمر نے کہا ہو کہ یہ عطا ہین انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ جوتے مین دو تسمے لگایا کرو۔ اسکو ابو عاصم نبیل نے عبد اللہ بن مسلم بن ہرمز سے انھون نے یحیی بن ابراہیم

ابن خطار سے انھون نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کر کے کہا ہو کہ جوتی مین دو تسمہ لگا یا کرو۔

(سیدنا) عطا (رضی اللہ عنہ)

ابن عبید اللہ شیبی بعض لوگون سے نقل کیا ہو کہ یہ عطا بن نضر بن حارث بن علقمہ بن کلاوہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی بن کلاب قریشی عبدری ہین انکا نسب ابو بکر طلحی نے اسی طرح بیان کیا ہو یہ کوفہ مین رہتے تھے انسے قطر بن خلیفہ نے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام (کعبہ) مین دیکھا تھا کہ آپکا جوتا بغیر بال کے چمڑے کا تھا انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو مگر ابو عمر نے کہا ہو کہ انکے صحابی ہونے مین کلام ہو۔

(سیدنا) عطاء (رضی اللہ عنہ)

انکی کنیت ابو عبداللہ تھی۔ انکا نسب نہین بیان کیا گیا ہو انسے انکے بیٹے عبد اللہ نے روایت کی ہو عطاء نے کہا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موذن (کی حالت) اپنی اذان اور اقامت کے درمیان مثل (اس شخص کے ہو جو کہ) اللہ کی راہ مین (کشتہ ہوکر) اپنے خون مین تڑپتا ہو۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عطا (رضی اللہ عنہ)

مزنی ہین سفیان بن عیینہ نے عبد الملک بن نوفل سے انھون نے ابن عطا مزنی سے انھون نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ایک چھوٹا سا لشکر (کسی طرف) بھیجا تو آپنے اُسکے آدمیون سے یہ وصیت کی کہ جب تم لوگ مسجد دیکھنا تو (وہان) کسی کو قتل نکرنا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے مگر دونون نے کہا ہو کہ سند مین یہ غلطی ہو صحیح یہ ہو کہ ابن عصام مزنی نے عصام مزنی سے روایت کی ہو انکا ذکر پہلے ہوچکا ہو

(سیدنا) عطا (رضی اللہ عنہ)

ابن یعقوب ابن سباع کے غلام تھے۔ انکو ابن مندہ نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہو مگر معرفت صحابہ مین انکو نہین بیان کیا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے سر پر ہاتھ پھیرا (انکی یہ عادت تھی) کہ اپنے سر کو آسمان کی طرف (کبھی) نہ اٹھاتے تھے۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عطارد (رضی اللہ عنہ)

ابن برز۔ ابو عشراء دارمی کے والد تھے انسے انکے بیٹے ابو عشراء نے روایت کی ہو کہ انھون نے کہا یا رسول اللہ سوائے حلق اور لبہ کے (کسی دوسرے مقام پر زخم لگانے سے) کیا ذبح نہین ہوتا ہو۔ آپنے فرمایا کہ اگر ذبیحہ کی ران مین برچھا مارو تب بھی تمکو کافی ہو۔ اور ہم انکا تذکرہ لکھ چکے ہین۔

(سیدنا) عطارد (رضی اللہ عنہ)

ابن حاجب بن زرارہ بن عدس بن زید بن عبد اللہ بن دارم بن مالک بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم تمیمی ہیں یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گروہ سرداران تمیم کے ساتھ وفد ہوکر آئے تھے انہیں سے اقرع بن حابس اور زبرقان بن بدر اور قیس بن عاصم وغیرہم تھے۔ یہ سب اسلام لائے۔ یہ سلسہ ہجری کا واقعہ تھا اور کہا گیا ہے کہ سنلسہ ھ کا واقعہ تھا مگر پہلا قول صحیح ہے اور یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔ یہ عطارد وہی شخص ہیں جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ ریشمی کپڑا ہدیۃً دیا تھا جو انکو کسریٰ نے پہننے کے لیے دیا تھا صحابہ نے اس کپڑے کو دیکھکر تعجب کیا تو آپنے فرمایا کہ جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں پھر فرمایا کہ تم لوگ اسکو ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لیجاؤ اور اُنسے کہو کہ وہ میرے واسطے اسکے عوض میں ایک کرتہ بھیجدیں جب سجاح تیمیہ نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا تو یہ اُن لوگوں میں تھے جن لوگوں نے اُسکی پیروی کی تھی اور یہی اس شعر کے کہنے والے ہیں ۵

امست نبیتنا انثی نطیف بہا ۔ واصبحت انبیاء الناس ذکرانا

پھر یہ اسلام لائے اور انکا اچھا اسلام ہوا۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن بُسر مازنی ہیں عبد اللہ بن بسر کے بھائی تھے۔ شام میں رہتے تھے۔ ہمکو ابو الفضل یعنی منصور بن ابو الحسن مخزومی نے اپنی سند کو ابو یعلی موصلی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے کہ ابو طالب یعنی عبد الجبار بن عاصم نے کہا ہے کہ ہمسے بقیہ بن عبد الولید نے معاویہ بن یحییٰ سے انھوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انھوں نے مکحول سے انھوں نے غضیف بن حارث سے انھوں نے عطیہ بن بسر مازنی سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے (ایک دن) عکاف بن وداعہ ہلالی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے تو آپنے فرمایا کیا تمھاری زوجہ ہے اور پوری حدیث بیان کی۔ یہ عکاف بن وداعہ ہلالی کے تذکرہ میں بیان ہوگی۔ انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حصین بن ضباب تغلبی ہیں مالک بن عدی بن زید کی اولاد سے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد میں آئے تھے اور واقعہ قادسیہ میں (قبیلہ) تغلب اور نمر اور ایاد پر سردار تھے اسکو ابن دباغ نے سیف بن عمر سے نقل کرکے بیان کیا ہے۔

سلہ ترجمہ ہماری نبی ایک عورت ہو جسکو ہم لیے لیے پھرتے ہیں ۰ اور تمام لوگوں کے نبی مرد ہوا کرتے ہیں ۱۲

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن سفیان بن عبداللہ بن ربیعہ ثقفی حجازی ہین۔ اور بعض نے انکو سفیان بن عیینہ کہا ہو۔ ہمکو عبیداللہ بن احمد نے اپنی سند کے ساتھ یونس بن بکیر سے انھون نے محمد بن اسحاق سے انھون نے عیسی بن عبداللہ بن مالک سے انھون نے عطیہ بن سفیان بن عبداللہ بن عبداللہ بن ربیعہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ماہ رمضان مین ثقیف کا وفد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپنے اُنکے واسطے مسجد مین ایک خیمہ نصب کرادیا جب وہ لوگ اسلام لائے تو آپکے ساتھ انھون نے روزہ رکھا مگر ابن اسحاق نے یہ نہین ذکر کیا ہو کہ آپنے ماہ رمضان کے ایام گذشتہ کی قضا کا انکو حکم دیا اور اسکو زیاد بکائی اور ابراہیم بن مختار نے عیسی بن عبداللہ سے نقل کرکے بیان کیا ہو کہ علقمہ بن سفیان سے روایت کی گئی ہو اور بعض نے کہا ہو کہ عطیہ سے روایت کی گئی ہو اور انھون نے اپنے بعض وفد سے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عازب بن عفیف نصری ہین لوگون نے انکو صحابی کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابوعمر نے لکھا ہو اور کہا ہو کہ اسکے سوا مین کچھ اور نہین جانتا ہون اور حضرت عائشہ سے انکا نام عفیف روایت کیا ہو اسکو ابونصر نے بیان کرکے کہا ہو کہ یہ صحابی تھے شام مین رہتے تھے۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر انکا شمار اہل شام مین ہو۔ انسے شریح بن عبید نے روایت کی ہو وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کے تحفہ سے خوش ہوتے تھے تو اُسکو نماز کا حکم فرماتے تھے۔ انکا نام عطیہ ہی بیان کیا گیا ہو اور بعض نے کہا ہو کہ عقبہ بن عامر۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عروہ سعدی ہین سعد بن بکر کے خاندان سے تھے انکی حدیث انکی اولاد سے مروی ہو۔ عروہ بن محمد بن عطیہ نے اپنے والد سے روایت کی ہو کہ اُنکے والد نے بیان کیا کہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بنی سعد بن بکر کے لوگون کے ساتھ آیا۔ اور مین ان سب مین بہت چھوٹا تھا چنانچہ اُن لوگون نے مجھکو اپنے قافلہ مین چھوڑ دیا اور خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے اور اپنی حاجتین بیان کین آپنے فرمایا کیا تم مین اور کوئی بھی باقی ہو اُن سے کہا کہ ہان ایک لڑکا ہمارے قافلہ مین ہو تو آپنے ان لوگون کو حکم دیا کہ وہ لوگ مجھکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس بھیجدین پس اُن لوگون نے مجھسے کہا کہ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ چنانچہ مین آپکی خدمت مین حاضر ہوا تو آپنے فرمایا کہ دینے والے کا ہاتھ بہت بلند ہو اور سوال کرنے والے کا ہاتھ بہت نیچا ہو۔ اسمعیل بن عبید اللہ نے عطیہ بن عمرو سے انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ ابو عمر نے کہا ہو کہ عروہ بن محمد بن عطیہ مروان بن محمد کی طرف سے لشکر پر سردار تھے اور یہ وہی ہین جنھون نے ابو حمزہ خارجی کو اور طالب[1] حق کو قتل کیا تھا ہمکو ابو احمد یعنی عبد الوہاب بن علی نے اپنی سند کو ابو داؤد بن اشعث تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے بکر بن خلف اور حسن بن علی معنی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابراہیم بن خالد نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے ابو وائل قصہ گو نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس (ایک مرتبہ) آئے تو انسے ایک شخص گفتگو کر رہا تھا اُنکو غصہ آگیا (فوراً) وہ کھڑے ہوگئے اور وضو کیا اور کہا کہ مجھسے میرے والد نے میرے دادا عطیہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ غصہ شیطان سے (پیدا) ہو اور شیطان آگ سے (پیدا) ہو اور آگ کسی چیز سے نہین بجھ سکتی ہو لیکن پانی سے لہذا جب تمکو غصہ آوے تو وضو کیا کرو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عفیف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی (روایت کردہ) حدیث مین انکا ذکر ہو۔ اسکو ابو زکریا ابن مندہ نے کہا ہو اور یہ بھی کہا ہو کہ انکو بعض محدثین نے ذکر کیا ہو اور اُسکو حسن بن سفیان پر حوالہ کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو مین کہتا ہون کہ وہ عطیہ بن عازب بن عفیف وہ شخص ہین جنکو ہمنے ذکر کیا ہو اور وہان پر انکے دادا تک انکا نسب بیان کیا ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن حشم جعفر نے کہا ہو کہ یہ مدینہ مین رہتے تھے مین خیال کرتا ہون کہ انھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہو اسکو ابن منیع نے کہا ہو۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو یہ حکم بن عمرو غفاری کے بھائی تھے۔ اسکو ابن شاہین نے کہا ہو احمد بن سیار مروزی نے کہا ہو کہ ابن شاہین نے کہا ہو کہ حکم بن عمرو کے ایک بھائی تھے لوگ اُنکو عطیہ بن عمرو کہتے تھے وہ مرو مین مرے تھے اور رسول خدا کے صحابی تھے اور ان دونون کے ایک بھائی رافع بن عمرو تھے علی بن مجاہد نے کہا ہو حکم بن عمرو مرو مین مرے تھے

---

[1] یہ اعور یمن مین رہتے تھے ۱۲

انکی اور انکے بھائی عطیہ بن عمرو کی قبر وہین ہو اور وہ صحابی تھے۔ نیز انکا تذکرہ ابوموسی نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

قرظی ہین انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا اور آپ سے حدیث بھی سنی تھی یہ کوفہ مین فروکش تھے انکا نسب مشہور نہین ہو انسے مجاہد اور عبد الملک بن عمیر نے روایت کی ہو ہمکو عبد الوہاب بن ابی منصور نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے ابو غالب ماوردی نے اپنی سند کو سلیمان بن اشعث تک مناولۃً پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن کثیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سفیان نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبد الملک بن عمیر نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عطیہ قرظی نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ قیدیان قریظہ مین سے مین بھی تھا پس لوگ دیکھے جاتے تھے جنکے زیر ناف بال نکل آئے تھے وہ قتل کر دیا جاتا تھا اور جنکے نہ نکلے تھے وہ قتل نہین کیا جاتا تھا اور مین انہین سے تھا جنکے بال نہین تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نویرہ بن عامر بن عطیہ بن عامر بن بیاضہ بن عامر بن زریق بن عبد حارثہ انصاری بیاضی ہین یہ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے اسی طرح لکھا ہو ابن کلبی نے بھی یون ہی انکا نسب بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔

(سیدنا) عطیہ (رضی اللہ عنہ)

انکو اسماعیلی نے صحابہ مین بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عمیر یعنے ابو عرفجہ سے انھون نے عطیہ سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ایک روز) حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس تشریف لے گئے وہ حلوا بنا رہی تھین پس آپ بیٹھ گئے یہانتک کہ وہ بنا چکین اور حضرت فاطمہ کے پاس حسن وحسین تھے پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی کو بلا بھیجو پس علیؓ آئے سب نے حلوا کھایا پھر اس بستر کو جسپر وہ سب بیٹھے تھے آپ نے کھینچکر سب پر ڈال دیا پھر فرمایا اے اللہ یہ میرے گھر والے ہین انسے پلیدی کو دور کردے اور انکو خوب پاک کردے (اس دعا کو) حضرت ام سلمہ نے سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ مین بھی انکے ساتھ ہون۔ آپ نے فرمایا کہ تم (انسے) بہتری[1] پر ہو۔

[1] بہتری پر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگ حقیقۃً اس آیت کی فضیلت مین داخل ہو کیونکہ اہل بیت کا لفظ حقیقۃً ازواج ہی کیلئے ہے ازواج کے علاوہ اور لوگون پر اس لفظ کا اطلاق مجازاً ہے ۱۲۔

باب العین و الفاء

(سیدنا) عفان (رضی اللہ عنہ)

ابن ہجیر سلمی ہین اور بعض نے کہا ہو کہ عفان بن عتر سلمی ہین جو اصحاب رسول حمص مین فروکش تھے انہین انکا بھی تذکرہ ہو انسے جبیر بن نفیر اور خالد بن معدان نے روایت کی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہو

(سیدنا) عفان (رضی اللہ عنہ)

ابن حبیب انکو زکریا نے بیان کیا ہو اور کہا ہو کہ صحابی تھے انسے انکے بیٹے داؤد نے روایت کی ہو مگر ابو زکریا نے انکی روایت کردہ کوئی حدیث نہین بیان کی۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عفیر (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی عفیر انصاری ہین انسے ایک حدیث مروی ہو۔ ہمکو یحیی بن ابی الرجا نے اپنی سند کو ابن ابی عاصم تک پہونچاکر اجازتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے حسن بن علی بن یزید بن ہارون نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن ابن ابی بکر نے محمد بن طلحہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کرکے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ حضرت ابو بکر صدیق نے ایک عربی سے جسکو لوگ عفیر یا عفیر کہتے تھے فرمایا کہ تمنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دوستی کی نسبت کہتے ہوے کیا سنا ہو انھون نے کہا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے ہوے سنا ہو کہ دوستی میراث[1] مین ملتی ہو اور دشمنی بھی میراث مین ملتی ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عفیف (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث یمانی ہین طبرانی نے انکو صحابہ مین ذکر کیا ہو۔ معافی بن عمران نے ابو بکر شیبانی سے انھون نے حبیب ابن عبید سے انھون نے عفیف بن حارث یمانی سے نقل کرکے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس امت نے نبی کے بعد کوئی بدعت دین مین پیدا کی ہو اسنے اسی درجہ کی ایک سنت بھی ضرور ضائع کی انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ اسی طرح انکو طبرانی نے بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے انکی پیروی کی ہو اور ان دونون نے انکے نام مین تصحیف کی ہو انکا صحیح نام غضیف بن حارث ثمالی ہو اور شیبانی بھی تصحیف ہو صحیح نام ابو بکر بن ابی مریم غسانی ہو۔

---

[1] یعنی دوستی دشمنی منجانب اللہ پیدا ہوتی ہے کسبی چیز نہین ۱۲۔

(سیدنا) عفیف (رضی اللہ عنہ)

کندی ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عفیف بن قیس بن معدیکرب ہیں اور بعض نے کہا ہے کہ عفیف بن معدی کرب ہیں اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عفیف کندی جو کہ صحابی تھے اُن عفیف بن معدیکرب کے علاوہ ہیں جنھوں نے حضرت عمر سے روایت نقل کی ہے بعض نے کہا ہے کہ یہ دونوں ایک ہی ہیں اسکو ابو عمر نے کہا ہے اور ابن مندہ نے کہا ہے کہ عفیف ابن معدیکرب قیس کندی اشعث بن قیس کے اخیافی بھائی تھے اور چچازاد بھائی تھے بعض متاخرین یعنی ابن مندہ نے کہا ہے کہ انکا نام عفیف بن قیس ہے اسمیں انھوں نے غلطی کی کیونکہ وہ عفیف بن معدیکرب ہیں۔ انسے ابو یحیی اور انکے بیٹے ایاس نے روایت کی ہے۔ ہمکو ابو الربیع یعنی سلیمان بن ابی البرکات یعنی محمد بن محمد بن حسین بن خمیس نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو نصر یعنی احمد بن عبد الباقی بن حسن بن طوق نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو القاسم یعنی نصر بن احمد ابن مرجی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمیں ابو یعلی یعنی احمد بن علی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبد الرحمن بن صالح ازدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سعید بن خثیم ہلالی نے اسد بن وداعہ بجلی سے انھوں نے ابو یحیی بن عفیف سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے انکے دادا عفیف سے نقل کر کے بیان کیا کہ میں جاہلیت کے زمانے میں مکہ میں آیا اور یہ ارادہ کیا کہ اپنے اعزا کے واسطے کچھ کپڑا اور انکے واسطے کچھ خوشبو خرید لوں پس میں عباس بن عبد المطلب کے پاس آیا اور ایک سوداگر بھی تھا پس میں انکے پاس ایسے مقام پر بیٹھ گیا جہاں سے کعبہ دکھائی دیتا تھا اور اس وقت آفتاب قریب سمت الراس کے تھا پس تھوڑی دیر کے بعد جب دوپہر ڈھل گئی تو مینے دیکھا کہ ایک جوان آیا اُس نے آسمان کو دیکھا اور کعبہ کے روبرو کھڑا ہو گیا تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور اس شخص کے داہنی طرف کھڑا ہوا پھر تھوڑی دیر کے بعد ایک عورت آ کر اُنکے پیچھے کھڑی ہو گئی پھر اس جوان نے رکوع کیا پس اُس لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا پھر وہ جوان رکوع سے اُٹھا وہ لڑکا اور عورت بھی اُٹھی پھر اُس جوان نے سجدہ کیا اور اس لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا پس مینے (یہ دیکھکر) کہا کہ اے عباس (یہ) عجیب واقعہ ہے عباس نے کہا (ہاں) یہ بڑا واقعہ ہے تم جانتے ہو کہ یہ جوان کون شخص ہے مینے کہا میں نہیں جانتا ہوں انھوں نے کہا کہ یہ محمد بن عبد اللہ ہیں میرے بھتیجے اور کیا تم جانتے ہو کہ یہ لڑکا کون ہے یہ علی میرے بھائی کا لڑکا ہے اور جانتے ہو کہ یہ عورت کون ہے یہ خدیجہ بنت خویلد محمد کی بی بی ہیں میرے اس بھتیجے نے مجھکو خبر دی ہے کہ اُسکا پروردگار آسمان و زمین کا پروردگار ہے اُسنے اُسکو اس دین کا حکم دیا ہے جسپر وہ (قائم) ہے خدا کی قسم زمین پر کوئی شخص سوا ان تین شخصوں کے اس دین پر نہیں ہے انکا تذکرہ تینوں نے لکھا ہے۔

باب العین والقاف

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

یہ جبر بن عتیک کے غلام تھے۔ انکی کنیت ابو عبدالرحمن تھی یہ اپنے آقا کے ساتھ غزوۂ بدر مین شریک تھے ہمسکو
منصور بن ابی الحسن مدینی نے اپنی سند کو احمد بن علی بن مثنی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عبدالرحمن بن
صالح نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یونس بن بکیر نے محمد بن اسحق سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے
داؤد بن حصین نے عبدالرحمن بن عقبہ سے انھون نے اپنے والد عقبہ سے جو جبر بن عتیک کے غلام تھے نقل کر کے
بیان کیا وہ کہتے تھے کہ غزوۂ احد مین اپنے آقا کے ساتھ مین شریک تھا اور اسمین مشرکون کے ایک آدمی کو مینے
مارا جب مینے اُسکو قتل کیا تو اُس سے مینے کہا کہ لے (یہ حملہ لیتا جا) اور مین ایک فارسی کا لڑکا ہوں۔ یہ خبر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے فرمایا کہ تمنے یہ کیون نہ کہا کہ (یہ حملہ) لے مجھسے اور مین انصاری لڑکا ہون
کیونکہ جو غلام جس قوم کا ہوتا ہے اُسی سے منسوب ہوتا ہے اور اسکو جریر بن حازم نے داؤد سے نقل کیا ہے اور کہا ہے
کہ عبدالرحمن بن ابی عقبہ نے ابی عقبہ سے اسی طرح نقل کر کے روایت کی ہے اور اسکو یحیی بن علار نے داؤد سے انھون نے
عقبہ بن عبدالرحمن سے انھون نے اپنے والد سے نقل کر کے بیان کیا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے
کہا ہے کہ عقبہ یعنی ابو عبدالرحمن جہنی جبر بن عتیک کے غلام تھے اور اُنکا یہ قول اُنکی طرف منسوب کیا ہے کہ مین غلام فارسی
ہون اور ایک دوسری حدیث بھی روایت کی ہے کہ جس مسلمان نے مجھکو دیکھا ہے وہ دوزخ مین نڈالا جاویگا اُسکے متعلق
باتین باقی ہین وہ ابو عبدالرحمن جہنی کے نام مین ذکر ہونگی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن حارث بن عامر بن نوفل بن عبد مناف بن قصی قریشی نوفلی ہین انکی کنیت ابو سروعہ تھی۔ انکی والدہ بنت عیاض
ابن رافع خاندان خزاعہ سے ایک عورت تھین یہ بقول مصعب مکہ مین رہتے تھے اور یہی اہل حدیث کا بھی قول ہے
لیکن اہل نسب کہتے ہین کہ عقبہ ابو سروعہ کے بھائی ہین اور یہ دونون فتح مکہ کے زمانے مین ساتھ ہی ایمان لائے تھے
یہ قول بہت صحیح ہے زبیر نے کہا ہے کہ انھون نے ہی خبیب بن عدی یعنی ابو سروعہ کو قتل کیا تھا۔ ہمکو ابراہیم بن
محمد اور اسمعیل وغیرہما نے اپنی سندون کو ابو عیسی ترمذی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے علی بن حجر نے
بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے انھون نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے نقل کر کے بیان کیا

وہ کہتے تھے مجھسے عبید بن ابی مریم نے عقبہ بن حارث سے نقل کرکے بیان کیا (راوی نے) کہا اور مین نے عقبہ سے سنا لیکن عبید اللہ کی حدیث زیادہ یاد ہو وہ کہتے تھے مینے ایک عورت سے نکاح کیا پس ہمارے پاس ایک کالی سی عورت آئی اور کہنے لگی کہ مینے تم دونون کو دودھ پلایا ہو چنانچہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور مینے آپ سے عرض کیا کہ مینے فلان عورت بنت فلان سے نکاح کیا ہو پس ایک کالی سی عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی مینے تم دونون کو دودھ پلایا ہو حالانکہ وہ جھوٹی ہو آپنے یہ سنکر میری طرف سے منھ پھیر لیا پھر مین دوسری طرف سے آپکے سامنے گیا اور عرض کیا کہ وہ عورت جھوٹی ہو آپنے فرمایا کیسے وہ بیان کرتی ہو کہ مینے تم دونون کو دودھ پلایا بس اس عورت کو چھوڑ دو۔ اور جس عورت سے انھون نے نکاح کیا تھا انکا نام ام یحیی بنت ابی اہاب تھا۔ یہ عقبہ وہی شخص ہین جنھون نے عبد الرحمن بن عمر بن خطاب کے ساتھ مصر مین شراب پی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن جلس بن نصر بن دہمان بن نصار بن سبیع بن بکر بن اشجع اشجعی تھے۔ انکا لقب مذبح تھا کیونکہ انھون نے واقعہ رقم مین قیدیون کو ذبح کیا تھا۔ یہ اول ہی زمانہ مین اسلام لائے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ اسکو ابن ہشام اور ابن کلبی نے کہا ہو اور انکے دادا نضر بن دہمان وہ شخص ہین جنکی عمر زیادہ تھی اور انکے بال دوبارہ سیاہ ہوگئے تھے اور دانت بھی نکل آئے تھے انکے حق مین کہا گیا ہو [۱]

ونصر بن دہمان الہنیدۃ عاشہا   وستین عاماثم قوم فانصاتا

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن خنظلیہ صحابی تھے۔ انکے بھائی سہل کے نام مین انکا تذکرہ ہوچکا ہو۔ انکو دباغ نے ذکر کیا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رافع بعض لوگون نے کہا ہو کہ ابن رافع بن عبد القیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہین فتح مصر مین شریک تھے اور (ملک) مغرب پر بادشاہ تھے اور افریقہ مین شہید ہوے اسکو ابو نعیم نے کہا ہو اور ابو موسی نے کہا ہو کہ عقبہ بن رافع ہین ابو نعیم نے انکو اور عقبہ بن نافع کو ایک کردیا ہو مگر ظاہر یہ ہو کہ یہ دونون

---

[۱] ترجمہ۔ نصر بن دہمان ایک سو نوے برس تک زندہ رہے ساٹھ برس کی عمر کے بعد پھر وہ جوان ہوگئے ۱۲

دو شخص ہین ہمکو ابو الفضل بن ابی الحسن طبری مخزومی نے اپنی سند کو ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی تک پہونچا کر خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے کامل بن طلحہ حجدری نے ابن لہیعہ سے انھون نے عمارۃ بن غزیہ سے انھون نے عاصم بن عمر ابن قتادہ سے انھون نے محمود بن لبید سے انھون نے عقبہ بن رافع سے نقل کر کے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ بندے کو اپنا محبوب زیادہ سمجھتا ہے تو اسکو دنیا سے متنفر کر دیتا ہے جیسا کہ تم اپنے مریض سے پرہیز کراتے ہو کہ اچھا ہو جاوے اس حدیث کو ابو الفضل کے علاوہ لوگون نے عمارہ سے روایت کیا ہے اور بجائے عقبہ بن رافع کے قتادہ بن نعمان کہا ہے۔ انکا تذکرہ ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہے مگر مین کہتا ہون کہ حق ابو موسی کیساتھ ہے کیونکہ عقبہ بن نافع فہری بہت مشہور شخص ہین انکا نسب انکے غیر مین مشتبہ نہین ہو سکتا ہے کیونکہ بہت سی تاریخون اور سیر مین انکا تذکرہ ہے مین کسی شخص کو نہین دیکھتا ہون کہ اُسنے انکے نسب کی نسبت کچھ شک کیا ہو ہان نام انکا نافع جو انشاء اللہ تعالی اپنے مقام پر ذکر ہوگا۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن ربیعہ انصاری ہین بنی عوف بن خزرج کے حلیف تھے غزوۂ بدر مین شریک تھے یہ موسی بن عقبہ کا قول ہے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابو سعد زرقی ہین انسے انکے بیٹے سعد نے روایت کی ہے کہ وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین چیزین ایسی ہین کہ اُنپر مین قسم کھاتا ہون لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا چیزین ہین آپنے فرمایا کہ جو مومن اپنے مال مین سے کچھ کسی کو دیگا تو اُسکا مال ہمیشہ کم ہوتا رہیگا۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہے۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن طویع مازنی انکو ابن شاہین نے صحابہ مین ذکر کیا ہے اور اپنی سند کے ساتھ مسلم بن خالد زنجی سے انھون نے ابن جریج سے انھون نے یزید بن عبد اللہ بن سفیان سے انھون نے عقبہ بن طویع مازنی سے انھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپنے فرمایا (جب) ایک شخص نے غلامون مین سے ایک انصاری عورت کے ساتھ نکاح کیا تو جیسا کچھ ابن مندہ نے عتبہ کے نام مین ذکر کیا ہے وہی فرمایا۔ انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہے اور اسمین شک نہین ہے کہ ان دونون مین کئی ایک نام کی تصحیف ہو گئی ہے کیونکہ عتبہ عقبہ کے مشابہ ہے واللہ اعلم۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن عبس بن عمرو بن عدی بن عمرو بن رفاعہ بن مودوعہ بن عدی بن غنم بن ربعہ بن رشدان بن قیس بن جہینہ جہنی ہین انکی کنیت ابو حماد تھی بعض نے کہا ہو کہ ابو لبید اور ابو عمر اور ابو عبس اور ابو اسید اور اسد اور اسکے علاوہ اور بھی تھے انسے ابو عشانہ نے روایت کی ہو یہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائے اور مین اپنی بکریان چرارہا تھا کہ انکو چھوڑکر آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو بیعت کرا دیجیے آپ نے فرمایا کہ تم کون ہو مینے اپنی حالت بیان کی آپنے فرمایا کون سی بیعت تم پسند کرتے ہو کہ تمکو بیعت کرادون بیعت اعرابیہ یا بیعت ہجرت مینے عرض کیا کہ بیعت ہجرت پس آپنے مجھکو بیعت کرادی یہ عقبہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے ساتھیون مین سے تھے یہ والی مصر کردیے گئے تھے وہین انھون نے سکونت اختیار کرلی تھی اور وہین ۵۸ھ مین وفات پائی یہ سیاہ خضاب لگاتے تھے انسے صحابہ مین سے ابن عباس اور ابو ایوب اور ابو امامہ وغیرہم نے روایت کی ہو ہمکو عبد اللہ بن احمد بن طوسی نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین ابو محمد یعنی جعفر بن احمد قاری نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمین حسن بن احمد بن شاذان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے عثمان بن احمد دقاق نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے یحیی بن جعفر زبرقان نے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے محمد بن عبید نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے اسمعیل بن ابی خالد نے عبد الرحمن ابن عائذ سے انھون نے عقبہ بن عامر جہنی سے نقل کرکے بیان کیا کہ وہ مسجد اقصی کی طرف نماز ادا کرنے کے واسطے گئے تو انھون نے لوگون کو دیکھا کہ انکے پیچھے لوگ آرہے ہین انھون نے انسے کہا تم لوگون کو کیا ہوا ہو (کہ تم لوگ میرے پیچھے آرہے ہو) انھون نے کہا کہ ہم لوگ آپکے پاس اسوجہ سے آئے ہین کہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہین جو کچھ آپنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو اسکو بیان کیجیے انھون نے کہا تو اچھا اترو اور نماز پڑھو مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا کہ نہین ہو کوئی بندہ کہ اُسنے اللہ عزوجل سے اس حالت مین ملاقات کی کہ اسکی ذات مین کسی کو شریک نہ کیا ہو۔ اور خون حرام سے آلودہ نہوا ہو لیکن داخل ہوا جنت مین جس دروازے سے چاہا یہ عقبہ جنگ صفین مین حضرت معاویہ کے ساتھ شریک تھے اور فتوح شام مین شریک تھے اور حضرت عمر کی طرف فتح دمشق کے واقعات مین قاصد تھے۔ قرآن پڑھنے مین انکا لہجہ بہت اچھا تھا۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی ہین یہ عقبہ اولی اور

بدر اور احد مین شریک تھے اسکو ابو عمر نے بیان کیا ہو اور ابو نعیم نے بھی انکو ذکر کیا ہو مگر یہ نہین کہا ہو کہ بدر وغیرہ مین شریک تھے اور کہا ہو کہ انکی حدیث زید بن اسلم سے مروی ہو عبد الرحمن بن زید بن اسلم نے اپنے والد سے انھون نے عقبہ بن عامر سلمی سے روایت کی ہو کہ وہ کہتے تھے مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے لڑکے کو لیے ہوے آیا اور وہ بہت کم سن تھا مینے آپ سے عرض کیا کہ میرے والدین آپ پر فدا ہون میرے لڑکے کو کچھ دعائین تعلیم کر دیجیے کہ اُسکے وسیلہ سے اللہ سے دعا کیا کرے اور اسپر آسانی بھی ہو تو آپنے فرمایا اے لڑکے کہو اللّٰھم انی اسالک صحۃ فی ایمان وایماناً فی حسن خلق وصلاحاً یتبعہ نجاح۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو نعیم اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابو موسی نے کہا ہو کہ انکو ابو نعیم نے جہنی سے علیحدہ بیان کیا ہو۔ ابو موسی نے کہا اور جعفر نے کہا کہ عقبہ بن عامر بن نابی سلمی انصاری ہین صحابی تھے واقعہ یمامہ مین شہید ہوے تھے۔

مین کہتا ہون کہ ابو موسی کا یہ کہنا کہ ابو نعیم نے انکو جہنی سے علیحدہ لکھا ہو اس امر پر دلالت کرتا ہو کہ انھون نے شک کیا کہ کیا وہ دونون ایک ہی ہین یا دو شخص ہین اسی وجہ سے انھون نے ابو نعیم پر حیلہ کیا یا انھون نے انکا تذکرہ ابن مندہ نے نہین پایا تو گمان کیا دونون کو کہ ایک ہی شخص ہین لیکن ابو نعیم کی اتباع کے سبب سے انکا تذکرہ لکھکر انھین پر حیلہ کیا۔ حالانکہ یہ عقبہ دو شخص ہین شاید ابو موسی نے یہ نہین دیکھا کہ ابو نعیم نے انکے حق مین یہ ذکر کیا ہو کہ یہ غزوۂ بدر اور (بیعت) عقبہ مین شریک تھے اُنپر اشتباہ ہوا اور کیونکر ابو نعیم وغیرہ نے ان عقبہ کو عقبہ جہنی سے الگ نہ بیان کیا حالانکہ وہ جہنی کے علاوہ ہین اور انسے قدر و مرتبہ مین بہت بزرگ اور اعلی ہین عقبہ اولی اور بدر اور احد مین شریک تھے۔

اور تمام مشاہد مین شریک تھے ہمکو ابو جعفر نے اپنی سند کے ساتھ یونس سے انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے ان لوگون کے نام کی روایت کی ہو جو کہ عقبہ اولی مین شریک تھے پس بارہ آدمیون کو ذکر کیا ہو اُنین عقبہ بن عامر کو بھی ذکر کیا ہو اور انکا نسب مثل اول کے برابر بیان کیا ہو ابن اسحق نے کہا ہو کہ جو لوگ بدر مین شریک تھے اُنھین عقبہ بن عامر بھی تھے جو کہ بنی سلمہ کے خاندان سے تھے پس اس قول سے اور اسکے علاوہ سے ظاہر ہو گیا کہ یہ عقبہ جہنی کے علاوہ ہین واللہ اعلم اور زید بن اسلم کی حدیث اُنسے مرسل ہو کیونکہ انھون نے عقبہ کو نہین پایا تھا شاید یہی وجہ تھی کہ ابو موسی کو وہم پیدا ہو گیا کہ یہ جہنی ہین اور انکا نسب ابن کلبی نے انصار مین بیان کیا ہو مثل ابو نعیم اور ابن مندہ کے کہ ان دونون کے پہلے تذکرہ مین بیان ہوا اور ابن اسحاق کے مانند پس یہ انصاری اصل ہین اور وہ عقبہ پہلے والے جہنی ہین واللہ اعلم۔

سلہ ترجمہ۔ یا اللہ مین تجھسے صحت بحالت ایمان اور ایمان بحالت حسن خلق اور صلاح جسکے بعد نجات ہو چاہتا ہون ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

عبداللہ کے والد تھے شریک نے عبداللہ بن عمر سے انھون نے عبداللہ بن عقبہ سے انھون نے اپنے والد سے نقل کرکے مرفوع بیان کیا ہو وہ کہتے تھے کہ تم مومن کو اُس چیز مین مجتہد پاؤگے جسمین وہ قدرت رکھتا ہو اور جس چیز مین قدرت نہین رکھتا اسمین افسوس کرنے والا پاؤگے - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابو عبدالرحمن جہنی ہین - انکو طبرانی نے صحابہ مین بیان کیا ہو اور انھون نے (یعنی طبرانی نے) اپنی سند کے ساتھ عبدالرحمن بن عقبہ سے انھون نے اپنے والد عقبہ سے روایت کی ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مین انکے ایک تیر لگ گیا تھا - وہ کہتے تھے مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوے سنا ہو کہ جس مسلمان نے مجھکو دیکھا ہو وہ دوزخ مین نہ ڈالا جاویگا اور نہ وہ مسلمان جسنے میرے دیکھنے والے کو دیکھا ہو نہ وہ مسلمان جسنے میرے دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا ہو - انکا تذکرہ ابو نعیم نے لکھا ہو -

مین کہتا ہون کہ ابو نعیم نے جبر بن عتیک کے غلام عقبہ کے سوا انکو کہا ہو اور دونون کو دو شخص کہا ہو - لیکن ابن مندہ نے کہا ہو کہ عقبہ ابو عبدالرحمن جہنی جبر بن عتیک کے غلام ہین اور یہ تناقض ہو کیونکہ جبر بن عتیک کے غلام فارسی ہین جہنی نہین ہین اور جبر بن عتیک انصاری ہین پس انکو جہینہ سے نسبت دینے کی کوئی وجہ نہین ہو - پھر ابن مندہ نے اس ترجمہ مین یہ بھی ذکر کیا ہو جب انھون نے کہا کہ مین فارسی لڑکا ہون تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انسے کہا کہ مین انصاری ہون لیکن ابو عمر نے جبر بن عتیک کے غلام کے سوا اور کچھ نہین ذکر کیا - اور شک نہین ہو کہ ابن مندہ کو اشتباہ اسمین ہوگیا کہ جبکہ انھون نے یہ دیکھا کہ ہر ایک راوی کا ان دونون مین سے لڑکے کا نام عبدالرحمن ہو حافظ ابو موسی کو واجب تھا کہ ان دونون مین سے کسیکا استدراک وہ ابن مندہ پر کرتے شاید ابو موسی نے اسوجہ سے استدراک ترک کردیا کہ جیسا کہ دیکھا گیا ابن مندہ سے کہ انھون نے جہنی کو جبر بن عتیک کا غلام بیان کیا بس دونون سے ایک کو ملا دیا اسی وجہ سے انھون نے ابن مندہ پر استدراک نہین کیا واللہ اعلم -

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن عبد انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی سی تلوار عنایت کی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر تم اس سے لگانے کی قدرت نہ پانا تو اس سے نیزہ لگانا اسکو یحیی بن صالح وحاظی نے محمد بن قاسم طائی سے انھون نے عقبہ سے روایت کی ہو - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہو -

(سیدنا) **عقبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی ہین یہ اور انکے بھائی سعد بن عثمان غزوۂ بدر مین شریک تھے ہمکو ابو جعفر بن سمین نے اپنی سند کو یونس بن بکیر تک پہونچا کر انھون نے ابن اسحاق سے نقل کر کے اُن لوگون کے نام کی خبر دی جو غزوۂ بدر مین موجود تھے خبر دیکر کہا کہ بنی زریق بن عامر سے پھر بنی مخلد بن عامر بن زریق سے اور ابو عبادہ اور وہ سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد اور اُنکے بھائی عقبہ بن عثمان تھے ابن اسحاق نے کہا غزوۂ احد کے واقعہ مین سے عقبہ بن عثمان اور سعد بن عثمان یہ انصار سے دو شخص بھاگے اور اعوص کے مقابل ایک پہاڑ پر پہونچے اور وہان تین روز تک ٹھہرے رہے۔ پھر وہان سے واپس ہوکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوے پھر انھون نے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم لوگ اس لڑائی سے چلے گئے وسعت پاکر۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عقبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ اور بعض نے کہا ہے کہ ثعلبہ بن عسیرہ اور بعض نے کہا ہے ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن حارث بن خزرج اور بعض نے کہا ہے عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بدری ہین انکی کنیت ابو مسعود تھی یہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھے۔ غزوۂ بدر مین شریک نہ تھے بلکہ بدرؔ مین رہتے تھے۔ ہان عقبہ ثانیہ مین شریک تھے۔ جو لوگ عقبہ ثانیہ مین شریک تھے اُن سب سے یہ کم سن تھے۔ اسکو ابن اسحق نے بیان کیا ہے غزوۂ احد اور اُسکے مابعد کے غزوات مین شریک تھے (امام) بخاری وغیرہ نے کہا ہے کہ یہ غزوہ بدر مین شریک تھے مگر صحیح نہین ہے۔ کوفہ مین رہتے تھے اور حضرت علی کے شاگرد تھے حضرت علی نے جب صفین کی طرف کوچ کیا تو انکو کوفہ مین نائب کر دیا تھا۔ انسے عبداللہ بن یزید خطمی اور ابو وائل اور علقمہ اور مسروق اور عمرو بن میمون اور ربعی ابن خراش وغیرہ نے روایت کی ہے انکو ہم انشاء اللہ تعالیٰ باب الکنیت مین بیان کرینگے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہے۔

(سیدنا) **عقبہ** (رضی اللہ عنہ)

ابن قیظی بن قیس بن لوذان بن ثعلبہ بن عدی بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری حارثی ہین یہ اپنے والد اور عبداللہ بن قیظی کے ساتھ غزوۂ احد مین شریک تھے اور یہ عقبہ اور عبداللہ جسر ابی عبیدہ کے واقعہ مین شہید ہوگئے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہے۔

ؔ یعنی جس مقام پر یہ غزوہ ہوا یہ اس مقام کے رہنے والے تھے ۱۲۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن کدیم بن عدی بن حارثہ بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار صحابی تھے فتح مصر مین بھی شریک تھے انھون نے مصر مین اپنی اولاد چھوڑی تھی - انکی کوئی روایت مشہور نہین ہی اسکو ابن یونس نے ذکر کیا ہی عدوی نے کہا ہی کہ عقبہ بن کدیم بن عمرو بن حارثہ بن عدی بن عمرو غزوۂ احد مین اور اُسکے بعد کے مشاہد مین شریک تھے - انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہی-

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک جہنی ہین انکو ابن شاہین نے بیان کیا ہی اور اپنی سند کے ساتھ یزید بن ہارون سے انھون نے یحیی بن سعید سے انھون نے عبید اللہ بن زحر ضمری سے انھون نے ابو سعید رعینی سے انھون نے عبد اللہ بن مالک جہنی سے نقل کیا ہی کہ انکو عقبہ بن مالک نے خبر دی کہ عقبہ کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ مین بیت اللہ شریف تک برہنہ پا اور بغیر چادر اوڑھے ہوے جاؤنگی - عقبہ نے اسکا تذکرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپنے عقبہ سے فرمایا کہ اپنی بہن سے کہدو کہ سوار ہولے اور چادر اوڑھ لے اور تین روزہ رکھے اسکو ایک گروہ نے یحیی بن سعید سے انھون نے عبید اللہ سے نقل کرکے روایت کیا ہی اوان سب نے کہا ہی کہ عقبہ ابن عامر ہین اور یہی صحیح ہی - انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی -

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک لیثی ہین صحابی تھے انکا اہل بصرہ مین شمار تھا - ہمکو ابو الفرج بن محمود نے اپنی سند کے ساتھ ابو بکر بن عاصم سے نقل کرکے خبر دی وہ کہتے تھے ہمسے شیبان بن فروخ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے سلیمان بن مغیرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہم سے حمید بن ہلال نے بشر بن عاصم سے انھون نے عقبہ ابن مالک سے نقل کرکے بیان کیا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا اُسنے ایک قوم پر لوٹ مار کرنا شروع کی پس قوم سے ایک مرد بھاگا (چاہا) لشکر مین سے ایک شخص تلوار ننگی لیے ہوے اُسکے پیچھے چلا تو اُس سے بھاگنے والے نے کہا کہ مین مسلمان ہون اُسنے اُسکے کہنے کی طرف کچھ خیال نکیا اور ضرب لگا کر اُسکو مار ڈالا - پس یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی آپنے قاتل کے حق مین سخت کلام کہا اسکی خبر قاتل کو ملی تو ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے کہ دفعۃً ایک قاتل نے کہا کہ (وہ مقتول مسلمان نہ تھا بلکہ) قتل سے بچنے کے واسطے اُسنے کہا تھا پس آپنے اُس سے منھ پھیر لیا اور تین بار ایسا ہی کیا چوتھی بار آپنے اُسکی طرف منھ کیا تو آپکے چہرہ سے غصہ کے آثار پہچانے جاتے تھے اور فرمایا اللہ عزوجل عتاب کرتا ہی اُس شخص پر جسنے مومن کو قتل کیا اور تین بار فرمایا

انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو اور یہ عقبہ بن مالک وہ ہین کہ انکو ابو یعلی موصلی نے اس مسند مین ذکر کیا ہو کہ جسکو ہمنے عقبہ بن خالد سے روایت کیا ہو شاید یہ کاتب کی تصحیف ہو واللہ اعلم اور یہی بہت صحیح ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع بن عبد القیس بن لقیط بن عامر بن امیہ بن حارث بن عامر بن فہر قریشی فہری ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین پیدا ہو رہے تھے مگر آپکی فیض صحبت سے شرف یاب نہین ہوے تھے۔ یہ عمرو بن عاص کے خالہ زاد بھائی تھے عمرو بن عاص نے انکو افریقیہ پر حاکم کر دیا جبکہ وہ مصر پر (حاکم) تھے پس یہ عقبہ (قبیلہ) لواتہ اور مزاتہ کے پاس گئے تو ان لوگون نے انکی تابعداری کی پھر کافر ہو گئے پس اسی سال مین انھون نے اُنپر جہاد کیا پس وہ قتل کیے گئے اور قید کیے گئے اور یہ ۴۱ھ ہجری کا واقعہ تھا اور ۴۲ھ ہجری مین عدامس کو فتح کیا اور وہان والونکو قتل کیا اور قید کیا اور ۴۳ھ ہجری مین انھون نے شہر سودان کے بہت سے مواضع فتح کیے اور ودان کو فتح کیا اور یہ افریقہ نے ایک شہر برقہ کے اطراف سے ہو اور بربر کے تمام شہرون کو فتح کیا تھا اور یہ وہی شخص ہین جنھون نے قیروان کی حضرت معاویہ کے زمانہ مین بنیاد ڈالی تھی۔ اور یہ بلاد افریقہ کے اصل شہرون سے تھا اور امرا کا مسکن تھا۔ پھر وہان سے چلے گئے اور یہ مقام ابتک عامرہ مین ہو اور معاویہ بن خدیج نے قیروان کی اس مقام پر آبادی کی تھی جو کہ اب قرن کے نام سے پکارا جاتا ہو جب اُسکو عقبہ بن نافع نے دیکھا تو خوش نہوے اور لوگون کے ساتھ اسی دن موضع قیروان کو سوار ہو گئے وہان ایک جنگل تھا جسمین درخت بہت کثرت سے تھے اور وحشی جانور اور سانپون کا مسکن تھا انھون نے اُسکے کاٹنے اور جلادینے کا حکم دیا۔ اور شہر کو محدود کیا اور لوگون کو حکم دیا کہ وہان مکان بنالین خلیفہ بن خیاط نے کہا ہو کہ عقبہ نے ۵۰ھ ہجری مین قیروان کو محدود کیا اور تین برس وہان رہے اور عقبہ بن نافع سوس اقصی کے جہاد کے بعد ۶۳ھ ہجری مین قتل ہوے انکو کسیلہ بن لمرم نے قتل کیا تھا اور انکے ساتھ ابو المہاجر دینار کو بھی قتل کیا تھا اور کسیلہ نصرانی تھا پھر اُسی سال مین یا اُسکے آیندہ مین کسیلہ بھی مار ڈالا گیا اُسکو زہیر بن قیس بلوی نے قتل کیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہو کہ عقبہ بن نافع کی دعا مقبول ہو جاتی تھی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔ لیکن ابن مندہ اور ابو عمر نے عقبہ ابن نافع کہا ہو اور ابو نعیم نے بن رافع یا نافع کہا ہو۔ انکا ذکر پہلے ہو چکا ہو اور یہی صحیح ہو۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نافع انصاری ہین انکو اسمعیلی نے بیان کیا ہو اور اپنی سند کے ساتھ عکرمہ سے انھون نے عقبہ بن نافع سے انصاری سے روایت کی ہو کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری بہن نے نذر مانی ہو کہ

مین پاپیادہ حج کرونگی حضرت نے فرمایا کہ اس سے کہو سوار ہوسے کیونکہ اللہ کو تیری بہن کی تکلیف اٹھانے سے کوئی مطلب نہین ہی اسماعیلی نے کہا ہی کہ یہ عقبہ عامر کے بیٹے ہین اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا ہی کہ بعض لوگون نے انکو عقبہ بن مالک کہا ہی انکے متعلق جو حدیث ہی اسکو ابو موسی نے بھی لکھا ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نعمان عتکی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اُسوقت آئے تھے کہ جب آپکا انتقال ہوگیا یہ اہل عمان سے تھے اسکو وثیمہ نے ذکر کیا ہی انکو دباغ نے اُنہین بیان کیا ہی کہ جنہین ابو عمر پر استدراک کیا ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن نمر اور بعض نے کہا ہی کہ ابن مر ہمدانی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد ہمدان مین وفد ہوکر آئے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خط ذرعہ بن ذی یزن کی طرف بھیجا تھا تو اُسمین انکا ذکر تھا مغازی ابن اسحق مین (انکا نام) عقبہ بن نمر (ذکر کیا گیا ہی) انکا تذکرہ ابو موسی نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب اور بعض لوگ کہتے ہین کہ ابن ابی وہب بن ربیعہ بن اسد بن صہیب بن مالک بن کثیر بن غنم بن دودان ابن اسد بن خزیمہ اسدی ہین انکی کنیت ابو سنان تھی اور یہ شجاع بن وہب کے بھائی تھے۔ یہ دونون بنی عبد شمس ابن عبد مناف کے حلیف تھے عقبہ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ یہ اور اُنکے بھائی شجاع بن وہب غزوۂ بدر مین شریک تھے۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہی۔

(سیدنا) عقبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن وہب بن کلدہ بن جعد بن ہلال بن حارث بن عمرو بن عدی بن جشم بن عوف بن بہثہ بن عبد اللہ بن غطفان بن قیس بن عیلان غطفانی ہین بنی سالم بن غنم بن عوف بن خزرج کے حلیف تھے۔ عقبہ اولی اور عقبہ اخری اور بدر مین یہ شریک تھے۔ ابن اسحاق نے کہا ہی کہ عقبہ وہ ہین جو کہ انصار مین سب سے پہلے اسلام لائے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے اور وہین مکہ مین رہنے لگے یہانتک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی اور انھون نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت کی یہ عقبہ مہاجری انصاری کہے جاتے تھے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر اور احد مین شریک تھے بعض نے کہا ہی کہ عقبہ بن وہب یہ وہی شخص ہین جنھون نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون کنپٹیون سے احد کے واقعہ مین دونون حلقے (خود کے) نکالے تھے۔ بعض لوگ کہتے ہین بلکہ ان دونون کو

ابو عبیدہ بن جراح نے نکالا تھا۔ واقدی نے کہا ہو کہ ان دونون نے ملکر علاج کیا تھا اور حلقون کو ان دونون نے آپکی کنپٹیون سے نکالا تھا۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو مگر ابن مندہ اور ابو نعیم نے نہین لکھا ہو شاید ان دونون نے انکو پہلا ہی شخص خیال کیا ہو حالانکہ یہ اُنسے علاوہ ہین اور دونون مین بہت وجہ سے فرق ظاہر ہو منجملہ ان وجوہ کے ایک یہ ہو کہ یہ غطفانی ہین اور پہلے والے اسدی تھے اور ابو موسی کا انکے نسب مین یہ کہنا کہ غطفان بن قیس بن عیلان تو انھون نے اسین کم کیا ہو کیونکہ وہ غطفان بن سعد بن قیس بن عیلان ہو واللہ اعلم۔

(سیدنا) عقربہ (رضی اللہ عنہ)

جہنی ہین عقبہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن بشیر بن عقربہ نے اپنے والد سے انھون نے انکے دادا سے روایت کی ہو وہ کہتے تھے مینے اپنے والد بشیر کو کہتے ہوے سنا کہ میرے والد عقربہ واقعہ احد مین شہید ہوگئے تو مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روتا ہوا حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ تیرا کیا نام ہو مینے عرض کیا عقربہ آپنے فرمایا تو بشیر ہو کیا تو اس امر پر راضی نہین ہو کہ مین تیرا باپ ہو جاؤن اور عائشہ تیری مان ہو جاوے۔ پھر آپنے سکوت کیا۔ انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقفان (رضی اللہ عنہ)

ابن شعثم انکی کنیت ابو وزاد تھی بدویان بصری مین انکا شمار ہو۔ انسے یہ حدیث مروی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ عقفان اور انکے دونون بیٹے خارجہ اور مرداس آئے تھے پس آپنے انکے واسطے دعا کی۔ انکا تذکرہ ابن مندہ نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقیب (رضی اللہ عنہ)

ابن عمرو یہ سہل بن عمرو بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ کے بھائی تھے انصاری حارثی ہین غزوۂ احد مین شریک تھے عقیب کا ایک بیٹا تھا جسکو سعد کہتے تھے۔ انکی کنیت ابو الحارث تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے۔ مگر انکو جنگ احد مین چھوٹا سمجھکر پھیر دیا تھا اور غزوۂ احد مین نہین شریک ہوے۔ انکا تذکرہ ابو عمر نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقیبہ (رضی اللہ عنہ)

ابن رقیبہ اور بعض نے کہا ہو کہ رقیبہ بن عقیبہ ہین انکا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصر لکھا ہو۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن ابی طالب یعنی عبد مناف بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشی ہاشمی ہین یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد اور علی اور جعفر کے علاتی بھائی تھے یہ اپنے دونون بھائیون سے بڑے تھے چنانچہ جعفر سے

دس برس بڑے تھے اور جعفرؓ علیؓ سے دس برس بڑے تھے۔ اسکو محمد بن سعد وغیرہ نے کہا ہے انکی کنیت ابویزید تھی
انکی والدہ فاطمہ بنت اسد بن ہاشم تھین انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مین تمکو بکسبب دو محبتون کے بہت زیادہ
محبوب رکھتا ہون ایک تو حب قرابت کی وجہ سے دوسرے یہ کہ تمسے اپنے چچا کی محبت کا مین زیادہ عالم ہون عقیل
اُن لوگون مین ہین جو کہ مشرکین کے ساتھ غزوۂ بدر مین جبراً شریک تھے پس یہ اُسی روز قید کر لیے گئے انکے پاس کچھ مال
نہ تھا تو انکے چچا عباس نے انکا فدیہ دیا تھا۔ پھر واقعہ حدیبیہ کے قبل مسلمان ہو کر آگئے تھے اور ۸ھ مین انھون نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی تھی۔ اور غزوۂ موتہ مین شریک تھے پھر وہان سے لوٹ آئے پھر انکو ایک مرض
لاحق ہو گیا چنانچہ فتح مکہ اور حنین اور طائف مین انکا تذکرہ نہین سنا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خیبر مین ہر سال
کے لیے ایک سو چالیس وسق عنایت کیے تھے بعض لوگون نے کہا ہے کہ حنین کے واقعہ مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتھ یہ ثابت قدمون سے تھے یہ جواب بہت جلد دیتے تھے کہ جس سے دشمن چپ رہ جاتا تھا۔ انکی
ذات مین بہت سی خصلتین نیک تھین جنکے ذکر سے ہم طول دینگے اور قریش کے نسب اور وقائع کو قریش سے بہت
زیادہ جانتے تھے مگر قریش انسے دشمنی رکھتے تھے کیونکہ یہ انکی برائیون کا شمار رکھتے تھے اور انکے پاس ایک بوریا
تھا وہ انکے واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین بچھا دیا جاتا تھا۔ لوگ نسب اور واقعات عرب کے علم مین
انکے پاس جمع ہوتے تھے اور یہ معائب قریش کے ذکر کی کثرت کرتے تھے اسی سبب سے ان لوگون نے انکو دشمن
سمجھا اور انکے حق مین غلط باتین کہین اور ان لوگون نے انکو اس بابت حمق کی طرف منسوب کیا اور انکے اوپر جھوٹے بیان کا
افترا باندھا اور ان باتون کا موقع بوجہ اسکے کہ یہ حضرت علی سے جدا ہو گئے زیادہ ملا اور یہ
حضرت معاویہ کے پاس شام چلے گئے تھے۔ بعض لوگون نے کہا ہے کہ حضرت معاویہ نے انکے واسطے ایک روز
کہا کہ یہ ابویزید اگر یہ نجانتے کہ مین بہتر ہون اُنکے لیے اُنکے بھائی سے تو ہمارے پاس نہ رہتے۔ تو عقیل نے کہا کہ
میرا بھائی حالت دینی مین میرے واسطے بہتر ہے اور تم دنیا مین میرے واسطے بہتر ہو دنیا تو میری بہتر ہو گئی اور اللہ سے
بذریعہ اُسکے احسان کے خیریت خاتمہ کو چاہتا ہون یہ حضرت معاویہ کے پاس اس وجہ سے گئے تھے کہ وہ انکی خالہ فاطمہ
بنت عتبہ بن ربیعہ کے شوہر تھے اور ہمکو ابو محمد بن ابی القاسم دمشقی نے کتابتاً خبر دی وہ کہتے تھے ہمکو ہمارے والد نے
خبر دی وہ کہتے تھے مینے اپنے والد محمد عبد اللہ بن اسد بن عمار سے پڑھا انھون نے عبد العزیز بن احمد سے نقل کی وہ
کہتے تھے ہمین عبد الوہاب بن جعفر بن علی نے خبر دی اور مینے انکی تحریر سے نقل کیا وہ کہتے تھے مجھسے احمد بن علی بن
عبد اللہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن سعید عوصی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے حافظ محمود بن محمد نے بیان کیا

وہ کہتے تھے ہمسے عبیداللہ بن محمد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے محمد بن حسان ضبی نے بیان کیا وہ کہتے تھے ہمسے
ہشیم بن عدی نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے عبداللہ بن عباس مرہبی اور اسحاق بن سعد نے اپنے والد سے نقل کرکے
بیان کیا کہ عقیل بن ابی طالب مقروض ہوگئے تو علی بن ابی طالب کے پاس کوفہ مین آئے تو انھون نے انکو اتارا اور
اپنے بیٹے حسن کو حکم دیا (کہ انکو کپڑے پہنا وین) پس انھون نے انکو اپنے کپڑے پہنائے جب شام ہوئی تو انھون نے
انکو شب کے کھانے کے واسطے بلایا کہ وہ روٹی اور نمک اور ترکاری تھی - پس عقیل نے کہا کہ جسکو مین خیال کرتا ہون
وہی ہی حضرت علی نے کہا نہین تو عقیل نے کہا کہ آپ میرا قرض ادا کر دیجیے حضرت علی نے کہا کہ تمھارا قرض کسقدر ہی
انھون نے کہا چالیس ہزار حضرت علی نے کہا کہ اسقدر میرے پاس نہین ہی لیکن اُسوقت تک تم صبر کرو کہ مجھکو جو چار
ہزار وظیفہ ملتا ہی وہ ملجائے تو مین تمکو دیدون تو عقیل نے اُنسے کہا کہ بیت المال کے تم مالک ہو اور تم مجھکو اپنے
وظیفہ کی بابت تاخیر مین ڈالتے ہو حضرت علی نے کہا کیا تم مجھکو حکم دیتے ہو کہ مسلمانون کا مال تمھین دیدون حالانکہ
انھون نے مجھکو امین بنایا ہی - عقیل نے کہا مجھکو معاویہ کے پاس جانیکی اجازت ہی حضرت نے اجازت دی اور
یہ معاویہ کے پاس چلے آئے حضرت معاویہ نے اُنسے کہا کہ اے ابو یزید تمنے علی اور اُنکے اصحاب کو کیون چھوڑ دیا
انھون نے کہا ہان وہ لوگ اصحاب محمد ہین صرف مین انمین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا نہین ہون اور
تم ہو اور تمھارے اصحاب ابو سفیان اور اُنکے اصحاب لیکن مین تمھارے درمیان مین ابو سفیان کو نہین دیکھتا ہون جب
دوسرے دن صبح ہوئی تو معاویہ اپنے تخت پر بیٹھے اور انکو تخت کے پہلو مین کرسی پر بیٹھنے کا حکم دیا - پھر تمام
لوگون کو (آنیکا) حکم دیا لوگ آنا شروع ہوے اور ضحاک بن عقیل اُنکے ساتھ اُنکے تخت پر بیٹھے پھر انھون نے
عقیل کو اذن دیا وہ بھی اُنکے پاس آئے اور کہا اے معاویہ یہ تمھارے ساتھ کون ہین معاویہ نے کہا ضحاک بن قیس ہین
عقیل نے کہا الحمد للہ جسنے کمینگی کو دور کیا اور عیب کو پورا کیا یہ وہ شخص ہی کہ جسکا باپ ہمارے مویشیون کو مقام الطیح
مین خصی کیا کرتا تھا اس فن مین وہ خوب مہارت رکھتا تھا ضحاک نے کہا بیشک مین قریش کی خوبیون کا عالم ہون اور
عقیل قریش کے معائب کے - حضرت معاویہ نے انکو پچاس ہزار درہم دینے کا حکم دیا چنانچہ انھون نے لے لیے اور
لوٹ آئے - ہشام بن محمد بن سائب کلبی نے اپنے والد سے انھون نے ابو صالح سے روایت کی ہی کہ انھون نے کہا
قریش مین چار شخص ایسے تھے کہ لوگ انکے پاس جاتے اور انکو حکم بناتے تھے ایک عقیل بن ابی طالب دوسرے
مخرمہ بن نوفل زہری تیسرے ابو جہم بن حذیفہ عدوی چوتھے حویطب بن عبد العزی عامری انمین سے تین آدمی
قریش کے محاسن بیان کرتے تھے جب کوئی انمین سے زیادہ محاسن بیان کرتا تو لوگ دوسرے شخص کے پاس

جاتے تھے اور عقیل قریش کی برائیاں بیان کرتے تھے پس جس شخص مین برائیان زیادہ ہوتین تو وہ کہتا کہ کاش مین انکے پاس نہ آتا انھون نے میرے ایسے معائب بیان کردیے جو لوگ نہ جانتے تھے۔

حضرت عقیل سے انکے بیٹے محمد نے اور حسن بصری وغیرہما نے روایت کی ہو مگر انکی روایت سے بہت کم حدیثین ہین ہمین عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ بن ابی حبہ نے اپنی سند سے عبداللہ بن احمد سے نقل کر کے خبر دی وہ کہتے تھے مجھسے میرے والد نے بیان کیا وہ کہتے تھے مجھسے حکم بن نافع نے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ ہمسے اسمعیل بن عیاش نے سالم ابن عبداللہ سے انھون نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کر کے بیان کیا وہ کہتے تھے کہ عقیل بن ابی طالب نے نکاح کیا پھر جب ہمارے پاس آئے تو ہمنے (بطور تہنیت کے) کہا کہ بیٹے بیٹیان تمھاری کثرت سے ہون انھون نے کہا یہ نہ کہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہو اور فرمایا ہو کہ کہو اللہ تمھارے لیے برکت دے اور تمپر برکت نازل کرے اور تمھارے لیے اس بی بی مین برکت دے۔ حضرت عقیل کی وفات حضرت معاویہ کی خلافت مین ہوئی۔ انکا تذکرہ تینون نے لکھا ہو۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مالک حمیری۔ شاہزادون مین سے ہین قبیلۂ بنی حنیفہ کے پردسی تھے مسلمان تھے مجتہد تھے انھون نے اس قبیلہ کے لوگون کو اسلام پر قائم رہنے کی تاکید کی تھی جبکہ ان لوگون نے مرتد ہوجانیکا ارادہ کیا تھا مگر ان لوگون نے انکی بات نہ مانی۔ یہ وثیمہ کا قول ہو۔ انکا تذکرہ ابن دباغ نے ابو عمر پر استدراک کرنے کے لیے کیا ہو۔

(سیدنا) عقیل (رضی اللہ عنہ)

ابن مقرن مزنی کنیت انکی ابو حکیم ہو۔ نعمان اور سوید اور معقل فرزندان مقرن کے بھائی تھے۔ انکا نسب اوپر بیان ہوچکا ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تھے اور آپکی صحبت مین رہے تھے۔ واقدی نے بیان کیا ہو کہ جو صحابہ کوفہ مین چلے آئے تھے انمین عقیل بن مقرن یعنے ابو حکیم بھی تھے اور بخاری نے انکو عقیل بن مقرن ابو حکیم مدنی لکھا ہو اور اسی طرح احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا ہو۔ انکا تذکرہ ابو عمر اور ابو موسی نے لکھا ہو۔ واللہ اعلم۔

سات ہزار پانچ سو صحابہ کرام کا بے مثال تذکرہ

اُسْدُ الْغَابَۃِ
فِی
مَعْرِفَۃِ الصَّحَابَۃِ

علامہ امام ابی الحسن علی الجزری ابن اثیر رحمہ اللہ

ترجمہ
مولانا محمد عبد الشکور فاروقی قدس سرہ

مکتبہ نبویہ ○ گنج بخش روڈ لاہور